انہ من سلیمن وانہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والمنۃ کہ نسخہ متبرکہ ترجمہ کتاب مستطاب فتح الربانی و فیض الرحمانی المسمے بہ

تحفہ سبحانی

ملفوظ مبارک حضرت غوث الاعظم شیخ الاسلام ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ باہتمام مولوی غلام احمد خان

در مطبع مسلم پریس واقع دہلی طبع گردید

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

انتخاب از فہرست کتبخانہ تجارتی مولوی غلام احمد خاں مترجم کتب تصوف مالک مسلم پریس

بحمدللہ اس کتب خانہ میں ہر علم وفن کی ہزارہا کتب موجود ہیں فہرست کتب کلاں درخواست کرنے پر کارخانہ سے بلاقیمت محصول روانہ
اس کتاب کی پشت لوح پر چند کتب علم تصوف یعنے جس فن کی یہ کتاب ہے درج کی جاتی ہیں شائقین بارسال قیمت یا بذریعہ ویلیو طلب
فرمائیں - المشتہر مولوی غلام احمد خاں بریاں مترجم کتب تصوف مالک مسلم

النعیم العاطر ترجمہ غبطۃ الناظر در حالات حضرت غوث الاعظم رح
مولانا داد الامیران شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی پیران پیر دستگیر
مصنفہ حضرت ابن حجر عسقلانی حالات حضرت محبوب سبحانی ہمیں جو
کتاب ہے اس نسخہ شریف میں حضرت غوث پاک کے یوم ولادت
آپکی وفات تک کے جملہ حالات ہیں بصرف زر کثیر ترجمہ کرکے طبع کیا گیا ہے ۸ر

آداب المریدین عربی لسان میں یہ کتاب حضرت نجیب الدین
عبدالقاہر سہروردی پیر و مرشد حضرت شیخ شہاب الدین عمر
رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے علم تصوف میں از حد معتبر و مستند ہے اسمیں
ہر طرح کے آداب ہیں اخلاق اور عقائد کا تذکرہ ہے ہر مسلمان کو
لازم ہے کہ وہ یہ کتاب ضرور اپنے بچوں کو پڑھائیں کہ اس سے ان کے
عقائد درست ہوں اور اخلاق سنور جائیں اور آداب ہر قسم کے معلوم ہوں ۸ر

اصول السماع عربی مع ترجمہ اردو تصنیف لطیف عالم
بے نظیر حضرت مولانا فخر الدین زرادی رح
خلیفہ حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ مسئلہ سماع کی تحقیق میں
اس سے بڑھکر اور کوئی کتاب نہیں ہے ۔ بین السطور میں
ترجمہ مولوی غلام محمد خاں صاحب چشتی مرحوم کا ہے ۔ ۴ر

الجواب الکافی لمن سئل عن الدواء الشافی مصنفہ
مشہور زمانہ فاضل اجل عالم باعمل حضرت
حافظ ابن قیم جوزی صاحب تصانیف کثیرہ ہمارے پاس
وہ الفاظ نہیں جنسے اس کتاب کی خوبی مطالب کا اظہار
کریں مختصر یہ ہے کہ یہ کتاب گناہوں سے بچانے کے واسطے
خاصیت اکسیر رکھتی ہے مصنف علامہ نے ہر گناہ کے اخلاقی
عیوب اس کے بد نتیجے ایک گناہ سے دوسرے پر رغبت اور
اس کا علاج اُنسے بچنے کی ہدایات اس خوبی سے بیان کی ہیں کہ
بڑھکر ناممکن ہے اصل بزبان عربی تھی بخیال افادہ عام اردو ترجمہ
کرکے طبع کیا ہے یہ کتاب ہر وقت زیر مطالعہ رکھنے کے قابل
ہے ضرور ملاحظہ فرمایئے بہت استفادہ حاصل ہوگا قیمت صرف

اخبار الاخیار اردو۔ مصنفہ حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث
دہلوی رح ۔ حاوی حالات جملہ اولیار کرام ۔ اصفیاء عظام ۔
مجاذیب و نساء عارفات رحمہم اللہ جو خاک پاک ہندوستان
میں آسودہ ہیں ۔ یہ کتاب نہایت معتبر اور مستند ہے ۔
مصنف رح نے علاوہ حالات کے اکثر بزرگان کے ارشادات
اُنکی تصانیف کے اقتباس کا بھی درج کیا ہے جس سے یہ کتاب
علاوہ علم سیر کی قابل قدر کتاب ہونے کے علم تصوف
میں بھی لاجواب ہے ضرور طلب فرمایئے قیمت فی جلد
ایک روپیہ آٹھ آنہ ۔

تحفۃ المتقین از مولانا مولوی حافظ الدین صاحب دوجانوی اس کتاب
میں احیاء العلوم کے باب آفات زبان دل کا خلاصہ ہے قیمت

تذکرۃ المعین مختصر سوانحعمری حضرت ولی الہند خواجہ معین الدین
حسن سنجری ثم الاجمیری رح مع حالات دیگر اولیار امت

حکایات الصالحین فی احوال الصادقین یہ بڑی عمدہ کتاب
ہے اسمیں اولیار اللہ کے حالات اور عجیب و غریب صالحین کی حکایات ہیں اسکے

Marfat.com

إنه من سليمان وإنه بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد للہ کہ نسخہ متبرکہ ترجمہ کتاب مستطاب فتح الربانی و فیض الرحمانی المسمیٰ

تحفہ سبحانی

ملفوظ مبارک حضرت غوث الاعظم شیخ الاسلام ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی حسنی

مطبع مسلم دہلی باہتمام مولوی غلام احمد طبع گردید

Marfat.com

137074 ۲۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ جل شانہ وعم نوالہ کی حمد اور حضرت سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی نعت انسان ضعیف البنیان خصوصاً مجھ نالائق خلائق نالائقی رالائق سے کیونکر تحریر وتقریر مین آسکتی ہے جبکہ حمد وثنا باریتعالیٰ عز اسمہ مین خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا احصی ثناء علیک زبان عجز بیان سے فرمایا ہے اور نعت مبارک کی سرور کائنات مین بڑے بڑے غواصان دریاے معانی عاجز رہے درماندہ ہو کر زبان عجز بیان سے گویا ہوئے کہ اگر تمام روے زمین کے اشجار قلم [illegible]ین کل دریا اور سمندرون کا پانی سیاہی کا کام دے اطباق زمین وطبقات آسمان بجاے [illegible]ہون اور تا بقیامت سب ذی شعور ملکر لکھین اسصورت میں بھی ایک شمہ آپکے اوصاف نعت سے رقم نہ ہو سکیگا پس بعد اظہار کمال مجبوری ومعذوری خاکسار ناکپائی درویشان بلکہ تراب نعال اقدام ایشان غلام احمد خان بریان المشہور بہ مترجم کتب تصوف ابن جناب سالک مسالک راہ طریقت ومعرفت سراج السالکین بدر العارفین محب الفقراء والغرباء والمساکین مولانا بالفضل واولانا بالکمال حضرت مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی سلیمانی رضی اللہ عنہ

Marfat.com

وجعل فی خطیرۃ القدس مثواہ ساکن قصبہ ممحمد از مصافات شاہجہان آباد دہلی خدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بینش میں بصد ادب عارض عاجز ہے کہ عنفوان ایام جوانی سے تا الی الآن خاکسار مصداق ع بدنام کنندۂ نکونامے چند کو الحمد للہ علی احسانہ شوق تلاش کتب حالات و ملفوظات حضرات اولیاء کرام و اصفیاء عظام رہتا ہے کہ ان ایام میں مجھ جوئندہ یابندہ کو یاوری بخت وخوبی طالع سے نسخۂ نایاب معدن فیوضات یزدانی اعنی **فتح الربانی وفیض الرحمانی** ملفوظ مبارک حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب شیخ العالم غوث الاعظم حجۃ العارفین امام الصدیقین غوث الثقلین وسیلتنا فی الدارین قطب الحقیقۃ روح المعرفت رحمتہ للعالمین شیخ الاسلام حضرت میراں محمد محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی الحسنی الحسینی رضی اللہ عنہ مطالعہ خاکسار میں آیا جو کہ یہ نسخہ شریف مجموعۂ فوائد بے بہاء ازلی ہادی گم گشتگان مرحب زندگی مردہ دلاں تھا لہذا بخیال افادۂ عام اصل کتاب عربی سے ترجمہ کر کے طبع میں لایا گیا اور شروع کتاب میں حسب عادت مستمرہ مختصر حالات حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کتب سیر سے انتخاب کر کے درج کئے گئے۔ قاریان کتاب سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ خاکسار مترجم و والدین احقر کے حق میں غائبانہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جل شانہ ہم سب کے ساتھ وہ معاملہ نہ کرے جس کے ہم سزاوار ہیں اور اپنے فضل و کرم سے وہ معاملہ کرے جو اُس کی شان غفاری کے لائق ہے۔

مختصر حال سعادت و برکت اشتمال مستغنی عن الالقاب حضرت غوث الثقلین وسیلتنا فی الدارین مولانا و سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

حضرت پیران پیر دستگیر غوث الاعظم سیدنا شیخ الاسلام شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سادات حسنی و حسینی سے ہیں چنانچہ نسب شریف آپ کا امیر المومنین حضرت علی [illegible] اس طرح سے منتہی ہوتا ہے کہ سید عبد القادر جیلانی بن ابی صالح موسیٰ بن عبد اللہ یحییٰ زاہد بن محمد بن داؤد بن موسیٰ الجون بن عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حضرت امام حسن رضی اللہ عنہم بن علی کرم اللہ وجہہ یہ آنحضرت کا آبائی نسب نامہ ہے جس سے آپ سید حسنی ہوتے ہیں اور اپنی والدہ ماجدہ کیطرف سے اس

Marfat.com

سلسلہ سے حسینی سادات کرام سے ہیں کہ آنحضرت کی والدہ ماجدہ بی بی ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت عبداللہ صومعی بن ابی جمال بن سید محمد بن سید ابی محمود طاہر بن سید ابی عطا عبداللہ بن سید ابی کمال عیسیٰ بن سید علاؤ الدین بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین شہید دشت کربلا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ ان سلاسل نسب شریف سے صاف ظاہر ہے کہ آپ یقینی سادات حسنی وحسینی سے ہیں۔ **ولادت** باسعادت آپ کی ۴۷۰ھ یا ۴۷۱ھ میں اول شب ماہ رمضان کو ہوئی آپ قصبۂ یلق (یلق ایک قصبہ قصبات جیل میں ہے جسے جیلان اور گیلان بھی کہتے ہیں اور یہ ایک احاطہ ملک کا نام ہے جو بغداد سے قریب ہے) میں پیدا ہوئے آپکی والدہ ماجدہ سے **منقول** ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے ماہ رمضان المبارک تھا۔ آپ حرمت ماہ رمضان المبارک کیوجہ سے دن کو دودھ نہیں پیتے تھے۔ اور آپ کی والدہ سے منقول ہو کہ جس رات آپ پیدا ہوئے آسمان پر ابر غلیظ محیط تھا اسوجہ سے چاند نظر نہ آیا صبح کو لوگوں نے آکر مجھسے آپ کا حال پوچھا میں نے کہا کہ میرے نونہال فرزند عبدالقادر نے دودھ نہیں پیا اسی عرصہ مین شہادت بھی بہم پہنچی جس سے معلوم ہوگیا کہ آج اول تاریخ ماہ رمضان ہے پس تمام شہر میں مشہور ہوگیا کہ سادات میں آج ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے جو حرمت ماہ رمضان نگاہ رکھ کر دن میں دودھ نہیں پیتا ہے حضرت شیخ عیسیٰ برہان پوری سے **منقول** ہے کہ جب حضرت غوث الاعظم پیدا ہوئے اللہ تعالےٰ نے بہت سے اولیاء کرام پیدا کئے کہ آپکی صحبت کے لائق ہوں اور مستفیض برکات وکرامات عالیہ سے ہوں ؎

تا قامت رعنائے تو در جلوہ گری شد	نقش قدمت دام رہ کبک دری شد

حضرت غوث الاعظم رضہ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ جب اوائل جوانی میں میری آنکھیں خواب سے گرم ہوتی تھیں مین ایک آواز سنتا تھا کہ ای عبدالقادر ہم نے تمکو سونیکے واسطے پیدا نہیں کیا ہے اور جب مین مکتب میں جاتا تھا۔ فرشتون کی آواز سنتا تھا کہ اٹھو اور ولی اللہ کو جگہہ دو۔ اخبار الاخیار مین لکھا ہے کہ اٹھارہ سال کی عمر میں آپ اپنے وطن سے بغداد شریف میں تشریف لائے اور تحصیل علم میں مصروف ہوئے اول قرآن شریف کو مع تجوید و باتفسیر پڑھا۔ اور محمد ثنی عارف کامل فاضل اجل سے علم حدیث کی سند حاصل

Marfat.com

کی اور دیگر علمائے متقین سے تحصیل علوم اور تکمیل جمیع فنون سے فارغ ہو کر جمیع فضلائے بغداد بلکہ کافہ علماء بلاد دستہ گوئے سبقت لیگئے بعد ازاں حق عز وجل نے آنحضرت کو خلق پر ظاہر فرمایا اور مرتبۂ قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ سے مخصوص کیا اور جمیع اکابر فقہا۔ طلبا و علما و فقرا کو آپکے فیض سے مستفیض فرمایا اور آپ کا آوازۂ جلال اور صیت کمال زمین سے آسمان تک پہنچایا اور علامات قدرت و امارت و دوایت اور شواہد تخصیص اور دلائل کرامت آفتاب نصف النہار کی طرح روشن کیئے اور جمیع خزائن جود آپکے قبضۂ اقتدار میں دئے اور منجانب اللہ قدمی علی رقبۃ کل اولیاء اللہ کے امر سے مامور ہوئے چنانچہ مرقوم ہے کہ حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی دُرِ یکتای دریائے ولایت لالہ سیراب بوستان فردیت ؎

شمع ایوانِ محمدؐ راحتِ جانِ علی	نورِ چشمِ فاطمہ شاہنشہِ مردانِ حق
میوۂ شاخِ حسنؑ گلدستۂ باغِ حسینؑ	قطبِ دین قطبِ جہاں پیدا ازشانش شانِ حق

مقتدائے اصفیاء سرگروہ اولیا سیدنا و مرشدنا غوث الصمدانی پیر دستگیر شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ جمعہ کے روز ممبر پر خطبہ خوانی میں مشغول تھے کہ ناگاہ استغراق کی کیفیت آپ پر طاری ہوئی۔ مقامات اور مراتب منکشف ہونے لگے کوئی مرتبہ اور مقام ایسا نہیں رہا جو اُسوقت طے نہیں ہوا۔ دفعتہً اسی اثنا میں زبان مبارک پر جاری ہوا۔ کہ قدمی ھذہٖ علےٰ رقبۃ کل اولیاء اللہ یعنی یہ میرا قدم تمام اولیا اللہ کی گردنوں پر ہے۔ معًا درگاہ پروردگار عالم سے منادی کو حکم ہوا کہ تمام عالم میں ندا کر دے کہ جملہ اولیاء اللہ میرے محبوب کی اطاعت کریں اور اُس کے فرمان واجب الاذعان کو بسر و چشم قبول کر کے مستفیض سعادت ہوں پس کوئی ولی اللہ ابتدا سے انتہا تک ایسا نہ تھا کہ جس نے آپکے ارشاد کی تعمیل نہ کی ہو۔ صرف ایک اصفہانی نے تعمیل ارشاد میں کوتاہی کی ولایت اُس کی خراب ہوئی۔

لطائف الغرائب میں حضرت مخدوم شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہما نقل فرماتے ہیں کہ جب حضرت سید محی الدین عبد القادر جیلانی رضؓ نے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل اولیاء اللہ نے فرمایا تمام گروہ اولیاء نے اپنی اپنی گردنیں جھکا دیں چنانچہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ نے بھی اس زمانہ میں جوان تھے اور خراسان کے پہاڑوں پر ریاضت اور مجاہدے

Marfat.com

مین مصروف رہتے تھے اس امر سے آگاہ ہوتے ہی اپنا سر مبارک زمین پر رکھدیا اور فرمایا بل علی راسی یعنی بلکہ آپکا قدم مبارک میرے سر پر اُسیوقت حضرت محبوب سُبحانی کو بھی نور باطن سے تعظیم اور قبول فرمانا خواجہ صاحب کا معلوم ہوا کہ آپنے اس حسن تعظیم سے خوش ہوکر اُسیوقت عین محفل مین فرمایا کہ خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ نے جمیع اولیاء اللہ سے پہلے اپنی گردن جھکا دی اور اس ادب اور انکساری سے اپنے اللہ اور رسول مقبول کو مسرور کیا قریب ہے کہ سلطان ہند ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ۵۱۱ھ ہجری میں بعد سفر اقصای عالم میں بغداد واپس آیا راستہ میں ایک سخت بیمار ضعیف زار و نزار مجھ سے ملاقی ہوا اسلام علیک کرکے کہنے لگا کہ یا عبدالقادر میرے پاس تشریف لائیے میں سلام کا جواب دیکر اُس کے پاس گیا اُسنے کہا مجھے اُٹھا کر بٹھاؤ مینے اُسکو بٹھایا پس بیٹھتے ہی اُسکا مرض زایل رنگ تازہ صورت بہتر ہو گئی میں نے اسکا سبب دریافت کیا کہا تم مجھکو نہیں پہچانتے میں آپکے نانا کا دین ضعیف ہوں مورد ہو رہے پژمردہ ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے آپکے سبب سے زندہ کیا آپ محی الدین ہیں میں اسکو چھوڑ کر جامع مسجد میں آیا ایک شخص نے نعلین اُٹھا کر میرے سامنے رکھیں اور کہا یا شیخ محی الدین۔ نماز کے بعد شہر کے آدمیوں نے مجھ پر ہجوم کیا میرے ہاتھ پاؤں چومتے تھے اور یا محی الدین یا محی الدین کہتے تھے اس وقت سے پیشتر میرا لقب محی الدین نہ تھا حضرت شیخ ابو محمد عبداللہ الجبائی رحمۃ اللہ علیہ سے **نقل** ہے کہ حضرت محبوب سبحانی نازک بدن میانہ قد تھے آپکا سینہ بے کینہ کشادہ و وسیع۔ ریش مبارک بہت گنجان۔ گندمی رنگ بھوین جٹی ہوئی نہایت خوبصورت تھیں

اے بت زیبا چہ نیکو دلبری
باختہ مرا بحسن و جمال
میدہی صد جان و یک دل مے بری
رائگان ہم کس نگردد مشتری

آپ کا طریق بہت خلق وعظ و نصیحت تھا **روایت** ہے کہ آپکی مجلس وعظ میں چار سو اہل علم قلم دوات لیکر با ادب بیٹھتے اور ارشادات عالیات لکھتے جاتے (الحمد للہ علی احسانہ کہ اس زمانہ میں بھی حضور کی مجالس وعظ بطفیل معائنہ کتاب ہذا ہم ایسے سیہ کار مستفیض ہوتے ہیں اور اہل عالم اسی طرح تا انقضا مستفیض یاب ہوتے رہیں گے) آنحضرت فرماتے ہیں کہ میں نے اوّل حال

Marfat.com

ہیں جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب میں دیکھا کہ مجھکو تکلم کیواسطے ارشاد فرمایا اور اپنا لعاب دھن میرے موتھ میں ڈالا۔ اسی لُعاب مُبارک کی وجہ سے ابواب سخن مجھپر کھل گئے اخبار الاخیار میں مشائخ کبار سے نقل ہے کہ آنحضرت کی مجلس مبارک میں اولیاء اللہ کا اژدہام ہوتا تھا اور جس قدر حاضرین سے اس مجلس متبرکہ میں ارباب کمال نظر آتے تھے اُس سے زیادہ کسی اور مجلس میں نظر نہ آتے تھے یعنی ملائکہ جنات وغیرہ جو عوام کی نظر سے پوشیدہ حاضر ہوتے تھے چنانچہ آپکے مشائخ ہمعصر سے کسی بزرگ نے فرمایا ہے کہ میرے عمل میں چند جنات تھے۔ ایک روز میں نے وہ ادعیات جو جنات کے حاضر ہونیکے لیے موضوع ہیں پڑھیں لیکن فوراً کوئی جن حاضر نہ آیا۔ تھوڑی دیر بعد حاضر ہوئے میں نے دریافت حال کیا جوابدیا کہ ہم وعظ سُننے کیلیے حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی کی مجلس شریف میں گئے ہوئے تھے اور آدمیوں کی تعداد حاضری سے ہماری جماعت کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اور ہماری اکثر طائفے آنحضرت کے دست مُبارک پر بیعت سے مشرف ہوئے ہیں نقل ہے کہ آنحضرت کی وعظ کی مجلس میں یہود و نصاریٰ اور دیگر اہل بدعت و فساد وغیرہ تائب ہوتے اور آنحضرت کے دست حق پرست پر مشرف بہ اسلام ہوتے چنانچہ پانچ ہزار سے زیادہ یہود و نصاریٰ دولت اسلام سے مالا مال ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد دوسرے طوائف سے تائب ہوکر راہ ہدایت پر آئے نقل ہے کہ جمیع اولیاء و انبیاء کرام زندہ اپنے جسموں سے اور موتی اپنی ارواح سے مجلس عالیہ میں حاضر ہوتے تھے۔ اور حضرت حبیب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی آنحضرت کی تربیت و تائید کیواسطے نزول اجلال فرماتے تھے۔ اور اکثر اوقات مجلس شریف کے حصار میں حضرت خضر علیہ السلام ہوتے تھے اور خضر علیہ السلام جس مشائخ عصر سے ملاقات فرماتے وصیت فرماتے کہ حضور ملازمت آنحضرت سے محروم نہ رہیں نقل ہے کہ حاضرین مجلس کو وہ کیفیت حاصل ہوتی تھی کہ غلبہ ذوق و شوق میں کوئی گریہ و فریاد کرتا۔ کوئی کپڑے پھاڑ کر جنگل کا راستہ لیتا۔ کوئی بیہوش ہوکر جان دیتا۔ چنانچہ اخبار الاخیار میں مرقوم ہے کہ آنحضرت کے وعظ کی مجلس سے بجہت غلبہ شوق اور وحشت ہیبت آپکے و تصرف اور قہر مان عظمت و جلال سے جنازے نکلتے تھے

Marfat.com

آنحضرت کی مجلس وعظ وارشادات کے حالات اور عجائب وغرائب اور حدوث اشیاء عجیبہ وظہور امور غریبہ اور خوارق کرامات وتجلیات احاطۂ تحریر سے زائد اور حد حصر سے باہر ہیں ؟

ابیات

وہ نور چشم رسول اکرم وہ فخر عالم شہ مکرم
حبیب یزدان امیر دوران ضیای اسلام غوث اعظم

گل گلستان مصطفائی بہار گلزار مجتبائی
نہال بستان رہنمائی نسیم جاں بخش روح عالم

جناب زہرا کے دل کی ٹھنڈک وہ چشم حیدر کی عین عینک
وہ وہ جس کی ہے آسمان تک کہ ہے یہی فخر نسل آدم

وہ سیر میراں وہ پیر پیراں وہ مایۂ فیض وجود احساں
شہ مریداں نیاب دنیاں انہیں حال اسیر ماتم

ولی ہیں یا غوث یا قطب ہیں غرضکہ دنیا میں جتنے سب ہیں
مرید حضرت کے با ادب ہیں ہیں سب کے سردار غوث اعظم

غبار کوئے حضور والا ہی طوطیا چشم اہل دل کا
بصد ارادت وہ جب لگایا تو پائی آنکھوں کی تیرگی کم

عمر شریف آپ کی نوے برس سات مہینے نو دن کی اور بقول نواسی برس سات مہینے نو دن کی ہوئی۔ وفات شریف ماہ ربیع الثانی سنہ ۵۶۱ہجری میں با قوال مختلف تاریخ ۹-۱۱-۱۳-۱۷-یا ۲۰ کو ہوئی۔ مگر صحیح روایت ۱۱ ربیع الثانی ہے۔ مزار مبارک بغداد شریف میں زیارت گاہ خاص وعام ہے۔ فقط

Marfat.com

آغاز کتاب تحفۂ سبحانی

مجلس اوّل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ہمارے شیخ محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے ایک دن [illegible]

کو رباط یعنی مسافر خانہ میں فرمایا تقدیری امور کے پیش آنے کے وقت خدائے غالب بزرگ پر اعتماد کرنا [illegible]

توکّل اخلاص کو [illegible] مومن کا دل رضی الٰہی سے کبھی خالی نہیں ہوتا [illegible] تسلیم [illegible]

بالکل مخالف اور دشمن ہے جیسے [illegible] اسکو چاہئے کہ [illegible]

مخالفت اور لڑائی کیجائے یہ بہت تنگ کرتا ہے لیکن [illegible] جب تمام اطمینان حاصل [illegible]

کل عبادتوں کے ادا کرنے اور سارے گناہوں کے چھوڑ دینے میں موافقت کرتا ہے پس اسوقت اسکو [illegible]

النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْ إِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ترجمہ اے جان آرام دینے والی پھر جا [illegible]

اور پسندیدہ وہ اللہ کا مشتاق ہو جاتا ہے اور [illegible] ہو جاتا ہے اور مخلوقات [illegible] نہیں کرتا

اسکی نسبت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے ٹھیک ہو جاتی ہے کیونکہ [illegible]

کو دخل نہ دیا اور دلکو تسکین دی آپکے پاس مخلوقات کی ہر ایک جنس حاضر ہوئی اور مدد [illegible]

نے فرمایا کہ میں تمہاری امداد نہیں چاہتا اللہ تعالیٰ کا میرے حال کو جاننا مجھے سوال سے [illegible]

و توکّل میں آپ پختہ نکلے تو آگ کو حکم ہوا کُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى إِبْرٰهِيْمَ اے آگ ابراہیم [illegible]

سلامت والی ہو جا صابر کیلئے خدائے غالب و بزرگ کی [illegible] بے حساب [illegible]

بیشمار ملینگے خداوند عزوجل نے فرمایا ہے اِنَّمَا يُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ [illegible]

Marfat.com

اجر دیا جائیگا۔ خدا سے وہ امور مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتے جو صبر کرنیوالے اسکے لیے برداشت کرتے ہیں خدا کیلئے ایک گھڑی صبر کرو۔ تم نے کئی سال اُس کی مہربانی اور عنایت کو دیکھا ہے ایک گھڑی کا صبر بہت بڑی شجاعت ہے خداوند واحد فتح سے صابروں کیساتھ ہے اس کے ساتھ صبر کرو اور ہوشیار رہو غفلت نہ کرو۔ موت کے بعد کی ہشیاری پر نہ رہو کیونکہ اسوقت کی ہشیاری تمہارے لیے ذرا بھی مفید نہ ہوگی۔ اس سے ملنے کے پہلے ہشیار ہو جاؤ پیشتر اسکے کہ تم خود بخود ہشیار ہو جاؤ۔ کیونکہ اسوقت تمکو شرمندگی ہوگی اسوقت کی شرمندگی تمکو مفید نہ ہوگی۔ اپنے دلوں کو سنوارو کیونکہ جب وہ سنور جاتے ہیں تو تمہارے تمام حالات درست ہو جاتے ہیں اسواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اِنَّ فِی ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَۃً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ لَھَا سَائِرُ جَسَدِہٖ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ لَھَا سَائِرُ جَسَدِہٖ بنی آدم کے جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو جاتا ہے تو اُس کا تمام جسم درست ہوتا ہے اور جب بگڑ جاتا ہے تو اُسکا سارا جسم بگڑ جاتا ہے۔ یاد رکھو وہ دل ہے دلکی اصلاح تقوی اور خدائے غالب بزرگ پر بھروسہ رکھنے اور اُسکو واحد ماننے اور عملوں میں اخلاص کو کام لانے میں ہے اور اُنکے نہ پائے جانے میں فساد قلب ہے۔ دل قالب کے پنجرہ میں پرندہ ہے جیسے موتی ڈبیہ میں یا مال خزانے میں سو معتبر پرندہ ہے نہ پنجرہ۔ موتی ہے نہ ڈبیہ۔ مال ہے نہ کوٹھڑی۔ اے خدا ہمارے اعضا کو اپنی بندگی میں اور دلوں کو اپنی معرفت میں لگا اور ساری عمر شب و روز مشغول رکھ۔ جو نیک لوگ پہلے گذر چکے ہیں اُنکے ساتھ ہمیں ملا اور جو تونے انکو عنایت کیا ہمیں بھی عنایت کر ہمارے لیے بھی ویسا ہی ہو جیسا اُنکے لیے تھا۔ آمین۔ اے قوم خدای غالب و بزرگ کے ہو جاؤ جیسے کہ نیک لوگ اُسکے ہو گئے تاکہ وہ بھی تمہارے لیے ویسا ہی ہو جائے جیسا اُن کیلئے تھا اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تمہارا ہو جائے تو اُسکی عبادت اور اُسکے ساتھ صبر کرنے اور اُسکے فعلوں میں رضا ظاہر کرنے میں خواہ تمہارے ساتھ ہوں یا تمہارے غیر کیساتھ مشغول ہو جاؤ۔ نیک لوگوں نے دنیا سے پرہیز کیا اور اُس سے اپنا نصیبہ تقوی اور پرہیزگاری کے ہاتھ سے لیا پھر آخرت کو طلب کیا اور آخرت کیلئے عمل کئے اور اپنے نفس کے فرمانبردار بنے اور اپنے خدای غالب برتر کی اطاعت کی۔ اول اپنے نفسوں کو سیدھا کیا پھر غیر کے دلوں کو سدھارا اے بندے پہلے اپنے نفس کو نصیحت کر پھر غیر کے نفس کو پہلے خود اپنے نفس کو درست کر دوسروں کی طرف التفات نکر ابھی بہت کچھ باقی ہے جسکی اصلاح تجھے ضروری ہے افسوس تو خود ڈوبتا ہے دوسروں کو کسطرح بچائیگا۔

Marfat.com

تو خود اندھا ہے اور انکو کسطرح راہ بتائیگا۔ لوگوں کو آنکھوں والا ہی راستہ بتا سکتا ہے اور انکو دریا سے اچھا تیراک ہی بچانیکی طاقت رکھتا ہے۔ لوگوں کو خدا کی طرف وہی لیجا سکتا ہے جسنے اُسے پہچانا ہو۔ اور وہ جو اس سے (یعنی خدا سے) ناآشنا ہے دوسرے کو کسی طرح راستہ نہیں بتا سکتا جبکہ تو اُس سے محبت رکھتا ہے اور خاص اُسکے لیے عمل کرتا ہے اور اُس سے ڈرتا ہے تجھکو اُس کے تصرفات میں مجال دم زدن نہ ہونی چاہیئے۔ یہ دل سے ہوتا ہے نہ زبان کی بک بک سے۔ خلوت میں نہ جلوت میں جب توحید گھر کے دروازے پر اور شرک اندر ہو تو یہ بعینہٖ نفاق ہے۔ افسوس تیری زبان متقی اور تیرا دل فاجر۔ زبان شاکر اور تو معترض خدا غالب و بزرگ نے فرمایا ہے۔ یَا ابْنَ اٰدَمَ خَیْرِیْ اِلَیْکَ نَازِلٌ وَّ شَرُّکَ اِلَیَّ صَاعِدٌ (اے ابن آدم میری طرف سے تجھے نیکی ملتی ہے اور تیری طرف سے بدی) افسوس تو اُسکی عبودیت کا مدعی اور اُسکے غیر کا مطیع ہے۔ اگر تو حقیقتاً اُسکا بندہ ہوتا تو اُسکے لیے عداوت اور محبت رکھتا۔ ایکا مومن نہ نفس اور شیطان اور حرص کی نہیں مانتا۔ وہ شیطان کو جانتا ہی نہیں۔ اطاعت کا ذکر دنیا کی پروا نہیں رکھتا اسلیے ذلت گوارا کرنا درکنار خود دنیا کو ذلیل جانتا ہے اور آخرت کی طلب کرتا ہے جب آخرت حاصل ہو جاتی ہے تو اُسے بھی ترک کر کے اپنے مولیٰ غالب و بزرگ سے ملجاتا ہے تمام اوقات میں خالصۃً للہ عبادت کرتا ہے خدائے عزوجل کے کلام وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَاءَ (اور نہیں امر کئے گئے وہ مگر یہ کہ خدا کی خالص اور پاک ہو کر عبادت کریں) کو سُنیں۔ شرک بالخفی کو چھوڑا اور خدائے عزوجل کو واحد مان۔ وہ سب چیزوں کا خالق ہے کل اشیاء اُسی کے ید قدرت میں ہیں اے اُسکے غیر سے چیزوں کا مانگنے والے تجھے عقل نہیں کیا کوئی ایسی چیز بھی ہے جو خدائے عزوجل کے خزانوں میں نہیں ہے خدائے عزوجل نے فرمایا وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ (کوئی چیز نہیں مگر ہمارے پاس اُس کے خزانے ہیں) [illegible]

[illegible] تجھے صبر کا پیالہ اگانے موت موافقت [illegible] عادی ہو کر خواب کر لیں جب تو ایسا ہو گا تو اُسکے فضل و احسان [illegible] نازل ہونگے جیسے تو اسی طرح طلب نہیں کر سکتا اور نہ اُنکی تمنا کر سکتا ہے اے قوم [illegible] کی موافقت کرو۔ اور عبد القادر تو تقدیر کی موافقت میں ساعی ہے قبول کرو تقدیر کے ساتھ موافق ہونے نے مجھے قادر تک پہنچا لیا۔

Marfat.com

اے قوم آؤ ہم خدائے غالب اور اسکی تقدیر و فعل کے آگے ذلیل ہو جائیں۔ اور ظاہر باطن کے سر جھکائیں تقدیر کے موافق بنجائیں اور اس کے ساتھ چلیں کیونکہ وہ بادشاہ کا قاصد ہے نہ بھیجنے والے کی خاطر سے اسکی عزت کریں پس جب ہم یہ کرینگے تو اس کی صحبت میں قادر کی طرف اٹھائے جائینگے۔ پھر اس جگہ خاص خدا ہی کی دانائی اور حکمت ہے تجھے اسکے علم کے دریا سے پینا اور اسکے فضل کے دسترخوان سے کھانا اور اسکے انس سے مانوس ہونا اور اس کی رحمت میں ڈھانپا جانا مبارک ہو۔ یہ ان یگانوں کے لیئے ہے جو ہر ایک کے لیئے اور قبیلے میں لاکھوں سے ایک ہی ہیں۔ اے بندے تقویٰ کو لازم پکڑ تجھے حدود شرع کی پابندی اور تقدیر سے موافقت اور شیطان اور بری خصلتوں کی مخالفت ضروری ہے۔ مومن ان کے جہاد میں اپنے اوپر سے ہتھیار نہیں اتارتا۔ اپنی تلوار کو میان میں نہیں ڈالتا۔ اپنے گھوڑے کی پیٹھ (زین سے) برہنہ نہیں کرتا۔ ہر وقت اسکی زین کستے ہوئے تیار رہتا ہے۔ قوم (یعنی اولیاء اللہ) کیطرح نیند کے غلبہ کے وقت سوتا ہے کہ انکی نیند فاقہ اور کلام بوقت ضرورت (یعنی ضرورت کے بغیر کلام نہیں کرتے) انکا طریقہ گونگا رہنا ہے جب وہ چاہتا ہے انکو گویا کرتا ہے اور ان کی زبان کو دنیا میں طاقت گوئی دیتا ہے جیسا کہ ہاتھ پاؤں کو کل قیامت کے روز گویا کریگا۔ ان کو وہی خدائے غالب گویا کریگا جو ہر ایک ناطق کو گویا کرتا ہے انکو ایسا گویا بنائیگا جیسے جمادات کو اسباب گویائی مہیا کرتا ہے تو وہ بولتے ہیں جب ان کو کسی امر کے لیئے چاہتا ہے تو ان کے لیئے تیار بنا دیتا ہے اسنے ارادہ کیا کہ مخلوق پر حجت پورا کرنے کے لیئے ترہیب اور ترغیب کرے تو نبیوں اور رسولوں کو گویا کر دیا جب ان کو اپنے پاس بلالیا تو عالموں کو جو اپنے علم پر عملکرتے ہیں انکا نائب بنایا اور انکو خلقت کی مصلحت میں گویا کیا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العلماء ورثة الانبیاء (علماء پیغمبروں کے وارث ہیں) اے قوم خدائے غالب کا اسکی نعمتوں پر شکریہ ادا کر۔ اور ان کو اسی کی طرف سے سمجھ کیونکہ اسنے فرمایا ہے وما بکم من نعمة فمن اللہ (جو نعمت تمہارے پاس ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے) اے اسکی نعمتوں میں مزے اڑانے والو دیکھو شکر کہاں ہے اے بندے تو اس کی نعمتوں کو غیر کی طرف منسوب کرتا ہے کبھی تو غیر کو دیکھتا ہے اور کبھی استقلال کا دم مارتا ہے اور جو تمہارے پاس نہیں اسکا انتظار کرتا اور جو تیرے پاس ہے اس نعمت سے گناہوں پر استعانت کرتا ہے اے شخص تو اپنی خلوت میں پرہیزگاری کر جو تجھے گناہوں

Marfat.com

اور لغزشوں سے نکالے۔ اور مراقبہ کر جو تجھے خدا کی نظر رحمت یاد دلائے تو محتاج اور مضطر ہے کہ خلوت میں تیرے ساتھ ہو اور پھر تو نفس و ہوا اور شیطان سے لڑنے کا محتاج ہے۔ بزرگوں کی بربادی لغزشوں سے ہے اور زاہدوں کی شہوتوں سے اور ابدال کی خلوتوں میں فکر و خواطر سے اور صدیقوں کی نظروں میں انکا کام دلوں کی محافظت کرنا ہے کیونکہ وہ بادشاہ کے دروازے پر خواب کنندہ ہیں وہ دعوت کے مقام پر قائم ہیں مخلوقات کو خدائے عزوجل کی معرفت کی طرف بلاتے ہیں۔ وہ ہمیشہ دلوں کو پکارتے رہتے ہیں۔ اے دلو۔ اے روحو۔ اے انسانو۔ اے جنو۔ اے بادشاہ کے طالبو۔ بادشاہ کے دروازے تک آؤ۔ انکی طرف دلوں کے قدموں اور تقویٰ اور توحید اور معرفت کے قدموں اور اعلیٰ درجہ کی پرہیزگاری اور دنیا و آخرت اور ماسوا اللہ سے پرہیز کے ساتھ دوڑو۔ یہ قوم کا شغل ہے۔ انکا ذوق کا کام مخلوقات کا سنوارنا ہے۔ انکی ہمتیں عرش سے زمین تک شامل ہیں۔ ای غلام نفس ہوا کو چھوڑ اپنے لوگوں کی ذات قدم اور انکے سامنے مٹی بنجا خدا نے اپنے بزرگ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ (زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے) ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلاۃ والتسلیم کو ان کے کافر [illegible] مردہ والدین سے نکالا [illegible] زندہ [illegible] اور کافر مردہ [illegible] اور مشرک مردہ [illegible] اسی واسطے اللہ عزوجل نے بعض حدیث قدسی میں فرمایا [illegible] خَلْقِی اِبْلِیْسُ یَعْنِی عَصَانِی فَکَانَ بِالْمَحِیْتِین (اول [illegible] میری [illegible] ابلیس [illegible] تیسری نافرمانی کی [illegible] گناہ سے مرگیا [illegible]

[illegible] اللہ [illegible] کافر [illegible] کر [illegible]

اور موافق [illegible] کر [illegible] اسلام [illegible]

[illegible] کر لیا ہے [illegible] اپنے [illegible]

[illegible] تو [illegible]

[illegible] آدم علیہ السلام کا [illegible]

اور [illegible] درمیان پاک دشمنی [illegible]

جب تجھ پر قدرت پائیگا تجھے قتل کریگا تجھے اللہ تعالیٰ یاد دلا تقویٰ کو اپنا ہتھیار بنا [illegible]

Marfat.com

توحید اور مراقبہ اور خلوتوں میں پرہیزگاری اور صدق اور خدائے عزوجل سے مدد مانگنے کو اپنا شعار کر
پس یہ سلاح اور یہ لشکر وہی ہیں جو اُسے شکست دیں گے۔ اُسے گرائیں گے اُسکے لشکر بھگائیں گے تو
کس طرح اُسکو نہ بھگائیگا جبکہ خدا تیرے ساتھ ہے۔ اے غلام دنیا و آخرت کو ملا اور انکو اکٹھا کر اور
ویسے برہنہ (بے دُنیا و آخرت) خدا کا ہو رہ۔ اُسکے پاس غیر سے مجرد ہونے کے بغیر نہ جا۔ خالق کو
چھوڑ کر خلقت کا پابند نہ بن۔ ان اسباب کو قطع کر۔ ان جھوٹے معبودوں کو چھوڑ جب تجھے توفیق ملجائے
تو دُنیا اپنے نفس کے لئے اور آخرت دل کے لئے اور مولیٰ کو باطن کے لئے ٹھیرا۔ اے شخص [illegible] کا پیٹ ہوا کا نہ دُنیا کا
نہ آخرت کا۔ اور رسول خدا کے [illegible] کی پیروی نہ کر تجھے ایسا [illegible] کبھی [illegible] ہوگا اس وقت تجھے خدای عزوجل
کی طرف سے ایسی ہدایت ملیگی جسکے بعد ضلالت نہیں۔ اپنے گناہوں سے توبہ کر اور انکو چھوڑ کر اپنے مولیٰ
عزوجل کی طرف دوڑ جب توبہ کرے تو چاہیے کہ ظاہر اور باطن سے توبہ کرے [illegible] دل [illegible]
اور خدای عزوجل سے حیاء حقیقی نہ مجازی کے ساتھ گناہوں کو [illegible] اعضاء کو [illegible]
بعد یہ دلونکے عمل ہیں جسم کا عمل [illegible] اور دل [illegible] اور [illegible] اتفاق [illegible] نفس [illegible]
تو توکل خدای عزوجل کی معرفت اور اُسکے علم [illegible] جب
اس دریا کے وسط میں پہنچتا ہے تو وہاں کہتا ہے اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ [illegible]
کریگا تب ایک کنارے سے دوسرے کنارے [illegible] صراط مستقیم
واقف ہوجاتا ہے۔ پھر جب خدا کو یاد کرتا ہے تو اسکا [illegible] اور [illegible] ہوجاتا ہے خدای عزوجل کے
طالب کا دل مسافتوں کو طے کرتا ہے اور سب کو پیچھے چھوڑ دیتا ہے پھر جب وہ کسی رستے میں خوف ہلاکت
کرتا ہے تو [illegible] ان کو اُسی شجاع بناتا ہے پس [illegible] اور خوف کی آگ بجھ جاتی ہے اور ان کے عوض اور
[illegible] خوشی حاصل ہوجاتی ہے۔ اے غلام [illegible] تجھے بیماری آئے تو صبر کے ہاتھ سے لے
اور دوا کے آنے تک تحمل کر پھر جب دوا آئے تو شکر کے ہاتھ سے لے جب تو اس حال میں ہووے تو عیش
عاجل [illegible] خوشی [illegible] اور [illegible]
دیتا [illegible] پھر [illegible] خدای عزوجل [illegible] دلوں پر اپنی رحمت

اور لطف کا پانی ڈالتا ہے اور اُن کے لیے آخرت کا دروازہ کھول دیتا ہے پس وہ اپنی آرامگاہ کو دیکھتے
ہیں پھر جب سکون اطمینان و آرام تھوڑی دیر تک حاصل کر لیتے ہیں تو انکے لیے جلال کا دروازہ کھولا
جاتا ہے پس وہ انکے دلوں اور باطنوں کو کاٹ ڈالتا ہے اور وے پہلے سے زیادہ خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں جیسا پھر
یہ بھی اُن کے لیے کامل ہو جاتا ہے تو جمال کا دروازہ کھولا جاتا ہے پس وہاں سکون اور طمانیت پاتے ہیں اور پیدا
ہو جاتے ہیں اور ایسے رُتبوں میں جو درجہ بدرجہ ترقی کرتے ہیں جگہ لیتے ہیں۔ اے بندۂ خدا تیرا بڑا ارادہ طعام
شرب۔ پوشاک۔ نکاح۔ گھر اور مال کا ہونا چاہیے یہ سب نفس اور طبع کے ارادے ہیں دل اور باطن کا ارادہ کہاں
ہے؟ وہ خدای عزوجل کی طلب ہے تیرا مقصد وہ ہے جو تجھے رنج میں ڈالے پس تیرا مقصد خدای عزوجل
اور جو اس کے پاس ہو ہونا چاہئے۔ دنیا کا عوض کیا ہے؟ آخرت۔ اور خلق کا عوض کیا ہے؟ خالق جلشانہ!
جسقدر تو اس دنیا کو چھوڑیگا اُسکے عوض اور اُس سے اچھا عاقبت میں پائیگا۔ فرض کر کہ تیری عمر کا صرف آج کا
دن باقی رہگیا ہے اب آخرت کی تیاری کر۔ ملک الموت کے آنیکا نشانہ بن۔ دنیا۔ قوم یعنی اولیاء کی طباخہ
اور آخرت انکا معمار ہے پس جب خدای عزوجل کی غیرت موجزن ہوتی ہے اور اُن کے اور دُنیا کی درمیان
پردہ ہو جاتا ہے اور تکوین آخرت کے قائمقام ہو جاتی ہے پھر وہ کسی کے۔ نہ دنیا اور نہ آخرت کے محتاج ہوتے
ہیں۔ اے دروغگو تو نعمت میں خدائے عزوجل سے محبت رکھتا ہے اور جب بلا آتی ہے تو ایسا بھاگتا ہے کہ
گویا خدای عزوجل تیرا محبوب نہیں تھا۔ یہ آزمایش کے وقت ہی ظاہر ہوتا ہے جب خدائے عزوجل
کی طرف سے مصائب پڑیں اور تو ثابت رہے تو عجب ہے اور اگر بدلجائے تو بھید کھلجائے گا اور پہلے کا کیا
برباد ہو جائیگا ایک شخص پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کیخدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ
یارسول اللہ میں آپ سے محبت رکھتا ہوں تو آپنے فرمایا کہ فقر کے لیے چادر بنا۔ ایک [illegible]
حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کی خدای عزوجل سے محبت رکھتا ہوں آپ [illegible] بلا کے لیے چادر
بنا۔ اللہ اور رسول کی محبت فقر اور فاقہ سے اور بلا سے ملی جلی ہوتی ہے اسیواسطے بعض نیک مردوں
نے کہا بلا و ولا (یعنی بلا محبت اللہ و رسول) کے ساتھ لازمی ہے تاکہ ہر ایک دعوے نکرے
اگر ایسا نہ ہوتا تو ہر ایک خدای عزوجل کی محبت کا دعوی کر لیتا۔ پس بلا اور فقر

میں ثابت قدمی محبت کی علامت بنائی گئی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
(اے ہمارے خدا دنیا اور آخرت میں نیکی عطا فرما۔ اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا)

دوسری مجلس۔ آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) پانچویں ماہ شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں فرمایا۔ اللہ جلشانہ پر تیرا غرور تجھے اس سے دور اور جدا کر دیگا۔ غرور سے باز آ اس سے پیشتر کہ تجھے اسکی سزا دیجائے اور تو بے عزت کیا جائے اور تجھ پر مصائب کے سانپ اور بچھو مسلط کئے جائیں۔ تو نے بلا کا مزہ نہیں چکھا اس لئے غرور کرتا ہے۔ جو انعامات الٰہی تجھے حاصل ہیں اُن پر نازاں نہ ہو۔ یہ جلدی زوال پذیر ہو جائیں گے۔ فرمایا خدائے غالب و بزرگ نے حتّٰی اِذَا فَرِحُوْا بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً۔ یعنی جب ہماری عطیات میں اترا گئے تو ہم نے ان کو ناگہانی پکڑ لیا۔ جو خدائے عزوجل کے پاس سے صبر سے ہی حاصل ہوتا ہے اسیواسطے نبی اور خدا عزوجل نے صبر کے لئے تاکید فرمائی ہے فقر اور صبر اکٹھے نہیں ہوتے مگر مومن کے حق میں۔ عشاق مبتلا کئے جاتے ہیں۔ پس صبر کرتے ہیں اور ان کے ہمراہ نیکیوں کے کرنے کا الہام ہوتا ہے اور چونکہ خدائے غالب بزرگ کی طرف سے آتا ہے اُسپر صبر کرتے ہیں اگر صبر نہ ہوتا تم مجھے اپنے درمیان نہ دیکھتے۔ میں نے ایک ایسا پھندا لگایا ہے جو پرندوں کو شکار کرتا ہے وہ ہر ایک رات میری آنکھ سے کھولا جاتا ہے اور پاؤں سے الگ کیا جاتا ہے دن میں آنکھیں بند اور پاؤں پھندے میں جکڑے ہوئے پاتا ہوں۔ شاید یہ تمہاری بہتری کے لئے ہو اور تم نہیں جانتے اگر خدائے عزوجل کی موافقت نہ ہوتی تو میں یہاں نہ ٹھہرتا نہیں تو کیا کوئی عاقل اس شہر میں رہ سکتا ہے اور اس کے باشندوں سے معاشرت کرسکتا ہے۔ اس شہر میں ریا۔ نفاق۔ ظلم۔ حرام ہے۔ شبہہ و حرام کثرت سے ہے۔ خدا کے انعامات کی ناشکری اور فسق و فجور پر استقامت بدرجہ غایت ہے۔ گھر میں عاجز دوکان میں متقی۔ شراب میں زندیق۔ اپنے مسند پر صدیق بہت ہو گئے ہیں اگر حکم نہ ہوتا تو جو کچھ تمہارے گھر میں ہوتا ہے بتا دیتا لیکن میری بنیاد شریعت کی محتاج ہے۔ میرے بچے ایسے ہیں جو تربیت کے حاجت مند ہیں اگر جو کچھ مجھے معلوم ہے ذرا بھی ظاہر کروں تو یہ میرے اور تمہارے درمیان فراق کا باعث ہو۔ بیان حال

Marfat.com

ہیں کہ ہوں نبیوں اور رسولوں کی قوت کا محتاج ہوں۔ میں آدم سے لیکر اس زمانہ تک جتنے نبی پہلے گذر چکے ہیں انکے صبر کا حاجتمند ہوں مجھے قوت ربانیہ کی ضرورت ہے ای خدا مہربانی۔ مدد۔ اور رضا عطا فرما۔ آمین۔

ای بندے، تو دنیا میں ہمیشہ رہنے اور اسمیں نفع حاصل کرنے کے لیئے نہیں پیدا ہوا۔ خدائی عزوجل کی سختیوں سے جنمیں کہ تو ہے تبدیلی کر۔ تونے خدای عزوجل کی اطاعت میں صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہنے پر قناعت کی ہے یہ تجھے فائدہ بخش نہیں جب تک کہ تو اسکے ساتھ اور کچھ نہ ملا دے ایمان قول اور عمل ہے وہ تجھے قبول نہ کیا جائیگا۔ اور نہ فائدہ مند ہوگا جبتک تو گنا ہوں اور قصوروں اور خدای عزوجل کی مخالفت کو اختیار۔ اور اسپر اصرار کرتا رہیگا اور نماز۔ روزہ۔ صدقہ اور کار خیر کو چھوڑے رہیگا۔ پس دونوں تنہا تنہا تجھے کیا فائدہ دیتی ہیں۔ جب تونے لا الٰہ اللہ محمد رسول اللہ کہا تو تو مدعی ہوا۔ پوچھا جائیگا ای کہنے والے کیا تیرے پاس گواہ بھی ہیں؟ گواہ کون؟ امر کی اطاعت۔ نہی سے باز رہنا۔ آفات پر صبر کرنا۔ قدر کی تسلیم۔ یہ اس دعوی کے گواہ ہیں۔ اور جب تو یہ عمل کرے تو بے اخلاص مقبول نہیں۔ اور نہ قول بے عمل اور نہ عمل بے اخلاص۔ اور نہ بغیر متابعت سنت قبول ہوتا ہے۔ اپنی مالوں سے کسی قدر فقرا کی غمخواری کرو۔ جب تم سائل کو کچھ دیسکتے ہو خواہ تھوڑا ہو یا بہت تو کسی سائل کو خالی نہ پھیرو۔ عطا کی محبت میں خدای عزوجل کی موافقت کرو۔ اور اسکا شکر بجالاؤ کہ اس نے تمہیں عطا کے لایق اور اسپر قادر بنایا۔ تجھپر افسوس جبکہ سائل خدای عزوجل کا ہدیہ ہے اور تجھے اسکو دینے کی طاقت ہے تو ہدیہ دینے والے پر ہدیہ کیوں پھیرتا ہے میرے پاس تو سنتا اور روتا ہے جب تو اٹھ کر جاتا ہے تو تیرا دل سخت ہوجاتا ہے پس معلوم ہوا کہ تیرا رونا اور سننا خالصًا لوجہ اللہ نہ تھا میرے ... (یعنی باطن سے ہے) پھر دل سے پھر اعضاء کو نیک کاموں میں استعمال کرنیکے جب تو میرے پاس آئے تو علم عمل زبان۔ نسب حسب سے علیحدہ ہوکر آ اور مال اہل کو بھلا دے۔ میرے سامنے خدای عزوجل کے غیر سے خالی ہوکر کھڑا رہتا کہ وہ اسے (یعنی دل کو) قرب فضل احسان کا لباس پہنائے جب تو مجھپر داخل ہوتے وقت یہ کریگا۔ تو پرندے کی طرح ہوگا جو صبح کو گرسنہ ہوتا ہے اور شام کو

Marfat.com

سیر۔ دل کا نور خدای عزوجل کے نور سے ہے۔ اسیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا اِتَّقُوْا مِنْ فِرَاسَةِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ عزوجل۔ (مومن کے ذہن کی تیزی سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے) اَی فاسق مومن سے بچ اور اُس کے پاس نہ جا جب تک گناہوں کی نجاست سے ملوث ہووے وہ اللہ کے نور سے دیکھے گا جو کچھ کہ تجھ میں ہے یعنی تیرے شرک اور نفاق کو دیکھیگا۔ تیرے اعمال بد کو تیرے کپڑوں کے نیچے چھپے ہوئے معلوم کریگا تیری ذلت اور بیعزتی سے مطلع ہوگا جو فلاح یافتہ کو نہ دیکھے وہ فلاح نہیں پاتا۔ تو حرص مجسم ہوا اور اہل ہوس سے بیزار ہے کسی سائل نے پوچھا یہ اندھاپن کبتک ہو جوابدیا اُسوقت تک تو جبتک نہ ملے اور اُس کی دلیز سے سہارا نہ لے اور انہیں ظن خیر کرے اور اسکو تہمت لگانے سے دل کو صاف کرے اور اپنی اولاد کو لیکر اُس کے دروازے پر بیٹھے اور اُسکی دوا کی تلخی پہ صبر کرے پس اُسوقت تیری آنکھوں سے اندھاپن جاتا رہیگا۔ خدای عزوجل کے آگے ذلیل ہو۔ اور اپنی حاجتیں اُسی کے آگے پیش کر۔ اپنے کسی عمل کا نام نہ لے اسے (یعنی عمل کو) اخلاص کے قدموں پر گرادے۔ خلقت کے دروازے کو بند کر اپنے اور اُس کے درمیان کا دروازہ کھول۔ اپنے گناہوں کا اقرار کر اپنے قصوروں سے اسکے آگے عذر کر۔ اور یقین کر کہ اُسکے سواء کوئی بھی ضرر دہ نفع بخش عطا کنندہ۔ اور مانع نہیں ہے۔ پس اسوقت تیرے دل کی آنکھ سے اندھاپن دور ہو جائیگا اور بصر اور بصیرت متحرک ہوگی۔ اَے غلام لباس اور طعام کی خشونت میں یہ حال نہیں دل کے زہد میں ہے۔ اول صادق صوف کو باطن پر اور پہنتا ہے پھر ظاہر پر۔ پہلے اسکا باطن پھر دل۔ پھر نفس پھر اعضاء یہ لباس پہنتے ہیں حتی کہ جبکل کا کل خشونت ہو جاتا ہو تو رافت اور رحمت اور منت کا ہاتھ لگتا ہے۔ اور ایک بڑی بھاری تبدیلی کر دیتا ہے۔ اس سے سیاہ لباس کو اُتار کر اُسے خوشی کے لباس میں منتقل کرتا ہے۔ رنج کو راحت بغض کو فرح۔ خوف کو امن۔ بُعد کو قرب۔ فقیر کو غنی کر دیتا ہے۔

اَی بندے روزی کو زہد کے ہاتھ سے لے نہ رغبت کے ہاتھ سے۔ وہ جو کھاتا ہے اور روتا ہے اس جیسا نہیں ہے جو کھاتا ہے اور ہنستا ہے۔ رزق اور دل خدای عزوجل کے سپرد کر۔

Marfat.com

پس تو اسکے شر سے بچا رہیگا جبکہ تو طبیب کے ہاتھ سے کھائے تو بہتر ہوگا اُس سے کہ اکیلا کھائے جس کا اصل نہیں جانتا۔ تمہارے دل کیسے سخت ہیں۔ امانت تم میں سے چلی گئی۔ رحمت تمہارے درمیان سے اٹھ گئی شرع کے حکم تمہارے پاس امانت ہیں اور تم نے انکو چھوڑ دیا۔ اور ان میں خیانت کی تجھپر افسوس اگر تو امانت کو لازم نہ پکڑیگا۔ تو جلدی ہی تیری آنکھوں تک پانی آجائیگا اور تیرے ہاتھوں اور پاؤں میں زنجیر پڑ جائینگی اور خدای عزوجل اپنی رحمت کا دروازہ تجھ سے بند کر لیگا۔ اپنی مخلوق کے دل تجھپر سخت کر دیگا اور اُن کو تجھپر عطا کرنے سے روک ڈالیگا اپنے بھیدوں کو خدا کے ساتھ رکھو۔ اُس سے ڈرو۔ اُسکی گرفت دردناک اور سخت ہو تمہیں تمہاری آرام گاہ تمہاری عافیت تمہارے غرور تمہارے اترانے سے پکڑیگا۔ اُس سے ڈرو وہ آسمان اور زمین کا مالک ہے۔ اُسکی نعمتوں کی شکر سے محافظت کرو۔ اُسکے امر و نہی کو بسر و چشم قبول کرو تنگی کو صبر سے فراخی کو شکر سے ہاتھ لو جو تمہارے پہلے نبی مرسل صالحین گذر چکے ہیں وہ اسی طرح نعمتوں پر شکر کرتے تھے اور رنجوں پر صبر اُسکی نافرمانیوں کے دستر خوان سے اٹھو اور فرمانبرداری کے دستر خوان پر کھاؤ۔ اُسکی حدود کی محافظت کرو جب یسیر (فراخی) آئے تو شکر بجا لاؤ اور جب عسر (تنگی) ہو تو گناہوں سے توبہ کرو اور نفسوں سے حساب لو کیونکہ خدای عزوجل اپنے بندوں پر ظالم نہیں موت اور اُس کے بعد کا ذکر کرو۔ رب عزوجل اور اُسکے حساب کو یاد لاؤ۔ اور جانو کہ وہ تمہیں دیکھتا ہے ہشیار ہو جاؤ یہ غفلت کسو لیے یہ جہالت اور ترو تازگی اہل باطل و نفس و ہوا (عادت) کی صحبت کب تک۔ تم خدای عزوجل کی عبادت اور اُسکی شرع کی متابعت سے مؤدب کیوں نہیں بنتے عبادت عادت کا چھوڑ دینا ہے قرآن اور کلام نبوت کے آداب سے مؤدب کیوں نہیں ہوتے۔

اے قوم تم لوگوں کے اندر جہالت غفلت ہے کہ ساتھ طلب کرو [illegible] تم بیداری کے ساتھ لیں جب تو ایسی بات دیکھی جس تو اچھا جانتا ہے تو اُسکی پیروی کر۔ اور جب ایسی بات دیکھے جسے تو برا سمجھتا ہے تو اُس سے پرہیز کر اور انہیں کے پاس رہنے دے۔ تم خدای عزوجل سے پوری غفلت میں ہو۔ اس کے لیے بیدار ہونا ضروری ہے مسجدوں میں آمد و رفت اور

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر زیادہ درود پڑھنے کو لازم پکڑو کیونکہ آپ نے فرمایا ہے۔ اگر
لَوْ نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ نَارٌ لَمَا نَجَا مِنْهَا اِلَّا اَهْلُ الْمَسَاجِدِ (اگر آسمان سے آگ نازل ہو تو سوائے سجدہ والوں
کوئی بھی اس سے نجات نہ پائے) جب تم نماز میں سستی کرو تو تمہاری نماز خدا کے پاس نہیں پہنچتی۔ اسیواسطے
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا۔ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ اِذَا كَانَ سَاجِدًا (بندہ
اپنے رب سے سجدہ کی حالت میں زیادہ قریب ہوتا ہے) تجھپر افسوس کس قدر تو تاویل کرے گا اور جھوٹی
تاویل کرنے والا دہوکہ باز ہے اے کاش جب ہم عزیمت پر سوار ہوں اور اجماع سے تعلق رکھیں
اور عملوں میں خلوص کریں تو خدا ے عزوجل سے خلاصی پاتے ہیں۔ پس کیا حال ہے جب تاویل کریں گے
اور رخصت منائیں گے عزیمت جاتی رہی اور اس کے اہل بھی۔ یہ رخصتوں کا زمانہ ہے نہ عزیمتوں کا
یہ ریا۔ نفاق۔ ناحق سے مالوں کو لینے کا زمانہ ہے۔ ایسے بہت ہیں جو خلقت کیلئے نماز پڑھتے۔
روزہ رکھتے حج کرتے۔ زکوٰۃ دیتے۔ اور نیکی کے کام کرتے ہیں۔ نہ خالق کیلئے اس زمانہ کا بڑا مقصد خلق
اور خلق بلا خالق ہے۔ تم سب دلوں کے مردے۔ نفسوں اور خواہشوں کے زندے دنیا کے طالب ہو دل
کی حیات خلقت سے نکلنے اور حق عزوجل کے باطنی طور سے نزدیک رہنے کیساتھ ہے۔ اسلئے اس تمام صورت
کا کوئی اعتبار نہیں۔ دل کی حیات حق عزوجل کے امر کی اطاعت کرنے اور اوسکی نہی سے باز رہنے اور
مصیبتوں حادثوں اور تقدیروں میں صبر کرنے سے ہے۔

اے بندے تسلیم اختیار کر۔ پھر اس کے ساتھ رہ۔ اس کے بعد تجھے بنیاد اور بناء کی ضرورت ہے اور
تمام اوقات رات دن اسیطرح رہ۔ تجھپر افسوس اپنے حال میں فکر کرنا دل کا کام ہے۔ پس جب تو نیکی دیکھے
تو شکر کر۔ اور جب بدی پائے تو اس سے توبہ کر۔ اس تفکر کے ساتھ تیرا دل زندہ ہوگا اور شیطان مر جائیگا
اسیواسطے کہا گیا ہے ایک گھڑی فکر کرنا تمام رات کھڑا رہنے سے بہتر ہے۔ اے امت محمدیہ اللہ عزوجل کا
شکر کرو۔ وہ تم سے تھوڑے عمل پر قانع ہے ان کی نسبت جو تم سے پہلے گذرے قیامت کے روز
تم ہی اولین تم ہی آخرین ہو۔ تم میں سے جو صحیح ہے اس جیسا کوئی صحیح نہیں۔ تم امیر ہو اور دوسری امتیں
رعیت جبتک تو نفس خواہش اور طمع کے گھر میں بیٹھا ہے تو تندرست نہیں۔ جبتک تو خلقت کی امداد پر

جھگڑالو ہے۔ اور ریاء و نفاق سے اسکو اپنی طرف کھینچتا ہے تو تیری صحت اچھی نہیں جبتک تو دنیا میں [illegible] ہے
تو صحیح نہیں جب تو دل میں خدا کے غیر سے محبت رکھتا ہے۔ اے خدا ہمیں اپنا ساتھ صحت عنایت کر۔ رَبَّنَا
اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اور اے خدا ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت
میں نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

تیسری مجلس آپ نے (حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رح) خدا آپ سے راضی ہو۔ [illegible]
روز جمعہ کے وقت مدرسہ [illegible] آٹھویں ماہ شوال ۵۴۵ھ کو فرمایا۔ اے فقیر دولت کی تمنا مت کر کیونکہ
کیونکہ شاید وہ تیری ہلاکت کا باعث ہو اور تو اے مریض عافیت کی تمنا نہ کر۔ شاید کہ وہ تیری ہلاکت کا
سبب ہو۔ عاقل بن اپنے دین کی ہلاکت کی جگہ سے حفاظت کر۔ اس مقدار پر جو تیرے پاس ہے قناعت کر اور
اور زیادتی کو نہ مانگ۔ جو چیز خدائے عزوجل تیرے سوال سے عطا کرے تجھپر مکدر اور مکروہ ہوگی۔ تو نے
اس کو تجربہ کر لیا ہے [illegible] بندہ دل سے سوال کرنے کا حکم کیا جائے تو اسوقت اسکے سوال میں برکت
[illegible] ہے اور اس [illegible] جانتے ہیں اور چاہیئے کہ تیرا زیادہ سوال معافی۔ عافیت۔ اور ابدی
[illegible] دین و دنیا و آخرت [illegible] اسی پر قناعت کر۔ خدائے عزوجل پر جبر نکر ورنہ وہ تجھے شکست دیگا
خدائے عزوجل اور [illegible] جوانی۔ تو نے [illegible] سے جبر نہ کر کیونکہ وہ تجھے گرفت کریگا اور پکڑیگا
جیسا اوروں کو پکڑا [illegible] وہ ہے [illegible] تیری زبان تو مسلمان مگر دل [illegible]
قول مسلمان فعل نہیں۔ تو ظاہر [illegible] نہیں۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جب تو نماز پڑھے
اور روزہ رکھے اور تمام نیکی کے کام [illegible] اگر [illegible] عزوجل نہ ہو تو تو منافق [illegible] اور
خدائے عزوجل سے [illegible] عزوجل کی طرف [illegible] افعال [illegible]
وہ جو اپنے اعمال میں مخلص [illegible] اللہ
عزوجل کی [illegible] اپنے پچھلے
امر کا ذکر [illegible] کہ اور [illegible]
[illegible] دل [illegible] ان کے [illegible]

Marfat.com

جانتے ہیں ... [illegible] کی خیال ... [illegible] ان کی سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ زمین آسمان اور
ان کے اندر کی مخلوقات کچھ نہیں ... [illegible] عالم ہے اور ایک جہت کی طرف متوجہ ہیں ... [illegible] دنیا
اور اس کے اہل کیسا ... [illegible] پھر آخرت اور اس کے اہل ایسا ... [illegible] پھر دنیا و آخرت کا مالک کہ جس کی راہ
... [illegible] کیا ... [illegible] اس کی طرف چلے حتیٰ کہ ملے اور رستہ چلنے سے پہلے رفیق
کو حاصل کر لیا ... [illegible] دروازہ کھلوا لیا۔ ان کو وہ یاد کرتا ہے جیسے وہ
... [illegible] کا بوجھ اٹھا ... [illegible] کے ساتھ وہ مقصود ہیں
... [illegible] خدا عزوجل کے کلام فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا
لِي وَلَا تَكْفُرُونِ (مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا اور میرا شکر کرو ناشکری نہ کرو) کو سنا پس اس کو
... [illegible] لازم پکڑا انہوں نے خدا عزوجل کے کلام أَنَا جَلِيسُ مَنْ ذَكَرَنِي (جو میرا
ذکر کرے میں اس کا جلیس ہوں) کو سنا پس مخلوق کی مجلسوں کو چھوڑا اور ذکر پر قناعت کی حتیٰ کہ انکو اس
... [illegible] حاصل ہوگئی ... اے قوم ... [illegible] علم بغیر عمل کے تمہیں فائدہ نہ دیگا تمہیں
... [illegible] یعنی کلام الٰہی ... [illegible] عمل کرو وہ خدا عزوجل کا حکم ہے ...
... [illegible] اس پر عمل کرو تاکہ تمہارے ہاتھوں میں اسکا ثمرہ آجائے ۔

... [illegible] علم ... پکارتا ہے اگر تو نے مجھ پر عمل نہ کیا تو میں تجھ پر حجت ہوں اور اگر عمل کیا تو تیرے لئے
... [illegible] پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا يَهْتِفُ الْعِلْمُ بِالْعَمَلِ فَإِنْ
أَجَابَهُ وَإِلَّا ارْتَحَلَ ... [illegible] بَرَكَتُهُ وَبَقِيَ ... [illegible] شَفَاعَتُهُ ... [illegible] وَيَنْقَطِعُ
... [illegible] إِنَّ الْعِلْمَ إِذَا لَمْ يُعْمَلْ بِهِ بَقِيَ قِشْرًا فَإِنَّ لُبَّ الْعِلْمِ الْعَمَلُ (علم عمل کو آواز
دیتا ہے اگر ... [illegible] تو ... [illegible] اس کی برکت چلی جاتی ہے اور کلفت باقی رہتی ہے
... [illegible] شفاعت چلی جاتی ہے اور اسکا تیرے پاس تیری حاجتوں میں اثر کرنا جاتا رہتا ہے
... [illegible] اسلیے کہ علم کا خلاصہ عمل ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تیری
... [illegible] آپکے ... [illegible] عمل کریگا تو تیرے لئے باعث ...

Marfat.com

کا استقبال کریں گے اور اُن کو خدا ہی عزوجل کے پاس لیجائینگے تو اے عالم تجھے اسکا اتباع ہی لازم ہے
کیونکہ تیرا قول ہی ہے کہ دل اور باطن کے کانوں سے اسکے کلام کو سن اور اسلئے تسلیم کر تو اسکی …
علم پر عمل کرنا تجھے اس عالم سے جو اس علم کو نازل کرتا ہی قریب بنادیگا جب تو اس حکم پر کہ جو علم اول ہے عمل
کریگا۔ تو دوسرے علم کا چشمہ تجھپر کھلجائیگا تیرے پاس اور چشمے جاری ہوجائیں گے تیرے دل کو
حلم اور علم ظاہر و باطن سے پُر کردیگا۔ اسوقت تجھے اسکی زکوٰۃ ضروری ہے۔ اس سے بھائیوں اور عزیزوں کی
مواسات کر علم کی زکوٰۃ اسکا پھیلانا۔ اور خلقت کا خدا ہی عزوجل کی طرف بلانا ہے ۔
اے بندے جس نے صبر کیا قادر رہا۔ اللہ جلشانہ نے فرمایا انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب
(تحقیق صابروں کو بے حساب اجر دیا جائیگا) اپنے کسب سے کھانے … اور …
غیر کیسا غمخواری کر مومنوں کی کمائی … انکے …
حقیقت میں مخلوقات پر رحمت پہنچانے کی تمنا کرتے ہیں اور اُس … خدا ہی عزوجل کی رضا …
کرتے ہیں اُنہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کلام الخلق عیال اللہ … احب
الناس الی اللہ عزوجل انفعھم لعیالہ (لوگ خدائے عزوجل کے عیال ہیں اور خدا کے نزدیک
زیادہ پیارا اسکی عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے) خدا کے دوست خلقت کے نزدیک … ہوئیگے ۔
اندھیرے میں جب انکے دل خدا ہی عزوجل کے قریب ہوجاتے ہیں تو اسکے غیر کی … اسلئے …
نہیں … کو قرب … ہوتا ہے اور انکے … باقی رہے اور محبت …
کرو الفت … جلال جمال کے درمیان … حائل نہیں ہوتے وہ سابق ہیں …
فرشتے اور ہر قسم کی مخلوقات انکی خدمتگذار ہے … نام فضل … خداوتعالیٰ …
ہی اسکے فضل کا طعام کھاتے اور اسکے انس کا پانی پیتے ہیں وہ خلقت کا کلام …
بس وہ وادی میں ہیں اور انکی خلقت اور ہی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے تابع …
مخلوق کو خدائی احکام کا امر کرتے اور نہی سے باز رکھتے ہیں تحقیقا وہی وارث ہیں انکا کام خلقت کو خدا
عزوجل کے دروازے پر لانا ہی اسکی محبت پر … میں …

Marfat.com

[illegible] جس شخص کو اسکا فضل دیتے ہیں وہ اپنے حقوق کو پورا [illegible] اور اپنے نفسوں اور طبیعتوں [illegible] کی طرف
[illegible] پہنچتے [illegible] خدا کیلئے محبت اور اسیکے [illegible] رکھتے ہیں [illegible] کہ [illegible]
انہیں کوئی حصہ نہیں جسکو یہ کامل طور سے حاصل ہوا اسکی محبت کامل [illegible] کو نجات و ظفر حاصل ہو گئی
اور تمام انس و جن اور فرشتے اور آسمان و زمین اس حصے [illegible] ہیں۔
اے منافق۔ اے ملعون و اسباب کے [illegible] خدائے عزوجل کو فراموش کیے ہوئے۔ کیا تیری خواہش ہے کہ
تیرے موجودہ دنیاوی حال میں یہ تجھکو حاصل ہو تیری کوئی عزت نہیں [illegible] اسلام لا۔
پھر توبہ کر [illegible] اور عمل کر اور اخلاص لا نہیں تو کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔ تجھ پر افسوس تیرے اور تیرے
[illegible] نہیں مگر [illegible] کہتا ہوں اور خدائے عزوجل کے دین میں تجھے نہیں دیکھتا میں مشایخ کے
کلام [illegible] فقر کی محنت [illegible] تیری نسبت کوئی کلام ظاہر ہو تو اسے
[illegible] خیال کر کیونکہ اسی [illegible] جب تیرے پاس آئے تو زندہ ہو کر اور نفس
[illegible] خالی ہو کر آ۔ اگر تجھے بصیرت ہوتی [illegible] (یعنی غیر اللہ سے) لیکن تیری آنکھ تیرا فہم [illegible]
[illegible] نفع حاصل [illegible] مخلوقات اور دنیا و آخرت نہیں
[illegible] میرے ہاتھ پر توبہ کر [illegible] اور مجھ پر ظاہر [illegible] کے بموجب عمل کر
اگر خدائے عزوجل کا ارادہ ہو تو ویسا ہی ہو جائیگا۔ خدائے عزوجل پیغمبروں کو اپنے کلام سے اور اولیاء کی
آیت و حدیث سے پرورش کرتا ہے (حدیث ان کے دلوں پر الہام کا نام ہے) کیونکہ [illegible]
کلام ہیں۔ خدائے عزوجل نے موسیٰ سے کلام کیا۔ اسی نے کلام کی [illegible] نہ مخلوق [illegible] کلام کی علام الغیوب
[illegible] کلام کی جسکو اسنے سمجھا اور بلا واسطہ اسکی سمجھ میں آگئی اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] واسطہ کلام کیا۔ یہ قرآن اللہ کا مضبوط رستا تمہارے اور تمہارے رب جل شانہ کے درمیان ہے اسکو
[illegible] جبرئیل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے آسمان سے نازل کیا۔ اسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر
نازل فرمایا جیساکہ اسنے ارشاد کیا اور خبر دی۔ اسکا انکار جائز نہیں۔ اے خدا سب کو ہدایت دے
سب کی توبہ قبول کر سبکو بخش۔ امیرالمومنین متعصم باللہ سے خدا اسکو بخشے۔ روایت ہے کہ اسنے اپنی وفات

Marfat.com

کے وقت کہا۔ خدا کی قسم میں خدائے عزوجل کی طرف رجوع لاتا ہوں اس ظلم سے جو میں نے امام احمد حنبلؒ پر باوجودیکہ مجھے اسکی ولایت نہ تھی اور میرا غیر اسکا متکفل تھا کیا۔ اے مسکین اب بے فائدہ کلام کرنا چھوڑ دے۔ مذہب میں اندھا دھند پنا ترک کر۔ اور ایسی چیز میں مشغول ہو جو تجھے دنیا و آخرت میں فائدہ بخشے تو جلدی اپنے آپکو پالیگا۔ اور میرے کلام کو یاد کر۔ نیزہ زنی کیوقت حالانکہ تیرے سر پر خود ہوگی دیکھیگا کہ اسکو کونسا کاری زخم لگا ہے (یعنی نہیں لگا) اپنے دلکو دنیا کے رنجوں سے فارغ کر۔ تو اُسے جلدی ہی پکڑا جائیگا۔ دنیا میں خوش عیشی نہ مانگ۔ وہ تجھے حاصل نہیں ہوگی۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے العیش عیش الاخرۃ (خوشی آخرت کی خوشی ہے) اپنی امید کو تازہ کر۔ حالانکہ ترک دنیا کا حکم تجھے پہنچ چکا ہے۔ نہ امید کا کوتاہ کرنا ہو برے جلیسوں کو چھوڑ اور اُنکے رشتہ دوستی کو قطع کر اور نیکوں سے الفت پیدا کر۔ تیرا قریبی رشتہ دار جب برے جلیسوں سے ہو تو اسے ترک کر دے۔ اور بعید سے جب وہ نیک ہمنشینوں سے ہو رشتہ بنا جس سے تو نے محبت پیدا کی تیرے اور اس کے درمیان قرابت ہوگئی دیکھ کہ کس سے محبت پیدا کرتا ہے۔ کسی ولی خدا سے پوچھا گیا۔ قرابت کیا شئے ہے۔ فرمایا مودت مقسوم اور نامقسوم دونوں کی طلب چھوڑ دے کیونکہ مقسوم کی طلب بے فائدہ تکلیف ہے اور غیر مقسوم کو طلب کرنا غضب الٰہی اور ذلت ہے اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا۔ من جملۃ عقوبات اللہ تعالیٰ لعبدہ طلب مالم یقسم لہ (بندہ کے لئے اس چیز کی طلب جو قسمت میں نہیں خدا کے عذابوں سے ایک عذاب ہے)

اے بندے! مصنوعات سے صانع کا پتہ لگا۔ صنعت میں فکر کر۔ صانع ملجائیگا۔ مومن یعنی کامل عارف کی دو ظاہری اور باطنی آنکھیں ہیں وہ ظاہری آنکھوں سے خدا کی ارضی مخلوقات کو اور سماوی مخلوقات کو دیکھتا ہے۔ پھر اس کے دل کے حجاب اٹھ جاتے ہیں پس [illegible] دیکھتا ہے اور کیف مشاہدہ کرتا ہے اور مقرب و محبوب بنجاتا ہے اور محبوب سے کچھ چھپا نہیں رہتا اسکے واسطے حجاب دور ہونے ہیں جو طاقت نفس و طبع [illegible] شیطان سے خالی ہوا اور زمین کے خزانوں کی کنجیاں اپنے ہاتھ سے پھینکدیں اور اُسکے نزدیک پتھر اور مٹی یکساں ہوئی۔ عقیل [illegible] میں کہتا ہوں اسکو

سوچ اور سمجھ میں کلام کا خلاصہ کہتا ہوں جس کے ظاہر اور باطن اور معنی نصیحت ہیں۔ اے غلام خالق
کا مخلوق کے پاس شکوہ نہ کر بلکہ اُسی کی طرف شکایت لیجا وہی تقدیر مقدر کرتا ہے دوسرا انہیں نیکی کے خزانوں
میں سے سر اور مصائب اور مرض اور صدقہ کا چھپانا ہے۔ داہنے ہاتھ سے صدقہ دے اور کوشش کر کہ بائیں
(ہاتھ) کو اطلاع نہ ہو۔ دُنیا کے بحر ناپیدا کنار سے ڈر اس میں بہت سی خلقت غرق ہو چکی سوا یگانوں کے
اس سے کوئی نہیں بچتا۔ وہ بڑا گہرا دریا ہے سب کو غرق کرتا ہے مگر خدای عزوجل جسے چاہتا ہے
نجات بخشتا ہے جیسا کہ قیامت کے روز مومنوں کو دوزخ سے نجات دیگا۔ اُس پر سے سب لوگ گذریں گے
اور خدای عزوجل اپنے بندوں سے جسے چاہیگا بچالیگا فرمایا خدای عزوجل نے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا
كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا (تم میں سے کوئی نہیں مگر اس میں وارد ہوگا یہ تیرے رب کا لازم اور مقرر
شدہ امر ہے) خدای عزوجل آگ کو حکم دیگا سرد اور سلامت ہوجا تا کہ میرے بندے مجھ پر ایمان لانیوالے
مجھ سے اُنس رکھنے والے مجھ سے رغبت کرنیوالے میرے غیر سے بیزار ہونیوالے گذر جائیں۔ اس سے ایسا ہی
فرمائیگا جیسے اُس آگ کو جو نمرود نے حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جلانے کے
لیئے روشن کی حکم دیا تھا۔ خدای عزوجل حکم دیتا ہے۔ اے دُنیا کے دریا۔ اے پانی اس بندے میرے
مطلوب اور محبوب کو غرق مت کرنا پس وہ اس سے نجات پاتا ہے۔ جیسے کہ موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والتسلیم اور اُنکی قوم نے اس دریا سے نجات پائی یہ اسکا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور جسے
چاہتا ہے حجاب نصیب کرتا ہے نیکی کل اُسکے ہاتھ میں ہے اور دنیا اور نہ دنیا اُسکے ہاتھ غنا اور
فقر اُسکے ہاتھ عزت اور ذلت اُسکے ہاتھ کسی چیز میں اُسکا کوئی شریک نہیں عقلمند وہ ہے جسنے
وہ سر کے در کو چھوڑا اور اُسکے دروازے کو لازم پکڑا۔ اے کمبخت میں دیکھتا ہوں کہ تو خلقت کو
راضی کرتا اور خالق کو ناراض۔ دُنیا کی عمارت کے عوض آخرت کو برباد کرتا ہے۔ جلد ہی تو پکڑا جائیگا تجھے
وہ پکڑیگا جس کی گرفت ہر درجہ کی دردناک ہے۔ اُسکی گرفت کئی طرح سے ہے تجھے گرفت کرتا ہے۔ ولایت
علیٰحدہ کرنے سے مرض اور ذلت وفقر سے سختیوں اور رنجوں اور غموں سے خلقت کی زبانوں اور ہاتھوں کو
تجھ پر مسلط کر دینے سے اور خلائق کو تجھ پر غالب کر دیتا ہے۔ اے غافل ہشیار ہوجا۔ اے خدا ہمیں اپنے

Marfat.com

ہمراہ اور اپنے بیدار کر۔ اے بندے دنیا کے لینے میں رات کے وقت لکڑیاں اٹھانے والے کی طرح نہ بن۔ اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اسکے ہاتھ میں کیا آتا ہے میں تجھے تیرے حالات میں اس رات کے وقت لکڑیاں چننے والے کی طرح پاتا ہوں جو سخت اندھیری رات میں جسمیں نہ چاندنی ہو اور نہ اسکے پاس شمع ہے اور وہ ایک ریگستان میں جو مہلکات اور حشرات الارض جہلکہ سے بھرا ہوا ہے لکڑیاں اٹھا رہا ہے۔ قریب ہے کہ ان میں سے کوئی اسے مار ڈالے تجھے دن کے وقت لکڑیاں چننا چاہئے تاکہ سورج کی روشنی تجھکو موذی کے پکڑنے سے روک لے۔ اپنے حالات میں توحید شریعہ اور تقوی کی سورج کیساتھ نظارہ یہ سورج تجھکو حرص نفس شیطان۔ خلقت۔ کو شریک بنانے کے پھندے میں پھنسنے دینے سے اور ٹھہر میں جلدی کرنیسے روک لینگے تجھ پر افسوس جلدی نہ کر جتنے جا رہی کی خطا کی اندھیری بخطا ہوا اور جس نے آہستگی کی راہ صواب پائی یا قریب بصواب ہوا۔ جلدی شیطان کا کام ہے اور آہستگی رحمن کا۔ جو چیز کہ زیادہ تجھے عجلت پر برانگیختہ کرتی ہے دنیا جمع کرنے کی حرص ہے قناعت کر قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ وہ جو تیری قسمت نہیں کس طرح طلب کرتا ہے وہ کبھی تجھے نہ ملیگا۔ اپنے نفس کو روک اور اسپر راضی رہ اور غیر سے پھر جا۔ اسکو لازم پکڑ تاکہ تو خداشناس ہو جائے اسوقت تو سب چیزوں سے غنی ہو جائیگا۔ تیرا دل اعتماد کریگا۔ تیرا باطن صاف ہو جائیگا۔ اور تجھے تیرا خدا تعلیم دیگا۔ پس دنیا تیرے سر کی آنکھوں میں ذلیل اور آخرت دل کی آنکھوں میں اور غیر خدائے عزوجل باطن کی آنکھوں میں ذلیل ہو جائیگی۔ تیرے نزدیک کوئی چیز سوائے خدائے عزوجل کے بڑی نہ ہوگی پس اسوقت تو سب خلق کے نزدیک بڑا ہوگا۔ اے بندے تو چاہتا ہے کہ تیرے سامنے کوئی دروازہ بند نہ رہے تو خدائے عزوجل سے خوف کر وہ سب دروازوں کی کنجی ہے اللہ جل شانہ نے فرمایا۔ وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ [illegible] مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ۔ اور جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اس کے [illegible] بنا دیتا ہے اور اسے ایسی جگہ سے رزق پہونچاتا ہے جو اسکے خواب خیال میں بھی نہ تھی خدائے عزوجل کا اپنے نفس۔ اہل مال۔ اور زمانہ والوں میں معارضہ (مقابلہ) نہ کر کیا تجھے شرم نہیں آتی کہ تو اسے حکم کرتا ہے کہ تغیر دے اور بدل ڈالے کیا تو اس سے زیادہ حالم اور زیادہ عادل اور [illegible]

Marfat.com

زیادہ رحیم ہے۔ تو اور ساری خلقت اُسکے بندے ہیں وہ تیرا بھی اور انکا بھی منتظم ہی۔ اگر تو دنیا و آخرت میں اسکی صحبت کا خواہشمند ہے تو سکون۔ خاموشی۔ گونگا رہنا لازم پکڑ۔ خدائے عز وجل کے دوست اُس کے سامنے مودب ہیں۔ اسکی ظاہری اجازت کے بغیر جو اُن کے دلوں میں ہوتی ہے ذرا سی حرکت نہیں کرتے اور ایک قدم نہیں اٹھاتے۔ مباح چیزیں نہیں کھاتے۔ اور بغیر قلبی صریح اذن کے نہ لباس پہنتے۔ نہ نکاح کرتے۔ اور نہ اپنے اسباب میں تصرف کرتے ہیں۔ وہ خدائے عز وجل کے ہمراہ کھڑے ہیں۔ دلوں اور آنکھوں کے پھیرنے والے کے ساتھ قائم ہیں۔ خدائے عز وجل کے بغیر ان کو قرار نہیں جب تک کہ اس سے دنیا میں دلوں کے ساتھ اور آخرت میں جسموں کے ساتھ نہ ملیں۔

اے خدا دنیا و آخرت میں اپنا دیدار نصیب کر۔ اپنی نزدیکی اور زیارت سے لذت بخش۔ ہمیں ان میں شامل کر جو تیرے غیر سے تیرے ساتھ راضی ہیں وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ اور ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت بھلائی عطا کر اور ہمکو عذاب دوزخ سے بچا۔

چوتھی مجلس آپنے اتوار کی صبح شوال کی دسویں تاریخ ۵۴۵ھ کو رباط میں فرمایا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا من فتح لہ باب من الخیر فلینتھزہ فانہ لا یدری متی یغلق عنہ (جس کے لیئے نیکی کا دروازہ کھولا گیا۔ تو اُسے چاہیے کہ اسکو غنیمت جانے کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ کب وہ دروازہ اسپر بند کیا جائیگا۔)

اے قوم حیات کے دروازے کو جب تک کھلا ہے غنیمت جانو وہ جلدی ہی تم سے بند کیا جائیگا نیکی کے کاموں کو جب تک تمہیں قدرت ہے غنیمت سمجھو۔ توبہ کے دروازے کو جب تک وہ تمہارے لیئے کھلا ہی غنیمت جانو۔ اور اس میں داخل ہو جاؤ دعا کے دروازے کو غنیمت جانو کہ وہ تمہارے لیئے کھلا ہی اپنے نیک بھائیوں کی ملاقات کے دروازے کو غنیمت سمجھو وہ تمہارے لیئے کھولے گئے ہیں۔ اے قوم جو تونے توڑا اُس کی مرمت کر۔ جو تونے پلید کیا اسکو دھو ڈال جو تونے بگاڑا اُس کو درست کر۔ جو تونے مکدر کیا اسکو مصفے بنا۔ جو تونے لیا اسکو واپس دے۔ نفرت اور بھاگنا چھوڑ۔ اور مولی عز وجل کی طرف لوٹ۔

Marfat.com

اے بندے! سوائے خالق عزوجل کے اور کوئی نہیں۔ اگر تو خالق کیساتھ ہے تو تو اُس کا بندہ ہے اور اگر مخلوق کے ساتھ ہے تو مخلوق کا بندہ۔ تو کسی کام کا نہیں جبتک کہ دل اور باطن سے معرفت کے بیابانوں اور میدانوں کو طے کرے اور سب سے جدا نہ ہووے کیا تجھے معلوم نہیں کہ خدا کا طالب سب سے جدا ہوتا ہے یقین کر کہ کل مخلوقات تیرے اور خدائے عزوجل کے درمیان پردہ ہے جس چیز سے دل لگایا وہی حجاب بنگیا۔ ای غلام سست نہ بن کیونکہ کاہل ہمیشہ محروم اور ندامت سے دست بگریبان رہتا ہے۔ اپنے عملوں کو ٹھیک بنا تجھے خدائے عزوجل نے دنیا و آخرت عطا کی ہے۔ ابو محمد عجمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمانے تھے ای خدا ہمیں اپنے کام مین خالص بنا۔ جسنے ذوق حاصل کیا اُس نے پہچان لیا۔ یعنی معرفت حاصل کر لی۔ خلقت کیساتھ نیک صحبت اور حدود شرع اور رضائے مولیٰ کا پابند رہکر انسے موافقت نہایت مبارک ہے اور اگر حدود شرع میں سے کسی حد کے توڑنے اور بیر ضاء مولیٰ ہو تو اچھی نہین اور نہ اسمیں کچھ عزت ہے صاحب باطن اور برگزیدہ لوگوں کے ہاں عبادتوں کے قبول ہونے اور مردود ہونیکی علامات ہیں۔

اے بندے دعا کے پھندے لگا۔ اور رضا کی طرف رجوع کر۔ دل اور زبان پر کوئی اعتراض نہ لا قیامت کے روز انسان نے جو نیکی یا بدی دنیا مین کی ہو گی اُسکو یاد کریگا۔ پس وہان کی ندامت کچھ فائدہ نہ دیگی اور وہاں کا ذکر مفید نہ ہو گا موت سے پہلے یاد کرنے میں عزت ہے لوگوں کے کاٹنے کے وقت ہل چلانا اور بیج بونا بے سود ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ فَمَنْ زَرَعَ خَیْرًا حَصَدَ غِبْطَۃً وَمَنْ زَرَعَ شَرًّا حَصَدَ نَدَامَۃً (دنیا آخرت کی کھیتی ہے جس نے اچھا بویا خوشی سے کاٹیگا اور جس نے بُرا بویا نادم ہو کر کاٹیگا) جب تیری موت آئیگی تو بیدار ہو گا جبکہ تجھے بیداری [illegible]

اے خدا تو ہمیں اور ان غافلوں کو نیند سے جو تجھ سے بیخبر ہیں بیدار کر۔

اے بندے شریروں کی صحبت تجھکو اچھوں پر بدظنی میں ڈالیگی۔ اللہ عزوجل کی کتاب (یعنی قرآن) اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سائے کے نیچے چل تو خلاصی پائیگا۔

اے قوم خدائے عزوجل سے حیا و شرم کر۔ اپنے وقت کو غفلت میں ضائع نہ کر۔ اس مال کے جمع

Marfat.com

کرتے نہیں جسکو تم نہ کھاؤ گے اور ان اُمیدوں میں جنکو حاصل نہ کرو گے اور ان مکانوں میں جنمیں نہ بسو گے مشغول ہو یہ تمہارے خدائے عزوجل کے مقام سے حاجب بنگے۔ اللہ عزوجل کا ذکر عارفوں کے دلوں میں جمیگا اور انکو گھیر لیتا۔ اور انکو اسکے ماسوا سے فانی کر دیتا ہے جب یہ رتبہ حاصل ہوجائے تو جنت ٹھکانا ہی مفقود بھی اور موجود بھی مفقود دنیا میں قضا پر راضی ہونا۔ اور اللہ عزوجل سے لی قرب اور اس سے کلام کرنا اور خدا اور اسکے درمیان سے حجاب کا اُٹھ جانا ہے پس اس حال کا مالک خلوت میں اور سب حالات میں بلا کیف و تشبیہ خدا کیساتھ ہے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ (اسکی مانند کوئی شی نہیں اور وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے) اور موعود وہ ہے جسکا اللہ عزوجل نے مومنوں سے وعدہ کیا۔ اور اس کے دیدار سے بلا حجاب مشرف ہونا۔ اسمیں شک نہیں کل خیر خدا کی جانب سے ہے اور شر اپنے نفوس کیجانب سے۔ خیر اسکی طرف متوجہ ہونے اور شر اس سے پھرنے میں ہے جس عمل کا تو عوض چاہے وہ تیرے واسطے ہے اور جس عمل سے اللہ عزوجل کو طلب کرے وہ اسکا ہی جب تو نے عمل کیا اور عوض چاہا تو اسکا عوض مخلوق ہی جب تو نے اللہ جلشانہ کیلیے عمل کیا تو تیری جزا خدا کا قرب اور اسکا دیدار ہی خلاصہ یہ ہے کہ تجھے عملوں کا عوض نہیں مانگنا چاہیے۔ دنیا و آخرت اور ماسوا اسکی نسبت بحقیقت ہیں۔ منعم کو طلب کر نہ نعمت کو گھر سے پہلے ہمسایہ کی تلاش کر وہی اول ہے اور وہی خالق اور وہی آخر موت کے ذکر اور مصائب پر صبر۔ اور سب حالات میں اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنیکو لازم پکڑ جب تینوں خصلتیں تجھ میں کامل ہو جائینگی تو تیرا زہد کامل اور فرشتہ تیرے پاس موت کا ذکر لائیگا اور صبر کیساتھ جو چاہتا ہے اللہ عزوجل سے پائیگا۔ اور توکل کیساتھ کل اشیاء کو دلسے نکال ڈالیگا۔ اور خدائے عزوجل سے تمسک کریگا دنیا و آخرت اور ماسوائے مولی تجھسے علیحدہ ہوگا۔ ہر ایک طرف سے تجھے راحت ملیگی اور خلعت رضا و حمایت جہانتک تجھسے حاصل ہوگی تیرا مولی عزوجل تجھے محفوظ رکھیگا۔ مخلوقات تجھے ذرا بھی تکلیف نہ دیسکیگی سب جہتیں تجھسے روکی جائینگی اور سب دروازے تجھپر بند ہونگے۔ تو منجملہ انکے ہوگا جنکے حق میں خدائے عزوجل نے فرمایا۔ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ (میرے بندوں پر تیرا غلبہ نہوگا) اُن مومن مخلصوں پر اعمال بد یا نہیں کرتے اسکا کسطرح غلبہ ہوگا۔ نطق انتہا میں حاصل ہوتا ہی نہ ابتدا میں ابتدا مجھ م

Marfat.com

بے زبانی اور انتہاء کل نطق ہے مخلص دل کا حاکم اور باطن کا بادشاہ ہے ظاہر کا کوئی اعتبار نہیں ایسے کم
ہیں جو ملک ظاہر اور باطن کو جمع کرتے ہیں ہمیشہ گمنام ہیں اور ایسے رہے ہیں حتی کہ تو ہر کامل ہوجائے اور
تیرا دل خدای عزوجل کی معرفت کو حاصل کرلے پس جب تو کامل ہوجائیگا اور معرفت حاصل کریگا
تو تجھے پرواہ نہیں رہیگی کیونکہ تو نے اپنے حال کو پالیا اور اپنے مقام پر کھڑا ہوگیا اور تیرے نگہبانوں
نے تجھے گھیر لیا۔ اور مخلوقات تیرے نزدیک سنگ اور درخت ہیں اور انکی تعریف اور مذمت اور اقبال اور ادبار
تیرے نزدیک یکساں ہوگئے۔ تو انکا بانی اور توڑنے والا نہیں تو ان میں خالق کے علم سے تصرف نہ کر
وہ تجھے انکا انتظام سپرد کردیتا ہے۔ تیرے دل کے ہاتھ میں فرمان اور باطن کے ہاتھ میں علامت
کوئی عزت نہیں جبتک یہ حاصل نہو۔ عاقل ہو اور حریص بن تو اندھا ہے اسے تلاش کر جو تجھے
تو جاہل ہی اسے طلب کر جو تجھے علم پڑھائے جب تو اسے پالے تو اسکی تابعداری کر اسکے قول اور
کو قبول کر۔ اور اس سے راستہ پر دلیل لے جب اس تک پہونچے تو وہاں بیٹھ جا حتی کہ تیری معرفت درست ہو
اسوقت تو ہر ایک گمراہ کی پناہ اور فقیروں مسکینوں کا ملجا ہوگا۔ خدائے عزوجل کے راز کی حفاظت اور
خلقت کیساتھ اچھے خلق سے پیش آنا جوانمردی ہے تجھ میں خدا کی طلب اور اسکے غیر کو چھوڑ کر اسپر راضی ہونا
کہاں ہے۔ کیا تو نے خدائے عزوجل کے کلام کو نہیں سنا مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ (
تم میں بعض ایسے ہیں جو دنیا کو چاہتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو آخرت کو) اور دوسری جگہ فرمایا يُرِيدُونَ وَجْهَهُ (
اسکی ذات کو چاہتے ہیں) اگر تیرا نصیبہ اچھا ہوا تو غیرت کا ہاتھ نکلکر تجھے ماسواء اللہ عزوجل کے ہاتھ سے
چھڑالیگا اور حق عزوجل کے قرب کے دروازہ تک پہنچا دیگا۔ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ (وہاں پر
خدا کی حکومت ہی) جب یہ تجھے کامل طور سے حاصل ہوجائے تو دنیا و آخرت سب تیرے تابع
ہوجائینگی حق عزوجل کے دروازے کو ٹھوکا دے اور اسکے دروازے پر کھڑا رہ
تو خواطر تجھے معلوم ہوجائیں گے نفس، ہوا، دل، ابلیس، ملائکہ کے خواطر پہچان لیگا تجھے معلوم ہوجائیگا
کہ یہ خیال حق اور یہ باطل۔ تو ہر ایک کو اس علامت سے پہچانیگا جو تجھے معلوم ہوجائے گی جب تو
درجہ پر ہو تجھے تو خدا کی طرف سے ایک خطرہ آئیگا جو تجھے مؤدب اور ثابت قدم بنادیگا

Marfat.com

اور کھڑا کریگا۔ جھٹلائیگا۔ حرکت دیگا۔ ساکن کریگا۔ امر کریگا۔ نہی کریگا۔

ای قوم زیادتی۔ نقصان۔ تقدیم۔ تاخیر کو نہ مانگ۔ کیونکہ قدرتم میں سے ہرایک پر علاوہ علمہٖ محیط ہی۔ تم میں کوئی ایسا نہیں جسکی کتاب اور تاریخ مخصوص نہ ہو۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَرَغَ رَبُّکُمْ مِنَ الْخَلْقِ وَالرِّزْقِ وَالْاَجَلِ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ ٥ (تمہارا رب تمہارے پیدا کرنے، رزق اجل کو مقرر کرنے سے فارغ ہوچکا۔ جو ہونا تھا۔ سو ہوگیا قلم لکھہ چکا) اللہ عزوجل سب کچھہ کرچکا۔ اسکی قضا سابق ہے مگر جب امر و نہی کے التزام کی آڑ مین اس کا علم آتا ہی توکیکو سابقہ مقدر کا بہانہ کرنا جائز نہیں بلکہ یہ کہو لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ٥ (وہ جو کرتا ہی اسکی بازپرس نہین اور مخلوق پوچھی جائے گی)

ای قوم! اس ظاہر اور اس سیاہی پر جو سفیدی پر ہے عمل کر حتی کہ تجھے باطنی عمل کا شوق پیدا ہو اس ظاہر پر عمل کرنا تجھے فہم باطن پہنچا ئیگا۔ اول اول تیرا باطن فہم کرتا ہے پھر تیرا دل تیرے نفس پر املا کرتا ہے۔ اور نیز نفس تیری زبان پر اور تیری زبان خلقت پر۔ یہ اس کی طرف اسکی منفعت اور مصلحت کیلئے متعدی ہوتا ہے۔ تجھے شاباش ہے۔ اگر تو نے حق عزوجل موافقت اور اس سے محبت کی۔ تجھپر افسوس تو اللہ عزوجل کی محبت کا مدعی ہوا۔ کیا تو نے نجانا کہ اس کی کئی شرائط ہیں۔ انمیں سے ایک یہ ہی کہ اپنے اور اپنے غیر کی تقدیر میں اسکی موافقت کرے۔ اور دوسرے یہہ کہ اُسکے غیر کی طرف مائل نہووے۔ اور اس سے انس پکڑے اور وحشت نکرے۔ جب کسی بندے کے دلیں اللہ کی محبت جاگزین ہوتی ہو تو اس سے اُنس پاتا ہی اور ان سب چیزوں کو جو اُس سے پھیریں بُرا سمجھتا ہے۔ اپنے جھوٹے ہونے کو چھوڑ یہ ایسی شئے ہے کہ خلوت اور تمنا اور جھوٹھ اور نفاق اور بناوٹ سے حاصل نہیں ہوتی توبہ کر اور اپنی توبہ پر ثابت قدم رہ صرف توبہ میں کچھہ نہیں بلکہ اُسپر ثابت و قایم رہنے میں فائدہ ہے۔ صرف بونے میں کیا فائدہ بلکہ اُسکے ثابت رہنے اور شاخیں نکالنے اور پھل لانے مین فائدہ ہے۔ اور حضرت شیخ جیلانی نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا۔ حق عزوجل کی موافقت۔ تنگی۔ ترشی۔ فقر۔ غنا۔ سختی۔ نرمی بیماری۔ صحت۔ نیکی۔ بدی۔ سخاوت۔ بخل میں لازم پکڑو وہین تمہارے لئے کوئی دوا سواء تسلیم

Marfat.com

بحق جل شانہ کے نہیں پاتا جب وہ تجھ کو کسی چیز کا حکم کرے تو اس سے وحشت نہ کرو اور نہ [illegible] اسکے غیر کے پاس شکایت لیجاؤ کیونکہ اس سے تمہاری مصیبت بڑھ جائیگی بلکہ سکون سکوت گمنامی اختیار کرو اسکے سامنے ٹھہرے رہو اور دیکھو کہ وہ تمہیں کیا کرتا ہے اسکے تغیر اور تبدیل [illegible] جب تم اسکے ساتھ ایسا برتاؤ کرو گے تو یقیناً وحشت کو انس اور [illegible] کو اپنے قرب کی خوشی [illegible] اے خدا ہمیں اپنی جناب میں باریاب فرما اور اپنی ہمراہی نصیب کر وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا)

مجلس پانچویں

آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) منگل کے روز بارہویں ماہ شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں عشاء کے وقت فرمایا۔ اے بندے حق عزوجل کی عبودیت کہاں ہے حقیقی عبودیت حاصل کر اور سب کاموں میں بیٹھ کر رہ تو اپنے آقا کا فرزند غلام ہے اسکی طرف باز آ اور اسکا مطیع ہو اسکے امر کا بجا لا اور اسکی نہی سے باز رہ اور اسکی قضا کا صابر اور موافقت کا ظاہر اختیار کر جب تجھ کو یہ حاصل ہو جائے تو تیری عبودیت درست ہو جائے گی اور یہ تیرے لیے کافی ہے خدائے عزوجل نے (فرمایا) أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ (کیا خدا اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہے) جب تیری عبودیت ٹھیک ہو جائیگی تو وہ تجھے محبت رکھیگا تیرے دل میں اسکی محبت اور اسکا انس اور قرب بلا مشقت پختہ ہو جائیگا۔ اور [illegible] راضی [illegible] اگر [illegible] فراخی اور [illegible] کے تنگ اور [illegible] ہو جائیگا [illegible] جائے گا۔ [illegible] عزوجل نے فرمایا [illegible]

[illegible] نگہبان اور ہر شے کے قریب ہے اس کے سوا کوئی [illegible] نہیں [illegible] انکار [illegible] تجھ پر افسوس خدائے عزوجل کو پہچانتا ہے پھر [illegible] کرتا ہے [illegible] روکا جائے گا اس [illegible] معلوم نہیں

Marfat.com

جنے صبر کیا اور بنا چہ عقل کیسی ہے اور یہ جلدی کیسی خدای عزوجل نے فرمایا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ (اے ایمان والو صبر کرو اور صبر دلاؤ اور تعلق پیدا کرو اور خدا سے ڈرو تو کہ تم نجات پاؤ) قرآن میں صبر کے متعلق بہت سی آیات ہیں جو اسکی خیر اور نعمت اور نیک جزا اور عطاء دنیوی و آخری راحت کو بتاتی ہیں اسکو لازم پکڑو تو تم نے یقیناً دنیا و آخرت کی بہبودی کو پالیا صبر و نبی زیارت اور خدا کے نیک بندوں کی طرف قصد صحبت کرنے اور نیکی کرنے کو لازم جانو تبھی تمہارے سب کام ٹھیک ہو گئے۔ تم ان لوگوں سے ہو جب نصیحت انہیں کیجاتی ہے تو قبول نہیں کرتے اور جب سنتے ہیں تو عمل نہیں کرتے۔ چار چیزوں سے تمہارا دین کھویا جاتا ہے پہلی یہ کہ تم اپنے علم پر عمل نہیں کرتے، دوسرے یہ کہ جس کا تمہیں علم نہیں اُسپر عمل کرتے ہو تیسرے یہ کہ جسے تم نہیں جانتے اسکو سیکھتے نہیں اور جاہل رہجاتے ہو۔ چوتھے یہ کہ تم لوگوں کو اُس چیز کے سیکھنے سے جسے وہ جانتے نہیں روکتے ہو۔ ای قوم اب تم مجلس وعظ میں حاضر ہوتے ہو تو سیر کے لیے۔ نہ دوا کے لیے واعظ کے وعظ کو چھوڑ دیتے ہو اور اسکی خطا اور زلات یاد رکھتے ہو اور اُسپر استہزا اور مضحکہ کرتے ہو تم خدای عزوجل سے روگردانی کرتے ہو اس سے توبہ کرو۔ اللہ عزوجل کے دشمنوں سے مشابہت نہ کرو۔ اور جو تم سنتے ہو اس سے فائدہ حاصل کرو۔ ای غلام! تو عادت کا پابند ہے۔ اور خدا کا بھی پابند ہے لیکن روزی کو طلب کرنے اور سبب پر ٹھہرنے اور سبب اور اُسپر توکل کرنے کو فراموش کرنے کیساتھ عمل کو ابتدا سے شروع کر۔ اور اس میں اخلاص لازم کر فرمایا خدائے عزوجل نے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ٥ (اور میں نے جن اور انس کو نہیں پیدا کیا مگر اسلیے کہ وہ مجھے شناخت کریں) انکو ہوس کے لیے یا کھیل کیلئے یا کھانے پینے۔ سونے اور نکاح کے لیے نہیں پیدا کیا۔ اے غافلو! اپنی غفلتوں کو ترک کرو۔ تیرا دل اس کی طرف ایک قدم اور اُس کی محبت تیری طرف دس قدم چلتی ہے۔ وہ اپنے محبوں کی ملاقات کا اُنسے زیادہ مشتاق ہے یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (جسے چاہتا ہے بحساب رزق دیتا ہے) جب بندے کو کسی کام کے لیے چاہتا ہے تو اس کے لیے تیار بنا دیتا ہے یہ ایسی شے ہے جو باطن سے تعلق رکھتی ہے نہ ظاہر سے جب مذکورہ بالا اوصاف کسی بندے میں پائے جائیں تو اسکی دنیا و آخرت اور غیر ...

Marfat.com

تک درست ہے۔ وہ جنت پاتا ہے اور اس کو قرب حاصل ہوتا ہے۔ ملک سلطنت سرداری اسکی ... اسکا ... پہاڑ اسکا قطرہ دریا۔ اور اس کا ستارہ چاند اور اسکا چاند سورج۔ اسکا تھوڑا بہت اسکا ... اسکا ... اور اسکی حرکت سکون ہو جاتی ہے اسکا درخت اسقدر بلند ہوتا ہے ... چوٹی عرش تک اور جڑ زمین کی تہ میں پہونچتی ہے۔ اور اس کی شاخیں دنیا و آخرت میں پھیلی ہوئی ... شاخیں کیا ہیں؟ علم و حکمت۔ دنیا اس کے پاس حلقہ انگشتری کی طرح ہے نہ دنیا اسپر غالب آتی ہے اور نہ آخرت اسکو ... کرتی ہے۔ کوئی بادشاہ یا غلام اسپر حکمرانی نہیں کر سکتا کوئی دربان اسکو نہیں روکتا اسکو کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ کوئی کدورت اسے مکدر نہیں بناتی جب یہ باتیں پائی جائیں تو بندہ ... کیسا رہتے اور انکے ہاتھوں سے پینے اور انکو دنیا کے دریا سے خلاصی دینے کے لائق بنتا ہے پھر اگر خدا کو اس کی بہتری منظور ہو تو اسے مخلوق کا طبیب اور ... اور ... اور ... اور درست کنندہ چراغ اور سورج بنا دیتا ہے بعد ازاں اگر یہ چاہے کہ ان میں شامل ہو تو خیر ورنہ اسکو اپنے پاس روک لیتا ہے اور اپنے غیر سے غائب کر دیتا ہے اس حدیث ... حفاظت تا سلامت کلمہ کے ساتھ خلقت کی طرف واپس کرتا اور خلقت کی بہتری اور ... کی توفیق دیتا ہے دنیا کا زاہد آخرت سے آزمایش کیا جاتا ہے اور دنیا و آخرت کا زاہد دنیا و آخرت کے مالک ... پرکھا جاتا ہے تم ایسے غافل ہو کہ گویا تم کو مرنا نہیں اور نہ قیامت کے دن اٹھایا جانا اور نہ ... کے سامنے ... دینا اور نہ پلصراط پر گذرنا ہے۔ تم میں یہ صفتیں ہیں ... جنت ہے جب تم ان پر عمل کروگے تم سے دریافت ... تعالی کے پاس ... جو ... بتاتے ہیں اسکو نہ مانو تو انکے پاس تمہارا ...

جیسا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... نہ مانو ...

عزوجل کے جلال اور عظمت اور بزرگی اور عدل ... اور اسکا ملک باقی رہیگا۔ قیامت کے روز سب اسی کی طرف ... ملک ظاہر ہوگا۔ انکی عزت اور غنا اور انپر اللہ عزوجل کے احسان ظاہر ہونگے ...

Marfat.com

زمین کی میخوں پر غالب ہیں اور زمین کا قیام انہیں سے ہے۔ وہ بلحاظ باطن نہ بلحاظ صورت وخلقت کے امیر اور رئیس ہیں وہ خدائے عزوجل کے نائب ہیں۔

اے بندے اس سے پیشتر کہ تجھے بے ذریعہ آگاہ کیا جائے ہشیار ہو جا۔ دین اختیار کر۔ اور اہل دین سے ملاپ رکھ کیونکہ وہی انسان ہیں۔ لوگوں کا زیادہ عقلمند وہ ہے جس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی اور انکا زیادہ جاہل وہ ہے جس نے اسکی نافرمانی کی۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَرِبَتْ يَدَاكَ يعني افْتَقَرْتَ وَاَتْرَبَ اِذَا اسْتَغْنٰى (ترجمہ ہاتھ خاک آلودہ ہوں یعنے تو فقیر ہو جائے اور مالدار ہو جب غنا طلب کی) جب تو دین والوں سے ملے اور ان سے محبت رکھے تو تیرے ہاتھ غنی اور سینہ اور دل نفاق اور منافقوں سے نفرت کرنیوالا ہو جائیگا۔ منافق ریاکار کسی کام کا نہیں تجھسے وہی مقبول ہے جس میں اسکی ذات مطلوب ہو۔ تیرے عمل کی صورت کو قبول نہیں کرتا بلکہ اسکے معنی کو جب تو عملکرنے میں اپنے نفس اور ہوا اور شیطان اور دنیا کی مخالفت کرے تو وہ تجھسے قبول کرتا ہے عمل اخلاص سے اور اپنے عمل پر مغرور نہ ہو۔ خلاصہ یہ کہ وہ قبول نہیں کرتا۔ مگر وہی جس میں اسکی ذات مطلوب ہو نہ خلقت کی تجھپر افسوس۔ خلقت کے لیے عملکرتا ہے اور ارادہ ہے کہ خدا اسکو قبول کرے یہ ہوس خام ہے۔ لالچ غرور خوشی چھوڑ دے۔ خوشی کو کم کر اور غم کو زیادہ۔ تو غم اور فکر کے گھر میں سے ہمارے نبی (انپر خدا کی رحمت اور سلام ہو) ہمیشہ متفکر خوشی میں کم غموں میں زیادہ ہنسی میں تھوڑے تھے۔ دوسرے کے دل کو خوش کرنے کے لیے تبسم فرماتے۔ آپ کے دلمیں بہت سے غم اور شغل تھے اگر صحابہ رضہ اور دنیا کے کام نہ ہوتے تو آپ کبھی گھر سے نہ نکلتے اور نہ کسیکے پاس بیٹھتے۔

اے بندے! جب اللہ عزوجل کے ساتھ تیری ظاہری حالت درست ہو تو تیرا باطن مدہوش اور دل صاف ہو جائیگا۔ تیری نظر عبرت تیرا دل فکر اور تیری روح اور باطن خدائے عزوجل سے ملجائے گا دنیا میں تفکر کرنا عذاب اور حجاب ہے اور آخرت میں فکر کرنا دل کے لیے علم اور حیات ہے کسی بندے کو تفکر عطا نہیں ہوا مگر اسکو دنیا و آخرت کے حالات کا علم دیا گیا۔ تجھپر افسوس۔ اپنے دلکو دنیا میں ضائع کرتا ہے۔ حالانکہ خدائے عزوجل اس نے تیرا نصیبہ مقرر کر چکا ہے اور اسکے وقت معین کر دئیے جو اسی کو معلوم ہیں

Marfat.com

ہر روز تجھے نیا رزق پہونچتا ہے اسے طلب کرے یا نہ کرے۔ تیری حرص تجھے خدائے عزوجل اور خلقت کے نزدیک نقصان ایمان سے فضیحت کریگی تو رزق کو تلاش کرتا ہے اور جب زیادہ ہو جائے تو طلب چھوڑ دیتا ہے اور اس کی کمائی اور تکمیل کے وقت اس سے غفلت کرتا ہے۔

اے بندے! حق کو منزل سے ڈھونڈ کیونکہ تیرا دل خلائق سے مطمئن نہیں خالق سے کس طرح ملیگا۔ تو سبب کا مشرک ہے مسبب کو کس طرح پائیگا۔ ظاہر و باطن اور جسے تو سمجھتا ہے اور جسے نہیں سمجھتا اور جو خلقت کے پاس ہے اور جو خالق کے پاس ہے یہ سب کس طرح اکٹھے ہونگے جس نے مسبب کو بھلایا اور سبب میں مشغول ہوا۔ دوسرے (یعنی سبب) کا گرویدہ ہوا اور پہلے کو چھوڑ اور باقی کو فراموش کیا اور فانی سے خوش ہوا وہ بڑا ہی جاہل ہے۔ اے بندے! تو جاہلوں سے صحبت رکھتا ہے پس انکی جہالت تجھ میں اثر کرتی ہے۔ احمق کی صحبت خسارے کی صحبت ہے۔ مومنوں یقین والوں، عالموں عاملوں سے صحبت رکھ۔ مومنوں کے حالات اپنے تصرفات میں کیا ہی عمدہ ہیں۔ وہ اپنے مجاہدوں اور نفسوں اور ہواؤں کو مقہور کرنے پر کیسے قادر ہیں۔ اسی واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بِشْرُ الْمُؤْمِنِ فِي وَجْهِهِ وَحُزْنُهُ فِي قَلْبِهِ (مومن کی خوشی چہرے میں اور رنج دل میں ہے) یہ اسی کی طاقت ہے کہ خلقت کے سامنے خوشی ظاہر کرتا ہے اور اپنے اور اللہ عزوجل کے درمیان غم کو چھپاتا ہے اسکا غم ہمیشہ اسکا تفکر زیادہ ہے رونا بہت ہنسی کم ہے۔ اسی واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا رَاحَةَ لِلْمُؤْمِنِ غَيْرَ لِقَاءِ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ (مومن کو سوائے خدائے عزوجل کے دیدار کے راحت نہیں) مومن اپنے غم کو خوشی سے چھپاتا ہے۔ اسکا ظاہر کسب کرنے میں حرکت کرتا ہے اور اسکا باطن خدائے عزوجل کے ساتھ مطمئن ہے۔ اسکا ظاہر عیال کے لئے اور باطن [illegible] کیلئے ہے وہ اپنا بھید اپنے اہل و عیال۔ اور ہمسایگان قریب اور ہمسایگان [illegible] کے پاس ظاہر نہیں کرتا۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سنتا ہے کہ آپ نے فرمایا اِسْتَعِينُوا عَلَى أُمُورِكُمْ بِالْكِتْمَانِ (اپنے کاموں پر مخفی رکھنے سے اعانت چاہو) وہ ہمیشہ جو اسکے پاس ہے چھپاتا ہے اور اگر غلبہ کیوقت کوئی کلمہ اسکی زبان سے نکل جائے تو فوراً اسکی تلافی کرتا ہے اور عبارت کو بدل ڈالتا ہے اور جو ظاہر ہوا

Marfat.com

اسکو چھپاتا ہے اور جو معرض بیان مین آیا۔ اس سے عذر کرتا ہے۔
ای بندے! مجھے اپنا آئینہ بنا۔ دل اور باطن اور عمل کا آئینہ میرے قریب ہو تو اپنے دل میں وہ چیزین دیکھیگا جو دوری کے وقت نہ دیکھی ہونگی۔ اگر دین میں تیری کوئی حاجت مجھسے پانی کر میں اللہ عزوجل کے دین کو تجھے بتانے مین نہین ڈرونگا میرے پاس ایسی شیرین ... کام سے جو اللہ عزوجل کا دین ہے۔ تونے سخت بیفائدہ منافق ہاتھمیں پرورش پائی ہے۔ دنیا کو گھر مین چھوڑ اور میرے قریب آ۔ میں آخرت کے دروازہ پر کھڑا ہوں میرے پاس ٹھہر اور میری بات سن اور اسپر عمل کر اس سے پیشتر کہ تجھے موت آئے اللہ عزوجل سے خائف اور ترساں رہ جب اسکا ڈرہو تو دنیا و آخرت میں آرام نہیں۔ اللہ عزوجل کا ڈر بعینہ علم ہے اسیواسطے اللہ عزوجل نے فرمایا۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ (خدا سے عالم ہی خوف کیا کرتے ہیں) خدا سے نہیں ڈرتے مگر وہی عالم جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں اور حق عزوجل سے اپنے عمل کی جزا نہیں مانگتے ہیں بلکہ اسی کی ذات کو چاہتے ہیں اسکی محبت طلب کرتے ہیں اسکی دوری اور حجاب سے خلاصی مانگتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان سے دنیا و آخرت میں دروازہ قرب الٰہی بند نہو۔ وہ دنیا و آخرت اور اسکے غیر میں رغبت نہیں کرتے دنیا کے لیئے اور ہیں اور آخرت کیلیئے اور۔ اور خدای عزوجل کے وہ لوگ ہیں جو مومن یقین کنندہ عارف اس سے محبت کرنیوالے۔ اس سے ڈرنے والے۔ اسکے آگے فروتن اور اس کے بیچ شگفتہ اور شکستہ دل ہیں یہ لوگ وہ ایسی قوم ہے جو خدای عزوجل سے غیب میں ڈرتی ہے۔ وہ ان کے ظاہر کی آنکھوں سے غائب اور دل کی آنکھوں کے آگے حاضر موجود ہے۔ کیسے اس سے نہ ڈرین۔ حالانکہ وہ ہر روز کام میں ہے تغیر دیتا ہے اور بدلتا ہے کسی کی مدد کرتا ہے اور کسیکو بیکس بناتا ہے کسیکو زندہ کرتا ہے اور کسیکو مارتا ہے کسیکو قبول فرماتا ہے اور کسیکو مقرب بناتا اور کسیکو دور پھینکتا ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (جو کرتا ہے اسکی بابت پرسش نہیں کیا جاتا۔ اور وہ یعنے بندے پوچھے جائینگے) ای خدا ہمیں اپنا مقرب بنا اور اپنی درگاہ سے رد نکر۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور ہمیں دے تو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا)

Marfat.com

چھٹی مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز پندرہویں ماہ شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ
میں فرمایا۔ صوفیہ کے دل صاف اور پاک ہوتے ہیں۔ خلقت کو فراموش کرنیوالے۔ اللہ عزوجل
کا ذکر کرنے والے۔ دُنیا کو بھلانیوالے۔ آخرت کو یاد دلانیوالے جو تمہارے پاس ہے اس سے روگردان
اور جو خدا کے پاس ہے اُس سے مشغول۔ تم ان سے اور اُن کے حالات سے مستور رہو اور آخرت کو چھوڑ
دُنیا میں مصروف۔ تم خدائے عزوجل کے آگے حیاء کو ترک کرنیوالے۔ اور بےشرمی کا اظہار کرنیوالے
ہو اپنے بھائی مومن کی نصیحت قبول کر۔ اور اُسکی مخالفت نہ کر کیونکہ وہ تیرے لیے وہ چیزیں دیکھتا ہے
جو تو اپنے لیے نہیں دیکھتا اسلئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المومن مرءۃ المومن (مومن
مومن کا آئینہ ہے) مومن اپنے بھائی مومن کی سچی خیرخواہی کرتا ہے۔ اُس کے لیے وہ باتیں ظاہر کرتا ہے
جو اُسپر مخفی ہیں نیکیوں اور بدیوں کے درمیان اُسکے لیے فرق بتاتا ہے اسکے نفع اور ضرر کو بتاتا ہے
پاک ہے وہ جس نے میرے دل میں خلقت کی خیرخواہی القا کی اور اُس کو میرا بڑا مقصد گردانا۔ میں
خیرخواہ ہوں اور اُسپر اُجرت نہیں مانگتا۔ میری اُجرت مجھے میرا خدائے عزوجل دیگا میں دنیا کا طالب
نہیں ہوں دُنیا و آخرت اور خدا کے غیر کا بندہ نہیں ہوں میں سوائے خالق۔ اکیلے یگانے۔ قدیم کے
کسی اور کی عبادت نہیں کرتا اور میری خوشی تمہاری نجات اور غم تمہاری ہلاکت میں ہے جب میں کسی
مرید صادق کے چہرے کو دیکھتا ہوں کہ اس نے میرے ہاتھ پر نجات پائی تو میں سیر اور سیراب ہوتا اور
لباس پہنتا اور خوش ہوتا ہوں کہ اس جیسا میرے ہاتھ سے کیسے نکلا۔ اے غلام میرا مقصد تو ہے
نہیں کیونکہ تو متغیر ہوگا نہیں میں عبور کر چکا اور میں اپنے آپ کو تیرے ہی لیے دوست رکھتا ہوں تجھے
پست پاتا ہوں تو جلد ہی عبور کر جائے اے قوم! اللہ عزوجل اور اُس کی نعمتوں [illegible]
اپنی قدر کو معلوم کرو اور [illegible] تواضع اختیار کرو تمہاری اصل ایک [illegible] باقی
اور تمہارا انجام [illegible] لوگوں [illegible] باقی [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] پیغمبر خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ اشد عقوبات اللہ عزوجل لعبدہ طلبہ مالم یقسم لہ

(اللہ عزوجل کے نہایت سخت عذابوں سے بندے کے لیئے اس چیز کی طلب جو اسکی قسمت میں نہین)

تجھپر افسوس ہے ای تقدیر اور اپنے مقدرت جاہل کیا تو خیال کرتا ہے کہ دنیادار اس چیز کو جو تیری قسمت میں نہین دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔ یہ صرف شیطانی وسوسہ ہے۔ جو تیرے دل و سر پر غالب ہوا ہے تو اللہ عزوجل کا بندہ نہین بلکہ نفس اور شیطان اور طمع اور درہم و دینار کا بندہ ہے سعی کر کہ تو کسی نجات یافتہ کو پائے تاکہ اس طریقے اور صحبت سے نجات حاصل کرے کسی بزرگ نے اسپر خدا کی رحمت ہو۔ فرمایا جو نجات یافتہ کو نہیں پاتا۔ نجات حاصل نہیں کرتا۔ تو ایسی نجات یافتہ کو دیکھتا ہے۔ مگر سر کی آنکھوں سے نہ دل کی۔ اور نہ باطن اور نہ ایمان کی آنکھوں سے۔ تجھ مین ایمان نہین اسلیئے یقیناً تجھے ایسی بصیرت نہین جس سے تو اسکو دیکھے۔ فرمایا خدای عزوجل نے فَاِنَّہَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ (تحقیق آنکھیں اندھی نہیں بلکہ وہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہیں) وہ جو خلقت کے ذریعہ دنیا میں طمع کرنے والا۔ دین کو ٹکے کے عوض۔ اور باقی کو فانی کے بدلے فروخت کرتا ہو یقیناً اُس کے ہاتھ میں نہ دنیا آتی ہے نہ آخرت۔ جبتک تیرا ایمان ناقص ہو۔ تو معاش کیوجہ حاصل کر تاکہ لوگوں کا محتاج نرہے۔ اور دین کے عوض انکے مال کو نہ کھائے۔ پس جب تیرا ایمان قوی ہوجائے اور کامل بنجائے تو اللہ عزوجل پر توکل اور اسباب سے علحدگی اور رہتوں سے قطع کرنا اور تمام اشیاء سے اپنے دل کیساتھ نکلنے کو لازم پکڑ۔ شہر اول شہر اور رہنے اور دکانداری اور جان پہچان سے نکلجائے۔ اور جو کچھ تیرے پاس ہے اپنے اہل اور بھائیوں اور دوستوں کو دیدے پس تو ایسا ہو جائیگا کہ گویا ملک الموت نے تیری روح قبض کر لی۔ اور موت کے جھپٹا مارنے والے نے اسکو جھپٹ لیا۔ یا زمین پھٹ گئی اور تجھے نگل لیا۔ قدر اور قدرت سابقہ کی موجوں نے تجھے علم کے دریا میں لے لیا۔ اور غرق کر دیا جو اسے تمام پر بہہ پہنچا۔ اسکے لیئے اسباب مضر نہیں کیونکہ وہ اس کے ظاہر پر ہوسکتے ہیں نہ باطن میں۔ اس کے غیر کے لیئے ہوتے ہیں نہ اسکے لیئے۔

ای قوم! جیساکہ میں نے ذکر کیا اگر تم دنیا کے اسباب کے چھوڑنے اور دلی تعلق کو بالکل ترک کرنے پر طاقت نہیں رکھتے تو تھوڑا ہی سہی جیسے تم کو کل پر قدرت نہیں بعض پر ہی سہی ہمارے نبی

Marfat.com

(اُن پر خدا کی رحمت اور سلام ہو) فرماتے تھے تَفَرَّغُوْا مِنْ هُمُوْمِ الدُّنْيَا مَا اسْتَطَعْتُمْ (جہاں تک تمہیں طاقت ہو دنیا کے ارادے چھوڑ دو) اے بندے اگر تجھکو دنیا کے ارادے چھوڑنے کی طاقت ہے تو چھوڑ نہیں تو دل کے ساتھ حق عزوجل کی طرف دوڑ اور اُسکی رحمت کے دامن سے لٹک تاکہ وہ دنیا کا ارادہ تیرے دل سے نکال ڈالے وہ ہر چیز پر قادر اور ہر چیز کا عالم ہے سب کچھ اُسی کے ہاتھ ہے اُس کے دروازے کو لازم پکڑ اور اُس سے سوال کر کہ تیرے دل کو اپنے غیر سے پاک اور ایمان اور معرفت اور اپنے علم اور خلقت سے بے نیازی کیساتھ بھر دے اور اس سے سوال کر کہ تجھے یقین عطا کرے اور تیرے دل کو اپنا مانوس بنائے اور تیرے اعضاء کو اپنی عبادت میں لگائے سب کچھ اُسی سے مانگ۔ نہ غیر سے۔ اپنی جیسی مخلوق کے آگے ذلیل نہ ہو بلکہ بجائے غیر کے اُسی سے معاملہ رکھ۔ نصیحت۔ اے بندے! زبانی قول دلی عمل کے بغیر تجھے خدا کی طرف ایک قدم بھی نہیں چلا سکتا۔ پھر دل کی سیر ہے۔ قرب باطن قرب ہے عمل عمل باطن ہے جس کے ساتھ اعضاء سے حدود شرع کی محافظت اور خدا کے لیے اسکے بندوں کی تواضع ہو جس نے اپنے آپ کو کچھ سمجھا اُس کی کوئی عزت نہیں جس نے اپنے عمل خلقت کے لیے ظاہر کیے اُسکا کوئی عمل نہیں عمل تنہائی میں ہوتے ہیں ظاہر میں سوائے ان فرائض کے جن کا اظہار ضروری ہے مت ظاہر کر جب بنیاد کی مضبوطی ضعف میں آجائے تو چھت کی مضبوطی کا کیا فائدہ جب چھت میں کمزوری ہو جائے اور بنیاد محکم ہو تو تلافی کر سکتا ہے۔ عملوں کی بنیاد کو توحید اور اخلاص ہو۔ اس کا کوئی عمل نہیں اپنے اعمال کی بنیاد کو توحید اور اخلاص سے محکم بنا۔ پھر اعمال کو اللہ تعالیٰ عزوجل کی طاقت اور قوت سے نہ اپنی طاقت اور قوت سے محکم کر۔ توحید کا ہاتھ ہی موحد ہی اپنے عمل کے مکان کو بلند کرتا ہے منافق نہیں کر سکتا۔ اے خدا ہمارے اور نفاق کے درمیان جدائی کر۔ وَآتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (اور دنیا میں اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

ساتویں مجلس

آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) سترہویں ماہ شوال سنہ ۵۴۵ھ

Marfat.com

اتوار کے روز مسافرخانہ میں فرمایا۔ اللّٰھم صلِّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ اٰلِ محمدٍ وافرغ علینا صبرًا وثبّت اقدامنا وکثّر عطاءک لنا وارزقنا توفیق الشکر علیہ۔ (ای خدا محمد اور انکی آل پر رحمت بھیج اور ہمکو صبر عطا فرما اور ہمارے قدم ثابت رکھ اور اپنی عطا ہمارے لیے زیادہ کر۔ اور اُسپر شکر کرنیکی توفیق بخش) پھر فرمایا ای قوم! صبر کرو دُنیا کل کی کل آفات اور مصائب ہیں۔ راحت وخوشی نہایت کم۔ کوئی نعمت نہیں مگر اُس کے ساتھ نقمت ہے کوئی عیش نہیں مگر اُس کے ہمراہ رنج ہے۔ کوئی فراخی نہیں مگر ساتھ ہی اُسکے تنگی ہے۔ دُنیا کو اپنی زندگانی دیدو اور اُس سے اپنا نصیبہ شرع کے حکم کیموافق لو۔ وہ دوا ہے اُسکی جو کچھہ دُنیا سے لیا جائے ای غلام جب تو مُرید ہووے تو شرع کے حکم سے اپنی قسمت لے اور جب تو خاص صدیق ہووے تو امر کے بموجب اور جب تو فانی اور خدا سے ملا ہوا اور مقرب ہووے تو خدائے عزوجل کے ہاتھہ سے جو تجھے دے لیلے۔ امر حکم کرنے والا تجھکو حکم کریگا۔ اور منع کریگا اور فعل تیرے دلکو حرکت دیگا۔ خلقت کی تین قسمیں ہیں۔ عام۔ خاص۔ خاص الخاص۔ عامی وہ متقی مسلمان ہے جو شرع کو ہاتھہ میں لیتا ہے اور شریعت کو لازم پکڑتا ہے۔ اور اُس سے جُدا نہیں ہوتا۔ خدا کے فرمودہ پر عمل کرتا ہے جیسا ہے وما اٰتاکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا (جو کچھہ رسول تمہارے پاس لائے اُسپر عمل کرو اور جسے منع کرے اُس سے باز رہو) جب یہ اسمیں کامل ہو جائے اور شریعت پر ظاہر و باطن میں عملکرے تو نورانی دل والا بنجاتا ہے اُس سے دیکھتا ہے پس جب کوئی شے شرع کے ہاتھ سے لیتا ہے تو اسکا دل اُس سے غنی۔ اور حق عزوجل کے الہام کو طلب کرتا ہے کیونکہ اُس کا الہام ہر ایک شے میں عام ہے۔ فرمایا خدائے عزوجل نے فالھمھا فجورھا وتقوٰھا۔ (پس اسے اُسکی نیکی اور بدی کا الہام کیا) پس اسکا دل متقی اور اللہ عزوجل کے الہام کو دیکھتا ہے۔ اس کی علامت ظاہر امر کا لینا ہے اسطرح کہ جو کچھہ اُس کے امکان میں ہے وہ خدا کا ملک اور اُس کے ہاتھ میں وہ اُسکی چیز ہے پھر وہ ترقی پاتا ہے۔ اور اُس کے دل کا نور روشن ہوتا ہے اور جو کچھہ اس امر میں خدا کے پاس ہے اُسے دیکھتا ہے۔ مگر یہ شرع پر عملکرنے سے فارغ ہونے کے بعد ایمانی قوت اور توحید کیساتھ ملزوم ہے جب دل دنیا اور خلق سے نکلجائے اور اُسکے بیابانوں اور دریاؤں سے عبور کرجائے پس اسوقت اس کی صحیح ہوتی ہے اور نور ایمان نور قربِ الٰہی اور نور علم اور صبر اور نور تحمل و رضا پیدا [illegible]

Marfat.com

حاصل ہوتا ہے۔ یہ کل ثمرہ حقوق شرع کے ادا کرنے اور اُنکی تابعداری کی برکت سے ہے لیکن ابدال تو خاص الخاص ہیں جو شرع سے فتویٰ حاصل کرکے پھر اللہ عزوجل کے امر اور فعل اور تحریک اور الہام کو دیکھتے ہیں اور ان تینوں کے سوا اور لوگ ہلاک در ہلاک سقم در سقم۔ حرام در حرام۔ دین کے سرکا درد۔ دل کی سختی جسم میں مرض سل کی طرح ہیں ؎

اے قوم! وہ تمہیں بلاؤں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ دیکھے کہ کیا کرتے ہو۔ آیا ثابت قدم رہتے ہو یا بھاگتے ہو آیا تصدیق کرتے یا جھٹلاتے ہو جس نے تقدیر کی موافقت نہ کی۔ وہ نہ تو نرمی کیا جاتا ہے اور نہ موافقت ہوا سکے حکموں پر راضی نہ ہوا وہ اُس سے راضی نہیں جس نے عطا نہ کی اُسپر عطا نہیں کی جاتی جس نے زیارت نہ کی سوار نہیں کیا جاتا۔ اے جاہل کیا تو چاہتا ہے کہ اُسکے ارادے کو تغیر دے اور بدلے کیا تو دوسرا خدا ہے تاکہ اللہ عزوجل تجھ سے موافقت کرے بلکہ اس کا عکس کر صواب پائیگا اگر تقدیر میں نہ ہو تو تجھ ٹے دعوے نہ پہچانتا۔ گو ہر تجربے کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ تو اپنے نفس سے ایسا انکار کر جیسا وہ خدائی عزوجل سے کرتا ہے جب تو اپنے نفس کا منکر ہوگا تو دوسرے کا بھی ہو سکیگا۔ ایمانی قوت کے بموجب منکرات زائل ہوں گے۔ اور اُس کے ضعف کی مقدار پر قدم جائیں گے اور تو ان کو زائل نہ کر سکیگا۔ ایمان کے قدم وہ ہیں جو شیاطین الانس والجن سے ملنے کے وقت قائم رہتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو بلاؤں اور آفتوں کے نازل ہونے کے وقت ثابت رہتے ہیں۔ تیرے ایمان کے قدم ثابت نہیں پس ایمان کا دعویٰ چھوڑ دے۔ سب کو برا جان اور ان سب کے خالق سے محبت کر پس اگر وہ اس چیز کو جسکو تو نے برا جانا جس سے تو نے دشمنی کی۔ تیرا محبوب بنادے۔ تو تو خفیف گا کیونکہ وہی محبوب کرنے والا ہے نہ تو۔ اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم

اِنَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّيْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ (تمہاری دنیا سے تین چیزیں مجھے محبوب ہیں۔ خوشبو۔ عورتیں۔ اور میری آنکھ کی خنکی نماز میں کی گئی) یہ چیزیں آپکے پاس برا جاننے اور ترک اور زہد اور روگردانی کی پیاری پیاری بنائی گئیں تو اپنے دل کو غیر سے فارغ کر تاکہ وہ جسے چاہے تیرا محبوب بنادے ؎

Marfat.com

آٹھویں مجلس۔ (اللہ آپ سے راضی ہو) آپ نے انیسویں ماہ شوال ۵۴۵ھ ہجری کو منگل کے روز
عشاء کے وقت مدرسہ میں فرمایا۔ ریاکار کا کپڑا ستھرا اور دل پلید ہے۔ مباحات میں زہد کرتا ہے
اور کمانے سے سستی۔ اپنے دین سے کھاتا ہے اور بالکل پرہیز نہیں کرتا۔ صریح حرام کھاتا ہی اس کا
حال عوام سے مخفی رہتا ہے۔ خواص سے نہیں رہتا۔ اسکا سارا زہد اور عبادت ظاہری ہے۔ اس کا
ظاہر آباد اور باطن ویران ہے۔ تجھ پر افسوس خدا کی عبادت دل سے ہے نہ جسم سے۔ یہ سب چیزیں
دل، باطن، معنی سے تعلق رکھتے ہیں جس میں تو ہے اس سے برہنہ ہو تاکہ میں تیرے لیے خدا
سے ایسی پوشاک لوں جو کبھی بوسیدہ نہ ہوگی۔ کپڑے اتار ڈال تاکہ وہ تجھے لباس پہنائے
اللہ عزوجل کے حقوق میں سستی کرنے کا لباس اتار دے۔ خلقت کا ہونے اور ان کو شریک
ٹھہرانے کا لباس دور کر۔ شہوات۔ غرور۔ رعونت نفاق۔ اور خلقت کے نزدیک قبولیت اور اپنی
طرف تعظیم پر خوش ہونے اور تجھے روپیہ دینے کی محبت زائل کر۔ دنیا کا لباس اتارہ اور آخرت کا پہن
اپنی طاقت۔ قوت اور وجود سے خالی ہو۔ اور خدائے عزوجل کے سامنے بے حس وحرکت ہو جا اور سبب
کو توحید کر لے اور مخلوق کی ... کسی کو شریک نہ بنانے کے ساتھ قرار پکڑ جب تو یہ کریگا تو اسکے
... کو اپنے سے متصل دیکھ لیگا۔ اسکی رحمت آئے گی اور تجھے تسلی دیگی۔ اور اسکی نعمت اور احسان
تجھے لباس پہنائیں گے اور اپنے ساتھ لیں گے۔ اسکی طرف بھاگ۔ اسی کا ہو رہ۔ اپنے نفس اور غیر کو
ترک کر کے دور ہو۔ سب سے علیحدہ اور کنارہ کش ہو کر اسکی طرف چل پریشان اور علیحدہ ہو کر اسکی طرف
تاکہ تجھے جمع کر دے اور ظاہری وباطنی قوتوں سے ملا دے۔ حتیٰ کہ اگر دنیا کو تجھ پر بند کر دے
اور سب بوجھ تجھ پر لاد دے تو یہ تجھے ضرر نہ دیگا بلکہ وہ آپ ہی تیری محافظت کریگا جس نے خلقت
کو توحید کے ہاتھ سے اور دنیا کو زہد کے ہاتھ سے اور خدا کے غیر کو ... کے ہاتھ سے فنا کر ڈالا۔
تو اسکی بہتری اور کامیابی کامل ہو گئی۔ اور اسکو دنیا و آخرت سے بہرہ دیا گیا۔ مرنے سے پہلے
نفس۔ ہوا شیطان کو مار ڈالو۔ عام موت سے پہلے خاص موت ہو جاؤ۔
اے قوم میرا کہا مان۔ میں اللہ عزوجل کا منادی ہوں تمہیں اسکے دروازے اور اطاعت کی طرف

Marfat.com

بلاتا ہوں اپنے نفس کیطرف نہیں۔ منافق خلقت کو اللہ عزوجل کی طرف نہیں بلاتا۔ بلکہ اپنی طرف۔ وہ راحت اور قبولیت اور دنیا کا طالب ہے۔ اے جاہل تو اس کلام کو سننا چھوڑ دیتا ہے اور اپنے گھر میں نفس وہوا کے ساتھ بیٹھتا ہے تجھے پہلے بزرگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ اور نفس و طبع و خیر کو مار ڈالنا چاہیئے۔ مشائخوں کے گھر کا دروازہ لازم پکڑ۔ پھر اس کے اور ان سے علیٰحدہ ہو۔ اور عبادت خانہ میں صرف خدائے عزوجل کیساتھ بیٹھ۔ جب یہ امر تجھ میں کامل ہو جائے۔ تو پھر تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے خلقت کی دوا اور رہنما اور ہادی ہو جائے گا۔ تیری زبان زاہد اور تو فاسق۔ تیری زبان شکر اور دل کافر۔ ظاہر مسلمان اور باطن بے ایمان۔ تیرا ظاہر موحد اور دل مشرک ہے۔ تیرا ظاہر آباد اور تیرا باطن ویران جیسا کہ جائے ضرورت پر سفیدی اور کوڑے پر تالا جب تو ایسا ہو گیا تو شیطان تیرے دل میں خیمے لگاتا اور ڈیرے جماتا ہے۔ مومن پہلے باطن کو سنوارتا ہے پھر ظاہر کو اس شخص کیطرح کہ گھر بناتے وقت اندرونی عمارت پر بہت سا روپیہ صرف کرے اور دروازہ خراب ہو۔ جب اندرونی عمارت کامل ہو جاتی ہے۔ تو پھر دروازے کو درست کرتا ہے اللہ عزوجل کی طرف ابتدا اور اسکی فضا حاصل کرنیکا یہی حال ہے۔ پھر اسکی اجازت سے خلقت کی طرف توجہ۔ شروع میں آخرت کا حاصلکرنا پھر دنیا سے مقدر کو لینا ہے۔

نویں مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) بارھویں ماہ شوال جمعہ کی صبح کو مدرسہ میں فرمایا۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اِنَّ اللہَ لَا یُعَذِّبُ حَبِیْبَہٗ وَلٰکِنْ قَدْ یَبْتَلِیْہِ (خدا اپنے دوست کو عذاب نہیں دیتا۔ لیکن کبھی مبتلا کرتا ہے) مومن اُسکے نزدیک قائم رہتا ہے۔ بتحقیق خدائے عزوجل مبتلا نہیں کرتا مگر مصلحت کیلئے دنیوی ... پھر اس کے بعد جلدی حاصل ہو جاتی ہے۔ پس وہ بلا میں راضی اور صابر ... نہیں لگاتا۔ اے خدائے عزوجل نے بلا سے بچھ لیا

اے دنیا کے بندو! ان مقامات میں کلام کرنا چھوڑ دو۔ تم زبانی کلام کرتے ہو نہ دل سے تم اللہ عزوجل اور اسکے کلام اور پیغمبروں سے اور انکے تابعداروں سے جو حقیقتاً اُنکے نائب اور وارث ہیں روگردان ہو

Marfat.com

تم مقدر اور قدرت سے لڑائی کرتے ہو۔ تم نے اللہ عزوجل کے عطیات اور احسانات کو چھوڑ کر۔ خلقت کی عطیات پر قناعت کی ہے۔ تمہاری کوئی بات اللہ عزوجل اور اُس کے نیک بندوں کے پاس نہیں سُنی جاتی۔ جبتک کہ توبہ خالص نہ کرو۔ اور اُسپر ثابت نہ ہو اور قدر اور قضاء سے جو تم میں ہو یا تمہارے غیر میں موافقت نہ کرو۔ عزت اور ذلت۔ دولتمندی اور فقر۔ تندرستی اور مرض۔ محبوب اور مکروہ میں موافقت کرو۔ اے قوم! تابع بن تاکہ متبوع بنجائے۔ قضا۔ اور تقدیر کے تابع رہو۔ اور اُن کی خدمت کرو۔ تاکہ وہ تمہارے تابع اور خادم ہو جائیں۔ ان کے آگے ذلیل ہو جاؤ۔ تاکہ وہ تمہارے آگے ذلیل ہو جائیں۔ کیا تمنے نہیں سُنا کما تدین تدان (جیسا کریگا ویسا پائیگا) جیسے تم ہو گے عملوں کے بموجب تمپر حاکم بنائے جائیں گے۔ خدائے عزوجل ظالم نہیں۔ تھوڑے عمل پر بہت جزا دیتا ہے صحیح کو فاسد صادق کو کاذب بناتا ہے۔

اے بندے! جب خدمت کریگا۔ مخدوم بنے گا جب ٹھہریگا۔ ٹہرایا جائیگا۔ خدائے عزوجل کی خدمت کر۔ اور اُسکو چھوڑ۔ ان بادشاہون کی خدمت میں مشغول نہ ہو جو تجھے نہ ضرر پہنچا سکتے ہیں نہ نفع تجھے کیا چیز دینگے۔ کیا تجھے جو تیرا مقسوم ہی نہیں دینگے۔ یا انہیں طاقت ہے کہ تیرے مقسوم میں وہ زیادہ کریں۔ جو خدا نے مقسوم نہیں کی۔ انکے پاس سے کوئی نئی بات نہین آتی۔ اگر تو کہے ان کی عطا اُنہیں سے ہے تو پھر کافر ہے کہ تجھے معلوم نہیں کہ دینے والا۔ روکنے والا۔ ضرر پہنچانے والا۔ نفع دینے والا۔ اول۔ آخرت۔ سوائے خدا کے کوئی نہیں۔ اگر تو کہے کہ میں اُسکو جانتا ہوں۔ تو میں کہتا ہوں کہ کس طرح جانتا ہے جب اسکے غیر کو اُسپر مقدم رکھتا ہے تجھپر افسوس تو کس طرح آخرت کو دنیا کے عوض بگاڑتا ہے۔ تو اپنے مولیٰ کی تابعداری کو نفس اور ہوا اور شیطان اور خلقت کی تابعداری سے کس طرح فاسد کرتا ہے۔ غیر کے پاس شکوہ کرنیسے اپنے تقوٰی کو کس طرح خراب کرتا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ خدائے عزوجل متقیوں کا حافظ اور مددگار اور ان سے شر کو روکنے والا اور ان کا معلم اور انکو اپنی معرفت عطا کرنیوالا ہے اور اُن کے ہاتھ پکڑنے والا اور ان کو سختیون سے بچانے والا۔ اور ان کے دلوں کی طرف دیکھنے والا۔ اور جس جگہ کا ان کو گمان نہین اُسجگہ سے رزق پہنچانے والا ہے۔

Marfat.com

خدائے عزوجل نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا۔ یَا ابْنَ اٰدَمَ اِسْتَحْيِ مِنِّیْ كَمَا تَسْتَحْيِیْ مِنْ جَارِكَ الصَّالِحِ (اے آدم کے بیٹے مجھ سے ایسی حیا کر جیسی کہ اپنے ہمسائے نیک بخت سے حیا کرتا ہے) پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا اَغْلَقَ الْعَبْدُ اَبْوَابَهٗ وَاَرْخٰى اَسْتَارَهٗ وَاخْتَفٰى مِنَ الْخَلْقِ وَخَلَا بِمَعَاصِی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَا ابْنَ اٰدَمَ جَعَلْتَنِیْ اَهْوَنَ النَّاظِرِيْنَ اِلَيْكَ (جب بندہ اپنے دروازے بند کرتا اور اس پر پردے ڈالتا اور خلقت سے چھپتا اور خلوت میں خدا عزوجل کی نافرمانی کرتا ہے تو خدای عزوجل فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو نے مجھ کو باقی دیکھنے والوں سے نہایت کمزور سمجھا)

دسویں مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے روز صبح کے وقت چودھویں ماہ شوال ۵۴۵ھ کو فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اَنَا وَاَتْقِيَاءُ مِنْ اُمَّتِیْ بُرَآءُ مِنَ التَّكَلُّفِ (میں اور میری اُمت کے پرہیزگار تکلف سے بیزار ہیں) پرہیزگار خدائی عزوجل کی عبادت میں تکلف نہیں کرتا کیونکہ وہ اس کی طبیعت بن جاتی ہے۔ پس وہ ہر حال مین تکلف کرتا ہے خاصکر اللہ عزوجل کی عبادت میں۔ ظاہر میں تکلف کرتا اور باطن میں اسے ترک کرتا ہے وہ متقین کے طریقے میں داخل نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک موقع کے لیے کلام ہے اور ہر عمل کے لیے آدمی۔ لڑائی کے اور آدمی بنائے گئے ہیں۔ اے منافقو! اپنے نفاق سے توبہ کرو اور گریز سے باز آؤ۔ تم شیطان کو کس طرح موقع دیتے ہو کہ وہ تم پر ہنسے اور تم سے راحت پائے۔ اور اگر تم نماز پڑھتے یا روزہ رکھتے ہو تو خلقت کے لیے نہ خدائے عزوجل کے لیے۔ اور اسی طرح اگر تم صدقہ کرتے ہو یا زکوۃ نکالتے ہو یا حج کرتے ہو تو تم عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (عمل کرنے والے رنج اٹھانے والے) ہو جلدی ہی آگ میں داخل ہو گے۔ اگر [illegible] توبہ اور معذرت نہ کیا تمہیں تابعداری اختیار کرنی چاہیے۔ نہ نیا طریقہ نکالنا۔ [illegible] اختیار کرو۔ سیدھی راہ پر چلو نہ بخیال مشابہت اور فراغت بلکہ بغرض تابعداری طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر تکلف اور بناوٹ اور سخت سمجھنے اور فریب دینے اور تاوان جاننے کے تمہیں بھی وہی عطیات ہوں گے جو تم سے پہلوں پر ہوئے۔ تجھ پر افسوس قرآن حفظ کرتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا

Marfat.com

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث زبانی یاد کرتا ہے اور اسپر عمل نہیں کرتا۔ پھر تو یہ کیسے کرتا ہے لوگوں کو امر کرتا ہے اور خود عمل نہیں کرتا۔ انکو منع کرتا ہے اور خود باز نہیں رہتا۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (خدا کے نزدیک بہت بڑا گناہ ہے کہ تم کہو وہ بات جو تم خود نہیں کرتے) کہتے ہو اور پھر اُس کے خلاف کرتے ہو۔ تم حیا نہیں کرتے۔ ایمان کا دعویٰ کیوں کرتے ہو جبکہ ایمان نہیں لاتے۔ ایمان آفتوں سے مقابلہ کرنے والا ہمارے بوجھوں کے نیچے صبر کرنے والا وہی پچھاڑنے والا وہی قتل کرنے والا ہے۔ ایمان ہی دنیا کے مال کو جو اسکے پاس ہے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والا ہے۔ ایمان خدا کی رضامندی حاصل کرنے کے لیئے سخاوت کرتا ہے ہوا اور ہوا۔ شیطان کی رضامندی اور اغراض نفسانی کے لیئے جس سے خدای عزوجل کا دروازہ مسدود ہوا وہ خلقت کا محتاج ہوا جس نے خدائی عزوجل کے راستہ کو ضائع کیا اور اُس سے پھرا وہ خلقت کے راستہ پر بیٹھا۔ خدا جس سے بہتری چاہتا ہے خلقت کے دروازے اُسپر بند کر تا اور انکی عطا اس سے روک دیتا ہے تاکہ اسکو اسے ذریعہ سے اپنی طرف پھیرے۔ اسکو گھر سے باہیوں سے کنارہ پر لاتا اور عدم سے وجود تک لاتا ہے۔ تجھپر افسوس تو جاڑے میں تالابوں پر بیٹھنے سے خوش ہے جلدی ہی گرمی کا موسم آئیگا اور اس پانی کو جو تیرے پاس ہے خشک کریگا بس تو مرجا تیرا امکان وہ ہے جو تجھ معرفت کے کنارے سے قریب ہے۔ موسم گرما میں اسکا پانی خشک نہیں ہوتا اور موسم سرما میں بڑھتا اور زیادہ ہوتا ہے خدائی عزوجل کے ساتھ ہو تو علمی معزز امیر حاکم رہبر ہو جائیگا جس نے اللہ عزوجل کے معیت کی دولتمندی طلب کی ساری چیزیں اُسکی محتاج ہوئیں اور یہ ایسی چیز ہے جو لباس اور تمنا سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی چیز سے حاصل ہوتی ہے جو سینوں میں متمکن ہے اور عمل نے اُسکی تصدیق کی ہے۔

ای غلام تیرا طریقہ خاموشی اور لباس گمنامی اور تیرا کل مقصود خلقت سے نفرت ہونا چاہئے اور اگر تجھ میں طاقت ہو تو زمین میں سرنگ کھود کر سوراخ نکالے اور اس میں چھپ کر تیرا یہی طریقہ ہوتا وقتیکہ تیرا ایمان جوان اور تیرے یقین کا قدم مضبوط اور تیرے صدق کا بازو پروازہ

Marfat.com

اور تیرے دل کی آنکھیں کھل جائیں، پھر تیرے گھر کی زمین بلند ہوگی اور خدائے علم کے خلاف کی طرف
پرواز کریگی تو مشرق و مغرب خشکی، تری، ہموار زمین اور پہاڑوں کا طواف کرے گا، آسمانوں
اور زمین کو طے کریگا۔ اور سیر، نگہبان، رفیق کے ساتھ ہوگا۔ پس اسوقت کلام شروع کردے اور گمنامی کا
لباس اُتار ڈال، اور خلقت سے نفرت کرنا چھوڑ دے اور اپنے سوراخ سے ان کی طرف نکل تحقیق
تو ان کے بیچ دوا ہے اور تجھے کوئی ضرر نہیں پہونچیگا۔ خلقت کی کمی، زیادتی، اقبال، ادبار، تعریف
خدمت کی پرواہ نہ کر، کچھ پرواہ نہ کر جہاں گریگا اٹھایا جائیگا۔ کہ تو اپنے رب عزوجل کے ساتھ ہے
اے قوم! اس خالق کو پہچان اور اس کے سامنے ادب سے رہ۔ جبتک تمہارے دل اس سے دور ہیں
تم اس کے نزدیک بے ادب ہو اور جب قریب ہوں تو نیک ادب کر۔ دروازے پر غلاموں کی بیہودہ
کوئی بادشاہ کے سوار ہونے سے پہلے ہے جب وہ سوار ہوتا ہے تو وہ خاموش ہوجاتے اور مؤدب بنجاتے
ہیں کیونکہ وہ اس کے قریب ہیں، ان میں سے ہر ایک ایک کونے کی طرف بھاگ جاتا ہے۔ خلقت
پر بڑھنا بعینہ خدائے عزوجل سے پیٹھ پھیرنا ہے۔ تجھے نجات نہیں کہ تو اور معبودوں کو نہ چھوڑے
اور اسباب کو نہ توڑے اور خلقت سے نفع و ضرر کی امید نہ رکھے۔ تم تندرست بیمار، دولتمند فقیر، زندہ مردہ
معدوم موجود ہو۔ خدائے عزوجل سے یہ گریز اور اعراض کب تک دنیا کی تعمیر اور آخرت کی ویرانی کہاں تک
تم میں سے ہر ایک کا ایک ہی دل ہے تو دنیا و آخرت دونوں کی محبت اسمیں کسطرح سما سکتی ہے خالق اور خلق
دونوں اسمیں کسطرح رہسکتے ہیں یہ ایک ہی حالت میں ایک دل میں کسطرح حاصل ہو سکتا ہے۔ یہ
جھوٹ ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْکَذِبُ مُجَانِبُ الْاِیْمَانِ (جھوٹ ایمان سے کنارہ کش ہے)
كُلُّ اِنَاءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ (برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہو) تیرے کلا
تیرا ظاہر تیرے باطن کی دلیل ہے اسیواسطے ان میں سے بعض نے فرمایا۔ ظاہر باطن کا عنوان ہے تیرا
باطن خدائے عزوجل اور اُس کے خاص بندوں پر ظاہر ہے جب ان میں سے کوئی تجھے ملجائے تو
اُسکے سامنے مؤدب ہو اور اس سے ملنے کے پہلے اپنے گناہوں سے توبہ کر۔ اس کے آگے ذلیل
اور متواضع بنجا، جب تونے نیک بندوں کی تواضع کی تو اللہ عزوجل کی تواضع کی۔ جس نے

Marfat.com

تواضع کی خدائے عزوجل اسکو بلند کرتا ہے جو تجھ سے بڑا ہے اسکا ادب کر کیونکہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْبَرَکَۃُ فِیْ اَکَابِرِکُمْ (تمہارے بڑوں میں برکت ہے) آپنے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے صرف عمر کی بڑائی مراد نہیں جبتک کہ عمر میں بڑائی کیساتھ تقوی یعنی امر کی تابعداری اور نہی باز رہنا اور قرآن وحدیث کو لازم پکڑنا شامل نہو نہیں تو بہت سے بوڑھے ایسے ہیں جنکی کچھ بھی عزت نہیں نہ سلام کہنا روا نہیں انکی زیارت میں برکت نہیں۔ بڑے وہ ہیں جو متقی نیکوکار پرہیزگار علم پر عمل کرنیوالے خالص خدا کیلئے عمل کرنیوالے ہیں بڑے وہ جو دل صاف اور غیر خدا سے پھر نیوالے ہوں بڑے وہ دل ہیں جو خدا کو پہچانتے اور جانتے اور اس سے قریب ہیں جس قدر دل کا علم بڑھتا ہے وہ اپنے مولی عزوجل کی اسی قدر قربت حاصل کرتا ہے جس دلمیں دنیا کی محبت ہو وہ خدا سے پردے میں ہے اور جس دلمیں آخرت کی محبت ہو وہ اللہ عزوجل کے قرب سے مستور رہے دنیا میں رغبت کرنیکی مقدار سے آخرت کی محبت کم ہوتی ہے اور آخرت میں رغبت کرنے کی مقدار پر خدای عزوجل کی محبت کم ہوتی ہے اپنے درجہ کو پہچان تو اور اپنے نفس کو ایسی جگہہ جسمیں خدا نے اسکو نازل نہیں کیا نازل نکر۔ اسیواسطے ان میں سے کسی نے فرمایا جس نے اپنی قدرت نہ پہچانی تقدیریں اسکو اس کی قدر معلوم کراتی ہیں۔ ایسی جگہہ مت بیٹھ جس سے اٹھایا جائے جب تو کسی گھر میں داخل ہو تو ایسی جگہہ جا کہ تجھے گھر کے مالک نے نہیں بٹھایا نہ بیٹھ تو وہاں سے اٹھایا جائیگا اور اگر تو نہ اٹھیگا تو ذلت سے اٹھایا جائیگا اور نکالا جائیگا۔

اے بندے۔ تو نے اپنی عمر علم کی کتابوں اور انکے بے عمل زبانی یاد کرنے میں ضائع کردی ہے تجھے کیا فائدہ ہوگا۔ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْاَنْبِیَاءِ وَالْعُلَمَاءِ اَنْتُمْ کُنْتُمْ رُعَاۃَ الْخَلْقِ فَمَا صَنَعْتُمْ فِیْ رِعَایَتِکُمْ وَیَقُوْلُ لِلْمُلُوْکِ وَالْاَغْنِیَاءِ اَنْتُمْ کُنْتُمْ خُزَّانَ کُنُوْزِیْ ھَلْ وَاصَلْتُمُ الْفُقَرَاءَ وَرَبَّیْتُمُ الْاَیْتَامَ وَاَخْرَجْتُمْ مِنْھَا حَقِّیَ الَّذِیْ کَتَبْتُہٗ عَلَیْکُمْ خدای عزوجل قیامت کے روز پیغمبروں اور عالموں کو فرمائیگا تم خلقت کے نگہبان تھے پس تم نے اپنی رعیت میں کیا کیا اور بادشاہ اور دولتمندوں سے فرمائیگا کہ تم میرے خزانوں کے خزانچی تھے کیا تم نے فقیروں پر خیرات کی اور یتیموں کی پرورش کی اور اس سے میرا وہ حق جو میں نے تم پر فرض کیا تھا ادا کیا تھا

Marfat.com

ای قوم! رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وعظون سے نصیحت پکڑ اور اُن کی کلام مان۔ تمہارے دل کیسے سخت ہیں۔ پاک ہے وہ جس نے مجھے خلافت کا رنج اُٹھانے کی طاقت بخشی جسوقت میں اُڑنے کا ارادہ کرتا ہوں تو تقدیر کی قینچی میرے پرون کو کاٹ ڈالتی ہے۔ مگر میں تسلی پاتا ہون کیونکہ میں بادشاہی فضا میں مقیم ہون ؛

ای منافق! تجھپر افسوس تو اس شہر سے میرے نکلنے کی آرزو کرتا ہے۔ اگر میں حرکت کرون تو [illegible] جاتا اور اعضاء الگ ہوجاتے اور کلام بدلجاتا ہے لیکن عین جلدی کے باعث خدائی عذاب سے ڈرتا ہون مین مستعد نہیں ہون بلکہ مجھپر تقدیر کا ٹھہراؤ ہوا ہے جس مین اُسکے موافق اور اُس کے سپرد ہوں۔ ای خدا سے [illegible] اور تسلیم عطا کر تجھپر افسوس مجھ سے ٹھٹھہ کرتا ہے حالانکہ مین خدا کے دروازے پر کھڑا ہوں اور خلقت کو اس کی طرف بلاتا ہون تو اپنا جواب دیکھیگا میں بلندی میں کبھی گڑ اور پستی میں ہزار ہا گڑھا بناؤنگا۔ ای منافقو! تم خدائے عزوجل کے عذاب کو دنیا و آخرت میں دیکھ لوگے۔ زمانہ حاملہ ہے۔ تم دیکھ لوگے جو جنے گا۔ میں خدائے عزوجل کے تصرف کے ہاتھ میں ہوں کبھی مجھے پہاڑ بنا دیتا ہے اور کبھی ذرہ اور کبھی دریا اور کبھی سورج اور کبھی روشنی اور بجلی مجھے اس طرح پاتا ہے جیسے رات اور دن کو وہ ہر روز اپنی قدرت کو ظاہر فرماتا ہے بلکہ ہر لحظہ آجکل دن تمہارے واسطے اور لحظہ تمہارے غیر کے لیے۔ ای بندے! اگر تو سینہ کی فراخی اور دل کی خوشی چاہتا تو اسکا [illegible] خلقت کہتی ہے اُسکو نہ سُن اور ان کی باتون کی طرف خیال نہ کر۔ کیا تو نہیں جانتا کہ وہ اپنے خالق سے راضی نہیں پس تجھسے کس طرح راضی ہونگے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ ان میں سے اکثر [illegible] اور ایمان لاتے ہیں۔ بلکہ جھٹلاتے ہیں اور سچ نہیں ہے۔ اُس قوم کی [illegible] غیرت واقف نہیں ہوتے اور نہ اس کے سننے اور نہ اسکے خبر کو [illegible] حاصل کرنے کے لیے مخلوقات کی تکلیف پر صبر کر [illegible] حالات میں مبتلا رہتا ہے اپنے برگزیدہ اور [illegible] بندون کیساتھ یہی طریقہ ہے۔ ان کو اپنے [illegible] بے نیاز کر دیا اور قسم قسم کی آفتوں بلاؤں [illegible] میں مبتلا کرتا ہے۔ [illegible] دنیا و آخرت [illegible]

Marfat.com

کر دیتا ہے۔ ان سے ان کے وجود کو فنا کرتا ہے حتیٰ کہ جب کامل طور سے فنا ہو جاتے ہیں تو انہیں اپنے لئے پیدا کرتا ہے نہ اور کے لیے ان کو اپنے ساتھ رکھتا ہے نہ اور کے ساتھ۔ ان کو دوسری دفعہ پیدا کرتا ہے جیسا کہ خدائے عزوجل نے فرمایا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ (پھر ہم نے ان کو دوسری دفعہ پیدا کیا پس اللہ بابرکت اچھا پیدا کرنے والا ہے) پہلا خلق مشترک ہے اور یہ خلق مفرد کہ اسکو اپنے بھائیوں اور ابنائے جنس سے علیحدہ کرتا ہے اسکی اول حقیقت کو بدل ڈالتا ہے۔ اسکے دل کو خلقت کی دیکھنے سے تنگ کرتا۔ اور اس کے باطن کے دروازے کو بند کر دیتا۔ اور اسکے لیئے دنیا و آخرت بہشت دوزخ ساری مخلوقات اور اکوان کو ایک ہی صورت میں نمودار کرتا ہے۔ پھر یہ اس کے باطن کے قبضے میں کر دیتا ہے پس وہ اسے نگلجاتا ہے اور ظاہر نہیں ہونے دیتا۔ اسمیں اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے جسطرح کہ حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے عصا میں ظاہر فرمائی۔ پاک ہے وہ جسمیں اور جس کے ہاتھ پر چاہتا ہے اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کا عصا بہت سے رستوں اور چیزوں کو نگل گیا اور اسکا پیٹ نہ بڑھا خدائے عزوجل نے چاہا کہ ان کو جتلائے یہ قدرت ہے نہ حکمت۔ کیونکہ جو کچھ اس روز جادوگروں نے کیا وہ حکمت اور ہندسہ تھا اور جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا سے ظاہر ہوا وہ خدائے عزوجل کی قدرت اور خرق عادت اور معجزہ تھا۔ اسیواسطے ان جادوگروں کے سردار نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک کو کہا۔ موسیٰ کو دیکھ کہ وہ کس حالت میں ہے۔ اس نے جواب دیا اس کا رنگ بدلا ہوا ہے اور اس کا عصا اپنا کام کئے جاتا ہے پس اس نے کہا یہ اللہ عزوجل کا فعل ہے نہ اسکا اپنا۔ کیونکہ جادوگر اپنے جادو سے نہیں ڈرتا اور صانع اپنی صنعت سے خوف نہیں کھاتا۔ پھر وہ اسپر ایمان لے آیا۔ اور جو اس کے ساتھی تھے اس کے پیرو ہو گئے۔

اے غلام! تو حکمت سے قدرت پر کس طرح پہنچیگا۔ تجھکو تیرے عمل حکمت سے خدائے عزوجل کی قدرت تک کب پہنچا ئینگے تجھکو تیرے بیریاں اعمال اللہ عزوجل کے قرب تک کب پہنچائینگے تجھے معرفت کا سورج عام و خاص دونکے چہرے کب دکھلائیگا۔ خدا سے اسکی بلا کے خوف سے بھاگ۔ تجھے اسلیئے مبتلا کرتا ہے کہ آزمائے کہ تو سبب کیطرف پھرتا اور اس کے دروازے کو چھوڑتا ہے یا نہیں کیا تو ظاہر کی طرف پھرتا ہے یا باطن کیطرف اس کی طرف جسے سمجھتا ہے یا اسکی طرف جسے نہیں سمجھتا۔ اس کی طرف جسے دیکھتا ہے یا اسکی طرف جسے نہیں دیکھتا

Marfat.com

اے خدا! ہمیں بلا میں نہ ڈال۔ اے خدا ہمیں اپنا قرب بلا آزمایش نصیب کر۔ اے خدا ہمیں قرب و لطف مانگتا ہوں
اے خدا قرب بلا بعد عطا کر۔ ہمیں تیری دوری اور بلا کا رنج اُٹھانے کی طاقت نہیں۔ ہمکو اپنا قرب بغیر آتش
آفات عطا فرما۔ اگر آفات کی آتش ضروری ہے تو ہم کو اسمیں اس سمندر کی طرح بنا جو آگ میں ہی انڈے
دیتا ہے اور اسی میں بچے نکالتا ہے اور وہ اُسے نہ ضرر دیتی ہے اور نہ جلاتی ہے۔ اسکو ہمپر ایسا بنا جیسا ابراہیم
خلیل علیہ السلام پر آگ کو بنایا۔ ہمارے گرد سبز گھاس اگا جیسا کہ تونے اُسکے گرد اگایا تھا۔ اور ہمیں سب چیزوں سے غنی کر
جیسا کہ تونے اسکو غنی کیا اور ہمیں اُنس کر اور ہمارا والی بن جیسا کہ تو اُسکا بنا۔ اور ہماری حفاظت کر جیسے کہ تونے اسکی
حفاظت کی۔ اے خدا قبول فرما۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رفیق کو راستے پر چلنے سے پہلے ہمسائے کو گھر
سے پہلے۔ انیس کو وحشت سے پہلے پرہیز کو مرض سے پہلے۔ صبر کو بلا سے پہلے رضا کو قضا سے پہلے طلب کیا۔ اے تابع
ابراہیم علیہ السلام سے رسم حاصل کر۔ آپکے قولوں اور فعلوں میں آپکی پیروی کرو۔ پاک ہے وہ جس نے بلا کے دریا
میں اُسپر لطف کی۔ اور بلا کے دریا میں اسکو تیرنے کی تکلیف دی اور خود مدد کی۔ اُسکو دشمن پر حملہ کرنے کی
تکلیف دی اور خود گھوڑے کیساتھ ہوا۔ اسکو بلند جگہ پر چڑھنے کی تکلیف دی اور اُسکی کمر اپنے ہاتھ میں لی۔ اسے
خلقت کو کھانا دینے کی تکلیف دی اور خرچ اپنے پاس سے دیا۔ یہ باطنی پوشیدہ عنایت ہے۔ اے بندہ! خدا کے آگے
اُسکے قدر و فعل کیوقت خاموش ہو تاکہ تو اس سے بہت سی عنائتیں دیکھے۔ کیا تونے جالینوس حکیم کے غلام کا ذکر
نہیں سُنا کہ وہ کس طرح عمداً گونگا۔ بیوقوف۔ اور خاموش بنا جبتک کہ حکیم کا سارا علم حفظ کر دیا۔ خدائے عزوجل
کی حکمت تیرے بیہودہ بکنے اور اس سے لڑنے اور اسپر اعراض کرنے کی حالت میں تیرے دل تک نہیں
آئے گی۔ اے خدا ہمکو موافقت اور ترک منازعت عطا کر۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی مرحمت فرما۔ اور دوزخ کے

گیارھوین مجلس

آپ نے (خدا آپسے راضی ہو) نویں ماہ شوال ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں نماز صبح کے
وقت فرمایا۔ اے قوم! خدا کو پہچان اور اُسسے جاہل نہ بن۔ خدا کی تابعداری کرو۔ اُسکی نافرمانی نہ کرو۔ اس سے
موافقت کرو۔ مخالفت نہ کرو۔ اُسکی قضا پر راضی رہو اور اُس سے نہ جھگڑو۔ خدائے عزوجل کو اسکی صنعت
سے پہچانو۔ وہ خالق۔ رازق۔ اول۔ آخر۔ ظاہر۔ باطن۔ قدیم۔ اول۔ دائم۔ ابدی۔ جو چاہتا ہے

Marfat.com

کرتا ہے۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ (جو کرتا ہے اس سے پوچھا نہیں جاتا اور وہ پوچھے جائیں گے) وہی غنی بنانیوالا۔ وہی فقیر کرنیوالا وہی زندہ کرنیوالا۔ وہی مارنیوالا۔ وہی عذاب دینے والا۔ ڈرانے والا امید کیا گیا ہے۔ اُس سے ڈرو۔ اُس کے غیر سے مت ڈرو۔ اُسی سے امید رکھو نہ اُس کے غیر سے اُسکی قدرت اور حکمت کیساتھ پھرو یہاں تک کہ قدرت حکمت پر غالب آجائے۔ اس سیاہی سے جو سفیدی پر ہے ادب سیکھو یہانتک کہ تمہارے اور اُس کے درمیان امر حائل حاصل ہوجائے۔ تم ان حدود شرع میں رخنہ ڈالنے سے جسکی طرف سخاشارہ کیا گیا ہے نہ نقصان پہنچا جاؤ گے۔ اس حال تک نہیں پہونچے مگر یگانے نیکبخت ہمارے سکے شرعی دائرہ سے خارج کردی جاتی تھا نہیں۔ اسکو وہی جانتا ہے جو اس میں داخل ہوا۔ تو صرف ظاہری صفت حاصلکرنیسے نہیں پہچانیگا۔ اپنے تمام کاموں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کمر باندھکر آپکے امر و نہی واطاعت میں ہوجاؤ۔ یہانتک کہ تمہیں آپ کیطرف فرشتہ بلائے پس اسوقت اجازت طلب کرو۔ اور داخل ہوجاؤ۔ ابدال کو ابدال اسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ خداوند عزوجل کے ارادے کیساتھ کوئی اور ارادہ نہیں رکھتے اور سکے اختیار کیساتھ کوئی اختیار نہیں رکھتے۔ ظاہری حکم کو مضبوط بناتے اور ظاہری اعمال کو بجالاتے ہیں پھر وہ ان اعمال میں جو انسے مختص ہیں پکے ہوجاتے ہیں جسقدر ان کے درجے اور مرتبے ترقی کرتے ہیں۔ اُسی قدر امر و نہی میں زیادہ ہوتے ہیں حتی کہ اس منزل تک پہنچ جاتے ہیں جسمیں امر و نہی کو گنجایش نہیں) بلکہ شرعی احکام انہیں اثر کرتے اور اُن کی طرف نسبت کیئے جاتے ہیں اور وہ کنارے پر ہیں۔ وہ ہمیشہ خدای عزوجل کیساتھ غائب رہتے ہیں امر و نہی کے وقت موجود ہوجاتے ہیں۔ اُنکی مخالفت کرتے ہیں تاکہ حدود شرع میں سے کوئی حد خراب ہوجائے۔ کیونکہ فرضی عبادتوں کا ترک کرنا کفر ہے اور ممنوعات کا اختیار کرنا گناہ۔ کسی حال میں کسی سے خدائی فرض ساقط نہیں ہوتا۔ اے بندے اُس کے حکم اور علم کے بموجب عمل کر۔ اور دائرے سے خارج نہ ہو عہد کو نہ توڑ دشمن سے ہر ایک نفس حرص شیطان۔ طمع دنیا سے لڑ۔ اور خدائے عزوجل کی امداد سے ناامید نہ ہو وہ تیرے استقلال سے تجھے میسر ہوگی۔ خدای عزوجل نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ (خدا صبر کرنیوالوں کے ساتھ ہے) اور فرمایا۔ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ (تحقیق خدا کا ہی گروہ غالب ہے) اور فرمایا وَالَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا (وہ لوگ جو ہماری رضا میں لڑے ہم انکو اپنی راہ بتائیں گے)

Marfat.com

خلقت کے پاس اسکا شاہد کرنے سے اپنے نفس کی زبان کو روک نفس اور تمام خلقت کا اللہ عزوجل کے لیے دشمن بن۔ اسکی اطاعت کا امر کر اور گناہ سے منع کر آنا گمراہی، بدعت، اور حرص کی تابعداری اور نفس کی موافقت سے روک۔ انکو اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی پیروی کا حکم کر اے قوم اللہ عزوجل کی کتاب یعنی قرآن کی عزت کر اور اُسکے سبب سے پیوند ہی تمہاری اور خدائے عزوجل کے درمیان اسکو مخلوق نہ بناؤ۔ خدائے عزوجل فرماتا ہے یہ میرا کلام ہے اور تم کہتے ہو کہ نہیں جس نے اللہ عزوجل کو نہ مانا اور قرآن کو مخلوق بنایا تو تحقیق خدائے عزوجل سے کفر کیا اور اس سے بیزار ہوا یہی قرآن تلاوت کیا گیا یہی پڑھا گیا یہی سنا گیا یہی دیکھا گیا یہی ہے جو مصحفوں میں لکھا گیا ہے۔ خدائے عزوجل کا کلام ہے حضرت امام شافعیؒ اور امام احمد حنبلؒ خدا اُن سے راضی ہو فرماتے تھے تمام مخلوق ہو اور جو اسکے ساتھ کہا گیا غیر مخلوق۔ دل مخلوق اور وہ جو اس میں ڈالا گیا غیر مخلوق۔ اے قوم قرآن کی تلاوت اور اسپر عمل کر نصیحت لو تم اس میں جھگڑتے۔ اعتقاد چند کلمے ہیں اور عمل بہت ہے۔ تم اُسپر ایمان لاؤ۔ اپنے دلوں سے تصدیق کرو اور اعضاؤں سے عمل کرو۔ اسمیں مشغول رہو جو تمکو مفید ہو۔ ناقص کمینی عقلوں کی طرف توجہ نہ کرو۔ اے قوم! منقول یعنی قرآن عقل سے رد نہیں ہو سکتا نص قیاس سے متروک نہیں ہوتی۔ گواہوں کو چھوڑ کر صرف دعوی پر نظر کر۔ لوگوں کے مال صرف دعوے کے ساتھ بغیر شہادت کے نہیں لیے جاتے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَوْ اُخِذَ النَّاسُ بِدَعَاوِیْهِمْ لَادَّعٰی قَوْمٌ دِمَاءَ قَوْمٍ وَاَمْوَالَهُمْ لٰکِنِ الْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ۔ (اگر لوگ صرف دعوے سے مواخذہ کیے جائیں تو البتہ ایک قوم دوسری پر خون و مال کا دعوی کرے لیکن مدعی کے لیے شہادت کا لانا ضروری ہے اور سوگند منکر کیلئے ہے) زبان عالم دانا اور دل جاہل مفید نہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا اَخْوَفُ
اُمَّتِیْ مِنْ مُنَافِقٍ عَلِیْمِ اللِّسَانِ (اپنی امت پر زیادہ خوف مجھکو تیز زبان منافق سے ہی) اے عالموں سے جاہلو اے حاضرین اے غائبین! خدائے عزوجل سے حیا کرو۔ اپنے دل ان کے ساتھ اسکی طرف دیکھو اسکے لیے ذلیل ہو جاؤ۔ اسکی تقدیر کے موافق ہمیشہ رہو جاؤ اور اسکو اُس کی نعمتوں پر شکر کرنے کے ساتھ لازم پکڑو اسکی عبادت میں روشنی لاؤ سے لاؤ یعنے رات دن

Marfat.com

جب یہ تم سے یقینی ہو جائے تو خدا کی طرف سے تمہیں بزرگی اور عزت اور جنت دنیا اور آخرت میں ملجائیگی
ای بندے! کوشش کرتا کہ دنیا میں کوئی ایسی چیز نہ رہے جس سے تجھکو محبت ہو جب یہ تجھ میں کامل ہو جائیگا
تو تجھے ایک لحظہ بھی نفس کے حوالہ میں چھوڑا جائیگا، اگر تو بھلائیگا تو یاد دلایا جائیگا۔ اور اگر غافل ہوگا تو ہشیار
کیا جائیگا خلاصہ یہ کہ تجھے غیر کی طرف دیکھنے نہ دیگا جس نے اسکا ذائقہ لیا اُسنے خدا کو پہچان لیا، جو جنس خلقت میں سے
یگانے ہیں۔ خلقت کی طرف مائل ہونا پسند نہیں فرماتے۔ ای منافقوں! آفتیں اور مصیبتیں تمہارے دلوں کے
ٹھہرا ہوئی ہیں۔ خدا کے دوست جب دلوں کی آنکھوں سے خدائے عزوجل کے غیر کو دیکھتے ہیں تو خدا کی طرف مائل ہوتے
اور اسکے آگے گرتے۔ اور خلقت سے اندھاپن ظاہر کرتے اور اسپر اعتراض کرنیسے زبانوں کو تھامتے ہیں
اپنی سلامتی صرف کر دیتے ہیں پس ان کے دن اور راتیں اور مہینے اور سال بدلجاتے ہیں۔ اور ایک ہی
حالت میں رہتے ہیں۔ خدائے عزوجل سے پھرتے نہیں۔ وہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے زیادہ عقلمند ہیں۔ اگر تم
انکو دیکھو تو کہو کہ دیوانے ہیں۔ اور اگر وہ تمکو دیکھیں تو دیکھیں کہ یہ سب لوگ قیامت کے روز پر ایمان نہیں
لاتے انکے دل خدائے عزوجل کے سامنے غمگین اور شکستہ ہیں وہ ہمیشہ خوفناک اور ترسان رہتے ہیں جسوقت
وہ اسکے جلال وجمال کو بے دون کو ان کے دلوں پر کھولتا ہے انکا خوف زیادہ ہوتا ہے۔ قریب ہے کہ ان کے
دل پھٹ جائیں اور اُن کے جوڑ الگ ہوجائیں۔ پس جب ان سے یہ حال دیکھتا ہے تو اپنی رحمت اور رجا کے
اور لطف کے دروازے کھولدیتا ہے اور اُن کو آرام پہونچاتا ہے۔ میں سوائے آخرت کے طالبوں اور خدا کے
طالبوں کے اور کو دیکھنا پسند نہیں کرتا لیکن دنیا اور خلقت اور نفس اور حرص کے طالبوں کو کیا کروں مگر یہ کہ
انکا علاج کرنے کو ... چاہتا ہوں اسلیے کہ وہ مریض ہیں اور مریض پر سوائے طبیب کے اور کوئی صبر
نہیں کرتا۔ ... مجھسے اپنا حال پوشیدہ رکھتا ہے حالانکہ وہ پوشیدہ نہیں رہتا مجھے معلوم ہو جاتا
ہے کہ آیا تو آخرت کا طالب ہے یا دنیا کا طالب ہے۔ یہ ہوس جو تیرے دل میں ہے تیری پیشانی پر لکھی ہوئی ہے تیرا
باطن تیرے ظاہر میں ہے۔ یہ دینار جو تیرے ہاتھ میں ہے کھوٹا ہے اسمیں نصف دانگ سونا اور باقی چاندی ہے
تجھے ظاہر نہ کرنے سے کیا ہوگا کہ مینے اس جیسے بہت دیکھے ہیں۔ میرے حوالہ کر اور اسمیں مجھے اختیار دے
تاکہ میں اسے پگھلاؤں اور اسمیں جسقدر سونا ہے اسکو الگ کروں اور باقی کو پھینکدوں۔ تھوڑا کھرا بہت کھوٹے

Marfat.com

افضل ہے مجھے اپنے دنیا پر اختیار دے میں سکہ لگا ہوا ہوں اور میرے پاس اُسکے آلات ہیں یا و نفاق ہے توبہ کرادو اس کا اپنے نفس پر اقرار کرنیسے شرم کر کیونکہ اکثر مخلص پہلے منافق تھے اسیواسطے انہوں نے کہا فرمایا خدا تعالیٰ اُنپر رحمت کرے۔ اخلاص کو نہیں پہچانتا مگر ریا کار۔ وہ نہایت ہی کمیاب ہے جو اول سے آخر تک مخلص ہو۔ بچے پہلے پہل جھوٹھ بولتے اور مٹی اور نجاست سے کھیلتے اور اپنے نفس کی بلا کتوں میں ڈالتے اور اپنے والدین کے پاس سے چراتے اور چغلی کھاتے ہیں اور جب اُن کو عقل آتی ہے تو آہستہ آہستہ چھوڑ دیتے ہیں۔ والدین کا اور استادوں کا ادب کرتے ہیں جس کے لئے خدا بہتری کا ارادہ کرتا ہے وہ پہلی حالت کو ترک کر دیتا ہے اور جس سے بدی کا ارادہ کرتا ہے وہ اپنی پہلی حالت پر رہتا ہے پس دنیا و آخرت میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ خدائے عزوجل نے دوا اور بیماری بنائی گناہ بیماری اور بندگی دوا ظلم بیماری اور عدل دوا خطا بیماری اور صواب دوا۔ خدائے عزوجل کی مخالفت بیماری گناہوں کی مستی سے توبہ کرنا دوا ہے۔ تیرے لئے دوا تب کامل ہوگی جب دل سے خلقت کو علیحدہ کرے اور دل کو خدائے عزوجل سے لگائے اور اسکی طرف بلند کرے وہ آسمان پر ہو اور تیری روح اور جسم زمین پر معرفت میں دل کو خدائے عزوجل پر لگائے اور حکم کی تابعداری میں خلقت کیساتھ شریک رہے۔ اسکی کسی خدمت میں اُنکی مخالفت نکرے تاکہ اُسکی اور انکی تجھپر کوئی حجت ہو۔ باطن میں صرف خدائے عزوجل سے ملا رہے ظاہر میں خلقت کے ساتھ۔ بالکل اپنے نفس کو حکم نکرنے دے اپنے نفس پر سوار ہو جا نہیں تو وہ تجھپہ سوار رہیگا۔ اسکو پچھاڑ نہیں وہ تجھکو پچھاڑیگا اگر وہ خدائے عزوجل کی عبادت میں جو تو چاہتا ہے تیری اطاعت نکرے تو اُسے بھوکہ پیاس ذلت پہنچی اور ایسی جگہ میں خلوت کرنیسے جہاں کوئی خلقت انیس نہو کوڑوں سے مزا دے۔ اسے کوٹھے سے علیحدہ نہ کرتا وقتیکہ ... کرے اور ہر وقت خدائے عزوجل کی عبادت میں لگا رہے۔ پس جب ... عذاب کو اٹھائے اسکو عتاب کرتا رہ کہ آیا تو نے ایسا اور ایسا نہیں کیا۔ اسکو بنا دو افق بنائے حتیٰ کہ وہ ہمیشہ شکستہ رہے۔ صرف انہیں باتوں کے ساتھ تو خدا کی مراد طلب کریگا اور اس سے موافقت کرنے اور اوسکے گناہوں کو ترک کرنے پر مدد دیگا۔ تیرا ظاہر و باطن ایک ہو جائیگا

Marfat.com

غیر سے نہ ڈرتا اور نہ اُمید رکھتا ہے۔ اُسکے دل و باطن میں قوت عطا کی گئی ہے مومنون کے دل خدائے عزوجل کیطرف کیونکہ قوی نہون حالانکہ وہ اُسکی طرف رجوع کیے گئے ہیں۔ وہ ہمیشہ اوسکے پاس رہتے ہیں اُنکے دل اُنکے پاس ہیں اور اُنکے جسم زمین پر ہیں۔ فرمایا خدائے عزوجل نے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ (اور تحقیق وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں) وہ اپنے کنبے اور اہل زمانہ پر برگزیدہ کیئے جاتے ہیں۔ اُنکی حقیقتین متمیز اور اُنکے وجود روشن کیئے جاتے ہیں۔ اسیواسطے وہ خلقت سے متنفر اور دنیا کے محبوبات سے روگردان ہیں۔ وہ آگے چلدیئے اور پیچھے اُنکے گھاس پانی رکھی ہے وہ واپس نہیں آینگے۔ وحدت سے مانوس ہوگئے ہیں اُنھون نے ویرانہ اور دریاؤن کے کنارے اور جنگلون اور میدانون کو اختیار کیا ہے آبادیون کو چھوڑ دیا ہے۔ جنگلون کی گھاس پات کھاتے اور تالابون سے پانی پیتے ہیں وحشیون کی طرح بنجاتے ہیں۔ اُسوقت اُس سے قریب اور مانوس ہوجاتے ہیں۔ اُنکے جسم رسولون۔ صدیقون۔ شہیدون کے اجسام کے ساتھ واقف ہیں اور باطن خدائے عزوجل کے ہمراہ ہیں وہ ہمیشہ راتدن خدمت میں کہڑے خلوت اور راحت کے مشتاق خدائے عزوجل کی اُنس سے خوش ہیں۔ ای غلام ! شہری اور کڑواپن اور صلاح و فساد اور کدورت و صفائی ضروری ہے۔ اگر تو کلی صفا کو چاہتا ہے تو دل کے ساتھ خلقت سے علیحدہ ہو اور اُسے خدائے عزوجل کے ساتھ ملا۔ دنیا سے علیحدہ ہو اور اپنے اہل کو چھوڑ۔ اور اُنکو خدائے عزوجل کے سپرد کر۔ اپنے دلکو کل مخلوقات سے پھیر کر اور آخرت کے دروازے کے قریب ہو۔ پہر اس مین داخل ہو اگر تو اس میں اپنے رب عزوجل کو نہ پائے تو اس سے بھاگ کر اسکا قرب تلاش کرتے ہوئے باہر آجا جب تو اُسے پالیگا تو ساری صفائی اُسکو [illegible] خدائے عزوجل کا محب اُسکے سوا کیا کرسکتا ہے جنت درجات کے طالبون تاجرون [illegible] دنیا [illegible] والون کا گھر ہے۔ اسیواسطے خدائے عزوجل نے فرمایا۔ وَفِیْھَا مَا تَشْتَھِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ (اس مین وہ چیزیں ہیں جنکو جی چاہتے اور جنسے آنکھین لذت پاتی ہیں) دل کا باطن کا- [illegible] فرمایا جنت کثرت سے روزے رکھنے والون۔ کثرت نماز پڑھنے والون۔ شہوتون اور لذتون کو چھوڑنے والون کا گھر ہے جنھون نے روزہ رکھے روزے کے بدلے۔ باغ کو باغ کے بدلے۔ گھر کو

Marfat.com

گھر کے بدلے خریدا ہین تم سے عمل چاہتا ہون بغیر کلام کے ۔عارف خدا کیلیئے عمل کرنیوالا ۔اہرن کی مانند ہے
جنپر لوہا کوٹا جاتا ہے اسمین کلام نہیں ۔زمین کی طرح لوگ اُسپر چلتے ہیں اور بدلتے اور تغیر پذیر ہین لیکن
وہ گونگے ہیں ۔وہ لوگ خدای عزوجل کے غیر کو نہ دیکھتے اور نہ اُسکے سوا کیکی سُنتے ہیں اُنکے دل بغیر زبان کے
خود اپنے اور اپنے غیر کا آلہ مقیاس ہین ہمیشہ اسیطرح رہتے ہیں اور جب خدا انکو اُٹھانا چاہتا ہی تو دل کو
زبان بنا دیتا ہے کہ گویا وہ بھنگ پلائے گئے ہیں ۔خدا اُنکو اپنی طرف مہربانی اور رحمت کا ہاتھ بڑھا کر لیتا ہے
اُنکو اپنے لیئے بناتا اور اپنے لیئے اُٹھاتا ہے نہ اور کے لیئے ۔اُنکو اپنے لیئے بناتا ہے جیسے کہ موسیٰ علیہ السلام
کو بنایا جسوقت کہا وَاصۡطَنَعۡتُكَ لِنَفۡسِيۡ میں نے تجھے اپنے لیئے برگزیدہ کیا لَيۡسَ كَمِثۡلِهٖ شَيۡءٌ وَّهُوَ السَّمِيۡعُ
الۡبَصِيۡرُ (اُسکی مانند کوئی چیز نہین اور وہ سُننے والا اور دیکھنے والا ہے) راحت میں رنج ۔اُنس میں
وحشت نعمت میں نقمت خوشی بے بغض شیرینی بے تلخی ۔ملک بے زوال ۔بنا هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ
(اسجگہ خدا سچے کی ولایت ہے) جو شخص اسحالت کو پہنچا اوسیکے لیئے راحت جلدی آتی ہے ۔لیکن جسطرح کہ تو
ہیں تو ہے دنیا میں راحت نہ پائیگا اسلیئے کہ دنیا کدورت اور آفات کا گھر ہے مجھے اُسکا نکالنا ضروری
ہے ۔اسکو اپنے دل اور ہاتھ دونون سے نکال ۔اگر اسپر تجھے طاقت نہیں تو ہاتھ میں رکھ اور دل سے
نکال ۔پس جب تقویت پکڑ جائے تو ہاتھ سے نکال ڈال ۔اور فقیرون اور مسکینون کو جو خدا عزوجل
کے عیال ہیں بخشدے ۔اور باوجود اُسکے جو کچھ اس میں تیرا قصور ہے تجھسے قوت نہوگا ۔یہ ضرور ہے کہ
خواہی تو غنی یا فقیر یا زاہد یا راغب ہو دل کی بزرگی باطن کی صحت اور صفائی سے ہے اور وہ علم پڑھنے اور
اُسپر عمل کرنے اور عمل میں اخلاص اور حق عزوجل کی صادق طلب سے حاصل ہوتی ہے ۔۔۔
تو نے نہیں سُنا ۔فقیہ بن ۔پھر عزلت اختیار کر ۔پہلے ظاہری فقہ کا فقیہ بن
اس ظاہر پر عمل کر حتی کہ تجھے عمل اس علم کے نزدیک کرے جسکو تو نے نہین پڑھا ۔یہ ظاہری علم ظاہر کی
روشنی اور باطنی علم باطن کی روشنی ہے وہ تیرے اور خدا عزوجل کے درمیان روشنی ہے جسوقت تو اپنے
علم پر عمل کرے تو تیرا راستہ خدائی عزوجل کے قریب ہو جاتا ہی اور تیرے اور اُسکے درمیان دروازہ فراخ
ہوتا ہی اور دروازہ کا وہ کواڑ جو تجھسے مختص ہی کھل جاتا ہی (رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنۡيَا حَسَنَةً وَّفِي الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً

Marfat.com

غیبت سے بچو وہ نیکیوں کو ایسا کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ نجات یافتہ کبھی اسکی عادت نہیں ڈالتا اور جو غیبت کرنے والا ہو رسوا ہوا اور اسکی عزت لوگوں کی نظر میں کم ہو جاتی ہے شہوت کیساتھ نظر کرنے سے بچو کیونکہ وہ تمہارے دلوں میں گناہ کا بیج ڈالتی ہے۔ اور اسکا انجام دنیا و آخرت میں اچھا نہیں اور جھوٹی سوگند کھانے سے بچو وہ شہروں کو ویران کر دیتی ہے۔ مال و دین کی برکت جاتی رہتی ہے تجھ پر افسوس جھوٹی سوگند کھا کے اپنے مال کو رواج دیتا اور دین کا خسارہ اٹھاتا ہے۔ اگر تجھے عقل ہو تو جان لے کہ درحقیقت تو خسارہ ہی اٹھاتا ہے۔ خدا کی قسم اس شہر میں ایسا اسباب نہیں اور دنیا میں کسی اور کے پاس ہے، خدا کی قسم کہ اتنے کا ہے اور مجھے اتنے اور اتنے میں پڑا ہے۔ حالانکہ تو اپنے کلام میں جھوٹا ہے پھر جھوٹی شہادت دیتا ہے اور خدائے عزوجل کی قسم کہتا ہے کہ میں سچا ہوں جلدی ہی تو اندھا کیا جائیگا۔ خدائے عزوجل تم پر رحم کرے اوس کے سامنے مودب بنو جو شخص آداب سے مودب نہ ہوا تو قیامت کو اسے آگ مودب بنائیگی۔ آپ سے کسی نے سوال کیا کہ جس میں پانچوں خصلتیں یا ان میں سے کوئی ایک ہو ہم اوسکے روزہ اور نماز کے بطلان کا دعویٰ لگا دیں یا نہیں آپنے جواب میں فرمایا۔ اسکا روزہ اور نماز باطل نہیں لیکن یہ ترہیب بطور وعظ و تخویف ہے ای بندے؟ شاید کل کے آنے تک تو روئے زمین سے معدوم اور قبر میں موجود ہوگا اور شاید کہ یہ ابھی دوسری ہی ساعت میں واقع ہو جائے۔ یہ غفلت کیسی ہے تمہارے دل کیسے سخت ہیں۔ کیا تم پتھر ہو۔ میں یہی کہتا ہوں اور میرے سوا اور بھی کہتے ہیں اور تم اسی حالت میں ہو۔ تم پر قرآن تلاوت کیا جاتا ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور سابقین کے قصص پڑھے جاتے ہیں اور تم عبرت نہیں پکڑتے اور نہ گناہوں سے کنارہ کرتے ہو اور نہ تمہارے اعمال بدلتے ہیں۔ جو شخص کسی ایسی جگہ میں حاضر ہو جہاں وعظ ہو رہا ہو اور نصیحت نہ پکڑے حالانکہ وہ اسکے قابل ہے تو وہ بہت ہی برا ہے۔ ای غلام؟ خدائے عزوجل کے دوستوں کی حقیر کرنا خدائے عزوجل کو نہ پہچاننے کی وجہ سے ہے تو کہتا ہے۔ کہ یہ لوگ تہمت زدہ ہیں وہ کیوں ہمارے ساتھ نہیں رہتے کیوں ہمارے پاس نہیں بیٹھتے تو یہ نفس کو نہ پہچاننے کی باعث کہتا ہے۔ تجھے اپنے نفس کی پہچان نہیں۔ تجھے لوگوں کے درجوں کی شناخت نہیں۔ دنیا اور اسکے انجام کو نہ پہچاننے کے سبب تو آخرت کی قدر کو نہیں جانتا اور آخرت کو

نہ جاننے کی وجہ ہے۔ خدائے عزوجل کو بھولتا ہے۔ اے دنیا میں مشغول رہنے والے۔ جلد ہی دنیا و آخرت میں تجھکو نقصان اور شرمندگی حاصل ہوگی۔ قیامت کے روز یہ شرمندگی ظاہر ہوگی وہ نقصان اور ندامت اور شرمندگی اور حسرت کا دن ہے۔ آخرت کے آنے سے پہلے اپنے نفس سے محاسبہ کر اور خدائے عزوجل کے حلم اور کرم سے جو تجھ پر ہے مغرور نہ ہو تو گناہوں اور قصوروں اور لوگوں پر ظلم کرنے سے بہت ہی بدتر حال میں ہے گناہ کفر کو اسطرح زیادہ کرتے ہیں جیسے کہ تپ موت کو قریب کرتی ہے۔ موت سے پہلے فرشتہ کے آنے سے پہلے توبہ کر جو ارواح کے قبض کرنے پر موکل ہے۔

اے جوانو؟ توبہ کرو کیا تم نہیں دیکھتے کہ خدائے عزوجل تم کو مصیبتوں میں مبتلا کرتا ہے تاکہ توبہ کرو۔ اور تم خیال نہیں کرتے اور گناہوں پر اصرار کرتے ہو۔ اس زمانہ میں کوئی سوائے ایکانوں کے مبتلا نہیں کیا جاتا۔ جو مجھ پر بچ ہے نہ نعمت۔ گناہوں کی شامت ہے نہ درجات۔ اور کرامات کی زیادتی۔ صوفیا ابتلا کیے جاتے ہیں تاکہ اُن کے درجے اُنکے مالک کے پاس بڑھ جائیں وہ اسکے ساتھ صبر کرتے ہیں کیونکہ وہ اسکی قربت کے طلبگار ہیں جب یہ ان میں کامل ہو جاتے ہیں تو کامل شہنشاہ ہو جاتے ہیں اور جب یہ پورا ہو تو وہ یقین کر لیتے ہیں کہ ہم ہلاک ہوئے اے خدا ہم تیرے بندوں کے وسیلے سے تیرا قرب اور تیرا دیدار دنیا و آخرت میں مانگتے ہیں۔ دنیا میں دلوں کے ساتھ اور عقبیٰ میں آنکھوں سے دیدار دکھا۔

اے قوم خدائے عزوجل کی رحمت اور کشائش سے ناامید نہ ہو۔ وہ تم سے قریب ہے اس سے ناامید نہ ہو تحقیق صانع خدا ہے لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا (شاید کہ خدا اسکے بعد کوئی اور امر ظاہر کرے) بلا سے نہ بھاگ کیونکہ بلا صبر کے ساتھ ہر ایک نیکی کی بنیاد ہے۔ نبوت، رسالت، ولایت، معرفت، محبت کی بنیاد بلا ہے۔ جب تو بلا پر صبر نہ کرے تو تیری بنیاد نہیں۔ عمارت کے لئے بغیر بنیاد کے ثبات نہیں کیا تو نے کسی گھر کو زمین سے بلند ہوا پر قائم دیکھا ہے۔ بلا اور آفات سے تو اس لئے بھاگتا ہے کہ تجھے ولایت اور معرفت اور خدائے عزوجل کے قرب کی حاجت نہیں صبر کر اور عمل کر تاکہ تو باطن اور دل اور روح کے ساتھ خدائے عزوجل کے قرب کے دروازے تک سیر کرے۔ علماء اولیاء ابدال نبیوں کے وارث ہیں۔ انبیاء دلال ہیں اور یہ ان کے سامنے منادی کرنے والے ہیں۔ مومن خدائے عزوجل کے

وہ تیرے موافق بنجائیگا۔ بغیر مخالفت کے عبادت کریگا۔ شکر ہوگا بغیر ناشکری کے ذکر ہوگا۔ بغیر نسیان
کے خیر ہوگا۔ بغیر شر کے۔ تیرے دل کو نجات نہیں جب اس میں اللہ کے سوا کوئی اور ہو۔ اگر تو ہزار سال
تک سجدہ کرتا رہے اور دل سے غیر کی طرف متوجہ ہووے تو تجھکو مفید نہیں ہوگا۔ اسکی کوئی عاقبت
نہیں جو اللہ عزوجل کے غیر سے محبت رکھتا ہے۔ تجھے اسکی محبت کی سعادت حاصل نہ ہوگی جب
تک سبکو معلوم نکرے اور چیزون سے بیزاری کا اظہار تجھے کیا فائدہ دیگا جب دل سے تو انپر متوجہ ہے
کیا تو جانتا نہیں کہ خدائے عزوجل سبکے سینون کا علم رکھتا ہے۔ تجھے شرم نہیں آتی زبان سے کہتا ہی
ہیں نے اللہ پر توکل کیا اور تیرے دلمین غیر خدا ہے۔ ای غلام! خدائے عزوجل کے حکم پر مغرور نہو
اوسکی گرفت نہایت سخت ہے۔ ان عالمون نے خدائے عزوجل سے جاہل ہیں وہ ہو گا نہ کہا۔ وہ اللہ
عزوجل کے حکم کے عالم ہین اور اوسکی ذات سے جاہل۔ لوگونکو کام کرنے کا امر کرتے ہیں اور خود نہیں
کرتے۔ لوگوں کو منع کرتے ہیں اور خود نہیں رکتے۔ خدائے عزوجل کیطرف بلاتے ہیں اور خود اس سے
بھاگتے ہیں گناہون اور قصوون سے اوسکا مقابلہ کرتے ہیں۔ انکے نام میرے پاس تحریر کیئے ہوئے
لکھے ہوئے شمار کیے ہوئے ہیں۔ ای خدا ہمپر اور انپر لطف فرما اور ہم سبکو اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اور ہمارے باپ ابراہیم علیہ السلام کے طفیل بخش۔ ای اللہ ہم میں سے ایک دوسرے پر مسلط کر اور ہم
ایکدوسرے سے نفع عطا کر۔ اور ہم سبکو اپنی رحمت میں داخل کر۔ آمین۔

بارہوین مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) دوسری ماہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ ہجری اتوار کی روز
صبح کیوقت رباط میں فرمایا ای بندے! تیری ارادت خدای عزوجل کے لیے ٹھیک نہیں ورنہ تو اسکو
چاہتا ہے اسلیئے کہ جو خدای عزوجل کی ارادت کا دعوی کرتا اور اسکے غیر کو طلب کرتا ہی اسکا دعوی
باطل ہے۔ دنیا کے مریدوں میں کثرت ہے اور آخرت کے مریدون میں کمی۔ اور خدائے عزوجل کے م
اور اسکی ارادت میں سچے انسے بھی کم۔ وہ کمی اور نہ پائے جانیمیں کبریت احمر (یعنی سرخ گندھک) کی
وہ شاد و نادر ہیں۔ اُن میں پایا جانا ایسا مشکل ہے وہ قبائل کے سردار ہیں زمین کے بادشاہ میں وہ شہروں
اور اوسمیں رہنے والون کے حاکم ہیں انہیں کے طفیل خلقت سے بلا دور ہوتی ہے اور انھیں کے طفیل

Marfat.com

بارش ہوتی ہے۔ انکے طفیل ہی خدا آسمان سے بارش نازل فرماتا ہے اور انھیں کے طفیل زمین سے پھل پھول وغیرہ اگاتا ہے۔ ابتداء حال میں ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ۔ ایک شہر سے دوسرے شہر۔ ایک ویرانے سے دوسرے ویرانے میں بھاگتے ہیں جب کسی جگہ میں مشہور ہوجاتے ہیں تو وہاں سے چلے جاتے ہیں سبکو چھوڑ دیتے ہیں دنیا کی امیدیں اوس کے مستحقوں کو دیتے ہیں۔ ہمیشہ ایسے ہی رہتے ہیں حتی کہ انکے گرد قلعے تیار ہوجاتے اور انکے دلوں کی طرف نہریں بہتی اور خدائے عزوجل کی طرف سے انکو لشکر گھیر لیتے ہیں ہر ایک حراست میں ہوتا ہے۔ پس عزت دیئے جاتے ہیں اور حفاظت کیے جاتے ہیں اور خلقت پر حاکم بنائے جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ عقلوں سے خارج ہے پس اسوقت خلقت پر انکو توجہ کرنا فرض ہوتا ہے وہ طبیبوں کی طرح ہوتے ہیں اور باقی مخلوقات مریضوں کی طرح۔ تجھ پر افسوس۔ تیرا دعوی ہے کہ تو انہیں سے ہے۔ تجھ میں انکی کونسی علامت ہے خدائے عزوجل کے قرب اور انس کی علامت کیا ہے خدائے عزوجل کے نزدیک تیرا کونسا مرتبہ اور مقام ہے ملکوت اعلیٰ میں تیرا نام اور لقب کیا ہے تو اپنا دروازہ ہر ایک رات کس پر بند کرتا ہے۔ تیرا طعام و شراب مباح ہے یا خالص حلال ہے۔ کیا دنیا و آخرت یا حق عزوجل کے قرب کا ہم بستر ہے۔ تنہائی میں تیرا انیس کون ہے خلوت میں تیرا ہم مجلس کون ہے؟ اے دروغگو! خلوت میں تیرا انیس تیرا نفس اور شیطان اور ہوا و دنیا ہے انکا ہے اور جلوت میں شیاطین الانس برے ہمنشین اور بیہودہ بکنے والے ہیں۔ یہ ایسی شے ہے جو بیہودہ بکنے اور نرے دعوے سے حاصل نہیں ہوتی اسمیں تیرا کلام ہوائے نفسانی ہے تجھے فائدہ مند نہیں تجھے گونگا ہونا چاہیئے۔ اور تجھے خدائے عزوجل کے سامنے گمنامی اور بے ادبی کو چھوڑ دینا لازم ہے۔ اور اگر اس میں تجھکو کلام کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہیں تو تیرا کلام اس سے اور اسکے اہل کے ذکر سے تبرک حاصل کرنے کے لیے ہونا چاہیئے۔ نہ اسطرح کہ تو ظاہر میں دعوی کرے اور تیرا دل اس سے خالی ہو جیسا کہ باطن اسکے موافق نہ ہو۔ کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں سنا ما صام من ظل یاکل لحوم الناس (جس نے لوگوں کا گوشت کھانا شروع کیا وہ روزہ دار نہیں، حالانکہ آپ نے (خدا کی رحمت اور سلام ہو) بیان فرما دیا ہے کہ روزہ صرف طعام و شراب و جماع کا ترک کرنا نہیں جبتک کہ انکے ہمراہ گناہوں کا ترک نہ پایا جائے۔

Marfat.com

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (اے ہمارے خدا ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا)

تیرہویں مجلس (ہم اپنے خدا آپ سے راضی ہو) چوتھی ماہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ ہجری منگل کے روز عشا کے وقت مدرسہ میں فرمایا۔ اے عزیز! آخرت کو دنیا پر مقدم کر دونوں میں فائدہ حاصل کرے گا اور جب تونے دنیا کو آخرت پر مقدم کیا تو دونوں میں نقصان اُٹھائے گا۔ یہ تیرے لیئے عذاب ہے تو کس طرح اسمیں مشغول ہے جسکا تجھے حکم نہیں جب تو دنیا میں مشغول نہ ہے تو خدای عزوجل تیری مدد کریگا۔ اور اس سے نصیبہ لینے کی وقت تجھے توفیق نصیب کریگا اور جب تو اس سے کچھ لیگا تو اسمیں برکت رکھدیگا۔ مومن اپنے دنیا و آخرت کے لیئے عمل کرتا ہے۔ دنیا کیلئے بقدر ضرورت کام کرتا ہے اور اسی پر قناعت کرتا ہے اس سے زیادہ حاصل نہیں کرتا۔ جاہل کا ارادہ دنیا اور عارف کا کل ارادہ آخرت پھر مولی ہوتا ہے۔ جب تیرے پاس دنیا کی ایک روٹی ہو اور تیرا نفس تجھسے منازعت کرے اور شہوت غالب ہو تو اسوقت اسکی طرف دیکھ جسکو پاؤ نان پر قدرت نہیں اسلیئے کہ تحقیق تجھے نجات نہیں جبتک کہ تو اپنے نفس کو خدائی راہ میں مقبوض اور دشمن نہ جانے صدیق ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ انہیں سے ہر ایک قبول اور صدق کی خوشبو دوسرے سے سونگھتا ہے۔ اے خدای عزوجل اور اسکے صادق بندوں سے پھرنے والے اور خلقت پر بڑھنے والے اور انکو شریک ٹھرانیوالے تو انکی طرف کبتک بڑھے گا وہ تجھے کیا فائدہ دینگے انکے ہاتھ میں ضرر۔ نفع عطا و منع کچھ نہیں۔ انکے اور باقی پتھروں کے درمیان نفع و ضرر پہنچانے میں کچھ فرق نہیں مالک ایک ہی۔ ضار ایک نافع ایک چلانے والا اور ٹھیرانے والا ایک غالب مسخر ایک دینے والا ایک نہ دینے والا ایک خالق رازق وہی اللہ عزوجل ہے۔ وہ قدیم اور ازلی ابدی ہے۔ وہ پیدائش سے پہلے موجود تھا۔ باپ دولتمندوں سے پہلے۔ وہ آسمانوں زمینوں اور اون چیزوں کا جو انمیں ہیں اور جو انکے درمیان ہیں پیدا کرنے والا۔ اُسکی کوئی مثال نہیں وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اے اللہ کی مخلوق تم پر افسوس ہے تم اپنے خالق کو جیسا چاہیے نہیں پہچانتے۔ اگر قیامت کے روز خداوند عزوجل کے پاس مجھے کوئی درجہ عطا ہوا تو میں تم سبکے اول سے آخر تک بوجھ اوٹھاؤنگا۔ اے پڑھنے والے صرف پڑھنے پر خدا اور باشندگان ارض و سما سے جو شخص اپنے پڑھے پر عمل کرتا ہے اسکے اور خدائے عزوجل کے

Marfat.com

درمیان دروازہ کھل جاتا ہے جسکے ذریعہ وہ اسکے دل پر ظہور فرماتا ہے۔ لیکن ای عالم تو بیہودہ قیل و قال اور جمع مال میں مشغول ہے علم پر عمل کر جیسے پھرا ہوا ہیں یقیناً تو نے صرف صورت حاصل کی ہے نہ حقیقت جب اللہ جلشانہ اپنے بندوں میں سے کسیکے لئے بہتری کا ارادہ کرتا ہے تو اُسے علم عطا کرتا ہے پھر اسکو عمل اور اخلاص کا الہام کرتا ہے اور اسکے ذریعہ سے اسے اپنے قریب کرتا اور اپنا مقرب بناتا اور معرفت عطا کرتا اور دلی اور باطنی علم کی تعلیم کرتا ہے اور وہ اسکے سوا اسے پسند فرماتا ہے اور اسے برگزیدہ کرتا ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور فرماتا ہے کہ میں نے تجھے اپنے لیے برگزیدہ کیا ہے نہ اور کے لئے نہ شہوتوں نہ لذتوں اور نہ خواہشات کے لئے نہ زمین کے لیے نہ جنت کے لیے نہ نار کیلئے نہ ہلاکت کے لیے بلکہ کے لیے مجھ سے تجھے کوئی چیز مقید نہ کریگی اور نہ میرے سوائے تجھے کوئی شغل مشغول کرے گا نیکوی صورت تجھے اسیر بنائے گی اور نکوئی مخلوق مجھ سے تجھکو حجاب میں ڈالیگی اور نہ تجھسے کوئی خواہش تجھے غنی کریگی ای بندے! اُس گناہ پر جو تجھسے صادر ہوا خدائی عزوجل کی رحمت سے نا امید نہ ہو بلکہ اپنے دین کے جامہ کی نجاست توبہ کے پانی سے دھو ڈال اور اسپر ثابت رہ اور اسکو اخلاص اور معرفت کی خوشبو سے خوشبودار اور معطر بنا۔ اس منزل سے جس میں تو ہے [illegible] توجہ کرے دوزخ تیرے گرد اور تکلیفیں تیرا ارادہ کرتی ہیں [illegible] دل سے آہ طبیعت اور شہوت اور ہوا سے طعام [illegible] بغیر [illegible] دل کو [illegible] اپنے قرآن [illegible] پھر [illegible] اور گواہ یعنی اپنے دل اور وصل الٰہی کو طلب کر جب قرآن و حدیث اور [illegible] تو تجھے اپنے اللہ عزوجل کے فعل اور کا انتظار کر [illegible] کے وقت [illegible]

کہ وہ لکڑیاں چنتا ہے اور یہ معلوم نہیں کہ ہاتھ میں کیا آتا ہے۔ [illegible]

زینت اور آرزو اور تکلیف اور بناوٹ سے حاصل نہیں ہوتا لیکن [illegible] گیا اور عمل اسکی تصدیق کرتا ہے۔ کونسا علم [illegible] صرف واردات [illegible] ہو

ای غلام! عافیت کی طلب کو چھوڑ دے اور غنا کی طلب کو ترک کرنے اور [illegible] طلب کو چھوڑنے سے حاصل ہوتی ہے کل دوا خدائی عزوجل کے آگے تسلیم اور

اسباب کو ترک کرنے اور دل کے ساتھ ارباب دنیا سے بیزار ہونے میں ہے۔ دوا خداوند عزوجل کو دل سے واحد جانتے میں ہے نہ صرف زبان سے توحید اور زہد جسم اور زبان پر نہیں۔ توحید دلمیں زہد دلمیں تقوے دل میں۔ معرفت دلمین خدائے عزوجل کا علم دلمین۔ اللہ عزوجل کی محبت دلمین۔ اور اوسکا قرب دلمین ہے۔ عاقل بن ہوس بناوٹ اور تکلّف نکر۔ تو ہوس اور بناوٹ اور تکلف اور جھوٹھ اور ریاء کے دریا مین ہے۔ تیرا سارا ارادہ خلقت کو اپنی طرف کھینچنا ہے۔ کیا تجھے خبر نہیں کہ جتنے قدم تو دل سے خلقت کی طرف چلیگا اُتنے ہی قدم خدائے عزوجل سے دور ہوگا۔ تیرا دعویٰ ہے کہ تو خدائے عزوجل کا طالب ہے حالانکہ تو خلقت کو طلب کرتا ہے۔ تیری مثال اس شخص سے جس نے کہا میں مکہ کی طرف جاتا ہون اور خراسان کا راستہ لیا پس وہ مکہ سے دور ہوا۔ تو دعویٰ کرتا ہے کہ میرا دل خلقت سے بیزار ہوا حالانکہ تو اُنسے ڈرتا اور اُنسے اُمید رکھتا ہے۔ تیرا ظاہر زہد ہے اور باطن رغبت تیرا ظاہر حق ہے اور باطن خلقت۔ یہ حالت زبانی قیل وقال سے نہیں حاصل ہوتی۔ یہ ایسی حالت ہے جس سے خلقت دُنیا وآخرت اور غیر خدا کا مذکور نہیں۔ خلاصہ یہ کہ وہ واحد ہے اور صرف یکسو ہونے کو قبول کرتا ہے واحد ہے شریک کو قبول نہیں کرتا وہ تیرے حال کا منتظر ہے جو میں کہتا ہون اُسے مان۔ خلقت عاجز ہے نہ تجھے ضرر پہنچائے گی اور نہ نفع دیگی۔ صرف خدائے عزوجل اُنکے ہاتھون سے یہ کراتا ہے۔ اسکا فعل تجھ میں اور ان میں تصرف کرتا ہے۔ خدا کے علم میں تیرے فائدے اور ضرر پر قلم چلگئی۔ موحد نیکوکار باقی مخلوقات پر خدا کی حجت ہین اُن مین سے بعض ایسے ہین جو ظاہر و باطن میں دنیا سے خالی ہوئے اور بعض ایسے جو صرف باطن ہی سے خالی ہیں۔ خدائے عزوجل اُنکے باطنون پر دنیا کی کوئی نشانی نہیں پاتا وہ صاف دل ہیں جو شخص اُسپر قادر ہوا وہ خلقت کا حاکم بنایا گیا۔ وہ بہادر اور شجاع ہے۔ شجاع وہ ہے جس نے اپنے دل کو غیر خدا سے پاک کیا اور دل کے دروازے پر توحید کی تلوار اور شرع کی شمشیر لیکر کھڑا ہوا اور اسمین مخلوقات میں سے کسی شئے کو داخل نہ ہونے دیا۔ اسکا دل مقلب القلوب سے مل گیا۔ شرع ظاہر کو۔ اور توحید اور معرفت باطن کو خوب بناتی ہے۔ قالوا اور قُلنا مین کچھ حاصل نہیں۔ تو کہتا ہے کہ یہ

Marfat.com

حرام ہے اور خود متلبس ہوتا ہے تو ہوس در ہوس ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا۔ وَیْلٌ لِلْجَاهِلِ مَرَّةً وَلِلْعَالِمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ (جاہل کے لیئے ایکدفعہ افسوس ہے اور عالم کیلیئے سات مرتبہ) جاہل کے لیئے ایک خرابی ہے کہ اُسنے کیون علم نہ پڑھا اور عالم کے لیئے سات خرابیاں ہین کہ اُسنے پڑھا اور عمل نکیا اس سے علم کی برکت اُٹھ گئی اور حجت اُسپر باقی رہگئی علم پڑھ پھر عمل کر پھر خلوت مین خلقت سے علیحدہ ہو۔ اور خدائے عزوجل کی محبت مین مشغول ہو۔ پس جب تیرے لیئے تنہائی اور محبت پختہ ہو جائے گی تو وہ تجھے اپنا مقرب بنائے گا اور نزدیکی عطا کریگا اور اپنی ذات میں تجھکو فنا کر ڈالیگا۔ پھر اگر چاہے گا تو تجھے شہرت بخشیگا اور خلقت کے لیئے ظاہر کرے گا۔ اور تجھے باقی اقسام کے پورا کرنے کے لیئے واپس کرے گا۔ اپنی تقدیر اور علم کی ہوا تجھپر چلائے گا پس وہ تیری خلوت کی دیوارون پر چلیگی اور اُنکے حال کو اچھا بنائیگی اور تیرا حال خلقت پر واضح کردے گا۔ اور تو اُن کے درمیان خدا کے ساتھ ہوگا نہ اُنکے ساتھ۔ تو اُس سے اپنا نصیبہ لیگا۔ بغیر نفس کی کنجوسی اور طبیعت اور ہوس کے تجھے قسمت کی طرف واپس کریگا تاکہ تجھ مین اُسکے علم کا قانون باطل نہ جائے تو نصیبے کو پورا حاصل کریگا۔ حالانکہ تیرا دل خدائے عزوجل کیساتھ ہوگا۔ ای خدائے عزوجل سے اور اُسکے اولیاء سے غافلو۔ سنو اور عمل کرو۔ ای خدائے عزوجل۔ اور اوسکے دوستوں کے طعنہ زنو! خدائے عزوجل حق ہے اور تم باطل۔ ای مخلوقات خدا دلون اور باطنون اور معانی کے درمیان ہے اور وہ جو نفسون ہواؤن اور طبیعتون اور عادتون اور دنیا اور غیر خدا میں سے وہ باطل ہے۔ یہ دل فلاح نہیں پاتا جب تک خدائی عزوجل قدیم ازلی دائم ابدی کا قرب حاصل نکرے۔ ای منافق۔ مزاحمت نکر۔ تیرے پاس اس سے اچھا نہیں۔ تو اپنی روٹی اور سالن اور تنبیری لباس اور گھوڑے اور حکومت کا بندہ ہے۔ صادق دل خلقت سے خالق کی طرف سفر کرتا ہے اور مین ایسی چیزین دیکھتا ہے جو اُسے سلام کہتی ہیں۔ وہ عالم جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں اور اتباع کرتے ہین وہ انبیاء کے وارث اور نقیب ہیں وہ اُنکے سامنے مقدم ہیں شریعت تھے مین آبادی کا حکم کرنا اور ویران کرنے سے منع کرتے ہیں قیامت کے روز وہ اور انبیاء علیہم السلام جمع ہونگے اور حق عزوجل کی طرف سے اُنکو کامل اجر دیا جائیگا تحقیق خدائی عزوجل نے اس عالم کی جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا گدھے سے مثال دی ہے اور فرمایا ہے

Marfat.com

کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا (گدہے کی طرح ہے جو انہیں اٹھاتا ہے) اسفار کی کتابیں ہیں کیا علم کی کتابوں سے گدہے کو کچھ فائدہ ہے سوائے تکلیف اور رنج کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا جسکا علم زیادہ ہو چاہئے کہ خدائے عز وجل کا خوف اور اسکی طلب اسکو زیادہ ہو۔ ای علم کے مدعی! خدائے عز وجل کے خوف سے تیرا رونا کہاں ہے تیرا ڈر اور خوف کہاں اور اپنے گناہوں کا اقرار کہاں۔ خدائے عز وجل کی عبادت میں تیرا رات دن کو ملانا کہاں اپنے نفس کو ادب دینا اور خدا کی طرف سے اوس سے لڑنا اور اوسکی راہ میں اوس سے عداوت رکھنا کہاں تیرا بڑا مقصد قمیص۔ عمامہ اور طعام اور نکاح اور گہر اور دکانیں اور خلقت کے ساتھ بیٹھنا اور اُن سے اُنس کرنا ہے اپنی ہمت کو اُن سے پھیر لے۔ اگر تیرے مقسوم میں ہونگی تو وقت مقرر پر ملجاینگی اور تو انتظار کے رنج اور حرص کے بوجھ سے آرام میں ہوگا اور خدائے عز وجل کیساتھ قائم ہوگا پس تجھے ایسی چیز میں جس سے فراغت ہو چکی ہو رنج اٹھانے سے کیا حاصل۔ ای غلام! تیری خلوت فاسد صحیح نہیں۔ پلید ہے پاک نہیں میں تیرے ساتھ کیا کروں۔ تیرے دلمیں توحید اور اخلاص درست نہیں۔ ای غافلو! وہ تم سے غافل نہیں۔ ای اعراض کرنیوالو وہ تم سے معرض نہیں۔ ای فراموش کرنیوالو تم فراموش نکیے جاؤگے ای ترک کرنیوالو نچھوڑے جاؤگے۔ ای خدائے عز وجل اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلے اولیاء سے جاہلو تم ایک ہی تراشیدہ لکڑی کی طرح ہو جو کسی کام کی نہو رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ ای ہمارے خدا ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چودہوین مجلس آپ نے خدا آپ سے راضی ہو ساتویں ماہ ذیقعد ۵۴۵ھ ہجری مدرسہ میں جمعہ کے روز صبح کیوقت فرمایا۔ ای منافق خدائے عز وجل تجھسے زمین کو پاک کرے۔ کیا تیرا اتفاق تجھے کافی نہیں حتی کہ تو عالموں اور اولیاؤں اور صالحوں کی غیبت کرتا اور انکا گوشت کھاتا ہے تو تیرے جیسے منافق بھائی بہو ایسا کرتے ہیں قریب ہے کہ کیڑے تمہاری زبانیں اور گوشت کھائینگے اور تمہیں ریزہ ریزہ اور پارہ پارہ کرینگے اور زمین تمکو اپنے اندر بھینچیگی۔ تمہارا استخوان کردے گی تمہیں پیس ڈالیگی اور اپنا بدلہ لیگی۔ وہ شخص جو خدائے عز وجل اور اسکے نیک بندوں پر اچھا گمان نہیں رکہتا اور انکے آگے متواضع نہیں وہ نجات نہیں پائیگا تو کیوں انکی تواضع نہیں کرتا حالانکہ وہ رئیس اور امیر ہیں۔ انکی نسبت تو کون ہے۔ خدائے

Marfat.com

عزوجل نے حل وربط (باندھنا کھولنا) یعنی انتظام انکے سپرد کیا ہے انہیں کی برکت سے مینہہ برستا اور زمین غلہ
اُگاتی ہے۔ ساری مخلوقات انکی رعیت ہے۔ انمیں سے ہر ایک پہاڑ کی مثال ہے جسے آفات اور مصائب کی آندھیاں
مضطرب نہیں کرتیں اور نہ جنبش دیتی ہیں۔ توحید اور اپنے مولی عزوجل کی رضا کے مقام سے نہیں ہلتے۔
خدائے عزوجل کی طرف رجوع لاؤ اور اسکے آگے عذر کرو اور اپنے گناہوں کا جو پوشیدہ اور ظاہر ہیں اقرار
کرو اور اسکے سامنے عاجزی کرو تمہارے سامنے کیا چیز (موت) ہے اسکو اگر تم پہچانا تو اس حال کو ترک کرو خدا
عزوجل کے سامنے مودب بنو جیسا کہ تم سے پہلے کے لوگ مودب تھے۔ تم انکی نسبت مخنث اور عورتیں ہو
تمہاری شجاعت نفسوں اور ہواؤں اور شیطانوں کے امر کے وقت ہے (حالانکہ شجاعت دین اور خدائے عزوجل
کے حقوں کے ادا کرنے میں ہے جھوٹوں اور عالموں کی کلاموں کی پیروی نکرو۔ انکی کلام دوا اور کلمات خدا عزوجل کے
طعام کا ثمرہ ہیں۔ تم میں سے کوئی بھی صورتا موجود نہیں تاکہ اسکی تابعداری کرو۔ ہاں جب تم پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے حقیقی تابعدار ہو اور انکی اطاعت کروگے تو گویا تم آپ کے نزدیک اور تابعدار ہوسکوگے اور جب
تم انکو دیکھو گے گویا تم نے آپ کو دیکھا۔ متقین علماء کی صحبت میں رہو انکی صحبت تمہارے لیے برکت ہے
اور ان علماء کے پاس نہ بیٹھو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے کیونکہ انکی صحبت تمپر وبال ہوگی۔ جب تو کسی
پرہیزگار اور عالم کی صحبت اختیار کی تو اسکی صحبت تجھ پر مبارک ہوگی۔ اور جب تو نے اس سے جو تجھ سے عمر میں بڑا
اور اس میں تقوی اور زہد اور علم نہیں صحبت رکھی تو یہ صحبت تجھپر وبال جان ہے۔ خدائے عزوجل کیلئے عمل کر
نہ اور کے لیے۔ اسکے لیے گناہ چھوڑ نہ اور کیلئے۔ غیر کے لیے عمل کرنا کفر ہے اور غیر کے لئے ترک گناہ ریا ہے تو ابھی
یعنے خدا کو نہیں پہچانتا اور اسکے سوا کسی اور خیال سے عمل کرتا ہے وہ ہوس ہیں جلدی ہی موت آئیگی اور اسکی
ہوس ختم کردیگی تجھپر افسوس۔ دیکھ ساتھ خدا کے دل اور اسکی محبت قطع کر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اصلوا الذی بینکم وبین ربکم تسعدوا جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان ہے
جو تمہارے اور تمہارے رب کے درمیان صالحین ہیں انکی محافظت کرنے سے ملاؤ۔ اے غلام! اگر غنی اور امیر
تیرے پاس آنیکے وقت تو دونوں میں فرق دیکھے تو تجھے نجات نہیں۔ صابر فقیروں کی عزت کر اور ان
اسکے دیدار اور صحبت سے برکت حاصل کر۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الفقراء الصابرون جلساء الرحمن

Marfat.com

یَوْمَ الْقِیَامَۃِ (صابر فقیر قیامت کے روز خدا کے ہم جلیس ہونگے) دنیا میں دلونکے ساتھ اسکے جلیس اور آخرت میں جسموں کے ساتھ۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکے دل دنیا سے غافل اور اسکی زینت سے روگردان ہیں جنہوں نے غنا پر فقر کو اختیار کیا اور صبر کیا ہیں جب یہ انکی طلب کامل ہوگیا تو آخرت انسے نکاح کی درخواست کرتی اور اپنے آپکو انکے آگے پیش کرتی ہو پس وہ اس سے ملجاتے ہیں اور جب وہ حاصل ہوجاتی ہے اور دیکھتے ہیں کہ یہ خدائے عزوجل کا غیر ہے تو اُس سے نقل کرتے اور دونکی پیٹھ پھیرتے اور اس سے خدائے عزوجل سے حیا کہ ہارسے ہو اگے جاپیں وہ کسطرح غیر کے پاس ٹہیرے اور حادث پر مائل ہوتے اور اس سے انس کی اور کل عمل اور خیرات اور جسقدر عبادت کی اس کے خدائے کردی پہر صدق کی بازوؤں پر ونکے ساتھ اپنے مولی عزوجل کی طلب میں اُڑے اسکے غیر کے پاس پنجرا چھوڑ دیا اور اپنے وجود کے پنجرے سے نکلے اور اپنے خالق کی طرف اُڑے اُنھوں نے رفیق اعلیٰ کو طلب کیا اسکو جو اوّل اور آخر اور ظاہر اور باطن ہی طلب کیا اُسکے قرب کے برج میں نقل کرگئے وہ انمیں سے ہوگئے جنکے حقمیں عزوجل نے فرمایا وَاِنَّھُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ (وہ ہمارے نزدیک برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں) اُن کے دل ہمارے پاس انکی ہمتیں ہمارے پاس اور معانی ہمارے پاس اور عقلیں ہماری پاس دنیا اور آخرت دونوں میں جب یہ قوم کے ہیئے پایا جائے تو انکے پاس دنیا و آخرت نہیں ملتی آسمان زمینیں اور جو کچھ انکے درمیان ہو اون دونوں اور باطنوں کی نسبت لپیٹے جاتے ہیں۔ خدا اپنے غیر سے انکو فنا کرتا اور اپنے ساتھ موجود کرتا ہو پس اگر دنیا میں انکی کوئی روزی رہجاتی ہو تو انکو آدمیت اور بشریت کی طرف اپنی روزی حاصل کرنیکے لیئے واپس کرتا ہے تاکہ علم اور سابقہ قضا نہ بدلے پس وہ خدا کے علم اور راوسکی قضا اور قدر سے ادب کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ اور جو انکو عطا ہوتا ہے زہد اور ترک کے ہاتھوں سے لیتے ہیں نہ نفس اور ہوا اور ارادے سے۔ اور ظاہری حکم سب حالات میں انکے پاس محفوظ رہتا ہو۔ دنیا سے خواہ وہ قلیل ہو تعلقت دل نہیں کرتے۔ اور اپنے کو خدائے عزوجل سے قریب کرتے ہیں۔ مخلوقات اور محدثات میں سے کوئی چیز انکے دلوں میں ذرہ کے برابر اعتبار نہیں رکھتی۔ جبتک تو دنیا کے ساتھ ہی آخرت سے نہیں ملیگا۔ اور جبتک آخرت کیساتھ ہو مولی سے نہیں ملیگا۔ عمل کر جاہل نہ بن تو انمیں سے ہے جنکو خدا نے اپنے علم میں گمراہ کیا۔ خدائے عزوجل کے قرب میں سے ایک یہ ہے کہ تو فقیروں پر اپنا مال تقسیم کرے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ صدقہ

Marfat.com

خدائے عزوجل سے جو کہ غنی اور کریم ہے معاملہ کرتا ہے اور کیا کوئی غنی کریم کے ساتھ معاملہ کرنیسے خسارہ اٹھاتا ہے۔ خدا کی ذات کے لیئے ایک ذرہ صرف کردہ تجھے پہاڑ عطا کریگا۔ قطرہ خرچ کردہ تجھے دنیا میں دریا بخشیگا اور آخرت میں تجھے پورا اجر اور ثواب دیگا۔ ای قوم! جب تم خدائے عزوجل سے معاملہ کروگے تو تمہاری زراعت بڑھے گی اور تمہاری نہریں جاری ہونگی۔ اور تمہاری درخت پتے ٹہنیاں پھل لائینگے۔ نیکی کا امر کرو اور بدی سے منع کرو اور خدائے عزوجل کے دین کی مدد کرو۔ اور اسمیں دوست سے دشمنی کرو۔ جو شخص نیک نیتی سے دوستی پیدا کرتا ہے اسکی دوست باطن و ظاہر اور فراخی و تنگی اور سختی و نرمی میں قائم رہتے ہیں۔ اپنی حاجتیں خدا سے مانگو نہ خلقت سے۔ اور اگر خلقت سے چارہ نہو تو دلکو خدائے عزوجل کی طرف متوجہ کرو وہ تمہیں سوال کی کوئی وجہ الہام کریگا۔ پھر اگر تم روکے جاؤ یا دیئے جاؤ تو یہ اسکی طرف سے ہوگا نہ اہل دنیا سے۔ صوفیاء نے اپنی روزی کا غم دلوں سے نکال ڈالا۔ اُنھوں نے یقین کیا کہ یہ معین وقتوں میں مقدر ہے پس اوسکی تلاش ترک کی اور اپنے مالک کے دروازے پر ڈیرہ لگایا۔ خدای عزوجل کے فضل اور قرب اور علم کے ساتھ سب چیزوں سے ہو گئے جب اُنمیں یہ کامل ہوگیا تو وہ خلقت کا قبلہ اور انکے بادشاہ کے پاس داخل ہونیکے لیئے انکے خطیب ہو گئے۔ دلوں کے ہاتھوں سے انکو اسکی طرف لیجاتے ہیں اور اُس سے اُنکے لیئے قبولیت اور رضامندی کی خلعت مانگتے ہیں۔ اُنمیں سے ایک سے روایت ہے اُسپر خدا کی رحمت ہو کہ اُسنے کہا۔ خدا کی بندہ وہ ہیں جنکی عبودیت تحقیق کو پہونچگئی۔ اس سے دنیا و آخرت کا سوال نہیں کرتے۔ بلکہ اس سے اسیکو طلب کرتے ہیں۔ ای اللہ میرا ہمیشہ یہ سوال ہے کہ ساری خلقت کو اپنی راہ بتا اور امر تیرا ہے۔ یہ دعا عام ہے۔ خدا ثواب عطا کرے۔ اور خدائے عزوجل جو چاہتا ہے خلقت میں امر جاری کرتا ہے جبدل صحیح ہوتا ہے تو خلقت پر رحمت اور شفقت سے بھرا ہوتا ہے۔ اُنمیں سے کسی سے روایت ہے خدا اُسپر رحمت کرے۔ اُسنے فرمایا نیکی کرنیوالے بہت ہیں [illegible] نہیں چھوڑتے مگر صدیق۔ صدیق بڑے اور چھوٹے گناہ چھوڑ دیتا ہے پھر اپنی پرہیزگاری کو نہو تو پھر مباح چیزوں کے چھوڑنیسے صفا کرتا ہے اور حلال مطلق کی طلب کرتا ہے صدیق دن اور رات کا اکثر حصہ خدای عزوجل کی عبادت میں گذارتا ہے اور خلقت کے منافع کو ترک کرتا ہے۔ پس یقیناً اُسکی عادت متروک ہوتی ہے اور [illegible] جسکا اُسے خیال نہیں ہوتا اُسکو رزق دیا جاتا ہے عطا کیا جاتا۔ اور لینے کا امر کیا جاتا ہے۔ اسکے لیٔ

Marfat.com

تمام چیزیں خالص اور صاف ہو جاتی ہیں کیونکہ وہ اکثر دفعہ روکا گیا اور اُسکی حاجتیں اسکے سینہ پر باقی رہیں اور
اُسنے اپنی عرض و آرزو کو پوشیدہ رکھا اور تمام حالتوں میں رد کیا جانے پر صبر کیا۔ وہ دعا کرتا تھا اور قبول نہ ہوتی تھی سوال کرتا
تھا اور اُسکا سوال پورا نہ کیا جاتا تھا شکایت کرتا تھا اور زیادہ تکلیف دیا جاتا تھا کشائش طلب کرتا اور نہ پاتا ڈرتا
اور نکلنے کا راستہ دیکھتا اور راحت کی خواہش ہوتا اور اپنے اعمال میں اخلاص برتتا تھا لیکن جسکے لیے عمل کرتا اس سے
نہ ملتا تھا گویا کہ وہ نہ مومن ہے نہ موحد اور باوجود ان سب باتوں کے وہ ان چیزوں میں مدارات کے لیے حلیم اور
صابر رکھا جاتا تاکہ اسکا صبر اسکے سلامتی اور صفائی اور نزدیکی کا باعث ہے اس ابتلا کے بعد اسکو خیر حاصل
ہوتی ہے اسلیے کہ یہ ابتلا اسلیے ہے کہ مومن اور منافق موحد اور مشرک اخلاص کرنیوالے اور ریاکار
بہادر اور بزدل تنہا بیٹھا اور متحرک صابر اور بیقرار۔ محقق اور مبطل سچے اور جھوٹے۔ دوست اور دشمن
تابعدار اور باغی کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔ انہیں سے ایک کا قول ہے (اوسپر خدا کی رحمت ہو)
دنیا میں اُس شخص کی طرح رہ جو اپنے زخم کا علاج کرواتا اور دوا کی کڑواہٹ پر مرض زائل ہونیکی امید سے
صبر کرتا ہے۔ کل بلاؤں اور عوارض خلقت کو شریک بنانا۔ اور ضرر و نفع اور عطا و منع میں انکے [illegible] سمجھنا
ہیں اور کل دواؤں اور بلاؤں کا زائل ہونا قضا اور تقدیر کے وقت خلقت کو دل اور عزم سے نکال
ڈالنا ہے اور یہ کہ تو خلقت پر ریاست اور اپنی بلندی نہ طلب کرے اور یہ کہ تو اپنا دل خدا کے لیے مجرد کرے
اور صبر اسکے سینہ میں ڈالکر ہمیشہ اوسکی ہمت اسکی طرف ترقی کرے جب یہ تجھمیں متحقق ہو جائے تو تیرا دل اپنا
ہوگا اور نبیوں اور رسولوں اور شہدا اور صالحین اور ملائکہ مقربین کی صفوں میں داخل ہوگا۔ اور
جسکے پیچھے [illegible] پیشوا ہوگا تو تجھے بزرگی اور عظمت اور بلندی اور قدامت اور ولایت اور درام دیا جائیگا
تجھے [illegible] اور والی بنایا جائیگا اور دیا جائیگا جو دیا جائے۔ محروم وہ ہے جو اس کلام کے
سننے اور ایمان لانے اور اسکے اہل کی حرمت کرنے سے محروم ہوا۔ آپ اپنے معیشت میں مشغول رہنے والوں
سے [illegible] پاس۔ آخرت کا متاع میرے پاس ہے اور میں کبھی منادی اور کبھی دلال اور کبھی مالک سرمایہ
ہوں [illegible] اوسکا حق دیتا ہوں جب آنحضرت کی کوئی شے مجھے ملے تو اکیلے نہیں کھاتا اسلیے کہ کریم
اکیلا نہیں کھاتا جو شخص خدائے عزوجل کے کرم سے واقف ہوا تو اسکے پاس بخل نہ پائیگا۔ جس نے

Marfat.com

جس نے خدائے عز وجل کو پہچانا اوسکا ماسوائے اسکے نزدیک ذلیل ہے بخل نفس سے ہی عارف کا نفس نسبت خلقت کے نفسوں کے مہتّت ہے وہ مطمئن اور خدائے عز وجل کے وعدہ پر مائل اور اسکے وعید خائف ہے۔ ای خدا یہ دولت ہمکو بھی نصیب کر جو تونے اولیاء کے نصیب کیا دُ اٰتِنَا فِی الدُّنیا حَسَنَةً وَّفِی الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہ اور ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت مین نیکی عطا فرما اور ہم کو دوزخکے عذاب سے بچا۔

پندرہوین مجلس

بر آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) نوین ماہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ ہجری۔ اتوار کیکے روز مسافر خانہ میں فرمایا، مومن مال سے زادِراہ بناتا اور کافر تمتع حاصل کرتا ہے مومن زاد بناتا ہے اسلئے کہ وہ راستہ پر ہے اپنے مال سے اندک پر قناعت کرتا اور اکثر آخرت کی طرف بھیجتا ہے۔ اپنے نفس کیلیے بطور مسافر کے زادِراہ کے واسطے جس قدر اُٹھا سکتا ہے لیتا ہے اسکا کل مال آخرت میں ہے اسکا دل اور ہمت اسکی آخرت ہی وہ دنیا سے سیر ہے۔ اپنی ساری عبادتین آخرت کی طرف بھیجتا ہی نہ دنیا اور دنیا والوں کی طرف اگر اسکے پاس عمدہ کھانا ہو تو فقرا پر نثار کر دیتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آخرت میں اس سے اچھا دیا جائیگا مومن عارف کی ہمت کا اصلی مقصد خدائے عز وجل کے قرب کا دروازہ ہے اور یہ کہ اسکا دل دنیا میں آخرت سے پہلے اوسکی یعنی خدا کی طرف پہونچ جائے۔ خدائے عز وجل کا قرب دل کے قدموں اور باطن کی سیر کی غایت ہی مین تجھے قیام اور قعود اور رکوع وسجود میں دیکھتا ہون لیکن تیرا دل اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور اپنی ہستی کے گھر سے نہیں نکلتا اور اپنی عادت سے نقل نہیں کرتا۔ اپنے مولیٰ عز وجل کی طلب میں صادق بن تیرا صدق تجھے بہت سی تکلیف سے بے نیاز کر دے گا۔ اپنے وجود کے انڈے کو صدق کی چونچ سے پھوڑ اور خلقت کو دیکھنے اور انمیں مقید ہونے کی دیواروں کو اخلاص اور توحید کے بیلچون سے گرا اور تیر دل کا پنجرے کو اسنے اعراض کرنیکے ہاتھ سے توڑ اور دل کے ساتھ پرواز کرتا کہ تو دریا کے کنارے پر جا گرے پس اسوقت تیرے پاس تیری تقدیر کا ملاح عنایت کی کشتی لیکر آئیگا تجھے اسمین بٹھائیگا اور خدائے عز وجل کی طرف عبور کرائیگا۔ یہ دنیا دریا ہے اور ایمان کشتی ہے اسیطرح لقمان حکیم (خدا اسپر رحم کرے) کہا۔ ای میرے بیٹے دنیا دریا۔ ایمان کشتی اور عبادتیں ملاح اور آخرت کنارہ ہے اسے گناہون بد اعمالکو نیند اؤ۔ جلدی ہی تم اندھے اور بہرے اور لنگڑے اور فقیر ہو جاؤ گے

Marfat.com

خلقت کے دل تم پر سخت ہو جائینگے۔ تمہارے مال خساروں اور نادانوں اور چوٹوں میں چلے جائیں گے عقلمند ہو۔ اور خدائے عزوجل کی طرف رجوع لاؤ۔ اپنے مالوں سے تبرک نکرو اور اُنپر بھروسہ نرکھو انہیں کیساتھ نرہو۔ اُن کو اپنے دلوں سے نکال ڈالو۔ اور اپنے گھروں اور جیبوں اور غلاموں اور دکیلوں کے حوالہ کرو اور موت کے منتظر رہو۔ اپنی حرص کو کم اور اُمیدوں کو تازہ کرو۔ بایزید بسطامی سے روایت ہو (اوسپر خدا کی رحمت ہو) اُنھوں نے فرمایا۔ مومن عارف خدائے عزوجل سے دنیا و آخرت کو نہیں مانگتا صرف اوسکی ذات کو مانگتا ہے۔ اے بندے! اپنے دلکو خدائے عزوجل کی طرف پھیر۔ خدا کیطرف توبہ لانے والا وہی اوسکی طرف رجوع کرنیوالا ہے۔ خدائے عزوجل کا فرمودہ ہے۔ وَانِیبُوا اِلیٰ رَبِّکُم (اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ) سبکو اوسکی سپرد کر دو اپنے نفسوں کو اوسکے سپرد کرو اور انھیں اُنکی قضا اور قدر اور امر نہی اور تصرف کے آگے پھینکدو اور اپنے دلوں کو اوسکے آگے گونگے بیدست وپا۔ اندھے بےچون وچرا۔ بلکہ بے نزاع اور مخالفت۔ موافقت اور تصدیق کے ساتھ ڈالدو اور رکھو کہ امر سچا اور قدر اور سابقہ درست ہے جب تم ایسے ہو جاؤگے تو بیشک تمہارے دل اوسکی طرف رجوع لانے والے اوسکو دیکھنے والے ہو جائیں گے کسی اور شے سے مانوس نہ ہونگے۔ بلکہ ہر ایک چیز سے جو عرش سے لیکر زمین تک ہے وحشت کریں گے ساری مخلوقات سے بھاگیں گے۔ تمام مخلوقات سے بیزاری اور انقطاع کریں گے۔ بزرگوں کے ساتھ اچھا ادب نہیں برتا مگر وہی جس نے انکی خدمت کی اور اُن کے بعض حالات پر جو خدائے عزوجل کے ساتھ ہیں مطلع ہوا۔ قوم (یعنی اولیاء اللہ) نے تعریف اور مذمت کو گرما و سرما اور رات اور دن کی طرح (گذران) پاتے اور ان دونوں کو خدائے عزوجل کیطرف سے خیال کرتے ہیں کیونکہ خدائے عزوجل ہی ان کو لاتا ہے جب یہ اُن کی تحقیق کو پہنچی تو تعریف کرنیوالوں سے بے نیاز ہوئے اور مذمت کرنیوالوں سے نہ لڑے اور انہیں مشغول نہوئے انکے دلوں سے خلقت کی محبت اور عداوت خارج ہوئی وہ محبت اور عداوت نہیں رکھتے بلکہ رحم کرتے ہیں بے صدق علم تجھے کیا فائدہ دیگا تیری نادانی نے تجھے اپنے علم سے گمراہ کیا ہے تو خلقت کیلئے علم پڑھتا اور روزے رکھتا اور نماز پڑھتا ہے تاکہ تیری بزرگی کا اقرار کریں اور تیرے لیے مال خرچ کریں اور اپنے گھروں اور مجلسوں میں تعریف کریں۔ فرض کرلے یہ سب کچھ تجھے اُسے حاصل ہوگیا جب موت اور عذاب اور تنگی اور

Marfat.com

ہول آئینگے تو تیرے اور اون کے درمیان پردہ ہوجائیگا اور وہ تجھے ذرہ بھی فایدہ نہ دینگے اور جو کچھہ تونے اُن کے
بالون سے لیا ہی اُسے تیرا جھہ سے کھینچا لیگا اور اُسکا عذاب اور حساب تجھہ پر ہوگا ۔ ای بدبخت ای بے نصیب تو دنیا میں
عمل کرنیوالون اور رنج اُٹھانیوالون سے ہے ۔ کل دوزخ میں تکلیف پائیگا ۔ عبادت ایک صنعت ہے ہ
اس کے اہل اولیاء اور ابدال مخلص اور خدای عزوجل کے مقرب ہیں ۔ وہ علماء جو اپنے علم پر عمل کرتے
ہیں زمین پر اللہ اور اُسکے رسولون کے نائب ہیں ۔ انبیا اور رسولوں کے وارث وہ ہیں ۔ نہ تم ہو ای جہد وسعی
باطن کی جہالت کیساتھ زبانی گفتگو اور ظاہری ذکر میں مشغول رہنے والو — ای غلام تجھمین کچھہ نہین
تیرا اسلام ابھی کامل نہین ۔ اسلام وہ بنیاد ہی جسپر شہادت کی بنا ڈالی جاتی ہے ۔ وہ تیرے بیچ حاصل نہین
تو لا الٰہ الا اللہ زبان سے کہتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے ۔ تیرے دلمیں بہت سے خدا ہین ۔ بادشاہ اور شحنہ
حاکم کا خوف ایک خدا ۔ اپنے کسب اور نفع اور طاقت اور قوت اور کان اور آنکھون اور تندرستی پر بہروسہ کرنا
دوسرا خدا ۔ خلقت سے ضرر اور نفع اور عطا و منع کا خیال کرنا تیسرا خدا ۔ خلقت میں سے بہت سے ایسے
ہیں جو لوگ ان چیزون پر بہروسہ رکھتے ہین اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ خدای عزوجل پر متوکل ہیں ۔ او
ان دنیا کے لوگون کا خدای عزوجل کا ذکر کرنا عادت ٹھہرگئی ہے نہ دلون سے اور جب وہ اس امر مین تحقیق کیے
جاتے ہین تو اڑتے ہیں اور کہتے ہین کہ ہکو یہ کس طرح کہا جاتا ہے کیا ہم مسلمان نہیں ۔ کل (قیامت) کو
تو نصیحت واضح ہو جائیگی اور بھید کھلجائینگے تجھہ پر افسوس ۔ تو اپنی ہی بات پر رہ جب تونے لا الٰہ کہا
تو یہ کلی نفی ہے اور الا اللہ اثبات کلی اوسی کیلئے نہ اوسکے غیر کے لیئے پس جب تیرے دل نے کسیوقت
خدای عزوجل کے غیر پر اعتماد کیا تو تو اپنے اثبات مین جھوٹا ہے ۔ تیرا خدا وہ ہے جسپر تیرا اعتماد ہوا اسلئے
کا اعتبار نہین ۔ دل ہی مومن ہی ۔ وہی مخلص ہی متقی وہی پرہیزگار وہی زاہد
عارف وہی عالم وہی امیر اور باقی اعضا اوسکے لشکر اور تابعدار ہیں جب تو لا الٰہ الا اللہ دل سے
کہہ پھر زبان سے ۔ اور اُسی پر توکل اور اعتماد کر نہ اوسکے غیر پر ۔ ظاہر کو حکم میں اور باطن کو خدای عزوجل
مین مشغول رکھہ ۔ خیر اور شر کو ظاہر پر چھوڑ اور باطن میں خیر اور شر کے خالق کے ساتھہ ہو جب اس کو پہچان
لیا ۔ اسکا مطیع ہوا اور اوسکی زبان گنگ ہوئی اور اسکا اور اسکے نیک بندونکا متواضع ہو ۔ اور اسکا رنج

Marfat.com

اور غم اور نالہ و ننگ ہوا اور اسکا خوف اور ڈر اور حیا زیادہ ہوگئی اور پہلے گناہوں پر اوسکی ندامت بڑھ گئی اور معرفت اور علم اور قرب یار کے زائل ہو جانے کا خوف اور ڈر حد سے بڑھ گیا۔ اسلئے کہ خدائے عزوجل (جو چاہتا ہے کرتا ہے) فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ہے ؀ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ (جو کرتا ہے اوس سے سوال نہیں کیا جاتا اور وہ سوال کیے جائینگے) وہ اپنی پہلی تفریط اور بیحیائی اور جہالت اور غرور سے مضطرب ہوتا ہے۔ حیا رکے باعث بگھلتا ہوا اور مواخذہ (یعنی قیامت کی گرفتاری) سے ڈرتا ہے اور آگے کیطرف دیکھتا ہے کہ آیا مقبول ہوتا ہے یا مردود اور آیا اس سے عطا چھینی جائے گی یا اپنے حال پر چھوڑا جائیگا۔ یا آیا قیامت کے روز مومنوں کی صحبت میں ہوگا یا کافروں کی صحبت میں اسیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَنَا اَعْرَفُکُمْ بِاللّٰہِ وَاَشَدُّکُمْ لَہٗ خَوْفًا (میں تم سے زیادہ خدا کو پہچانتا ہوں اور تم سے زیادہ اسکا خوف کرتا ہوں) عارفوں میں سے شاذ و نادر ایسے ہیں جو امن میں رہتے ہیں انکا مقدر انپر پڑھا جاتا ہے وہ اپنے انجام اور مآل کو جانتے ہیں انکا باطن پڑھ لیتا ہے جو انکے لیے لوح محفوظ میں لکھا ہے پھر دل اسپر واقف ہوتا ہے اور اسکو چھپانیکا امر ہوتا ہے تاکہ نفس کو اسپر مطلع نکرے اس امر کا ابتدا اسلام ہے اور امر کی اطاعت اور نہی سے باز رہنا اور آفتوں پر صبر کرنا اور اسکا انتہا خدائے عزوجل کے غیر کو ترک کرنا اور سونا اور مٹی اور تعریف اور مذمت اور عطا و منع اور بہشت و دوزخ اور نعمت و رنج اور دولتمندی اور فقیری اور خلقت کا وجود و عدم برابر ہوتا ہے۔ جب یہ کامل ہو جائے تو پھر خدا ہی خدا ہے پھر اسکی طرف سے خلقت پر سرداری اور حکومت کا فرمان ملتا ہے۔ جو اسکو دیکھتا ہے بسبب خدائے عزوجل کی ہیبت اور نور کے جو اسمیں ہے اس سے نفع حاصل کرتا ہے (رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (اے خدا ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا)

سولھویں مجلس۔ آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) گیارھویں ماہ شوال ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ میں منگل کے روز عشا کے وقت ایک کلام کے بعد فرمایا۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دنیا کو ذلیل کرو کیونکہ خدا کی قسم وہ عمدہ نہیں ہوگی مگر ذلت کے بعد ای غلام قرآن پر عمل کرنا تجھکو اسکی منزل کا واقف بنائیگا اور حدیث پر عمل کرنا تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واقف کردے گا ہمارے نبی محمد (اوسپر خدا کی

جنت اور سلام ہو) دل اور ہمت کے ساتھ قوم (یعنی اولیا) کے دلوں سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ وہی اُن کو خوشبودار اور معطر بناتا ہے وہی انکے اسرار کو برگزیدہ کرتا اور زینت بخشتا ہے۔ وہی انکے لیے قرب الٰہی کا دروازہ کھولتا ہے وہی زینت دہندہ ہے وہی دلوں اور باطنوں اور خدائے عزوجل کے بیچ میں سفیر یعنی قاصد ہے جس وقت تو اسکی طرف ایک قدم بڑھے گا اوسکی خوشی زیادہ ہوگی جسکو یہ حال نصیب ہو اُسپر لازم ہے شکریہ بجالائے اور آپ کی اطاعت میں بڑھے لیکن اسکے علاوہ خوشی مطلق ہوسکے۔ جاہل دنیا میں خوش رہتا اور عالم اوس میں غمناک رہتا ہے۔ جاہل تقدیر سے مناظرہ کرتا اور جھگڑتا ہے اور عالم اوس سے موافقت کرتا اور اسپر راضی رہتا ہے۔ اے مسکین! قضا سے مناظرہ اور مخالفت نکر تو ہلاک ہو جائیگا فضیلت اسی میں ہے کہ خدائے عزوجل کے کاموں پر راضی رہے اور دلکو خلقت سے نکال لیوے اور اس سے جنت کے رب کو حاصل کرے۔ دل اور باطن اور حقیقت سے اسکو لے جب تو خدائے عزوجل اور اسکے رسولوں اور اُسکے نیک بندوں کی تابعداری میں ہمیشگی کرے تو اگر تجھکو طاقت ہو کہ نیک لوگوں کی خدمت کرے تو کر وہ تیرے لیے دنیا و آخرت میں اچھی ہے۔ اگر تو ساری دنیا کا مالک ہو جاوے اور تیرا دل انکے دلوں کی طرح نہ ہو۔ تو تو ایک ذرہ کا بھی مالک نہیں۔ وہ جسکا دل خدائے عزوجل کے لائق ہوتا ہے اوس کے پاس دنیا و آخرت ہوتی ہے وہ عوام اور خواص کے درمیان خدائے عزوجل کے حکم کے بموجب رہتا ہے تجھپر افسوس! اپنی قدر پہچان تو انکی نسبت کیا چیز ہے تیرا کل رنج کھانے پینے اور پہننے نکاح اور دنیا جمع کرنے اور اسپر حرص رکھنے میں تو دنیا کے کاموں کا کرنیوالا اور آخرت کے کاموں سے بیکار ہے تو اپنے جسم کو تیار رکھتا اور کیڑے اور حشرات الارض کا نشانہ کرتا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا اِنَّ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَلَکاً یُنَادِی کُلَّ یَوْمٍ غُدْوَةً وَعَشِیَّةً [illegible] لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ وَاجْمَعُوا الاَمْوَالَ لِلْاَعْدَاءِ (تحقیق خدائے عزوجل کی طرف سے فرشتہ ہر روز صبح و شام پکارتا ہے۔ اے بنی آدم موت کے لیے جنو اور ویران ہونیکے لیے عمارتیں بناؤ اور دشمنوں کے لیے مال جمع کرو) مومن کی اپنے تمام تصرفات میں نیت نیک ہوتی ہے۔ دنیا کے لیے عمل نہیں کرتا۔ دنیا میں آخرت کو سنوارتا ہے مساجد اور

Marfat.com

بول اور حدیث اور سعادتیں تعمیر کراتا اور مسجدیں اور [illegible] درست کرتا ہے اور اگر انکے علاوہ ہو تو عیال اور
راندہ دون اور فقیر دلی او دکھ [illegible] اسکو عوض انکے بہت مبارک ہوتا ہے
طبیعت اور حرص اور نفس کیلئے [illegible] جب انسان آدم [illegible] تو اپنے تمام حالات میں حق تعالیٰ کی
عزوجل کیساتھ ہوتا ہے۔ اسکا عدم بھی [illegible] ساتھ ہے۔ اسکا دل نبیوں اور
رسولوں سے ملتا ہے۔ جو کچھ کہ وہ لاتے ہیں اگر قول اور عمل میں ایمان اور ایقان سے اسکو قبول کرے تو
وہ یقیناً دنیا و آخرت میں نفع پاتا ہے خدائے عزوجل کا ذکر کرنے والا ہمیشہ زندہ ہے وہ ایک حیات سے
دوسری حیات کی طرف نقل کرتا ہے [illegible] ذکر [illegible] میں جگہ کر لیتا ہے تو
ہمیشہ خدا کو یاد کرتا ہے اگرچہ زبان [illegible] خدائے عزوجل کے ذکر میں رہتا ہے
[illegible] اور [illegible] موافقت اور [illegible] اگر وہ تم کرا کے [illegible] خدائے
عزوجل کا موافق نہیں تو گرمی اسکو [illegible] اسکا موافق ہو تو [illegible]
اسکو نہایت ذوق کرتی ہے اور دونوں [illegible] دور کرتی ہے [illegible]
اور آخرت میں موافقت سختی اور تنگی اور [illegible]
ہے۔ قوم کے تمام کیا ہی عجیب اور ان کے حالات کیا ہی اچھے ہیں جس وقت ان کے پاس خدائے عزوجل کیطرف سے
آتی ہے اور وہ انکو اپنی معرفت کی پینگ پلاتا ہے اور اپنی عنایت کی گود میں سلاتا ہے اور اپنے انس سے
مانوس کرتا ہے پس یقیناً انکا مقام اوسکے نزدیک عمدہ ہوتا ہے اور ہر ایک شئے جو اسکے سوا ہو غائب
ہوتی ہے [illegible] سامنے مردے ہو جاتے ہیں اور انپر ہیبت چھائی ہے پس جیسے وہ چاہتا ہے ان کو
[illegible] کرتا اور اٹھاتا اور [illegible] وہ انکے ساتھ اصحاب کہف کے کتے کی طرح ہیں وہ جن
کے حق میں اس نے فرمایا وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (ہم اسکو دائیں اور بائیں پلٹتے ہیں)
وہ سب سے زیادہ عقلمند ہیں اپنے خدائے عزوجل سے تمام حالات میں مغفرت اور نجات کی امید رکھتے ہیں
لیکن انکی ہمت [illegible] پھر افسوس۔ وہ [illegible] عمل کرتا ہے اور بہشت کی امید رکھتا ہے پس تو
[illegible] خدائے عزوجل

Marfat.com

تجھے حیات عاریتاً دی تاکہ تو اسمیں اُسکی اطاعت کرے۔ تو نے اسکو اپنا خیال کیا اور اُس میں کیا جو چاہا۔
اسیطرح جاننا [illegible] تیرے پاس [illegible] تیرے پاس عاریت اور اسیطرح امن
اور [illegible] اور تمام نعمتیں جو تیرے پاس [illegible] عاریتوں میں حد سے [illegible] کی بابت
مطالبہ کیا جائیگا [illegible] ہر ایک کی بابت تم جو نعمتیں تمہارے
پاس ہیں خدائے عزوجل کی طرف سے [illegible] سب چیزوں میں تم
رغبت کرتے ہو [illegible] والا شغل [illegible] عزوجل کے ساتھ
دنیا و آخرت میں سلامتی [illegible] کہ [illegible] خلقت میں
خدائے عزوجل کا موافق [illegible] شکست پائی [illegible] شکست پائی
اور [illegible] اسکے نیک موافق بندوں نے سیکھا ہو۔

سترہویں مجلس

[illegible] رزق کے لئے اہتمام کر [illegible] طلب کرتا ہے جب آج کا رزق موجود ہو تو کل کے
لئے اہتمام چھوڑ دے جیسا کہ تو نے گذشتہ کل کو چھوڑا۔ اور تجھے معلوم نہیں کہ آئندہ [illegible] یا نہیں
[illegible] اگر خدا [illegible] کو پہچانے تو اسکو چھوڑ کر رزق کے پیچھے نہ پڑے
[illegible] تجھے [illegible] رزق کی طلب سے روک [illegible] خدا کو پہچان لیا اُسکی
زبان [illegible] عارف خدا کے ساتھ [illegible] خلقت کی [illegible] کے پیچھے
[illegible] زبان کی [illegible] دور کر دیتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام
جب بکریاں چراتے تھے تو آپکی زبان میں لکنت [illegible] اور [illegible]
جب خدا نے آپ کو [illegible] چاہا تو [illegible]
لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي (میری زبان سے گرہ دور کر تاکہ وہ میری بات سمجھیں) گویا انہوں نے
کہا جب میں جنگل میں تھا تو مجھے اسکی ضرورت نہ تھی اور اب مجھے خلقت کے ساتھ شغل اور
کلام کا موقع دیا گیا ہے ای خدا میری مدد کر۔ اور میری زبان سے لکنت دور کر [illegible]

Marfat.com

زبان سے گرہ دور کی گئی یہان تک کہ آپ نوے فصیح کلمات جو ہر شخص کی سمجھ میں آجاتے تھے اتنے عرصہ میں ادا کرتے تھے جتنے عرصہ میں دوسرا تھوڑے سے کلمات کہہ سکتا تھا۔ بچپن میں آپنے فرعون اور حضرت آسیہ کے روبرو بے موقع کلام کرنے کا ارادہ کیا اسلیئے خدائے عزوجل نے کوئلے سے آپکا ہاتھ جلانے کی سزا دی ۔

ای غلام، میں تجھے خدائے عزوجل اور اُسکے رسول سے ناواقف اور اللہ عزوجل کے دوستون اور اُسکے پیغمبرون کے وارثون (علماء) اور خلیفون سے جو زمین پر ہیں نا آشنا دیکھتا ہون۔ تو حقیقت سے بے خبر مثل پنجرۂ بے پرند (یعنی خالی) ہے تو ایک گھر ہے خالی اور ویران تو ایک درخت ہے خشک جسکے پتے گر گئے ہیں۔ بندے کے دل کی عمارت اسلام سے پھر اسکی حقیقت یعنی تسلیم کو اپنے میں ثابت کرنے سے ہے سب کو خدائے عزوجل کے سپرد کر۔ وہ تیرے نفس اور تیرے غیر کو تیرے حوالہ کر دیگا دل کیساتھ اپنے وجود اور خلقت کو چھوڑ اور اُسکے سامنے اُنسے برہنہ ہو کر کھڑا ہو جب خدائے عزوجل تجھے لباس پہنائے اور خلعت عطا کرے اور خلقت کی طرف بھیجے تو اُسکے امر کے بموجب خوشنودی رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بھیجنے والے کی اپنی اور اُنکے درمیان اطاعت کر پھر اُسکے حکم کا منتظر کھڑا رہ۔ وہ جس چیز کا حکم کرے اسکے موافقت کر اسکے موافقت کر جو شخص خدائے عزوجل کے غیر سے خالی ہوا اور اُسکے سامنے دل و باطن کے قدموں پر کھڑا ہو تو گویا اسنے زبان حال سے ایسا کہا جیسا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی (ای خدا میں نے تیری طرف جلدی کی تاکہ تو راضی ہووے) میں دنیا و آخرت اور کل خلقت سے علیحدہ ہوا اور تمام اسباب کو دور کیا اور خواہشات نفسانی کو چھوڑا اور تیزی کیساتھ تیری طرف آیا تاکہ تو راضی ہووے اور میرے پہلے قصور یعنی خلقت کا بندہ ہونیکو بخشدے ای جاہل تجھ میں اور اس میں بڑا فرق ہے تو اپنے نفس اور دنیا اور حرص کا بندہ۔ تو مخلوق کا بندہ ہے انکو خدا کا شریک بنانیوالا ہے اسلیئے کہ تو ضرر و نفع میں انکو دیکھتا ہے تو جنت کا بندہ ہے اسمیں داخل ہونیکی امید رکھتا اور تو دوزخ کا بندہ کہ اسمیں داخل ہونے سے ڈرتا ہے۔ تم سب دلوں اور آنکھوں کے پھیرنیوالے اور چیزوں کو امر کن کے ساتھ بنانیوالے سے بہت فاصلے پر ہو۔ ای بندے تو اپنی عبادت پر مغرور نہو اور گھمنڈ نکر۔ خدائے عزوجل سے اسکی قبولیت کا سوال کر۔ اور ڈرو اور خوف کر کہ انکو تیرے غیر کی طرف نقل نکر دے تجھے کس چیز نے اس سے نڈر بنایا اس کا

Marfat.com

کہ وہ تیری عبادت کو کہدے کہ گناہ ہو جا اور تیری صفائی کو کہدے کہ کدورت بنجا جس نے خدائے عز وجل کو
پہچانا کسی چیز کا خیال نہیں کرتا اور کسی چیز پر مغرور نہیں ہوتا۔ وہ امن میں نہیں ہوتا جبتک کہ دنیا سے اپنا دین
سلامت اور جو اسکے اور خدائے عز وجل کے درمیان میں ہے اسے حفاظت کے ساتھ لیکر نہ نکلجائے۔ ای قوم!
دلی عمل اور اخلاص کو لازم پکڑو۔ کامل اخلاص خدائے عز وجل کے غیر کو ملحوظ نہ رکھنے سے ہی اور خدائے عز وجل
کی معرفت اصل ہے میں تم سے اکثر کو اقوال و افعال اور جلوت و خلوت میں کاذب دیکھتا ہوں تمہیں ثبات نہیں
تمہارے قول بے فعل اور فعل بے اخلاص ہیں۔ اگر تونے فریب کیا تو توحید نہیں وہ کسوٹی جو میرے پاس ہے تجھے
پرکھیگی تجھے کیا فائدہ۔ تیری مرضی ہے کہ خدائے عز وجل تجھے قبول کرے اور پسند فرمالے جلدی ہی تیرا عمل
پر نہ سیم پگھلائے اور آگ روشن کریگے وقت رسوا ہوگا۔ کہا جائیگا یہ سفید ہے یہ سیاہ قلعی قیامت کے روز
کھلجائیگی تیرے سارے اعمال کو جنمیں تونے نفاق کیا ہے ہی کہا جائیگا خدائے عز وجل کے غیر کے لیئے جو عمل ہو وہ
باطل ہے عمل کرو اور محبت کرو اور خلوص رفیق بناؤ اور اسکو طلب کرو جسکی مانند کوئی چیز نہیں۔ وہی سننے
والا اور وہی دیکھنے والا ہے۔ نفی کرو پھر اثبات اس امر کو نفی کرو جو اسکے لائق نہو اور اسکے لیئے وہ امر
ثابت کرو جو اسکے لائق ہو یعنی وہ جو اُسنے اپنے لیئے پسند کیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے لیئے
پسند کیا۔ جب تم یہ کروگے تو تمہارے دلوں سے تشبیہ اور تعظیم اور تعلیل دور ہوگی۔ خدائے عز وجل اور اسکے
رسول اور اسکے نیک بندوں کی تعظیم اور عزت کرو اگر نجات چاہتے ہو تو تم میں سے کوئی میرے پاس آئے
گر ادب کے ساتھ ورنہ آنا بے سود ہے۔ تم فضولیات میں مصروف رہتے ہو فضول کو چھوڑ دو۔ یہ گھڑی
جس میں تم میرے پاس آتے ہو اس میں اکثر دفعہ مجلس کے درمیان ایسے ہی ہوتے ہیں تمہاری عقلوں اور فہموں
سے باہر اسکی عزت کرتے۔ اور اچھا ادب بجالاتے ہیں۔ بادرچی اپنے پکانے ہوئے کو جانتا
جانتا ہے اور صانع اپنی صنعت کو پہچانتا ہے اور صاحب دعوت۔ دعوت کے
حاضر ہونے والوں کو پہچانتا ہے۔ دنیا تمہارے دلوں پر چھا گئی ہے کہ تم کسی چیز کو نہیں دیکھتے اسکے
بعد۔ وہ اپنے نفس پر آہستہ آہستہ چلتی ہے۔ وہ تم کو موقع دیگی اور انجام کار تم کو ذبح کردیگی
تمہیں اپنی شراب اور بھنگ پلائیگی پھر تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالیگی۔ اور تمہاری آنکھیں اندھی کردیگی

Marfat.com

جب نشہ اُتر جائے گا اور ہوش آئیگا تو دیکھ لو گے جو اسنے تمہارے ساتھ کیا۔ دنیا کی محبت اور اسکے پیچھے دوڑنے
اور اسکے جمع کرنے پر حرص کرنے کا انجام یہ ہے۔ اُس کا کام یہی ہے۔ اس سے بچو۔
اے بندے! جب تو اس سے (یعنی دنیا سے) محبت رکھے تو تجھے نجات نہیں اور تو اے خدائے عزوجل کی محبت
مدعی تیرے لیئے نجات اور محبت نہیں اس حالت میں کہ تو آخرت اور خدا کے سوا کسی اور شے سے بھی محبت رکھتا ہو۔
خلاصہ یہ کہ محب عارف دنیا و آخرت اور غیر خدا سے محبت نہیں رکھتا جب اُسکی محبت کامل اور تحقیقی ہو جاتی ہے
تو دنیا سے اسکا بہرہ خوشگوار اور کافی طور سے آجاتا ہے اور اسیطرح جب آخرت کو پالے تو وہ تمام جسے اُسنے
اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑا خدائے عزوجل کے دروازے پر اپنے سے پہلے پہونچا ہوا دیکھ لیتا ہے اسلیئے کہ اسکو اُسنے
صرف خدائے عزوجل کی ذات کیلیئے چھوڑا تھا۔ اُسکے دوست تمام چیزون سے اپنا نصیبہ دیئے جاتے ہیں اور
اسسے کنارہ پر رہتے ہیں۔ دل کے حظ باطنی ہیں اور نفس کے حظ ظاہری پس دل کے حظ حاصل نہیں ہوتے
مگر نفس کو اپنے حظوں سے روکنے کے بعد جب روکا جائے تو حظ قلب کے دروازے کہلجاتے ہیں یہان تک کہ جب
دل اپنے حظون پر خدائے عزوجل سے راضی ہو جاتا ہے تو نفس کے لیئے رحمت آتی ہے اور اس بندے کو کہا جاتا ہے
کہ اپنے نفس کو قتل نہ کر۔ اسوقت اسکے حظوظ اوسکو ملجاتے ہیں اور وہ مطمئن ہو کر انکو لیتا ہے۔ اُس شخص کی صحبت
جو تجھے دنیا کی رغبت دیتا ہے چھوڑدے اور اسکی صحبت طلب کر جو تجھے اس سے منع کرتا ہے جنس جنس کی طرف
مائل ہوتی ہے۔ ہر ایک اپنے سر کے گرد پھرتا ہے محب محبوب کی جستجو کہ اپنے محبوب کو انکے پاس پاتا ہے خدا کے دوست
آپس میں محبت رکھتے ہیں اسلیئے یقیناً وہ ان سے محبت کرتا۔ اور انکی امداد کرتا اور انکو باہمی تقویت عطا کرتا ہے
خلقت کی دعوت پر ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اُنہیں ایمان توحید اعمال میں اخلاص کی طرف بلاتے ہیں
اُنکے ہاتھ پکڑتے اور انکو خدائے عزوجل کے راستہ پر کہڑا کر دیتے ہیں جسنے خدمت کی مخدوم بنا اور جسنے احسان
کیا اُسپر احسان کیا گیا۔ اور جو دیتا ہے دیا جاتا ہے۔ جب تو آگ کے لیئے عمل کریگا تو کل تیرے لیئے آگ ہوگی
جیسا کریگا پائیگا جیسے تم ہوگے ویسے ہی تمہارے عمل تم پر عامل ہون گے تو دوزخیون کے کام کرتا اور خدائے
عزوجل سے بہشت کی اُمید رکھتا ہے عملون کے بغیر تو جنت کی کسطرح آرزو کرتا ہے جنت والے دنیا میں لوگوں کے
مالک ہیں۔ یعنے وہ جنہون نے اپنے دلون کے ساتھ عمل کیئے نہ فقط اعضا سے عمل بغیر دل کی موافقت کیئے ہوئے

Marfat.com

دیتا ہو ریا کار ہاتھ پاؤں سے عمل کرتا ہے اور مخلص دل اور ہاتھ پاؤں دونوں سے۔ اعضا ظاہری پہلے دل کے ساتھ عمل کرتا ہو۔ مومن زندہ ہے اور منافق مردہ۔ مومن خلقِ خدائے عزوجل کیلئے عمل کرتا ہے اور منافق خلقت کی نیز اُنسے اپنے عمل پر تعریف اور عطا چاہتا ہے مومن کا عمل ظاہر و باطن۔ خلوت و جلوت۔ فراخی اور تنگی میں یکساں ہوتا ہو اور منافق کا صرف جلوت میں۔ فراخی کے وقت عمل کرتا ہے جب تنگی آتی ہو تو کوئی عمل نہیں کرتا خدائی عزوجل کے ساتھ اوسکی صحبت نہیں اور اللہ عزوجل اور اوسکے رسولوں اور کتابوں پر اسکا ایمان نہیں۔ وہ حشر و نشر اور حساب کا ذکر نہیں کرتا۔ اسکا اسلام اسلیئے ہے کہ اسکا سر اور مال دنیا میں بچا رہے نہ اسلیئے کہ آگ سے جو خدائے عزوجل کا عذاب ہے آخرت میں نجات پائے لوگوں کے روبرو نماز پڑہتا اور روزے رکھتا اور علم پڑہتا ہے اور جب اُنسے علیحدہ ہوتا ہے تو اپنے شغل اور کفر کی طرف لوٹتا ہے۔ ای خدا ہم اس حالت سے پناہ مانگتے ہیں اور دنیا و آخرت میں تجھسے اخلاص کا سوال کرتے ہیں قبول فرما (ای بندے) عملوں میں اخلاص کر۔ اپنے عمل اور خلق اور خالق سے اسکا عوض مانگنے سے نظر اُٹھا۔ خدائے عزوجل کے لیئے عمل کر نہ اوسکی نعمتوں کے لیئے۔ تو ان لوگوں میں سے ہو جو اُسکی ذات چاہتے ہیں اوسکی ذات طلب تاکہ تجھے ملجائے جب وہ ملجائیگی۔ تو دنیا و آخرت میں جنت ملجائیگی یعنی دنیا میں اوسکا قرب اور آخرت میں اسکا دیدار اور جزائے موعودہ جو بیع شدہ اور گروی ہو حاصل ہوگی۔ ای بندے اپنا نفس اور مال اوسکی قدر اور حکم اور قضا کے ہاتھ میں سپرد کر دی چیز خریدار کو دیدے وہ کل تجھے اُسکی قیمت دیدے گا۔ ای اللہ کے بندو! اپنی قیمتی نفس اور قیمت وار چیزیں اوسکے سپرد کرو۔ اور یہ کھو کہ نفس و مال اور بہشت اور اسکے سوا اور جو کچھ ہی سب تیرا ہی ہو ہم سوائے تیرے کچھ نہیں چاہتے ہمسائے کو گھر سے پہلے اور رفیق کو راستے سے پہلے تلاش کر۔ ای کہ تو جنت کو چاہتا ہے۔ اوسکی خرید و فرخت اور عمارت آج کے روز ہے نہ کل کے دن۔ اس کی نہروں کو زیادہ کر اور ان میں پانی کو آج نہ کل۔ ای قوم! قیامت کے روز دل اور آنکھیں پلٹ جائینگی۔ وہ ایسا دن ہے جس میں ہر ایک اپنے ایمان اور تقوی کے قدموں پر قائم رہے گا۔ قدموں کا ثابت رہنا ایمان کے مقدار سے موافق ہوگا۔ اس روز ظالم اپنے ہاتھ کاٹیگا کہ میں نے ظلم کیوں کیا۔ مفسد اپنے ہات کاٹیگا کہ کیوں فساد کیا اور اصلاح نہ کی۔ اپنے آقا سے کیوں بھاگا۔ ای غلام عمل پر مغرور نہو۔ اسلیئے کہ اعمال کا اعتبار خاتموں پر ہے

Marfat.com

خدائے عزوجل سے ہمیشہ سوال کرتا رہ کہ وہ تیرا خاتمہ اچھا کر دے اور اوسکے نزدیک جو پسندیدہ اعمال ہیں اونہیں تیری روح کو قبض کرے۔ بچتا رہ اس سے کہ توبہ کرنیکے بعد اوسکو توڑ ڈالے اور پہر گناہ کی طرف لوٹے توبہ کرکے نہ پھر۔ توبہ نہ توڑ نفس اور ہوا اور طبع کا موافق ہوکر اپنے مولیٰ عزوجل کی مخالفت مگر آجتک جو ہوا سو ہوا کل اگر تونے خدائے عزوجل کی نافرمانی کی تو تجھے بے نصیب اور بے یار چھوڑ دے گا۔ ای خدا اپنی عبادت میں ہماری مدد کر۔ اور اپنی نافرمانی میں ہمیں بے مدد نہ چھوڑ۔ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اٹھارہویں مجلس آپنے (خدا آپسے راضی ہو) سولہویں ذیقعدہ ۵۴۵ھ ہجری انوار کی صبح کو رباط میں فرمایا۔ بالتحقیق خدانے تجھے دو جہادوں ظاہری اور باطنی کی اطلاع دی ہے۔ باطنی جہاد نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان کو مغلوب کرنا۔ اور گناہوں اور قصوروں سے توبہ کرنا اور اوسپر ثابت رہنا اور شہوتوں اور حراموں کو ترک کرنا ہے۔ اور ظاہری جہاد کافروں، خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکروں اور مخالفوں سے لڑنا۔ انکی تلواروں۔ نیزوں۔ اور تیروں کا رنج اٹھانا مارنا اور مرنا ہے۔ جہاد باطن جہاد ظاہر سے زیادہ سخت ہے اسلیئے کہ کئی دفعہ واقع ہوتا ہے اور کیونکر زیادہ سخت نہ ہو وہ نفس کی خواہشوں اور حراموں کا ترک کرنا اور چھوڑنا اور شرعی امروں کی تعمیل اور منہیات سے باز رہنا ہے جس نے دونوں جہادوں میں خدائی احکام کو تسلیم کیا اسے دنیا و آخرت میں بدلہ ملا۔ شہیدوں کے جسم میں زخم ایسے ہوتے ہیں جیسے تم میں سے کسیکے ہاتھ کی فصد کھولی جائے کہ اس کا ذرا بھی درد نہیں ہوتا۔ اور مجاہد گناہوں سے توبہ کرنیوالے کے حق میں نفس کو مارنا پیاسے کے سرد پانی پینے کی طرح ہے۔ صوفیا! ہم تمکو کسی چیز کی تکلیف نہیں دیتے مگر ... اچھی عطا کرتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ اسکے بیٹے یعنی مومن کے بیٹے خدا کی طرف سے ہر ایک لحظہ میں ... سے تعلق رکھتے ہیں عام خلقت اور منافقوں خدائے عزوجل اور اوسکے رسول کے دشمنوں ... کہ وہ خدائے عزوجل کو نہ پہچانتے اور اوسسے دشمنی رکھنے کے باعث دوزخ میں داخل ہونگے کیونکر نہ داخل ہوں، وہ خدائے عزوجل کی مخالفت اور اپنے نفسوں اور ہواؤں اور طبیعتوں اور عادت اور شیاطین کی موافقت کرتے تھے اور دنیا کو آخرت پر اختیار کرتے تھے کیونکہ دوزخ میں داخل نہونگے حالانکہ انہوں نے

قرآن کو سنا اور اُسپر ایمان نہ لائے اور اُسکے امروں کی تعمیل نہ کی اور منہیات سے نہ رُکے۔ ای قوم! (درویشون) قرآن پر ایمان لاؤ۔ اور اُسپر عمل کرو خالص عمل کرو۔ عملوں میں ریا اور نفاق نکرو۔ اور ان سے خلقت میں تعریف اور عوض نہ چاہو خلقت میں وہ لوگ نہایت کم ہیں جو قرآن پر ایمان رکھتے اور صرف خدا کے لیے اسپر عمل کرتے ہیں اسیواسطے مخلص کم اور منافق زیادہ ہیں۔ تم خدائے عزوجل کی عبادت میں کیسے سُست ہو اور اُسکے دشمن کی طاعت میں کیسے چست ہو تمہارا دشمن مردود ہوا (مراد شیطان سے ہی) صوفیا یہ تمنا کرتے ہیں کہ خدائے عزوجل کی تکالیف سے خالی نہ رہیں اُنہوں نے جانا کہ اسکی تکالیف اور قضا و قدر پر صبر کرنے میں دنیا اور آخرت میں بہت بہتری ہے اسکے تصرفات اور تبدیلات کی کبھی صبر اور کبھی شکر اور کبھی قرب اور کبھی بُعد اور کبھی تکلیف اور کبھی آرام اور کبھی غنا اور کبھی فقر اور کبھی تندرستی اور کبھی بیماری میں موافقت کرتے ہیں انکی آرزو دلوں کو خدائے عزوجل کے پاس رکھنا ہے یہ ان کے نزدیک سب سے زیادہ ضروری چیز ہے وہ اپنی اور خلقت کی خدائے عزوجل کے آگے تسلیم کی تمنا کرتے ہیں وہ ہمیشہ مخلوقات کی بھلائیوں کا خدائے عزوجل سے سوال کرتے ہیں۔ ای عزیز صحیح بن فصیح بنجائیگا حکم میں صحیح ہو علم میں فصیح ہو جائیگا باطن میں صحیح ہو ظاہر میں فصیح ہو جائیگا۔ تمام سلامتی خدائے عزوجل کی اطاعت میں ہے یعنی اسکے تمام امور کی تابعداری اور جس سے اُسنے منع فرمایا باز رہنا اور جو اُسنے مقدر کیا اسپر صبر کرنا جسنے خدائے عزوجل کے حکم کو مانا وہ مقبول ہوا اور جسنے اوسکی اطاعت کی تمام خلقت اُسکی مطیع ہو گئی۔ ای درویش! میرا کہا مان۔ میں تمہارا ناصح ہوں میں اپنے ان حالات میں جن میں کہ میں ہوں اپنے وجود اور تم سے کنارہ کش ہوں اور الگ ہوں میں اپنے وجود اور تم میں خدائے عزوجل کے حکموں کی سیر کرتا ہوں مجھے تہمت نہ لگاؤ میں تمہارے لیے وہی چاہتا ہوں جو اپنے لیے چاہتا ہوں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یَکْمُلُ الْمُؤْمِنُ اِیْمَانَہٗ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ (مومن کا ایمان کامل نہیں ہوتا جتبک کہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے) ہمارے امیر ہمارے رئیس ہمارے بزرگ ہمارے پیشوا ہمارے پیغمبر اور ہمارے شفیع آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر قیامت تک نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے پیشوا کا یہ قول ہے اور اس شخص سے جو اپنے بھائی مسلمان کے لیے وہ چیز پسند نکرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ ایمان کے کمال کو نفی کرتا ہے جب

Marfat.com

اپنے پیئے لذیذ طعام اور اچھی پوشاک اور عمدہ مکان اور خوبصورت چہرہ اور زیادہ مال سے محبت رکھیگا اور
اپنے بھائی مسلمان کے پیئے اسکے برخلاف چاہے گا تو تُو کمال ایمان کے دعوے میں جھوٹا ہی۔ ای فکر تیرا
ہمسایہ فقیر اور اور عیال محتاج اور مال قابل زکوۃ اور ہر روز نفع زائد اور قدر تیری حاجت کے موافق تجھے دے
رہی ہے تو پھر انپر خیرات نکرنا ان کے فقر پر راضی ہونا ہی جبتک نفس ہوا اور شیطان تیرے ساتھ ہی تو تجھے یقینا
نیکی کرنی آسان نھین۔ قوت حرص اور کثرت اُمید اور محبت دنیا اور قلتِ تقوی اور ایمان تجھمین جو دیئے تو اپنے
نفس اور مال اور خلقت سے مشرک بن رہا ہے۔ تجھے خبر نھیں جس ملعین دنیا کی رغبت زیادہ اور اسکی حرص سخت
اور اسکی حرص بڑہی ہوئی ہو اور اُسنے موت اور خدائی عزوجل کے دیدار کو بھلایا اور حرام وحلال مین
فرق نکیا تو ان کفار کے مشابہ ہوا جنھون نے کہا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيٰ وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا
الدَّهْرُ (ہماری دنیا ہی کی حیاتی ہی کہ مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں اور نھیں مارتا ہمکو مگر زمانہ) گویا کہ تو بھی
انھیں سے ایک ہے مگر فرق یہ ہی کہ تو ایمان سے آراستہ ہوا اور اپنا خون شہادت میں یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ
واشھد ان محمد عبدہٗ ورسولہٗ۔ اجنی مین گواہی دیتا ہون کہ خدا کے سوا عبادت کے لائق کوئی نھیں اور گواہی
دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بندہ اور رسول ہی۔ کلمہ شہادت سے بچالیا اور نماز روزہ مین بطور عادت
نہ عبادت مسلمانوں سے متفق ہوا ہے۔ لوگون پر ظاہر کرتا ہے کہ مین متقی ہون اور دل فاجر ہی یہ تجھے کیا فائدہ
دیگا۔ ای قوم! دن کو بھوکھ اور پیاس برداشت کرنا اور رات کیوقت حرام سے افطار کرنا تمہیں
کیا فائدہ دے گا۔ دنکو روزہ رکھتے اور رات کیوقت نافرمانی کرتے ہو۔ ای حرام کھانیوالو۔ دن میں اپنے
نفسون کو پانی پینے سے روکتے ہو اور مسلمانوں کے خون سے افطار کرتے ہو تم مین ایسے بھی ہیں جو دن کو روزہ
رکھتے اور رات کو فسق وفجور کرتے ہیں۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا لَا تَخْذُلُ
اُمَّتِیْ مَا عَظَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ (میری امت ذلیل نہ ہو گی جبتک ماہ رمضان کی عزت کریگی
اور تعظیم بجالائیگی) اسکی تعظیم اسمین پرہیزگاری۔ اور حدود شرع کی حفاظت کے ساتھ روزہ رکھنا ہی
ای بندے۔ روزہ رکھ اور جب افطار کرے تو اپنے کھانے میں سے فقیرون کو بھی دے۔ اکیلا مت کہا کیونکہ جس نے
اکیلے کھایا اور دوسرے کو نہ کہلایا اُسپر فقیری اور مسکینی کا خوف کیا جاتا ہے اسے قوم۔ تم سیر

Marfat.com

اور تمہارے ہمسائے بھوکے۔ اور دعوی یہ کہ مومن ہو۔ تمہارا ایمان صحیح نہیں تمہارے پاس اپنی اور عیال سے بچا ہوا بہت سا کہانا ہوتا ہے اور سائل دروازے پر کہڑا ہو کر بے نصیب چلا جاتا ہے جلدی تجھے اپنا حال آپ معلوم ہو جائیگا جلدی ہے تو ایسا ہی ہو جائیگا اور جیسا تونے اسکو باوجود دینے کی طاقت کے رد کیا۔ رد کیا جائیگا۔ تجھپر افسوس تو کیوں نہ اُٹھا۔ اور جو تیرے سامنے ہے اوسکو نہ اُٹھایا اور اوسے نہ دیا اور دو حالوں یعنی کہڑا ہونیمین تواضع اور عطا کو جمع نکیا۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوالی کو اپنے ہاتھ سے دیتے اور اونٹنی کو چارہ ڈالتے اور بکری کو دہتے اور اپنے کرتے کو سیتے تھے۔ تم آپکی متابعت کا کس طرح دعوی کرتے ہو حالانکہ اقوال اور افعال میں آپکے مخالف ہو۔ تمہارا بڑا لمبا چوڑا دعوی ہو لیکن بے شہادت (یا تمہارا بڑا بول ہے) بے دلیل۔ کہاوت میں کہا جاتا ہے کہ یا تو خالص یہودی بنجا نہیں تو توریت پر فریفتہ نہو اسیطرح میں تجھے کہتا ہوں یا شرائط اسلام حاصل کر نہیں تو یہ نہ کہہ کہ میں مسلمان ہوں اسلام کی شرائط کو لازم پکڑو۔ اسلام کی حقیقت یعنی خدائے عزوجل کے آگے تسلیم کرنیکو لازم پکڑو۔ آج خلقت کی غمخواری کر کل قیامت کیدن خدائے عزوجل اپنی رحمت کیساتھ تیری غمخواری کریگا جو زمین پر ہیں اُنپر رحم کر تاکہ وہ جو آسمان پر ہے تجھپر رحم کرے اور گفتگو کے بعد فرمایا جبتک تو اپنے نفس کیساتھ ہے اس مقام تک نہ پہونچیگا جبتک اس کی خواہشیں پوری کریگا تو اُسکو اُسکی مدد میں ہے اس کا حق اسے پورا دے اور اسکو خواہش سے روک اسکا حق ادا کرنے میں اسکی زندگی ہے اور اُسکو اُسکی خواہشیں دینے میں اسکی ہلاکت ہے۔ اسکا حق ضروری کہانا اور لباس اور پانی اور وہ جگہ ہے جس مین وہ رہے اور اوسکی خواہش لذتیں اور شہوتیں۔ شرع کے بموجب اُسکو ملنی چاہیئں اور اوس کی خواہش قدر اور سابقہ علم الٰہی کے سپرد کر۔ اسکو حلال کہلا نہ حرام۔ شرع کے دروازے پر بیٹھ اور اسکی خدمت لازم پکڑ نجات پائے گا۔ کیا تونے خدائے عزوجل کے کلام کو نہیں سنا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (جو کچھ رسول تہارے پاس لائے اُسکو لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) تھوڑے پر صبر کرو اور نفس کو اُسپر ٹہیراؤ اور اگر سابقہ تقدیر اور علم کے ہاتھ سے زیادہ آئیگا وہ تیرا ہی ہے جب تو تھوڑے پر قناعت کریگا تو تیرا نصیبہ تجھسے فوت اور ہلاک نہ ہوگا۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے مومن کے لیئے اس قدر کافی ہے جس قدر کہ غنیرہ (بکری کے بچے) کے لیئے خشک گھاس کی ایک مٹھی

Marfat.com

اور پانی کا ایک گھونٹ مومن زاد بناتا ہے اور منافق تمتع مومن اسلیئے زاد لیتا ہے کہ وہ راستہ پر ہے ابھی منزل تک نہیں پہنچا اُسنے جانا کہ میرے لیئے منزل میں میری ضروریات موجود ہیں اور منافق کی کوئی منزل اور کوئی مقصود نہیں۔ دنوں اور مہینوں کو ضائع کر ڈالتے ہو۔ عمرونکو بے فائدہ ختم کرتے ہو میں کہتا ہوں کہ تم دنیا کے امور میں خسارہ نہیں اُٹھاتے بلکہ ادیان میں۔ اسکا عکس کرو۔ فائدہ اُٹھاؤ گے۔ دنیا نے کسی سے وفا نہیں کی اور اسیطرح تم سے بھی وفا نہ کریگی۔ ای قوم کیا تمہارے پاس خدائے عزوجل کی طرف سے ہمیشہ زندہ رہنے کا تمسک لکھا ہوا ہے تم کیسے بے فکر ہو۔ جو شخص غیر کی دنیا اپنی آخرت کو بگاڑ کر آباد کرتا ہے اور اپنے دین برباد کرکے دوسرے کے لیے مال جمع کرتا ہے۔ وہ خدائے عزوجل کا مخالف ہے اپنے جیسے مخلوق کی رضا حاصل کرنیکے لیئے اسکا غضب سر پر لیتا ہے اگر وہ جانے اور یقین کرے کہ میں تھوڑے عرصہ میں مر جاؤنگا اور خدائے عزوجل سامنے حاضر ہونگا اور میرے اعمال کا حساب لیا جائیگا تو اپنے اکثر اعمال سے توبہ کرے۔ لقمان حکیم سے روایت ہے (اسپر خدا کی رحمت ہو) کہ اسنے اپنے بیٹے کو کہا۔ ای بیٹا جس طرح تو بیمار ہو جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ کس طرح بیمار ہوتا ہے اسیطرح مر جائیگا اور نہ جانیگا کہ کس طرح مرا میں تو تم کو ڈراتا اور منع کرتا ہوں اور تم نہ ڈرتے ہو نہ باز رہتے ہو ای نیکی سے غافلو۔ دنیا میں مشاغلو۔ جلدی ہی دنیا تمپر لپیٹا آنے کی تمہارا اگلا گھونٹ ڈالے گی اور جو کچھ تمنے اسکے ہاتھ سے جمع کیا اور اوس میں لذت اُٹھائی وہ تمہیں مفید نہو گا بلکہ وہ سب تمپر وبال ہوگا۔ ای غلام با حوصلہ کر اور لڑائی ترک کر۔ کلمات کی قسمیں ہیں جب لوگوں میں سے کسینے تجھے ایک کلمہ کہا اور تونے اسکا جواب دیا۔ اسیطرح اوسنے حتی کہ تمہارے درمیان جنگ واقع ہوئی خلقت میں سے نہایت ہی کم ہیں جو خلقت کو خدائے عزوجل کے دروازے پر پہچانے کے لائق ہیں وہ اُنپر حجت ہیں اگر انکی نہ مانیں گے وہ مومنین کے لیئے نعمت ہیں اور خدائے عزوجل کے دشمنوں۔ منافقوں کے لیئے عذاب۔ ای خدا ہمیں عطر توحید سے معطر کر۔ اور خلقت اور اپنے غیر سے فنا ہونے کی دھونی دے۔ ای موحدین۔ ای مشرکین۔ خلقت میں سے کسیکے ہاتھ میں کچھ نہیں سبکے سب عاجز ہیں کیا مالک اور کیا غلام کیا بادشاہ اور کیا غنی اور کیا فقیر سارے کے سارے خدائے عزوجل کی تقدیر کے قیدی ہیں ان کے دل اُسکے ہاتھ میں ہیں۔ انکو پلٹاتا ہے جس طرح چاہتا ہے۔ اُس جیسا کوئی نہیں ہی سننے والا اور دیکھنے والا

Marfat.com

اپنے نفسوں کو فربہ نکرو وہ تمہیں اس طرح کہا جائیں گے جیسے کوئی شخص کاٹنے والے کتے کو پکڑ پالے اور موٹا تازہ کرے اور خلوت میں رکھے پس یقیناً وہ اُسے کہا جائیگا۔ نفسوں کو مطلق العنان اور اونکی چھریوں کو تیز نکرو اسلیے کہ تمہیں ہلاکت کے داؤں میں ڈالینگے اور دھوکہ دینگے اُنکے ناقوسے کو نکالو اور اُنکو شہوات میں ننگا رکھو۔ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (اے ہمارے رب! دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا)۔

انیسویں مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) اٹھارہویں ماہ شوال ۵۴۵ھ کو بروز منگل کے روز عشا کے وقت مدرسہ میں فرمایا اگر خدائے عزوجل بہشت و دوزخ نہ بناتا تو بھی لائق تھا اس سے خوف کیا جاتا۔ اور امید رکھی جاتی۔ اور اسکی اطاعت کرو۔ اسکی ذات کے طلب کرنے کے لیے اوسکی عطا اور خطا کا خیال نکرو۔ اُسکی اطاعت اسکے امر کو ماننے اور نہی سے باز رہنے اور تقدیروں پر صبر کرنے سے ہے اسکی طرف رجوع لاؤ اور اُسکے آگے زاری کرو آنکھوں اور دلوں کے آنسو بہا کر اوسکے آگے ذلیل ہو۔ رونا عبادت ہے اور حد درجہ کی عاجزی۔ تو جب توبہ اور نیک نیتی اور پاکیزہ اعمال کی حالت میں مرے تو خدائے عزوجل تجھے نفع دیگا۔ اور مظلوموں کی جزا کا والی ہوگا۔ اس لیے قیامت کے روز اولیا و انبیا کیلئے کوئی ایسا نہیں جو اُسکی رحمت اور شفقت کو ظاہر کرے۔ دنیا اور آخرت میں اس سے محبت رکھو اسکی محبت سب چیزوں سے ضروری جان تجھے اسکے سوا کوئی چارہ نہیں ہی ہے۔ جو تجھے فائدہ دیگی خلقت میں ہر ایک تجھے اپنے لیئے چاہتا ہے خدائے عزوجل تجھے تیرے لیئے چاہتا ہے۔

(اے درویشو!) تمہارے نفس خدائی دعوی کرتے ہیں اور تمہیں خبر نہیں یا بلکہ وہ خدای عزوجل کی جبر کرتے اور جسے وہ نہیں چاہتا اسے چاہتے اور جس سے محبت نہیں کرتا بلکہ اسکا دشمن ہوتا ہے کرتا ہے اس سے محبت رکھتے۔ اور جب کوئی بلا آ جائے تو موافقت اور صبر نہیں بلکہ مقابلہ اور جھگڑا کرتے ہیں انہیں اسلام (یعنی مان لینے) کی کوئی خبر نہیں صرف اسلام کے نام پر قانع ہیں اور یہ انہیں نفع مند اور کچھ فائدہ بخش نہیں۔ اے غلام! تو ڈرتا رہ اور [illegible] نہ بن حتی کہ خدای عزوجل سے ملے اور تیرے دل اور جسم کے قدم اُسکے سامنے قرار پکڑیں۔ اور وہ اس کا فرمان

Marfat.com

تیرے ہاتھ مین دیدے۔ اسوقت تجھے نڈر ہونا لائق ہے جب تجکو امن دے تو اسکے پاس بہت سی بھلائی پائیگا جسے امن دیگا ہمیشہ کے لئے امن دیگا کیونکہ وہ اپنے ہبہ کو واپس نہین لیتا۔ خدای عزوجل جب کسی بندہ کو برگزیدہ کرتا ہے تو اپنا مقرب بنا لیتا ہو اور جسوقت اسپر خوف غالب آئے تو اسے دور کرتا اور اسکے دل و باطن کو اطمینان بخشتا ہے۔ جب دونون کا درمیانی راز ہوتا ہے (تجپر افسوس) ای جاہل۔ خدا سے پھرتا اسے اپنے دل کی پیٹھ کے پیچھے چھوڑتا۔ اور خلقت کی خدمت میں مشغول ہوتا ہے درویش خدای عزوجل کی خدمت میں مشغول ہوئے پس اُنہے اونکے دل اپنے پاس کر لیے اور اپنا آپ اونکو بتلایا انہون نے پہچان لیا۔ انہین کا کوئی جب خدائے عزوجل کو پہچانتا اور نفس و ہوا اور طبیعت اور شیطان کی لڑائی سے فارغ ہوتا اور ان سے اور دنیا سے خلاصی پاتا ہے خدائے عزوجل اس کے لیے اپنے قرب کا دروازہ کھولدیتا ہے کہ کسی شغل کو نہ پاکر جہاں مشغول رہے۔ پس اسکو کہا جاتا ہے کہ پیچھے کی طرف لوٹ اور خلقت کی خدمت میں مشغول ہو اور انہین ہماری راہ بتا۔ ہمارے طالبون اور مریدون کی خدمت کر۔ تم درویشون کے حالات سے ناواقف ہو۔ تم ان نفسون کے راضی کرنے میں جو تمہارے دشمن ہیں دن کو رات سے ملاتے ہو۔ دشمنون کو راضی کرتے اور خدائے عزوجل کو غصہ کرتے ہو۔ خلقت میں سے بہت سے ایسے ہیں جو اپنی عورتون اور اولاد کی خوشنودی کو خدائے عزوجل کی خوشنودی پر فضیلت دیتے ہیں۔ میں تیری حرکات و سکنات اور تاریخ اور بڑی خوشی نفس اور بیوی اور اولاد کے لیے دیکھتا ہون۔ اور خدائے عزوجل کی تجھے کوئی خبر نہیں۔ (تجپر افسوس) تو آدمیون میں شمار نہین کیا جاتا۔ انسان انسانیت میں کامل خدائے عزوجل کے سوا کسی کے لیے عمل نہیں کرتا تحقیق تیرے دل کی آنکھیں اندھی اور تیرے باطن کی صفا مکدر ہے اور تو خدائے عزوجل سے پردے میں ہے اور تجھے خبر نہیں۔ اسیواسطے انہین سے کہا خدا کا اپنے سلام ہو ان مجہولون پر جنکو اپنے محجوب ہونے کا حال معلوم نہیں (تجپر افسوس) تیرے کاسہ مین ٹوٹا ہوا شیشہ ہے۔ اور تو جہالت کے باعث لالچ اور شہوت اور حرص و ہوا کے غلبہ سے کھائے جاتا ہے۔ ایک گھڑی کے بعد تیرا معدہ کھیا جائیگا۔ اور تو مرجائیگا۔ یہ سب بلائیں اپنے مولی عزوجل سے دور رہنے اور اسکے غیر کو اختیار کرنے سے ہیں۔ اگر تو خلقت کو جانے تو اپنے دشمنی اور اپنے خالق سے محبت رکھے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے

Marfat.com

فرمایا اخبر تقلہٗ (آزما تو اسے دشمن جانے گا) تو آزمائش کے بغیر محبت اور عداوت رکھتا ہے۔ آزمانا عقل کا کام ہے اور تجھ میں عقل نہیں۔ آزمانا دل کا کام ہے۔ اور تیرا دل نہیں۔ دل فکر کرتا۔ اور ذکر کرتا۔ اور نصیحت پکڑتا ہے۔ اللہ جلشانہ نے فرمایا۔ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَہٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَ ہُوَ شَہِیۡدٌ (تحقیق اس میں نصیحت ہے اس کے لئے جسکا دل ہے یا حضور سے کان لگاتا ہے) عقل دل اور دل باطن اور باطن فنا ہو گیا۔ اور فنا وجود حضرت آدم علیہ السلام اور باقی پیغمبروں میں شہوتیں اور رغبتیں تھیں مگر وہ اپنے نفسوں کی مخالفت کرتے اور اپنے رب عزوجل کی رضا طلب کرتے تھے حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں ایک ہی خواہش کی اور ایک ہی لغزش کی پھر توبہ کی اور بار دگر نہ پھرے بلکہ خواہش محمود تھی اسلئے کہ انہوں نے خدا کے قرب سے علٰحدہ ہونا نہ چاہا۔ اور انبیاء علیہم السلام اپنے نفسوں اور طبیعتوں اور شیاطین کی مخالفت کرتے رہے حتیٰ کہ اپنے نفسوں سے بہت جہاد کرنے اور انکو تکلیف دینے کے باعث از روئے حقیقت فرشتوں سے ملگئے۔ انبیاء اور رسول اور اولیاء صبر کرتے ہیں تم بھی صبر کرنے میں انکی موافقت کرو۔ (ای غلام) اپنے نفس دشمن کے مارنے پر صبر کر۔ جلدی ہی تو اسے مار دیگا اور قتل کر ڈالیگا اور اس کا اسباب لیگا۔ پھر تجھے بادشاہ کی طرف سے خلعت اور جاگیریں ملینگی۔ ای غلام! سعی کر کہ تو کسیکو اذیت نہ پہنچائے اور یہ کہ تیری ہمت ہر ایک کے لئے نیک ہے۔ مگر اسکے لئے جسکے واسطے شرع نے ایذا دینے کا حکم دیا۔ اوسے اذیت پہونچانا عبادت میں داخل ہے۔ تیلمند تحبیب رسدید کی کرنا پھونکی گئی۔ اور انہوں نے اپنے نفسوں پر قیامت برپا کر دی۔ ایسی جنہوں کیساتھ دنیا دکنار ہوئے۔ تصدیق کے باعث پل صراط سے عبور کر گئے۔ اپنے دلوں کے ساتھ چلے حتیٰ کہ جنت در کھڑے ہو گئے راستے پر کھڑے ہوئے اور کہا کہ ہم اکیلے نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہیں کھاتا۔ پس وہ دنیا کی طرف واپس ہوئے۔ لوگوں کو خدائے عزوجل کی طرف دعوت کرتے ہیں اور انہیں وہاں کی خبریں بتلاتے ہیں۔ اور اپنے امور کو آسان کرتے ہیں۔ جب کا ایمان قوی اور اعتقاد کامل ہو وہ اپنے دل کیساتھ وہ سب باتیں قیامت کے متعلق جنکی خدائے عزوجل نے خبر دی اپنے دل سے دیکھتا ہے۔ بہشت اور دوزخ اور انکے درمیان کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ صور اور اسپر موکل فرشتے کو دیکھتا ہے

Marfat.com

سب اشیا کی ماہیت کو دیکھتا ہے دنیا اور اسکے زوال اور دنیا والوں کے حالات کا انقلاب دیکھتا ہے خلقت کو قبروں میں مردوں کی طرح دیکھتا ہے جب قبروں پر سے گذرتا ہے تو انہیں کی نعمت اور عذاب کو دیکھتا ہے قیامت اور اسکے قیام اور موقفوں کو دیکھتا ہے خدائے عزوجل کی رحمت اور عذاب کو دیکھتا ہے فرشتوں کو کھڑے اور نبیوں اور رسولوں اور ابدال و اولیا کو اپنے مرتبے پر دیکھتا ہے جنت والوں کو آپس میں زیارت کرتے اور دوزخیوں کو آپس میں عداوت رکھتے دیکھتا ہے جسکی نظر درست ہو وہ سر کی آنکھوں سے خلقت اور دل کی آنکھوں سے انہیں خدائے عزوجل کے فعل کو دیکھتا ہے اسکا انکو متحرک اور ساکن کرنا دیکھتا ہے یہ اللہ عزوجل کے دوستوں کی نظر عزت ہے وہ لوگ جب کبھی کسی شخص کو دیکھتے ہیں اس کا ظاہر سر کی آنکھوں سے اور باطن دل کی آنکھوں سے اور اپنے مولیٰ عزوجل کو اپنے باطن کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں جس نے خدمت کی مخدوم ہوا جب تقدیر آتی ہے تو اسکے موافق ہوتے ہیں خواہ خشکی یا تری خواہ نرم زمین یا سخت زمین پر اُٹھائے میٹھا کھلائے یا کڑوا عزت ذلت دولتمندی فقیری تندرستی بیماری میں اسکے موافق ہوتے ہیں قدر کے ساتھ چلتے ہیں حتیٰ کہ جب تقدیر کو انکا تھکان معلوم ہوتا ہے تو نیچے اتر آتی ہے اور انکو سوار کر لیتی ہے خود انکی خدمتگار اور ملازم اور متواضع ہو جاتی ہے انکی یہ عزت اور خدائے عزوجل سے مقرب ہونے کے باعث یہ سب کچھ نفس اور ہوا اور طبع اور عادت شیطان اور بُری صحبتوں کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔ اے خدا ہمیں تمام حالات میں اپنی قدر کی موافقت نصیب کر۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما۔ اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

بیسویں مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) ۲۱ ماہ ذیقعدہ ۵۴۵ھ جمعہ کے روز صبح کیوقت مدرسہ میں فرمایا۔ اے اس شہر کے رہنے والو! تم میں نفاق زیادہ اخلاص کم ہے باتیں زیادہ اور عمل ناپدید ہے۔ بے عمل بات کوڑی کے کام کی نہیں۔ وہ حجت ہے نہ وجہ حجت۔ بے عمل قول خالی اور ویران گھر کی طرح ہے۔ خزانہ ہے جس میں سے خرچ نہیں کیا جاتا وہ صرف دعویٰ ہے بلا شہادت۔ صورت ہی بے روح بت ہے۔ بے دست و پا اور بے حس۔ تمہارے اکثر اعمال جسم بے روح کی طرح ہیں۔ روح کیا ہے

Marfat.com

اخلاص اور توحید اور قرآن و حدیث پر قائم ہونا۔ غفلت نکرو، برعکس کرو نجات پاؤ گے، امر کی اتباع کرو، نہی سے باز رہو
تقدیر کے موافق ہو، خلقت میں سے نہایت ہی کم ہیں، وہ جنکے دل انس اور مشاہدہ اور قرب الٰہی کی جگہ ہو گئے ہیں [illegible]
پس وہ قدر کے رنجوں اور مصیبتوں کو معلوم نہیں کرتے جو انپر گذر رہے ہیں انکو [illegible]
عزوجل کی حمد اور شکر بجالاتے ہیں گویا موجود نہیں تھے کہ خدائے عزوجل پر اعتراض کرتے۔ آفات [illegible] اسی طرح
نازل ہوتی ہیں جیسے تم پر، مگر انمیں سے بعض صبر کرتے ہیں اور بعض آفات انپر صبر کرنے سے فانی ہو جاتی ہیں صبر [illegible]
ضعف ایمان اور بچپن کی حالت میں ہوتا ہے اور صبر جوان قریب البلوغ ہونے میں اور موافقت بلوغ
کیوقت اور رضا قریب ہونے کیوقت وہ اپنے علم سے خدائے عزوجل کو دیکھتا ہے اور غیبت اور فنا دل اور باطن
کے خدائے عزوجل کے پاس ہونے کی حالت میں یہی حالت مشاہدہ اور باہمی گفتگو کی ہے باطن فنا ہو جاتا ہے
وجود فنا ہو جاتا اور خلقت کی نسبت معدوم۔ اور خدائے عزوجل کے پاس موجود ہوتا ہے وہاں [illegible]
اور سخت پگھل جاتا ہے۔ پھر جب خدا چاہتا ہے اُسے اُٹھاتا ہے جب اوسے لوٹانا چاہتا ہے اوسکو لوٹاتا ہے۔
اوسکے متفرق اور منتشر اجزاء کو جمع کرتا ہے جس طرح کہ قیامت کے روز مخلوقات کے جسم کو پارہ پارہ اور
بوسیدہ ہو جانیکے بعد جمع کریگا۔ اُن کے استخوان اور گوشت اور بال اکٹھے کریگا۔ پھر اسرافیل کو انمیں روح
ڈالنے کا حکم دیگا۔ یہ عام مخلوق کا حال ہے لیکن یہ لوگ (یعنی اولیاء اللہ) انکو ملاقات کے واسطے اٹھائیگا۔ ایک لمحہ میں
فنا اور دوسرے میں موجود کرے گا۔ محبت کی شرط یہ ہے کہ محبوب کے ہوتے ہوئے کوئی اور ارادہ نہ ہو اور اس سے
پھر کر دنیا و آخرت اور خلق میں مشغول نہ ہو اللہ عزوجل کی محبت آسان نہیں کہ ہر ایک دعوی کرے۔ بعض ایسے
ہیں کہ اسکا دعوی کرتے ہیں اور وہ ان سے دور ہے۔ اور بعض ایسے کہ دعوی نہیں کرتے اور وہ انکے [illegible]
مسلمانوں میں سے کسیکو حقیر نہ جانو، تم میں خدائے عزوجل کے اسرار بونے گئے ہیں ولی تو [illegible]
عزوجل کے بندوں پر غرور نکرو، اپنی غفلتوں سے باز آؤ، تم بڑی بھاری غفلت میں ہو [illegible] تمہارا [illegible]
نہ بہا جائیگا اور تم پلصراط سے عبور کر گئے ہو اور تم نے جنت میں اپنی جگہیں دیکھ لی ہیں۔ اتنا بڑا غرور کیا
تم میں سے ہر ایک نے خدائے عزوجل کی بڑی نافرمانی کی ہے پھر اس سے توبہ اوس میں فکر نہیں۔ اور شاید
یہ کہ دل بھول گئے ہوں گے۔ وہ تمہارے صحیفہ اعمال میں وقت اور تاریخ وار لکھے ہوئے [illegible]

Marfat.com

قابل اور کثیر پر حساب لیا جائیگا اور سزا دی جائیگی۔ ای غافلو! جاگو۔ ای سوتے ہوئے اٹھو۔ خدائے عزوجل کی رحمت کو لو۔ جسکے گناہ اور قصور زیادہ ہوئے اور اسپر اصرار کیا اور توبہ نکی۔ ندامت ظاہر نکی۔ تو وہ کفر کے قریب ہوگیا۔ اگر اس امر کا تدارک نکریگا۔ ای دنیا بے آخرت۔ ای خلق بے خالق تو فقر کے سوا کوئی خوف نہیں رکھتا اور دولتمندی کے سوا کوئی امید نہیں۔ تجھپر افسوس! رزق مقسوم ہے کم اور زیادہ اور مقدم و موخر نہیں ہوتا تجھے خدائے عزوجل کی ضمانت میں شک ہے اپنے غیر مقسوم کی طلب میں لالچ کرتا ہے تیری حرص نے تجھے علما کے پاس جانے اور نیکی کے مشاہدے سے روک لیا۔ تو ڈرتا ہے کہ تیرا نفع کم ہوجائیگا اور مال کم۔

(تجھپر افسوس) جب تو اپنی ماکے پیٹ مین تھا تجھے کس نے کھلایا۔ تو اپنے نفس اور خلقت اور دینار اور درہم اور خرید و فروخت اور اس شہر کے حاکم پر بھروسہ کرتا ہے۔ جسپر تو نے بھروسہ کیا وہ تیرا خدا ہے اور جس سے ڈرا اور امید رکھی وہ تیرا خدا ہے جسکو تو نے ضرر اور نفع میں دیکھا اور نہ خیال کیا کہ خدائے عزوجل اسکے ہاتھوں سے کراتا ہے وہ تیرا خدا ہے تھوڑی دیر کے بعد تو اپنا حال دیکھ لیگا۔ خدائے عزوجل تجھسے تیرے مکان اور آنکھیں اور قوت اور مال اور وہ سب کچھ جسپر تیرا اسکے سوا بھروسہ ہے لیگا اور تیرے اور خلقت کے درمیان دشمنی ڈالدیگا اور انکے دل تجھپر سخت کردیگا انکے ہاتھ تجھسے سمیٹ لیگا اور تجھے اپنے شغل سے معزول کردیگا اور تیرے پر دروازے بند کروادیگا اور ایک دروازے سے دوسرے دروازے پر پھرائیگا اور تجھے ایک حبہ اور ذرہ بھی ندیگا اور جب تو اس سے مانگیگا قبول نکریگا۔ یہ سب کچھ تیرے اسکے ساتھ شریک پکڑنے اور اسکے غیر پر بھروسہ کرنے اور اسکی نعمتوں کو اسکے غیر سے طلب کرنے اور ان سے اسکی نافرمانی پر امداد لینے کے باعث سے ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ اس قسم کے لوگوں میں سے بہت کے ساتھ یہ معاملہ ہوا اور یہ امر گنہگاروں میں کثرت سے ہے اور بعض ایسے ہیں کہ توبہ کے ساتھ تدارک کرلیتے ہیں پس خدائے عزوجل اسکی توبہ کو قبول کرتا اور اسکی طرف رحمت سے دیکھتا اور اسکے سات عنایت اور مہربانی سے معاملہ کرتا ہے۔

ای خدا کے بندو! توبہ کرو۔ ای عالمو۔ فقیہو۔ عابدو۔ تم میں ہر ایک توبہ کا محتاج ہے۔ میں حیات اور ممات میں تمہارے احوال جانتا ہوں جب تمہارے اوائل امور مجھپر مشکل ہوجاتے ہیں تو آخر کار تمہاری موت کے وقت ظاہر ہوجاتے ہیں۔ جب تم میں سے ہر ایک کا اصل مال مجھپر مخفی ہوجاتا ہے تو میں اسکے خرچ کو

Marfat.com

دیکھتا ہون اگر اولاد اور اہل کے نفع اور فقراء اور خلقت کے مصالح میں خرچ ہو تو معلوم کرتا ہون کہ اسکا اصل حلال سے ہے اور اگر صدیقون پر جو خدای عزوجل کے خواص ہیں خرچ ہو تو معلوم کرتا ہون کہ اسکا اصل اور حاصل ہونا خدای عزوجل پر توکل رکھنے سے ہے اور حلال مطلق ہے۔ میں تمہارے ساتھ [illegible] نہیں پھرتا ہون لیکن خدای عزوجل اس طریقہ اور اسکے علاوہ اور طریقون سے [illegible] ای بندے پرہیزگار اس سے کہ خدای عزوجل اپنا غیر تجھ میں پائے پھر تو بے عزت ہوگا پرہیزگار [illegible] غیر کا خوف اور غیر کی امید اور غیر کی محبت کو دیکھے۔ اس کے تجربے سے دلوں کو پاک کرو ضرور [illegible] سے تم اس کے گھر اور ضیافت میں ہو۔ ای شخص خوبصورت چہروں کو دیکھنا اور [illegible] محبت ہے تجھے اسپر عذاب ملیگا۔ صحیح محبت جو بدلتی نہیں خدای عزوجل کی محبت ہے۔ [illegible] دل کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور وہی روحانی صدیقوں کی محبت ہے۔ انہوں نے ایمان [illegible] بلکہ ایقان اور عین الیقین سے محبت کی ہے۔ انکے دلوں کی آنکھوں سے پردے اٹھ گئے پس انہوں نے جو کچھ غیب میں ہے دیکھ لیا۔ ایسی چیزیں دیکھیں جو بیان نہیں ہوسکتیں۔ ای خدا ہمیں اپنی محبت صافی اور [illegible] کے ساتھ نصیب کر۔ تمہارے نصیبے دنیا کے پاس مقررہ وقتوں تک خدای عزوجل کی طرف سے امانت ہیں کسی کو انکے مالک کے اذن پر تمہارے قبول کر دینے سے اسکے روکنے کی طاقت نہیں ہے۔ وہ طاقت [illegible] اور انکی [illegible] کو خراب کرتی اور انسے استہزا کرتی ہے اور ایہہ ٹھٹھا کرتی ہے جو اس سے اپنا غیر مقسوم طلب کرے اور اپنا جو اپنا مقسوم خدای عزوجل کی اجازت کے بغیر مانگے۔ (ای درویشو!) اگر تم اسکے یعنی دنیا کے دروازے سے پھرو اور خدای عزوجل کے دروازے پر متوجہ ہو تو میں تمہارے پیچھے تمہاری [illegible] خدای عزوجل سے عقل طلب کرو جب دنیا خدای عزوجل کے دوستوں [illegible] متوجہ ہو تو کہتے ہیں۔ جا ہمارے غیر کو دھوکا دے ہم نے تجھے پہچانا اور دیکھ بھال لیا ہے ہمارے درمیان [illegible] ہم نے تیرے باطن کو جان لیا ہے ہمیں زینت نہ دکھا۔ تیرا اوپر خوبصورت ہے اور لکڑی کے کھوکھلے بت جیسی روح نہیں زینت کر رہا ہے تو ظاہر ہے باطن ظاہر اور منجر آخرت کے لیے ہے جب [illegible] دنیا کے عیب ظاہر ہوئے تو وہ اس سے بھاگے اور خلقت کے عیوب انکو معلوم ہوگئے تو انسے [illegible] اور

Marfat.com

بھاگے اور نفرت کی اور جنگلوں اور بیابانوں ویرانہ اور غاروں میں ان جنوں اور فرشتوں کے ساتھ اُنس کیا جو زمین پر پھیلنے والے ہیں فرشتے اور جن اور صورتوں میں اُنپر ظاہر ہوتے ہیں کبھی زاہدوں اور راہبوں کی صورت میں ڈاڑھیوں کے ساتھ اور کبھی وحوش کی صورت میں جس صورت میں چاہتے ہیں ظاہر ہوتے ہیں فرشتوں اور جنوں کے پاس صورتیں اسطرح ہیں جیسے تم میں کسیکے گھر میں کپڑے لٹکے ہوں کہ جسکو چاہتا ہے پہنتا ہے۔ سچا مرید خدائی عزوجل کو حاصل کرنے کے لیے اوائل میں خلقت کو دیکھنے اور انکو کلام سننے اور دنیا میں سے ایک ذرہ کو بھی دیکھنے سے تنگ آجاتا ہے مخلوقات میں سے کسی چیز کے دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس کا دل حیران اور عقل غائب اور آنکھ بلند ہوتی ہے ہمیشہ اسیطرح رہتا ہے حتیٰ کہ رحمت کا ہاتھ اسکے دل کے سر پر واقع ہوتا ہے اسے سکون حاصل ہوتا ہے وہ ہمیشہ مست رہتا ہے حتیٰ کہ خدائی عزوجل کے قرب کی خوشبو سونگھ لیتا ہے پس اُسوقت ہوش میں آتا ہے اور جب اسکی توحید اور اخلاص اور معرفت اور علم اور محبت پر قادر ہوجاتا ہے تو اسکو ثابت قدمی اور خلقت سے میل ملاپ رکھنے کا حکم ہوجاتا ہے خدائی عزوجل کی طرف سے اسے قوت ملتی ہے پس بے تکلف اُنکے بوجھ اٹھا لیتا ہے ان کے نزدیک ہوتا انکو طلب کرتا ہے اور اسکا کل شغل انکی مصلحتیں ہوتی ہیں اور وہ اپنے خدا سے ایک لمحہ بھی نہیں پھرتا بتدی زاہد خلقت سے بھاگتا ہے اور زاہد کامل اُنسے بے نیاز ہے انسے بھاگتا نہیں بلکہ انکو طلب کرتا ہے اسلیئے کہ خدائی عزوجل کو پہچان لیتا ہے اور جسنے خدا کو پہچانا وہ اسکے سوا کسی سے نہ بھاگتا اور نہ ڈرتا ہے۔ بتدی فاسقوں اور گنہگاروں سے بھاگتا ہے اور اختیار کو پہونچا ہوا انکو طلب کرتا ہے کیونکر نہ طلب کرے انکی دوا اسکی پاس ہے۔ اسیواسطے انمیں سے بعض نے فرمایا کہ فاسق کے مونہہ پر نہیں ہنستا مگر عارف جو خدائی عزوجل کی معرفت میں کامل ہوجاتا ہے وہ رہبر ہے۔ وہ جال ہوتا ہے خلقت کو دنیا کے دریا سے شکار کرتا ہے۔ قوت دیا جاتا ہے حتیٰ کہ ابلیس اور اوسکے لشکر کو شکست دیتا ہے۔ خلقت کو انکے ہاتھ سے چھوڑاتا ہے۔ ای شخص تو جاہل نہ زہد سے گوشہ گیر ہے۔ آگے آ۔ اور اسکو سن جو میں کہتا ہوں۔ ای دیہہ کے زاہد واگے بڑھو۔ اپنے عبادت خانوں کو ویران کرو اور میرے پاس آؤ تم اپنی خلوتوں میں اصل کے بغیر بیٹھے ہو۔ تم کو کچھہ حاصل نہیں ہوا۔ آگے بڑھو اور حکم کے پھل چنو۔ تمپر خدا رحم کرے میں تمہاری آنکھوں

Marfat.com

دوست تمام اشیاء سے غنی ہے۔ قانع مومن جب دنیا کی کسی شے کا محتاج ہوتا ہے تو خدائے عزوجل پر سوال اور
عاجزی اور ذلت اور توبہ کے قدموں سے داخل ہوتا ہے پس اگر وہ اسکا مقصود عطا کرتا ہے تو اسکے عطا پر شکر
کرتا ہے اور اگر نہیں دیتا تو نہ دینے پر اسکا موافق ہوتا اور بغیر اعتراض اور مقابلہ کے اسکے ارادے پر صبر کرتا
ہے وہ غنا کو اپنے دین اور ریاء اور نفاق اور فریب سے نہیں کرتا۔ ای منافق جیسا کہ تو کر رہا ہے ریا اور نفاق
اور گناہ اور فقر اور ذلت اور خدائے عزوجل کے دروازے سے نکالے جانے کا باعث ہے ریاکار منافق دنیا کو
دین اور پرہیزگاروں کے لباس میں بے اہلیت آراستہ ہو کر چاہتا ہے ان جیسے کلام کرتا اور انکی طرح
لباس پہنتا ہے ان جیسے عمل نہیں کرتا۔ ان سے اپنے نفس کو چھپاتا ہے حالانکہ ان سے نہیں تیرا لا الہ الا اللہ
کہنا دعویٰ ہے اور اسپر توکل اور بھروسہ اور غیر سے دل ہٹانا شاہد ہیں۔ ای جھوٹ بولنے والے۔ ای مولیٰ سے
بھاگنے والے۔ اسکی طرف پھرو اور اپنے دلوں سے خدائے عزوجل کے دروازے کا ارادہ کرو اور اس سے
صلح کرو اور اسکے آگے عذر بیان کرو۔ ایمان کی حالت میں دنیا سے شرع کے بموجب لے اور ولایت
کی حالت میں خدائے عزوجل کے امر کے ساتھ سے مع شہادت ان دونوں یعنی قرآن اور حدیث کے اور
ابدالیت اور قطبیت کی حالت میں خدائے عزوجل کے فعل سے سب چیزیں اسکے سپرد کر۔ ای غلام تو شرم نہیں
کرتا۔ اپنے نفس پر رو ثواب اور توفیق سے محروم ہے تجھے شرم نہیں آتی کہ آج فرمانبردار اور کل
نافرمان۔ آج مخلص اور کل مشرک بنتا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔
مَنِ استَویٰ یَومَاہُ فَہُوَ مَغبُونٌ وَمَن کَانَ اَمسُہٗ خَیرًا مِن یَومِہٖ فَہُوَ مَحرُومٌ (جسکے دونوں دن
یعنی آج اور گذشتہ کل برابر ہوگئے وہ نقصان زدہ ہے اور جسکا کل گذشتہ آج سے اچھا تھا وہ
محروم ہے) ای غلام تجھسے کچھ نہ بنے گا اور بنانا ضروری ہے۔ خدائے عزوجل سے [illegible]
اس دریا میں جس میں کہ تو حرکت کر رہا ہے تجھے اٹھا لینگی اور کنارے پر ڈالدینگی۔ تیرا کام [illegible]
اور اسکا کام قبول کرنا۔ تیرا کام کوشش کرنا ہے اور اسکا کام توفیق دینا۔ تیری طرف سے چھوٹنا اور
اسکی طرف سے غیرت۔ اپنی طلب میں سچا ہو تجھے اپنے قرب کا دروازہ دکھائے گا۔ تو اسکی رحمت کا ہاتھ
اپنی طرف لمبا اور لطف وکرم ومحبت کو اپنا شامل پائے گا۔ پھر تو [illegible] اولیاء [illegible]

Marfat.com

ای نفسوں اور طبیعتوں اور ہوا و شیاطین کے بندو میں تم سے کیا کروں میرے پاس نہیں ہو مگر حق
خالصہ [illegible] خدای عزوجل کے [illegible] اور اس سے [illegible]
منافقو۔ ای [illegible] تمہاری [illegible] کا مطیع [illegible] اور [illegible] کرو گے
تم [illegible] کیا کرو [illegible] کرتے اور اس [illegible] پائی [illegible] اور اسکی نظر اور
ان [illegible] اشارت کرتے ہو میرے پاس [illegible] اس سے ہر ایک منافق کافر
[illegible] خدای عزوجل کی طرف [illegible] ہوں
بزرگوں [illegible] ایک [illegible] (اسپر خدا کی رحمت ہو) [illegible] خدای عزوجل کی
[illegible] میری بات [illegible] تمہارا [illegible] تم کو
تمہارے [illegible] اور خدای عزوجل کیسا [illegible] صحبت کبھی
نفع اٹھایا اور [illegible] اور میری صحبت میں [illegible] محروم رہا [illegible] دنیا و آخرت
کے عذاب [illegible] اسکی [illegible] کے اسباب میں اسکا مقابلہ اور اسپر اعتراض کو ترک کیا [illegible]
اسکی تقدیر پر راضی [illegible] واسطے [illegible] اپنے [illegible] کہا اگر تو خدای عزوجل کی [illegible]
[illegible] اسکی تقدیر اور [illegible] راضی [illegible] اور اپنے نفس اور [illegible]
[illegible] ای [illegible] والو۔ ای مخلوق فارغ رہنے والو۔ تمہیں کونسی چیز خدای عزوجل
سے [illegible] اگر تمہارے [illegible] اسپر اطلاع ہو تو تم ضرور حسرت کرو۔ اور نادم ہو جاؤ۔ ای [illegible]
تم تھوڑی دیر [illegible] اپنے نفسوں پر نالہ کرو پیشتر اسکے کہ تم پر رویا جائے۔ تمہارے گناہ بہت
[illegible] تمہارے دل [illegible] محبت اور اسکی حرص بیمار ہیں [illegible] اور ترک [illegible] خدا عزوجل پر
[illegible] دین کی [illegible] اصلی مال ہے۔ اور اعمال نیک نفع [illegible] اس چیز کی
طلب جو [illegible] قناعت کرو جو [illegible] عقلمند کسی چیز پر خوش نہیں
ہوتا [illegible] اور حرام [illegible] تم میں سے بہت نے عذاب اور حساب کو بھلایا ہوا ہے۔
ای غلام: جب [illegible] دنیا کی کوئی چیز آئے تو دیکھ کہ تیرا دل اس سے کراہت کرتا ہو تو چھوڑ دے

Marfat.com

لیکن تیرا دل توکل کا کل نفس اور طبیعت اور ہوا ہے۔ دل والوں سے محبت [illegible] ہو جائے تیرے لئے کوئی شیخ حکیم۔ اللہ کے احکام پر عمل کرانے والا ضروری ہے جو تجھے مہذب بنائے اور تعلیم دے اور نصیحت کرے کہ تو نے تمام چیزیں مفت بیچ ڈالیں اور لا شئے (کچھ نہیں) کو خرید لیا یعنی دنیا کو آخرت کی عوض میں خرید لیا اور آخرت کو دنیا کی عوض میں بیچ ڈالا۔ تو ہوا اور ہوا [illegible] [illegible] جیسے حیوان کھاتے پیتے ہیں بغیر تمیز کے [illegible] اور استغفار کرنے [illegible] مومن حلال شرعی کو کھاتا ہے اور ولی دل میں خدا کی طرف سے کیا گیا حکم کیا جاتا [illegible] منع کیا جاتا ہے اور ابدال کو کوئی اہتمام نہیں [illegible] چیزیں انہیں تاثیر کرتی ہیں اور وہ خدائے عزوجل کے ساتھ اپنے وجود سے غائب اور ساکن فنا ہے پس ولی امر کے ساتھ قائم ہے اور ابدال مسلوب الاختیار۔ لیکن سب کچھ حدود شرع کی حفاظت کیساتھ ہے۔ اپنے وجود اور خلقت سے فانی ہونے والا حدود شرع کی محافظت کرتا ہے پھر قدرت کے دریا میں چلا جاتا ہے پس اوسکی موجیں اسکو کبھی بلند اور کبھی پست کرتی ہیں اور کبھی کنارہ پر پلٹا کر اور کبھی دریا میں ڈالدیتی ہیں۔ وہ اصحاب کہف کی طرح ہو جاتا ہے جنکے حق میں خدائے عزوجل نے فرمایا وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ (ہم انکو داہنے اور بائیں پلٹاتے ہیں) انکو عقل اور تمیز [illegible] نہیں [illegible] گھر میں ظاہری اور باطنی آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں اسی طرح اس [illegible] کی ولی آنکھیں خدائے عزوجل کے غیرت بند ہیں وہ نہیں دیکھتا مگر اسکو اور اسی سے اور نہیں سنتا مگر [illegible] خدا [illegible] اپنے غیرت [illegible] اپنے پاس موجود کر دِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا

[illegible] مجلس [illegible] سے راضی ہو بارہویں ماہ ذی الحجہ [illegible]

[illegible] نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] الصمد [illegible] الذنوب [illegible] وَذِكْرُ الْمَوْتِ [illegible] مجالس الذکر [illegible] تحقیق دلونکے [illegible] قرآن [illegible] اور وعظ کی مجلسوں میں حاضر ہونا [illegible] تہ بلغہ

سیاہی کی طرف منتقل ہوگا۔ دل نور سے دور ہونے اور دنیا سے محبت کرنے اور اسکو ناجائز طریقوں سے جمع کرنیکے سبب سیاہ ہوجاتا ہے اسلیے کہ جسکے دلپر محبت دنیا غالب ہوئی اُسکی پرہیزگاری جاتی رہی اسکو حلال اور حرام وجہ سے جمع کرتا ہے جمع کرنے میں تمیز نہیں کرتا۔ خدائے عزوجل سے حیا نہیں کرتا۔ اور اُسکی ذات میں فکر نہیں کرتا۔ اے درویشو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا مانو۔ اپنی دلون کا زنگ اس دوا سے جو آپنے بیان کی دور کرو۔ اگر تم میں سے کسیکو بیماری لگجائے اور کوئی طبیب اُسکی دوا بیان کرے تو جب تک اسکو استعمال نکرلو تمہیں چین نہیں آتا اپنی خلوتون اور جلوتون میں خدائے عزوجل کا مراقبہ کرو۔ اسکو (ہروقت) اپنی آنکھون کے سامنے اسطرح رکھو گویا کہ تم اسکو دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسکو نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھتا ہے۔ جو شخص خدائے عزوجل کو دل سے یاد کرتا ہو وہی اوسکا ذاکر ہے اور جو دل سے اُسے یاد نکرے وہ اوسکا ذاکر نہیں۔ صرف زبان سے ذکر کرنیوالا اسکا دلی غلام اور تابعدار نہیں۔ وعظون کے سننے میں ہمیشگی کرکیونکہ جب وعظون سے غائب ہوتا ہے اندھا ہو جاتا ہے۔ تو ہر کی حقیقت یہ ہے کہ خدای عزوجل کے امر کی ہر حال میں عزت کی جائے۔ اسیواسطے کسی بزرگ نے کہا اُسپر خدا کی رحمت ہو تمام نیکی دو باتون میں ہے۔ خدای عزوجل کے امر کی تعظیم اور خلقت پر شفقت کرنا۔ جو شخص خدائے عزوجل کے امر کی تعظیم نکرے اور خلقت پر مہربان نہو وہ خدا سے بعید ہے۔ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی۔ لوگوں پر رحم کرتا کہ میں تجہپر رحم کرون۔ میرا نام رحیم ہے جو شخص رحم کرے اُسپر رحم کرتا ہون اور اپنی جنت میں داخل کرتا ہون پس رحم کرنے والونکو بشارت ہو۔ تمہاری عمرات حیلون مین ضائع ہو گئی بزرگون نے کہا اسلیے ہم نے بہی۔ اُنھون نے پیا اسلیئے ہم نے بھی۔ اُنھون نے پہنا اسلیئے ہم نے بہی اُنھون نے جمع کیا اس لیے ہم نے بھی۔ جو شخص نجات چاہے اُسے چاہیے کہ اپنے نفس کو محرمات اور شبہات اور شہوات سے بچائے اور خدای عزوجل کے امر کو ادا کرنے اور نہی سے باز رہنے اور قدر پر موافقت میں صبر کرے اولیانے خدای عزوجل کیساتھ صبر کیا نہ اس سے اسکے لیئے۔ اور اس میں صبر کیا اسلیئے کہ اُسکے پاس ہوجائیں۔ اسکو تلاش کیا تا کہ اُنہیں اسکا قرب حاصل ہو اپنے نفسوں ہوا اور طبائع کے گہرون سے نکلے اور شرع کو ساتھ لیا اور خدائے عزوجل کیطرف چلے پس آفتوں ہولون۔ اور مصیبتون۔ اور غمون۔ اور رنجوں

Marfat.com

بھوک۔ پیاس۔ برہنگی۔ ذلت۔ بے عزتی نے انکا استقبال کیا مگر انھوں نے انکی کچھ پروا نہ کی اپنے سے
نہ پھرے۔ اپنی حالت سے نہ بدلی اور بڑھتے گئے ان کے چلنے میں ضعف نہ آیا ہمیشہ امیدوار رہے حتی کہ
انہیں دل اور جسم کی حیات حاصل ہوگئی۔ اے لوگو۔ خدائے عزوجل کے دیدار کے لیے عمل کرو اور اس سے ملنے کے
پہلے اس سے حیا کرو۔ مومن اول خدائے عزوجل سے حیا کرتا ہے پھر خلقت سے مگر دین کے معاملہ اور حدود شرع
تجاوز کیا جانیکے وقت اسکے لیے حیا جائز نہیں بلکہ بے حیائی کرتا ہے اور حدود کو قائم کرتا اور خدائے عزوجل
کے امر کی اطاعت کرتا ہے جو یہ ہے وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ (زانی اور زانیہ پر اللہ کے
دین میں تمکو رحم نہ آجائے) جسکی متابعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر صحیح ہوتی۔ وہ یعنی رسول
صلی اللہ علیہ وسلم اسکو زرہ پہناتے ہیں اور خود اسکے گلے میں تلوار لٹکاتے ہیں اور اپنے ادب اور خصائل
اور اخلاق سے درست کرنے اور خلعت عطا فرماتے ہیں۔ اور اسپر بہت خوش ہوتے ہیں کیوں نہ ہو کہ وہ آپکی
امت میں سے ہیں اور خدائے عزوجل کا شکر ادا کرتے ہیں پھر اسکو امت میں اپنا نائب اور رہبر اور لوگوں کو
خدائے عزوجل کے دروازے کی طرف بلانے والا بناتے ہیں۔ آپ داعی اور دلیل تھے جب خدائے عزوجل نے
آپکو اپنے پاس بلالیا تو آپکی امت سے آپکے خلیفے قائم کر دیئے جو کروڑوں میں سے کوئی ایک ہیں۔ قیام قیامت
تک کوئی تو خلقت کو رہنمائی کرتے ہیں اور انکی تکلیفوں کو سہتے ہیں اور باوجود اسکے انکو نصیحت کرتے
اور منافقوں اور فاسقوں پر ہنستے اور انکے لیے ہر ایک حیلہ کرتے ہیں حتی کہ انکو اسی حالت سے جسمیں کہ
وہ ہیں خلاصی دیتے اور خدائے عزوجل کے دروازے تک پہنچاتے ہیں۔ اسیواسطے ایک بزرگ نے کہا خدا اسپر رحمت
بھیجے۔ منافق کے مونہہ پر نہیں ہنستا مگر عارف اسکے مونہہ پر ہنستا ہے اور ایسا ظاہر کرتا ہے کہ وہ اسے نہیں
پہچانتا۔ حالانکہ وہ اسکے دین کے گھر کی ویرانگی اور دل کے چہرے کی سیاہی اور فریب [illegible]
کثرت کو جانتا ہے۔ اور فاسق اور منافق یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہمیں نہیں جانتا اور نہیں پہچانتا بلکہ انکی
کوئی عزت نہیں وہ اسپر پوشیدہ نہیں ہیں وہ انکو ہر ایک لحظہ اور نظر اور بات اور حرکت سے پہچانتا ہے
اللہ اسکے ظاہر و باطن سے یقیناً اچھی طرح واقف ہے۔ تمپر افسوس کیا تم خیال کرتے ہو کہ تمہارا حال صدیقوں
عارفوں۔ عالموں سے پوشیدہ ہے کس وقت تک تم اپنی عمریں لاحاصل کروگے اور آخرت کو

Marfat.com

بھولے رہوگے اسکو تلاش کرو جو تمہیں آخرت کی راہ بتلائے۔ اللہ اکبر اے دنون کے مردو اے اسباب کے
ساتھ شرک کرنے والو اے اپنی قوت اور طاقت اور معیشت اور اس اعمال اور اپنے ملک اور جہان کے بادشاہون کے
بتون کو پوجنے والو۔ یاد رکھو کہ تم خدائے عزوجل سے مجوب ہو جو شخص اللہ عزوجل کے غیر سے ضرر اور نفع کو
دیکھتا ہو وہ خدا کا بندہ نہیں بلکہ اسکا ہے جس سے انکو دیکھا ہے وہ آج دوزخ اور حجاب کی آتش میں ہے اور کل
جہنم کی آگ میں ہوگا۔ خدائے عزوجل کی آگ سے بچتے نہیں مگر متقی اور موحد اخلاص کرنے والے۔ توبہ کرنے والے
پہلے دلون سے توبہ کرو۔ پھر زبانون سے توبہ سلطنت کا پلٹنا ہے نفس و ہوا۔ شیطان اور بری ہم صحبتون
کی سلطنت کو پلٹنا جب تونے توبہ کی تیرا دل کان۔ آنکھیں۔ زبان اور تمام اعضاء پلٹ گئے اور
تیرا کھانا پینا حرام اور شبہے کی کدورت سے صفا ہوا۔ اپنی معاش اور خرید و فروخت میں پرہیزگار بن اور
اپنا بڑا مقصد اپنے مولیٰ عزوجل کو بنا۔ پس بری عادت دور ہوئی اور عبادت نے اسکی جگہ لی۔ گناہ جاتی
رہے اور طاعت انکی قایم ہوئی۔ پھر تو شریعت اور اوسکی شہادت کیساتھ حقیقت میں قائم کیا جائیگا
اسلئے کہ جس حقیقت کی شریعت شہادت نہ دے وہ زندقہ ہے۔ جب یہ تجھ مین یہ متحقق ہوجائے تو برے اخلاق
اور تمام خلق کے دیکھنے سے تو فنا ہوجائیگا۔ اسوقت تیرا ظاہر مخلوق اور باطن خدائے عزوجل میں مشغول
ہوگا۔ پس جب تو اس میں کامل ہوجائے تو اگر تیرے پاس دنیا مع اپنے مال و اسباب کے آئے اور اپنے آپکو تیرے
حوالے کرے اور ساری خلقت اول و آخر تیری تابعدار بنجائے تو تجھے اس سے ضرر نہیں ہوگا اور تو خدائے عزوجل
کے دروازے سے نہیں پھرے گا اس لئے کہ تو اسکی ساتھ ہے اسپر متوجہ اسمین مشغول۔ اور اوسکے جلال
وجمال کو دیکھتا ہے جب تو اسکے جلال کی طرف دیکھیگا تو شکستہ ہوگا اور جب جمال پر نظر ڈالیگا تو جمع ہو
جلال کو دیکھ کر ڈرے گا اور جمال کو دیکھنے سے امید کرے گا جلال کے دیکھنے سے ناپید ہوگا اور جمال کو
دیکھنے سے ثابت قدم ہوگا۔ پس بشارت ہو انکو جنہوں نے اسکا کھانا چکھ لیا۔ اے خدا ہمکو اپنے قرب کا کھانا دے
اور اپنے انس کی شراب پلا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور
ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

مجلس ۔ آپنے (خدا آپسے راضی ہو) ربیع الاول کو مدرسہ میں جمعہ کی صبح

ماہ ذی حج ۵۴۵ ہجری میں فرمایا۔ خدائے عزوجل کی تدبیر اور علم میں اپنے نفسوں، ہوسوں، طبیعتوں۔
کو شریک نہ گردانو۔ اور اپنے غیر میں اس سے ڈرو۔ کسی بزرگ سے روایت ہے خدا اس سے راضی ہو۔
اُسنے فرمایا خلقت میں خدائے عزوجل کا موافق بن اور راہ خدا میں خلقت کا موافق نہ بن جسنے اس سے
توڑا وہ شکستہ ہوا اور جسنے اس سے ملایا وہ ملایا گیا خدائے عزوجل کی موافقت اسکے نیک موافق بندوں
سے سیکھو علم عمل کے لئے بنایا گیا ہے نہ صرف زبانی یاد کرنے اور خلقت پر پیش کرنیکے لیے علم پڑھ اور عمل کر
پھر غیر کو پڑھا جب تو نے علم پڑھا پھر اسپر عمل کیا تو اگرچہ تو خاموش رہے گا علم تجھسے بولیگا عمل کی
زبان سے کلام کرے گا۔ اکثر (عالم) ایسے ہیں جو علم کی زبان سے کلام کرتے ہیں اسیواسطے کسی بزرگ نے
فرمایا (اسپر خدا کی رحمت ہو) وہ شخص جسکی نظر تجکو مفید نہ ہو۔ اسکا وعظ بھی [illegible] کرے گا اپنے علم پر عمل
کرنے والا اپنے علم سے خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسروں کو بھی [illegible] خدائے عزوجل ان
لوگوں کے حالات سے کہ جب جو ہمارے پاس موجود ہیں مجھے جیسا چاہتا ہے کلام کراتا ہے [illegible] اور
تمہارے درمیان عداوت ہے میرا اسباب اور مال تمہارے لئے خرچ کیا گیا ہے اور میرے پاس کوئی شے نہیں
[illegible] نہ ہو سکتا میرے اور تمہارے ... درمیان کوئی تعلق سوائے نصیحت کے
نہیں ہیں کہ خدائے عزوجل کے لئے وعظ کرتا ہوں نہ اپنے لئے قدر کی موافقت کر نہیں تو وہ تجھے
توڑ ڈالے گی اسکے ساتھ اغنیاء پر [illegible] نہیں تو حرکت نہ کر۔ اسکے سامنے سر جھکائے ہوئے بیٹھ یہاں تک
کہ تجھپر رحم کرے اور اپنے ساتھ لے لے۔ قوم یعنی اولیاء کے امر کا آغاز کسب ہے دنیا سے حاجت کے موافق
شریعت کے ہاتھ سے لیتے ہیں حتی کہ جب ان کے جسم کسب سے عاجز ہو جاتے ہیں تو توکل آتا اور انکے [illegible]
فنا اور حق تعالیٰ کو قید کرتا ہے انکو دنیا سے انکا نصیبہ خوشگوار کافی طور سے [illegible]
جاتا ہے بغیر ان میں [illegible] بین جنت کی نعمتوں سے بے ارادہ ملبس آتا ہے اور انہیں خدائے
عزوجل کی موافقت کرتا ہے جیسا کہ دنیا میں اپنے نصیبہ کے تناول کرنے میں اسکا موافق ہوا وہ انکے دنیا و آخرت
میں انکا پورا حصہ دیتا ہے کیونکہ وہ بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔ اے غلام! جب تجھ پر رحمت کریگا عطا [illegible]
خدائے عزوجل کے غیر کو دل سے چھوڑنا کہ تو اسکے قریب ہو اپنے نفس خلقت کو مرجا پھر تو تیرے اور خدا [illegible]

Marfat.com

درمیان سے حجاب اُٹھ جائیگا کسی نے کہا میں کسطرح مروں (آپنے فرمایا) نفس ہوا۔ طبیعت کی اطاعت اور خلقت اور اسباب کی پیروی چھوڑ دے اُنسے ناامید ہو۔ انکو شریک بنانا ترک کر۔ خدائے عزوجل کی طلب کر۔ اپنے سارے عمل صرف ذات الٰہی کے لیئے کر۔ ان کے عوض میں اُسکی نعمتیں نہ مانگ۔ اوسکی تدبیر اور قضا اور افعال پر رضا ظاہر کر پس جب تو یہ کریگا اپنے وجود سے مرجائیگا اور اس سے حیات پائیگا۔ تیرا دل اسکا مسکن ہوگا وہ جس طرح چاہیگا اسکو پلٹا دیگا۔ اسکے قرب کے کعبہ کے پردوں سے معلق۔ اسیکا ذکر کرنیوالا اُسکے غیر کو فراموش کرنیوالا ہو جائیگا۔ جنت کی چابی آج بھی اور کل بھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ تیرے اپنے نفس اور اپنے غیر اور خدا کے غیر سے مع حفاظت حدود شرع فنا ہونیکے وقت خدای عزوجل کا قرب قوم (یعنے اولیاء اللہ) کا جنت ہے اور اس سے دوری دوزخ۔ وہ اُمید نہیں رکھتے مگر اسی جنت کی۔ اور ڈرتے نہیں مگر اسی دوزخ سے اُنکے سامنے آگ کی سوزش کیا ہے کہ وہ اس سے ڈریں بلکہ وہ تو مومن سے فریاد کرتی اور بھاگتی ہے مخلص محبوب سے کیوں نہ بھاگے گی۔ مومن کا حال دنیا و آخرت میں کیا ہی اچھا ہے وہ پروا نہیں کرتا کہ دنیا میں کس حال پر ہے جبکہ اسنے جان لیا کہ میرا خدای عزوجل مجھ سے راضی ہے جس جگہ اپنے مقدر کو جانا وسپر راضی ہوا جس طرف متوجہ ہوا خدائے عزوجل کے نور کو دیکھا اس کے نزدیک اندھیرا مطلق نہیں اسکے تمام اشارے اسیکی طرف ہیں۔ اسکا کل اعتماد اسی پر۔ اور کل توکل اُسی پر ہے۔ مومن کو ایذا دینے سے بچو کیونکہ وہ ایذا دینے والے کے جسم میں زہر اور اوسکے فقر اور عذاب کا موجب ہے اسکے خدائے عزوجل اور اسکے غیر سے ناواقف۔ اسلیے غائب ہونے کا ذائقہ نہ لے وہ زہر قاتل ہے بچا اپنے آپکو بھی اپنے آپکو۔ پھر بچا کہ تو بدی سے اُنکے ساتھ پیش آئے اسلیئے کہ تحقیق ان کا خدا ہے جو انپر غیرت کرتا ہے ای منافق نفاق کا شک تیرے دل اور تیرے ظاہر و باطن کا مالک بنگیا ہے۔ تمام حالات میں توحید اور اخلاص کو کام میں لا۔ تو شفا پائیگا اور تیرا شک دور ہوگا کیسی کثرت سے تم حدود شرع کو چھیڑتے اور تقوی کے درعوں کو پھاڑتے ہو اور توحید کے لباس کو پلید کرتے اور ایمان کی آگ کو بجھاتے اور تمام افعال واقوال میں خدائے عزوجل سے دشمنی کرتے ہو جب تم میں کوئی ایک فلاح پاتا اور عبادت کرتا ہے تو وہ غرور اور خلقت کو دیکھنے اور اپنے تعریف طلب کرنیکے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ تم میں جو جاہل

Marfat.com

اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور اُسے چاہیئے کہ خلقت سے کنارہ کرے اسلیئے کہ عملوں کے وقت انکا دیکھنا اعمال کو باطل کرتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا عَلَیْکُمْ بِالْعُزْلَۃِ فَاِنَّھَا عِبَادَۃٌ وَ اِنَّھَا دَاْبُ الصَّالِحِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (گوشہ نشینی کو لازم پکڑو وہ عبادت ہے اور تم سے پہلے نیکوکاروں کا طریقہ ہے) ایمان پھر ایقان۔ پھر فناء اور خدائے عزوجل کے ساتھ ہونے کو لازم پکڑو۔ نہ اپنے نفس اور غیر کے ساتھ ہونے کو مع حفاظت حدود شرع مع رضامندی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مع رضامندی اسکے جو تلاوت کیا جاتا اور سنا جاتا اور پڑہا جاتا ہے یعنے قرآن کے جو شخص اُسکے سوا کچھہ اور رکھے وہ قابل اعتبار نہیں یہ جو مصحفوں اور الواح میں لکہا ہے خدائے عزوجل کی کتاب ہے۔ کچھہ اُسکے ہاتھ میں اور کچھہ ہمارے ہاتھ میں خدائے عزوجل کو لازم پکڑو۔ اور اُسیکا ہورہ۔ اور اسی سے تعلق پکڑ۔ وہ تجھے دنیا و آخرت کی تکلیف سے کفایت کریگا اور حیات و ممات میں تیری حفاظت کریگا اور تجھسے تمام حالات میں ضرر دفع کریگا یہ سپاہی جو مسلط کیے گئے ہیں اُسے لازم پکڑ اُسکی خدمت کر تاکہ وہ تیری خدمت کرے تیرے دل کے ہاتھ کو پکڑے اور خدائے عزوجل کے سامنے کھڑا کردے اور پھر عمل کرنا تیرے دل کے بازوؤں پر لگائے گا پس وہ انکی مدد خدائے عزوجل کی طرف اُڑ جائیگا ای کہ تونے صوف پہنا ہے پہلے باطن پر پہر دل پر پہر نفس پر پہر بدن پر پہن [illegible] کی ابتدا اُسجگہ سے ہوتی ہے ظاہر سے باطن کیطرف سے جب باطن صاف ہوجائے تو صفائی دل اور نفس اور [illegible] اور [illegible] کی طرف تجاوز کرتی ہے۔ پہر تمام حالات کی طرف۔ اول گہر کا اندر تعمیر کیا جاتا ہے۔ جب اُسکی عمارت تمام ہوجاتی ہے تو دروازہ کی عمارت شروع کر۔ ظاہر بلا باطن۔ خلق بے خالق۔ دروازہ بغیر گہر۔ اور ویرانہ بغیر [illegible] ای خلق بے خالق یہ جس میں تو ہے یہ تجھے قیامت کیدن نفع نہ دیگا بلکہ ضرر پہنچائیگا۔ [illegible] خریدا نہیں جائیگا۔ اسجگہ تیرا اسباب ریاء نفاق اور گناہ ہیں اور تیرا [illegible] [illegible] رائج نہیں۔ اسلام کو ٹھیک کر پھر نفع لے۔ اسلام استسلام سے نکلا ہے اور یہ کہ خدائے عزوجل کا امر آئیکے سپرد اپنا نفس اسیکو سونپ اور اسی پہ بھروسہ کر۔ اور اپنی طاقت و قوت کو بہلا دے اور جو کچھہ دنیا سے تیرا [illegible] اسکی عبادت میں صرف کر عبادتیں کر۔ اور اُنکو اونکے سپرد کر اور بہلا دے۔ [illegible] ہے۔ وہ عمل جس میں اخلاص نہیں بیکار ہے بغیر مغز کے ملبی لکڑی جسم بلا روح بصورت بلا معنی اور یہ منافقوں [illegible]

Marfat.com

عمل ہے۔ ای شخص۔ تمام خلقت آلات ہیں اور خدائی عزوجل انکا صانع اور انمیں تصرف کرنیوالا پس جسنے اسکو دیکھا۔ آلات میں پہنسا رہنے سے چہوٹا اور ان میں تصرف کرنیوالے کو دیکھا۔ خلقت کیساتھ رہنا دشمنی رنج اور سختی ہے اور خدائی عزوجل کے ساتھ رہنا آرام۔ اور نعمت ہے۔ ای راہ کو چہوڑے ہوئے ای وہ کہ تیرے ساتھ انس وجن کے شیاطین نے کھیل کیا۔ ای نفس ہوا طبیعت کے بندے تو بزرگوں کی راہ سے دور ہے۔ تیرے اور انکے درمیان کوئی تعلق نہیں۔ تونے اپنی رائے پر قناعت کی اور استاد نکڑا۔ جو تجھے معرفت اور ادب بتلاتے۔ تجھپر افسوس تو گونگا ہے۔ خدائی عزوجل کے آگے فریاد کر ندامت اور عذر کے قدموں سے اسکی طرف رجوع لاتا کہ وہ تجھے تیرے دشمنوں کے ہاتھ سے چہڑائے اور ہلاکت کے دریا کی گہرائی سے نجات بخشے جس میں کہ تو ہے اسکے انجام کو سوچ۔ اسکا چہوڑنا تجھپر سہل ہو جائیگا تو غفلت کے درخت کے سایہ میں ہے اسکے سایہ سے باہر آ۔ سورج کی روشنی دیکھیگا اور راستے کو پہچان لیگا۔ توبہ کا درخت ندامت کے پانی سے پلتا ہے اور محبت کا درخت موافقت کے پانی سے سینچا جاتا ہے۔ ای ہمارے بندے بچپن اور جوانی کی حالت میں تیرا عذر تہا مگر اب تو چالیس تک پہنچا۔ اور اس سے بہی بڑھا پھر بچوں جیسے کھیل کرتا ہے۔ جاہلوں کے ساتھ اور عورتوں اور بچوں کے ساتھ رہنے سے بچا رہ۔ متقی بوڑھوں سے محبت رکھ اور جوان جاہلوں سے بھاگ۔ لوگوں سے کنارہ پر کہڑا ہو اور جب تیرے پاس انمیں سے کوئی آئے تو تو اوس کے حق میں طبیب بن۔ خلقت کے لئے اسی طرح ہو جیسے باپ اپنی اولاد سے شفقت کرتا ہے۔ اللہ عزوجل کی عبادت کثرت کے ساتھ کر۔ تحقیق اوسکی عبادت اسکا ذکر ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مَنْ اَطَاعَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ ذَكَرَهُ وَاِنْ قَلَّتْ صَلٰوتُهُ وَصِيَامُهُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ عَصَاهُ فَقَدْ نَسِيَهُ وَاِنْ كَثُرَتْ صَلٰوتُهُ وَصِيَامُهُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ (جس نے خدائی عزوجل کی طاعت کی پس تحقیق اسنے اسکو (یعنی خدا کو) یاد کیا اگرچہ اسکی نماز اور روزہ اور تلاوت قرآن کم ہو اور جسنے اوسکی نافرمانی کی اسکو بہلا دیا اگرچہ اوسکی نماز روزہ اور تلاوت قرآن زیادہ ہو) مومن خدائی عزوجل کا فرمانبردار۔ اسکے موافق اور اسکے ساتھ صبر کرنے والا ہے۔ اپنے آرام اور کلام اور کہانے اور پینے اور تمام حالات میں توقف کرتا ہے۔ اور منافق اپنی ساری حالات میں ان چیزوں کی پروا نہیں کرتا۔ ای غلام! اپنی حال میں فکر کر اور جو تجھہ میں نہیں اپنے نفس کے لئے ثابت کر نہ تو تو صادق ہے

Marfat.com

نہ صدیق نہ محب نہ موافق نہ راضی نہ عارف۔ تو خدائے عزوجل کی معرفت کا دعوی کیا ہے بتلا تو سہی اسکی معرفت
کی علامت کیا ہے۔ تو اپنے نفس میں کونسی حکمتیں اور نور پاتا ہے۔ اللہ عزوجل کے دوستوں اور اسکے نبیوں
کے نائبوں کی کیا علامت ہے۔ تیرا گمان ہے کہ جو جس چیز کا دعوی کرتا ہے وہ اسکو دیجاتی ہے اور گواہ نہیں مانگا
جاتا۔ اور اوسکا کھوٹا دینار پرکھا نہیں جاتا۔ اللہ عزوجل کی عارف کی صفات میں سے ایک نمونہ اور جزو یہ ہے
کہ وہ آفات پر صبر کرتا ہے اور اللہ عزوجل کی تمام قضاؤں اور قدروں پر تمام حالات میں اپنے نفس اور اہل اور باقی
مخلوقات میں صبر کرتا ہے۔ ای منافق! خدائے عزوجل کی محبت اور اوسکے غیر کی محبت ایک دل میں جمع
نہیں ہوتی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ (خدائے عزوجل نے کسی
آدمی کے دو دل نہیں بنائے) دنیا اور آخرت اور خالق و خلق ایک جگہ جمع نہیں ہوتی فانی چیز کو چھوڑ
تاکہ تجھے باقی رہنے والی چیز حاصل ہو جائے۔ اپنے نفس اور مال کو خرچ کر تاکہ تجھے جنت ملجائے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ
اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (خدا نے مومنوں سے انکی جان اور
مال خرید لئے ہیں اسپر کہ ان کے لئے جنت ہے) پھر اپنے دل سے غیر کو نکال ڈال [illegible]
دنیا و آخرت میں اسکی صحبت میں رہ۔ ای خدائے عزوجل کے [illegible]
پیرے ہمراہی کر اور اپنے دل کو جو خدائے عزوجل کا مقام ہے پاک بنا اور [illegible]
دروازے پر توحید، اخلاص، صدق کی تلوار لیکر بیٹھ۔ اور اسکے سوا کسی چیز کو دروازہ [illegible]
دل کے گوشوں میں سے کوئی حصہ اسکے غیر میں نہ لگا۔ ای بازی کرنے والو تیری بازی [illegible]
پاس سوائے مغز کے اور کچھ نہیں۔ [illegible] اخلاص سے [illegible] اور صدق [illegible]
تمہارے دلوں سے تقوی اور اخلاص مانگتا ہے۔ تمہارے ظاہری اعمال کیطرف نہیں [illegible]
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ [illegible]
نہیں پہونچتا بلکہ تمہارا تقوی پہونچتا ہے) [illegible] دنیا اور آخرت [illegible] تمہارے لئے بنایا گیا [illegible] تمہارا
شکر اور تقوی اور اسکا ذکر کرنا اور اسکی خدمت کہاں ہے [illegible] تم [illegible]
کی [illegible] کہاں ہیں؟ [illegible]

Marfat.com

چھبیسویں مجلس (اللہ آپ سے راضی ہو) انیسویں ذی الحجہ سنہ ۵۴۵ھ کو فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب وہ کسی قسم کی خوشبو سونگھتے تو اپنی ناک بند کر لیتے اور فرماتے کہ یہ دنیا کی ہے اے اپنے اقوال و افعال سے زہد کا دعویٰ کرنے والو یہ تم پر تعجب ہے کہ تم نے زاہدوں کا لباس پہن لیا مگر تمہارے دل دنیا پر فریفتہ اور حرص سے بھرے ہوئے ہیں اگر تم یہ لباس اتار ڈالو اور اس رغبت کو جو تمہارے دلوں میں ہے ظاہر کرو تو یہ تمہیں زیادہ پسند آئیگی اور تم کو نفاق سے دور کر ڈالیگی۔ وہ شخص جو اپنے زہد میں سچا ہے اسکے پاس اسکا رزق آتا ہے وہ اسے لیتا ہے اور اپنے ظاہر کو اس سے منع نہیں کرتا ہے مگر اسکا دل اس سے اور اسکے غیر سے بیزار ہوا کرتا ہے جیسا کہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبیوں سے زیادہ تمام عالم سے زیادہ زاہد تھے۔ مگر آپ نے فرمایا اُحِبَّ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلٰثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَآءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ (تمہاری دنیا سے میرے لیئے تین چیزیں پیاری کی گئی ہیں خوشبو اور عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے) یہ چیزیں باوجودیکہ آپ ان سے اور ان چیزوں کے غیر سے زہد کرنے والے تھے۔ آپ کے لیئے اسلیئے محبوب بنائی گئیں کہ خدائے عزوجل کے علم میں آپکے لیئے پہلے ہی سے مقدر تھیں اور آپ صرف امر کی فرمانبرداری کے لیئے انکو اخذ کرتے تھے امر کی فرمانبرداری عبادت ہے پس جو شخص اپنی روزی اس طریقہ سے لیتا ہے وہ کل عبادت ہے اگرچہ ساری دنیا میں پھنسا ہوا ہو۔ اے جہالت کے فرزندو زہد پر چلنے والو سنو اور سچ مانو اور نہ جھٹلاؤ۔ اسکو جان لو تاکہ جہالت کے باعث تقدیر کو برا نہ کہو۔ ہر ایک جاہل اپنی ہی رائے پر نازاں ہیں۔ اپنے نفس اور ہوا اور شیطان کی بات ماننا ہی وہ ابلیس کا چیلا اور تابعدار ہے اور ابلیس اسکا شیخ۔ اے جاہلو! اے منافقو! تمہارے دل کیسے سیاہ اور نفاق سے بھرے ہیں تم زبان سے بہت بکتے ہو۔ ان تمام حالتوں سے جن میں تم ہو توبہ کرو اور اللہ عزوجل اور اسکے ان دوستوں پر جن سے وہ محبت کرتا اور وہ اس سے محبت رکھتے ہیں طعن کرنا چھوڑ دو اور اپنے مقسوم کو لینے میں اعتراض نکرو کیونکہ وہ امر کے بموجب لیتے ہیں نہ ہوا سے۔ وہ اللہ عزوجل کی محبت اور اسکے شوق اور اسکے غیر کے ترک اور تمام چیزوں سے ظاہری اور باطنی اعراض کرنیکے باعث سختی میں ہیں لیکن جو انکا مقسوم ہے وہ پہلے مقدر ہو چکا اسکا لینا انکو ضروری ہے۔ انکے لیئے دنیا میں رہنا

Marfat.com

میں تنگی کرنا اور اپنے مقسوم میں پھنسنا اور انکو دیکھنا جو خدائے عزوجل اور اُنکی تکذیب کرتے ہیں۔ بڑی سخت
مصیبت ہے۔ اے بندے خلقت کی بابت چھوڑ دے جبتک تو نفس اور ہوا کیساتھ ہے کلام نہ کر۔ تحقیق اللہ
عزوجل جب تجھے کسی امر کے لیئے چاہے گا تو اسکے لیئے تیار کر دیگا جب چاہے گا تجھے اور تیرے اہل کو اُٹھا لیگا
ور ثابت رکھیگا وہی مظہر ہوگا نہ تو۔ اپنے نفس اور کلام اور تمام حالات کو اسکی قدرت کے حوالہ کر۔ اور اسکی عبادت
میں مشغول ہو عمل بلا کلام، اخلاص بلا ریا۔ توحید بلا شرک، گمنام بلا ذکر، خلوت بلا جلوت، باطن بلا ظاہر
ن۔ باطن کیساتھ نہ ہیت (ظاہر کے) باطل کرنے میں مشغول نہ ہو تو اپنے قول ایاک نعبد و ایاک نستعین
(ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) سے اللہ عزوجل کی طرف خطاب اور اشارہ کرتا ہے
حاضر کا خطاب ہے کہ تو ہی میری پاس موجود ہے۔ اے مجھسے واقف میرے قریب مجھ پر شاہد نماز وغیرہ میں اس نیت کے
ساتھ اس طرح اسکو خطاب کرو۔ اسیواسطے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُعْبُدُ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ
تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ (خدا کی عبادت اسطرحسے کر کہ گویا تو اسکو دیکھتا ہے اور اگر تو اوسے نہیں دیکھتا تو وہ
تجھے دیکھتا ہے) اے غلام اپنے دل کو حلال کھانے کیساتھ صاف کر۔ تو خدائے عزوجل کو پہچان لیگا اپنے لقمے
س۔ اور دل کو صاف کر تو صوفی ہو جائیگا تصوف صفا سے مشتق ہے اے کہ تونے صوف کو پہنا۔
صوفی اپنے تصوف میں سچے دل کو اپنے مولی عزوجل کے غیر سے صاف کرتا ہے اور یہ ایسی شے ہے جو صرف لباس
بدلنے اور چہرہ زرد کرنے اور شانے جمع کرنے اور صالحین کی حکایات کو حکایت کرنے اور تسبیح و تہلیل سے
انگلیوں کو ہلانے سے حاصل نہیں ہوتی یہ خدائے عزوجل کی طلب میں صدق اور دنیا سے پرہیز کرنے اور دل سے
خلقت کو نکالنے اور اپنے مولی عزوجل کے غیر سے مجرد ہونیسے حاصل ہوتی ہے کسی بزرگ سے روایت ہے اور یہ خدا کی
رحمت ہوا ہشے فرمایا میں نے بعض راتوں میں کہا۔ اے میرے اللہ وہ بات جو میرے مفید اور نہیں [illegible]
نہ روک۔ اور اسکو بہت دفعہ دہرایا پھر سوگیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ ہاتف کہتا ہے [illegible]
عمل کے کرنے سے نہ رک جو تجھے فائدہ دے اور اسکے کرنیسے باز آ جو تیرے لیے مضر ہو۔ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے نسبت ٹھیک کر جس عمدہ طور سے آپ کی پیروی کی اسکی نسبت بھی درست ہے لیکن تیرا قول میں اسکی
امت میں سے ہوں بلا متابعت کچھ مفید نہیں جب تم نے اقوال و افعال میں آپکی پیروی کی تو آخرت میں آپکی

Marfat.com

مصاحبت میں ہو گے کیا تم نے خدائی عز وجل کے کلام کو نہیں سنا وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا
نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (جو کچھ رسول تمہارے پاس لائے اسپر عمل کرو۔ اور جس امر سے منع کرے تو اوس سے باز رہو)
جس بات کا تم کو حکم کرے اسکی تابعداری کرو۔ اور جس سے منع کرے اس سے رکے رہو پھر تم دنیا میں دونوں ساتھ
اور آخرت میں نفسوں اور حصموں کے ساتھ اللہ عز وجل کے مقرب ہو گے۔ ای زاہدو۔ تم زہد کو اچھی طرح نہیں
جانتے نفسوں اور ہواؤں میں زہد کرتے ہو اور اپنی رایوں میں مستقل رہتے ہو۔ ان مشائخ کی تابعداری اور
مصاحبت میں رہو جو اللہ عز وجل کے عارف اور علم پر عمل کرنے والے اور خلقت پر نصیحت کی زبان سے متوجہ
اور تمہارے دلوں کے اسپر پھر جانے پر مشفق اور انکو خدائی عز وجل کے پاس لیجانے میں وہ اوسی پر متوجہ
ہیں اور اسکے غیر سے روگرداں۔ ای ہمدست؟ دل سے اپنے خدا کی طرف رجوع کر پیشتر اسکے کہ تو اس سے
عاجز رہ جائے۔ تو نے صرف صالحین کے حالات پر انکے کلام کرنے اور انکی تمنا کرنے پر قناعت کی ہو تو اس
شخص کی طرح ہے جو پانی کو مٹھی میں لے اور پھر کھولے تو اس میں کچھ نہیں پاتا۔ تجھپر افسوس۔ تمنا بیوقوفوں
کی وادی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِيَّاكُم وَالتَّمَنِّي فَاِنَّهَا وَادِي الْحُمْقِ۔ (اپنے آپ کو تمنا سے بچاؤ
وہ بے وقوفی کی وادی ہے) تو بدوں کے کام کرتا ہے اور نیکوں کے درجوں کا آرزومند ہے جسکی امید خوف
غالب ہوئی زندیق ہوا۔ اور جسکا خوف امید پر غالب ہوا وہ نا امید ہوا اور سلامتی ان دونوں کی
اعتدال میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَو وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاءُهُ لَاعْتَدَلَا (اگر
مومن کا خوف اور رجا کو تولا جائے تو برابر ہونگے) کسی بزرگ سے روایت ہے خدا اوس سے راضی ہو کہ اوس نے
فرمایا میں نے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو انکی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ آپکے ساتھ خدا
عز وجل نے کیا معاملہ کیا۔ آپنے فرمایا میں نے اپنا ایک قدم پلصراط پر رکھا اور دوسرا جنت میں۔ اسپر خدا کا
سلام ہو وہ متقی زاہد پرہیزگار تھے علم پڑھا اور اسپر عمل کیا اسکا حق عمل سے ادا کیا اور عمل کو اسکا حق
اخلاص سے دیا۔ اللہ عز وجل نے انکو اپنی رضا عنایت کی اسلیئے کہ انہوں نے خدا کی طرف قصد کیا۔ اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب اسکے کہ اسنے آپکی تابعداری کی اسپر راضی ہو گئے۔ اسپر اور تمام صالحین پر
اور انکے ہمراہ ہمپر بھی خدا کی رحمت ہو جو شخص رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا تابعدار نہ ہوا اور آپکی شریعت

Marfat.com

یک ہاتھ سے اور نازل شدہ کتاب یعنی قرآن کو دوسرے ہاتھ سے پکڑا اور اپنی راہ میں اللہ عزوجل تک پہنچا دو
رنہ تم بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا خود بھی گمراہ ہوا اور دوسروں کو بھی گمراہ بنایا یہ دونوں خدائے عزوجل کی
رف راہبر ہیں۔ قرآن خدائے عزوجل کی طرف رہنما اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رہبر۔
ی خدا ہمارے اور ہمارے نفسوں کے درمیان دوری ڈال۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
قِنَا عَذَابَ النَّارِ اور دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چھبیسویں مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) ۲۴ ذی الحجہ ۵۴۵ھ ہجری کو رباط میں فرمایا
سول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا مِنْ کُنُوْزِ الْعَرْشِ کِتْمَانُ الْمَصَائِبِ
مصائب کا چھپانا عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے) ای کم نصیب تو کہاں اپنی مصیبتوں کی
کایت کرتا ہے خلقت کے پاس تیرا شکوہ تجھے کیا فائدہ دیگا۔ وہ تجھے نفع و ضرر نہیں پہنچا سکتے اور جب
نے انپر بھروسہ کیا اور حق عزوجل کا انکو شریک بنایا، وہ تجھے ہٹا دینگے اور خدائے غضب میں تجھے
الیں گے اور تجھ سے پردہ ہو نگے۔ اے جاہل تو علم کا دعوی کرتا ہے، تیری جہالتیں ہیں تو دنیا کا غیر خدا
سے طلب کرتا ہے۔ خلقت کے آگے شکایت کر کے خلاصی چاہتا ہے (تجھ پر افسوس) کیا اچھی گنہگار کی
فاظت کو سیکھتا۔ اور اپنے لالچ اور حرص کو دوڑاتا ہے اور بے فائدہ ہی تعلیم کے باعث اپنی طبیعت
مخالف ہوتا۔ اور اپنی پہلی حالت گنہگار کو کہا بلکہ کی جیسے دینا ہے تو تیرا اپنی تعلیم سے بہت بہتر ہوگا۔
سے تعلیم دے اور سمجھا تاکہ تیرا دین نہ کہا جائے اور تجھ پر ضرر ہو۔ اور حق عزوجل کی ان امانتوں میں جو اسکے
ن امانت میں خیانت نکرے۔ مومن کا دین اسکے نزدیک اسکا گوشت اور خون ہے اسکو تعلیم ...
پہلے اس کا مقصد یہ ہے جب تعلیم حاصل کرلے اور سمجھ جائے اور اطمینان پائے تو ...
س طرف تو متوجہ ہوتا تمام حالات میں اس سے مفارقت کر جب وہ مطمئن ہوتا ہے تو علیم۔ عالم اور اپنے
مفہوم ہے جو قدر اسکو دیتی ہو راضی ہوتا ہے کہ خواہ کم ہو یا زیادہ جو کی روٹی میں فرق نہیں کرتا۔ اپنے حظوظ
و ترک کر دیتا ہے کھانے پینے سے انکے نہ کھانے کو اچھا سمجھتا ہے نیکی عبادت سخاوت میں ...
پنی طبع سے نقل کرتا ہے سخی و کریم۔ دنیا میں زاہد و آخرت کا راغب ہو جاتا ہے پھر جب ...

Marfat.com

ہوتا ہے اور مولیٰ کو طلب کرتا ہے تو تیرے ساتھ اور تیرے دل کیساتھ اُس کے (یعنی خدا کے دروازے
تک سیر کرتا ہے پس اُسوقت سابقہ یعنی سعادت ازلی آتی ہے اور کہتی ہے۔ اے جس نے کہ نہیں کھایا
کھا اور اے جس نے کہ نہیں پیا پی نعمت لے عقلمند مریض نہیں کھاتا مگر طبیب کے ہاتھ یا اُس کے امر
سے اُس کے ادب کے لحوظ رکھنے اور اُس کا کھا ماننے اور اُسکی موجودگی یا عدم موجودگی میں لالچ
چھوڑنے کے ساتھ اے لالچی۔ اے جلد باز وہ طعام جو تیرے لیئے بنایا گیا ہے تیرے سوا کس کی طاقت
ہے کہ اوسکو کھائے۔ لباس۔ جگہ۔ سواری۔ عورت جو تیرے لیئے بنائی گئی تیرے بغیر کس کی
طاقت ہے کہ اوسکو کھائے اور پہنے۔ یہ جہالت کیسی ہے خدای عزوجل کے وعدے پر ثبات عقل
ایمان اور تصدیق نہیں اے احمق جب تونے کریم آدمی کے ساتھ معاملہ کیا تو ادب کو لحوظ رکھ اور
غنا و اجر نہ مانگ وہ دونوں بے طلب تجھے حاصل ہو جائینگے۔ جب وہ دیکھے گا کہ تونے لالچ۔ طلب
بے ادبی کو چھوڑ دیا ہے تو وہ تجھے تیرے ساتھیوں سے جو تیرے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ تمیز بخشے گا اور آسودہ
بنائیگا اور اُنسے اعلیٰ ٹھہلائیگا حق عزوجل اعتراض اور مقابلہ سے مصاحب نہیں بنتا۔ وہ صرف اچھے ادب
ظاہری و باطنی سکون اور دائمی موافقت سے مصاحب بتاتا ہے۔ جو شخص قدر کے موافق ہوا وہ ہمیشہ کے لیئے حق
عزوجل کے ساتھ ہو لیا۔ خدا کو پہچاننے والا اور اوسکو جاننے والا اُسکے ساتھ ہے نہ اُسکے غیر کے ساتھ اسکا
ہے نہ اُسکے غیر کا۔ اسی سے زندہ اور اُسکے غیر سے مُردہ ہے۔ اے بندے! جب تو کلام کرے تو نیک نیت
کر۔ اور جب خاموش رہے تو نیک نیت سے خاموش رہ۔ جو شخص عمل سے پہلے نیت نہیں کرتا اسکا کوئی عمل نہیں
تو جو کچھ بولے یا خاموش رہے تو گنہ گار ہے اسلیئے کہ تونے نیت درست نہیں کی تیری خاموشی اور
سنت کے بغیر ہے۔ حالات بدلنے اور رزق کی تنگی کیوقت ایک لقمہ کے لیئے تم اُسپر بدل جاتے ہو اور عزو
میں فرق آنیکے وقت ایک نعمت کے زائل ہونیکے باعث ساری نعمتوں کی ناشکری کرتے ہو۔ گویا کہ تم چاہ
اُسپر حکم چلاتے ہو۔ کر اور نہ کر اور تونے کیوں نہ کیا۔ لائق تھا کہ ایسا ہی ہوتا۔ یہ دوری اور عداوت
اور راندا جاتا ہے۔ اے ابن آدم تو کون ہے تو ذلیل پانی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اپنے خدائے عزوجل کی تو
اور اُسکے لیئے ذلیل ہو جب تقویٰ نہ ہو تو خدائے عزوجل اور اُسکے نیک بندوں کے نزدیک کریم نہیں۔

Marfat.com

دنیا حکمت ہے اور آخرت کل قدرت۔ اے صوفیا تم پر نگہبان ہیں تم خدای عز وجل کی سپردگی میں ہو اور
اور تمہیں خبر نہیں۔ عقلمند ہو۔ دل کی آنکھیں کہولو۔ جب تم میں سے کسیکے گھر میں کوئی جماعت آئے تو چاہیئے
کہ کلام میں ابتدا نہ کرے بلکہ صرف جواب میں بولے اور بے فائدہ سوال نہ کرے۔ توحید فرض ہے اور طلب حلال
فرض۔ اور ضروری علم کی طلب فرض عمل میں اخلاص فرض۔ عمل کا عوض مانگنے کو چھوڑ دینا فرض فاسقوں
اور منافقوں سے نفرت کر۔ اور نیکوکاروں صدیقوں سے مل جب تجھپر کام مشکل ہو جائے اور
نیک بخت اور منافق کے درمیان فرق نہ کر سکے پس رات کو اٹھ اور دو رکعت نماز پڑھ پھر کہہ اَللّٰھُمَّ
دُلَّنِی عَلَی الصّٰلِحِینَ من خلقک دُلَّنِی عَلٰی مَنْ یَدُلُّنِی عَلَیْکَ وَیُطْعِمُنِی من طعامک ویسقینی
من شرابک ویکحل عین قربی بنور معرفتک ویخبرنی بما رأی عیانا لا تقلیدا (اے خدا مجھے اپنی
خلقت میں سے نیک بندے تبلا۔ مجھے ایسا آدمی تبلا جو تیری طرف میرا رہنما بنے اور تیرا کہانا مجھے کہلائے اور تیری
شراب مجھے پلائے اور میرے قرب کی آنکھوں میں تیرے قرب کے نور کا سرمہ لگائے اور مجھے ان باتوں کی خبر دے جو اسنے
خود مشاہدہ کی ہوں نہ صرف تقلید سے) صوفیا نے اللہ عز وجل کے فضل کا طعام کہایا اور اسکے انس کی
شراب پی اور اسکے قرب کے دروازے کو مشاہدہ کیا انہوں نے صرف خبر پر قناعت نہ کی بلکہ [illegible] اور
اور اپنے وجود اور خلقت سے نکل گئے حتی کہ پھر انکے نزدیک مشاہدہ ہو گئی [illegible]
ادب دیا اور تہذیب سکہائی اور حکمتوں اور علوم کی تعلیم دی۔ انکو اپنے ملک [illegible]
آسمان اور زمین میں اسکا غیر نہیں ہے اور نہ کوئی اسکے سوا دینے والا نہ روکنے والا نہ [illegible]
نہ ہلانیوالا۔ نہ مقدر۔ نہ قاضی۔ نہ عزت دینے والا۔ نہ ذلت دینے والا۔ نہ غالب کرنے والا۔ نہ مسخر کرنے والا
نہ زبر دست موجود ہے وہ ان کو دکہاتا ہے جو کچھ اسکے پاس ہے پس وہ لوگ [illegible]
اسے دیکھتے ہیں۔ اور دنیا اور اسکے ملک کا انکے نزدیک کوئی قدر اور [illegible]
جیسا تونے انکو معافی اور عافیت کیساتھ دکہایا وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ (اور ہمکو دنیا میں اور آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا)
اے لوگو تقوی کو ترک کرنے سے توبہ کرو۔ تقوی دوا ہے اور اسکا چھوڑ دینا بیماری۔ توبہ کرو کیونکہ توبہ دوا

Marfat.com

اور گناہ بیماری ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے اصحاب کو فرمایا الا اعلمکم ما داءکم وما
داءکم قالوا بلی یا رسول اللہ فقال داءکم الذنوب ودواءکم التوبۃ کیا مین تمہین
نہ بتلاؤن کہ تمہاری دوا کیا چیز ہے اور بیماری کیا چیز ہے سب نے عرض کی یا رسول اللہ علیہ وسلم ضرور بتلایئے پس فرمایا
اپنے گناہ تمہاری بیماری ہے اور توبہ تمہاری دوا ہے (توبہ ایمان کا۔ شادی کا کہانا ہے۔ اور وعظ کی
مجلسون اور حق عزوجل کی عبادت پر مواظبت (ہمیشگی) اسکے لیئے شفا۔ ایمان کی زبان کیساتھ توبہ
کرو۔ پہر تمکو نجات ملیگی۔ توحید اور اخلاص کی زبان کے ساتہ کلام کرو۔ تم کو یقیناً نجات حاصل ہوگی
درست کرو
خدائے عزوجل کی طرفسے مصائب آنے پر ایمان کو اپنا ہتھیار بناؤ اور آپ خداؤن سے راضی ہو ہر ایک
مجلس کے شروع مین فرماتے تھے۔ الحمد للہ رب العالمین (خدا کا شکر ہے جو پروردگار عالم ہی) اس کلمہ کی تین
دفعہ تکرار کرتے۔ اور ہر ایک دفعہ کے بعد ایک لحظہ خاموش رہتے پھر فرماتے۔ اسکی خلقت کے شمار اور اسکے
عرش کے وزن اور اسکی اپنی رضا اور اسکے کلمات کی درازی۔ اور اسکے علم کی انتہا اور تمام چیزونکی
مقدار کے بموجب جنکو اوسنے چاہا اور پیدا کیا اور بنایا اور تراشا ہے وہ پوشیدہ وظاہر کا جاننے والا بڑا
مہربان نہایت رحم والا۔ بادشاہ۔ پاک۔ غالب حکمت والا ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ اسکے سوا پرستش
کے لائق کوئی نہیں۔ وہ ایک ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اوسی کا ملک ہی اوسیکے لیئے حمد ہے زندہ کرتا ہی
اور مارتا ہے۔ اور وہ زندہ ہے کبہی نہ مریگا۔ اسکے ہاتہ مین بہتری ہے اور وہ تمام چیزون پر قادر ہے
اور اوسی کی طرف بازگشت ہے اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکا بندہ اور رسول
ہے جسکو اوسنے ہدایت اور سچے دین پر بہیجا تاکہ سب دینون پر غالب کرے اگرچہ مشرکون کو برا معلوم ہو۔ ای
خدا محمد اور محمدؐ کی آل پر رحمت نازل کر اور امام اور امت اور راعی (گڈریا) اور رعیت کی حفاظت کر۔
دلون کو نیکیون مین الفت عطا کر۔ اور انکے آپس کے شر کو دور کر۔ ای خدا تو ہمارے باطنون کو جانتا ہے
پس انکی اصلاح کر۔ اور تو ہماری حاجتون سے واقف ہے انکو پورا کر۔ اور تجہے ہمارے گناہ معلوم ہین پس
اونکو بخش۔ اور تجکو ہمارے عیبون پر اطلاع ہے پس اونکو چہپا ہمین اپنی منہیات مین مبتلا نکر اور اپنے امرون سے
ہمکو غافل نہ بنا ہمسے اپنا ذکر نہ اٹھا اور اپنے مکر سے بیخوف نہ رکھ۔ غیر کا محتاج نکر اور ہم کو غافلون مین سے

Marfat.com

نہ بنا۔ اے خدا ہمکو راہ ہدایت بتلا۔ اور نفسوں کے شر سے پناہ دے۔ ہمیں اپنے غیر سے اپنے آپ ہی میں مشغول کر
جو چیز ہمکو تجھسے علیحدہ کرے اسکو ہمسے دور کر۔ ہمکو اپنے ذکر اور شکر اور اچھی عبادت کا الہام کر۔ پہر داہنی
طرف پہر کر فرماتے۔ لا الہ الا اللہ ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ لنا الا باللہ العلی العظیم (خدا کے سوا اور کوئی
معبود نہیں جو خدا چاہے ہمکو گناہ چھوڑنے اور نیکی کرنے کی طاقت اور قوت نہیں مگر خدای بزرگ و بلند کی مدد سے)
پہر اپنے مقابل اسیطرح کہتے۔ پہر بائیں طرف متوجہ ہوکر اسیطرح کہتے۔ پہر فرماتے ہمارے بہیدوں کو ظاہر نہ کر۔ ہمارے
پردوں کو نہ اٹھا ہمارے برے عملوں کے بدلے ہمسے گرفت نکر۔ ہمیں غفلت میں زندہ نرکہہ ہمکو غفلت... میں
نہ پکڑ۔ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْ
لَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ (ای ہمارے رب ہم سے مواخذہ نکر۔ اگر ہم بہولے یا خطا کی۔ ای
ہمارے رب ہمپر تکلیف نہ ڈال جیسا تونے انپر ڈالی جو ہم سے پہلے ہوئے۔ ای ہمارے رب نہ ڈال ہمپر وہ چیز
جسکی ہمکو طاقت نہیں اور ہم سے معاف کر۔ اور ہمکو بخش اور ہمپر رحم کر۔ تو ہمارا آقا ہے پس کافروں کی قوم پر
ہماری مدد کر) پہر وہ کلام شروع فرماتے جو خدا آپ کی زبان پر غیبی فتوحات سے کہولتا۔ بغیر تقریر اور تمہید کے
اور نہایت ہی کم مجلسوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث یا حکماء کے کلام سے کلمہ حکمت کا ذکر
فرماتے اور اگر فرماتے تو بطور تبرک اسی سے شروع کرتے اور اسپر وعظ فرماتے۔

ستائیسوین مجلس

آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) ساتوین ماہ جمادی الآخر ۵۴۵ ہجری جمعہ کے
روز صبح کے وقت مدرسہ میں کلام کے بعد فرمایا۔ عقل کر جہوٹھ نہ بول۔ تو کہتا ہے کہ میں اللہ ... سے
ڈرتا ہوں اور اسکے غیر سے ڈرتا ہے کسی جن اور انسان اور فرشتے سے نہ ڈر ...
کا خوف نرکہہ۔ نہ دنیا کے عذاب اور نہ آخرت کے عذاب سے ڈر۔ تو معذب (عذاب دینے والے) سے
عذاب کے باعث ڈرتا ہے۔ عقلمند اللہ عزوجل کی راہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔ وہ اس
کلام سے جو اللہ عزوجل کی غیر سے پہرا ہے تمام خلقت اسکے نزدیک عاجز۔ مریض۔ فقیر ہے اور اس
جیسے وہ عالم ہیں جو اپنے علم سے فائدہ اٹہاتے ہیں۔ شرع اور حقائق اسلام کے عالم دین کے طبیب

Marfat.com

اور اسکے شگاف کو بند کرنے والے ہیں۔ ای کہ تیرے دین میں شگاف ہو انکے پاس جا تاکہ تیرے شگاف
کو بند کر دیں جس نے بیماری نازل کی ہے وہی دوا نازل کرتا ہے وہ اوروں سے مصلحت کو اچھا جانتا ہے۔
خدای عز و جل کو اسکے کام میں تہمت نہ دے۔ تیرا نفس غیر سے تہمت اور ملامت کے زیادہ لائق ہے۔
اور سے کہہ کہ عطا اسیکو ملتی ہے جس نے اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی۔ اسکے لیے عصا (لاٹھی) ہو جب
اللہ عز و جل کسی بندے سے بہتری کا ارادہ کرتا ہے اسکو وجود سے سلب کر لیتا ہے۔ اگر اسنے صبر کیا تو اسے
اٹھا لیتا ہے اور پاکیزہ بناتا ہے اور اسپر عطا کرتا اور اسے فنا کر ڈالتا ہے۔ ای اللہ ہم تیرا قرب بغیر
بلا کے مانگتے ہیں۔ اپنی قضا اور قدر میں ہم سے نرمی کر۔ شریروں کی شرارت اور فاجروں کے فریب سے ہمکو
پناہ میں رکھ۔ ہماری حفاظت کر جس طرح تو چاہے اور جب چاہے ہم تجھسے دین اور دنیا اور آخرت میں
معافی اور عافیت مانگتے ہیں۔ نیک عملوں کی توفیق اور عملوں میں اخلاص کا تجھسے سوال کرتے ہیں قبول
فرما۔ ایک آدمی بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا بایزید نے فرمایا۔
تجھے کیا ہوا ہے۔ اسنے کہا میں پاک جگہ چاہتا ہوں جس میں نماز پڑھوں آپنے اسکو فرمایا۔ اپنے دل کو
پاک کر۔ اور جہاں چاہے نماز پڑھ [illegible] کو نہیں پہچانتے مگر مخلص وہ اس زمرہ میں تھے اور اس سے رہائی
پائی۔ [illegible] اولیا کی راہ میں کھائی ہے۔ اسپر ضرور گذرتے ہیں۔ ریا۔ غرور۔ نفاق۔ شیطان کے تیر ہیں
جنکو لوگوں کی طرف پھینکتا ہے۔ مشائخ کی بات مانو اور ان سے اس راہ پر چلنا جو خدای عز و جل تک
پہونچاتا ہے سیکھو کیونکہ وہ اس طریق پر چلے ہیں۔ انہے نفسوں، ہواؤں، طبیعتوں کی آفات کی بابت سوال
کیونکہ [illegible] رنج برداشت کیے اور انکی ہلاکتوں اور حیلوں کو پہچانا ہے اس میں کچھ مدت رہے
اور [illegible] اسپر غالب ہوئے اور انکو مغلوب کیا اور انپر قبضہ حاصل کیا ہے جو شیطان کے تیر درمیان
ہاہو انکا اسپر مغرور نہ ہو اور نفس کے تیروں سے نہ بھاگ پس وہ تجھپر اپنے تیر چلائیگا۔ وہ تجھپر سوا اسکے یعنی
نفس کی راہ کے قدرت نہیں پاتا جنوں کا شیطان تجھپر قادر نہیں ہوتا مگر انسانوں کے شیطان کی مدد سے
جو نفس اور برے ہم صحبتی ہیں۔ خدای عز و جل کے آگے فریاد کر اور ان دشمنوں پر اسی سے مدد مانگ۔ وہ
تیری فریاد کو پہونچیگا اور جب تو اسے پالے اور جو اسکے پاس ہے اوسے دیکھ لے اور اسے بہرہ حاصل کرے

Marfat.com

تو اسکے پاس سے عیال اور خلقت کی طرف واپس آ۔ اور انکو پکڑ اپنے سارے کنبے کو میرے پاس لاؤ حضرت یوسف علیہ السلام جب بادشاہت اور سلطنت پر قابض ہوئے اپنے بھائیوں کو کہا اِئْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ (اپنے سارے کنبے کو میرے پاس لاؤ) محروم رہے جو خدای عزوجل سے محروم ہوا اور دنیا و آخرت میں اسکا فوت اس سے فوت ہوا اللہ عزوجل نے اپنے بعض کتابوں میں فرمایا۔ ای آدم کے بیٹے اگر تو نے مجھے نہ پایا تو تجھے تمام چیزیں جاتی رہیں گی۔ خدای عزوجل تجھسے کس طرح فوت ہو۔ تو اس سے اور اسکے مومن بندوں سے روگردانی قول و فعل سے انکو ایذا پہونچاتا ہے ظاہر و باطن کے ساتھ انسے پھرا ہوا ہے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا اَذِيَّةُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً (مومن کو ایذا پہونچانا خدا کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور گرانیسے پندرہ گنا بڑا ہے) تجھپر افسوس۔ ای کہ تو ہمیشہ اللہ عزوجل کے فقیروں کو ایذا دیتا رہتا ہے۔ وہ کون ہیں مومن نیکوکار اسکو پہچاننے والے۔ اُسپر توکل کرنے والے۔ تجھپر افسوس قریب ہے کہ تو مر جائیگا۔ اور اپنے گھر سے کھینچ کر نکالا جائیگا۔ تیرا وہ مال جسپر تو فخر کرتا ہے غنیمت ہوگا تجھے کچھ فائدہ نہ دیگا اور تجھسے جان دفع نہ کرے گا۔

اٹھائیسوین مجلس

آپنے اللہ آپسے راضی ہو) نویں جمادی الآخر ۵۴۵ھ جمعہ کو رباط میں فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اِنَّهٗ جَاءَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ اتَّخِذِ الْبَلَاءَ جِلْبَابًا وَّاتَّخِذِ الْفَقْرَ جِلْبَابًا (آپکے پاس ایک آدمی آیا اور کہا میں آپ سے خدا عزوجل کے لیے محبت رکھتا ہون آپنے اوسکو فرمایا بلا کو چادر فقر کو چادر بنالے) لِاَنَّكَ تُرِيْدُ اَنْ تَتَّصِفَ بِصِفَتِيْ (اسلیے کہ تو میری صفت سے متصف ہونا چاہتا ہے) اَلتَّصَفُ بِالْاَدْنٰی مِنْ شَرَائِطِ الْمَحَبَّةِ ... متصف ہو کیونکہ محبت کی شرط سے موافقت کرنا ہے) حضرت ابوبکر صدیق ... علیہ وسلم کی محبت میں سچے تھے آپ پر اپنا سارا مال خرچ کر دیا اور آپ کی صفت سے متصف اور فقر میں آپکے شریک ہوئے حتی کہ گودڑی کو سا تھوں سے سیا ظاہر باطن۔ پوشیدہ و ظاہر میں آپ سے موافقت کی۔ تو ای دروغگو نیکوکی محبت کا دعوی کرتا ہے اور اپنے دنیا۔ اور درہم انسے چھپاتا ہے اور انکی نزدیکی اور صحبت کا خواستگار ہے عقل کر یہ جھوٹی محبت ہے۔ دوست اپنے محبوب سے کچھ نہیں چھپاتا او

اور اسکو تمام چیزون پر اختیار دیتا ہے۔ فقر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمیشہ ساتھ رہتا تھا کبھی جدا نہوتا اسواسطے آپنے فرمایا الفقر اسرع الی من تحبنی من سیل الملک الی منتہاہ (جو مجھسے محبت کرتا ہی اسکی طرف پانی کے اپنی منتہا کی طرف چلنے سے فقر زیادہ تیز چلتا ہی) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ماذاقت الدنیا علینا کدرۃ عسرۃ مادام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینا فلما قبض صبت الدنیا علینا صبًا (جب تک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے دنیا ہم پر مکدر اور تنگ ہی اور جب نقل فرما گئے تو ہمپر بکثرت برسائی گئی) پس رسول کی محبت کی شرط فقر ہے اور اللہ عزوجل کی محبت کی شرط بلا ہی کسی بزرگ نے کہا بلا محبت کے سپرد کی گئی تاکہ جھوٹھ اور نفاق اور ریاء کے ساتھ خدائے عزوجل کی محبت کا دعوی نکیا جائے اپنے دعوی اور جھوٹھ سے باز آ۔ اپنے آپکو خطرے میں نہ ڈال۔ اگر تو آتا ہے تو سچ بول ورنہ ہمارے پیچھے نہ آ۔ صرف پر آرائش ظاہر کر۔ وہ تجھسے قبول نکرے گا اور تجھے ذلیل کریگا۔ سانپ اور درندے پر فریفتہ ہو وہ تجکو مار ڈالینگے۔ اگر تو جوان ہے تو سانپ کی طرف بڑھ۔ اور اگر تجھہ مین طاقت ہی تو درندے کی طرف آگے بڑھ۔ حق عزوجل کا طریق سچائی اور معرفت کے نور کا محتاج ہے۔ صدیقون کے دل میں معرفت کا سورج روشن کبھی رات اور دن مین غائب نہین ہوتا۔ اے شخص۔ ان منافقون سے جو خدائے عزوجل کی دشمنی کے درپے ہیں اعراض کر عقیل بن۔ اور انکے نزدیک نہ جا۔ زمانے کے لوگ اکثر بھیڑئیے مردون کا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ حق کا آئینہ لے اور اس مین دیکھ۔ اور اللہ عزوجل سے سوال کر کہ وہ اپنی ذات اور ان کو تجھے دکھائے مین نے خلق اور خالق کو آزمایا پس مینے پایا کہ شر خلقت کے پاس ہے اور خیر خالق کے پاس۔ اے اللہ ہمین انکے شر سے بچا اور دنیا اور آخرت میں اپنی خیر عطا کر میں تمکو اپنے فائدہ کے لئے نہیں چاہتا مگر تم کو تمہارے ہی لئے چاہتا ہون تمہاری رسیون کو بٹتا ہون تمسے کوئی چیز نہیں لیتا۔ مگر تمہارے لئے نہ اپنے لئے لیتا ہون میرے پاس وہ ہے جو مجکو اوس چیز سے غنا کے ساتھ خاص کرتا ہے وہ شئے لیتا ہون میرے پاس نہین ہی مگر کسب اور خدائے عزوجل پر بہروسہ کرنا۔ میں اوس چیز کا جو تم میرے پاس لاؤ انتظار نہین کرتا جسطرح کہ منافق ریاکار تمپر بہروسہ رکہنے والا۔ اپنے خدائے عزوجل کو بہلانے والا تمہارا منتظر ہے میں مین والون کی کسوٹی ہون پس عقلمند بنو اور مجھپر زینت ظاہر نکرو۔ میں تمہارے کہرے کہوٹے کو ردی سے پہچانتا ہون۔ خدائے عزوجل کی

حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ میں لکھا ہے کہ شیطان نے سانپ کے ذریعے سے حضرت حوا سے ملا پہلا وہ دانہ کھانے کے لئے لالچ دلایا ان ان ہی بیانات اور تمثیلی طرف اشارہ ہے ۱۲

توفیق اور اسکے مجکو اہل یعنی قابل بنانے کی مدد سے۔ اگر تو کامیابی چاہتا ہے تو میرے ہتھوڑے کی ہرن بن تاکہ
مین تیرے نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان اور دشمنوں اور برے ہم نشینوں کے دماغ کو کوٹوں اپنے خدا
عزوجل سے ان دشمنوں پر مدد مانگو۔ اور غالب وہ ہے جو اپنر صبر کرے اور بے مدد وہ جو اون کے پیچھے پڑ گیا۔ آفتین
بہت ہیں اور اون کا نازل کرنے والا ایک مرض بہت ہیں اور ان کا طبیب ایک۔ ای دل کے مریضو! اپنے
نفس کو طبیب کے سپرد کرو۔ جو تمہارے ساتھ کرے اسکو تہمت نہ لگاؤ وہ تم سے تمہارے نفسوں پر زیادہ مہربان ہے۔
اسکے سامنے بے زبان بنجاؤ۔ اور اس سے مقابلہ نکرو۔ پھر تم دنیا و آخرت میں کل خیر پالوگے۔ اولیا پوری خاموشی
اور پوری گمنامی اور کامل دہشت میں ہیں۔ اور جب یہ انکے لیئے کامل ہو جاتا ہے اور وہ اسپر ہمیشگی کرتے
ہیں تو وہ انکو زبان دیتا ہے جیسا کہ قیامت کے روز جمادات کو زبان دیگا وہ نہیں بولتے مگر جب بلائے جاتے
ہیں نہیں لیتے۔ مگر جب دیئے جاتے ہیں۔ خوش نہیں ہوتے مگر جب خوش کیئے جائیں انکے دل فرشتوں کے دلوں سے
ملگئے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۞ (اللہ عزوجل
جس بات کا انکو امر کرے نافرمانی نہیں کرتے اور کرتے ہیں جو کچھ کہ امر کیئے جاتے ہیں) فرشتوں سے ملگئے اور رتبے
میں انسے بڑھ گئے۔ اللہ عزوجل کی معرفت اور اسکے علم میں اپنر فوقیت لے گئے۔ فرشتے انکے غلام اور نوکر ہیں۔
انسے فائدہ حاصل کرتے ہیں کیونکہ حکم انکے دلوں میں بکثرت ڈالا جاتا ہے۔ انکے دل تمام آفات سے محفوظ ہیں
وہ انکے ہاتھ پاؤں اور بدنوں اور نفسوں پر واقع ہوتی ہیں۔ دلوں پر نہیں اگر تو انکی منزلوں تک
پہنچنا چاہتا ہے تو اول اپنا اسلام ثابت کر۔ پھر ظاہری اور باطنی گناہوں کو چھوڑ۔ پھر پوری پرہیزگاری
حاصل کر۔ پھر دنیا کے جائز اور حلال میں زہد کر۔ پھر خدائے عزوجل کے فضل سے غنا حاصل کر۔ پھر اسکے فضل میں
زہد اور اسکے قرب میں غنا طلب کر جب تیری غنا اسکے قرب میں درست ہو جائے گی تو وہ تجھے اپنا فضل دیگا
اور اپنے انعام یعنی لطف اور رحمت ...... اور رحمت کے دروازوں کو کھولدیگا۔ دنیا کو تجھ
کی فراخ کردیگا یہ نادر امر اولیاء اور صدیقوں کے لیئے ہے۔ چونکہ وہ اُنکے تقویٰ کو جانتا ہے کہ وہ اُس سے
کسی اور چیز میں مشغول نہیں ہوتے لیکن انمیں اکثر و نپر دنیا تنگ ہو اسلیئے کہ وہ چاہتا ہے میرے لیئے فارغ
ہو جائیں مجھپر ہی داخل ہو جائیں۔ مجھپر ہی داخل ہوں اور مجھی سے مانگیں اور اگر انکو دنیا عطا کرے

Marfat.com

تو وہ جانتا ہے کہ یہ میرے خدمت سے پھر کر اس میں مشغول ہو جائیں گے اور اسی پر مٹ گئے یہ اکثر ہے اور وہ تا
اور نادر یہ کوئی حکم نہیں لگایا جاتا ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایسے ہیں جن پر دنیا پیش کی گئی اور وہ خدا کی خدمت
کو چھوڑ کر اس میں مشغول نہ ہوئے، کمال زہد اور اعراض کے باعث اقسام کی طرف توجہ نہ کی، زمین کے
خزانوں کی چابیاں آپ پر پیش کی گئیں آپ نے انکو رد کر دیا اور کہا رَبِّ اَحْيِنِي مِسْكِينًا وَاَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي
فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ (اے رب مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھیو اور مسکینی کی حالت میں ماریو، اور مسکینوں کے
گروہ میں میرا حشر کریو) آپکا زہد کامل ہے نہیں تو کوئی شخص اپنے مقسوم کو نہیں چھوڑتا، مومن حرص کے
بوجھ سے آرام میں ہے نہ حرص کرتا ہے نہ عجلت چیزوں میں ویسے زہد کرتا ہے اور باطن کے ساتھ انسے اعراض
کرتا اور انکے (یعنی خدا کے) حکم میں مشغول ہوتا ہے اسنے جان لیا کہ مقسوم فوت نہ ہوگا، اسلیئے اور
طالب تکیا اقسام کو چھوڑ کر وہ اسکے پیچھے دوڑتے اور ذلیل ہوتے اور اس سے قبولیت کا سوال کرتے ہیں، اے
غلام! تو ایمان کا محتاج ہے جو خدائے عزوجل کے راستہ پر چلائے اور یقین کی طرف جو تجھے ثابت رکھے اس را
چلنے سے پہلے تو تھیلی کا محتاج ہے اور اسکے انجام پر ایمان کا بخلاف مکہ کی راہ کے بعض نے کہا ہے مکہ کا راستہ
ایمان اور ہمیان (تھیلی) کا محتاج ہے اور یہ راستہ جسکی طرف میں نے اشارہ کیا ہے ہمیان اور ایمان کا
ابتداءً و انتہاءً محتاج ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے جب علم پڑھنے کا ار
کیا تو آپکی کمر میں پانسو دینار کی ایک تھیلی تھی جس میں سے خرچ کرتے اور علم پڑھتے اور اسپر ہاتھ مار کر فرماتے کہ اگر
نہ ہوتی تو لوگ مجھکو پامال کر دیتے پس جب آپکو علم حاصل ہوگیا اور خدائے عزوجل کو پہچان گئے تو جس قدر باقی
رہا تھا اسکو ایک ہی دن میں فقیروں پر تقسیم کر دیا اور کہا کہ اگر آسمان لوہا بنجائے اور مینہ نہ برسائے اور
زمین پتھر ہو جائے اور کچھ نہ اگا اس حالت میں تھے اگر میں رزق کی تلاش کا ارادہ کروں تو میں کافر ہوں
کسب کرنا اور سبب سے تعلق رکھنا ضروری ہے تا وقتیکہ تیرا ایمان طاقتور ہو جائے پھر سبب سے مسبب کی طرف
نقل کر۔ انبیاء علیہ السلام نے کمایا اور قرض لیا اور شروع حال میں اسباب تعلق کو پکڑا اور انجام کار توکل
ابتداءً و انتہاءً شریعتاً و طریقتاً کسب توکل کو جمع کیا۔ اے بے نصیب جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے اسپر توکل
اور انکے گدا کرنے پر بھروسہ کرکے کسب ہاتھ سے نہ دے نہیں تو تو طاقتوں کی نعمت کا ناشکر ٹھہرے گا اور خدا

Marfat.com

دشمن جانیگا اور بعید کردیگا۔ کسب کا ترک کرنا اور لوگون سے مانگنا بندے پر خدای عزوجل کا عذاب ہے سلیمان علیہ السلام کا جب ملک جاتا رہا تو خدا نے انکو کئی طریقون سے عذاب دیا جنمین سے ایک لوگون سے بہیک مانگنا تہا آپ سلطنت کے دنون مین کسب کیا کرتے تھے جب خدای عزوجل نے آپکو تنگی دی تو سلطنت علیحدہ کیا اور روزی کے طریقے بند کردیے تھے کہ انہون نے لوگون سے گدائی کی [illegible] آپکے گہر مین ایک عورت کی چالیس روز مورت پوجنا تہا پس برابر چالیس روز عذاب مین مبتلا رہے اولیاء اللہ کے غم کو آرام اور انکی آنکھو قرار اور مصیبت کو تسکین اسوقت تک نہین ہوتی جبتک وہ خدای عزوجل سے نہ ملین۔ انکی ملاقات دو قسم کی ہے ایک دنیا مین دلون اور باطنون کیساتھ اور یہ کم اور نادر ہے دوسری آخرت مین جب اپنے خدای عزوجل سے ملتے ہین تو انکو راحت و آرام حاصل ہوتا ہے اور اس سے پہلے ہمیشہ کی مصیبت مین رہتے ہین اور آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) نفس کے متعلق فرمایا۔ ای غلام! اسکو شہوتون اور لذتون سے باز رکہ اور اسکو پاک طعام کہلا جو پلید نہ ہو پاک حلال اور پلید حرام۔ پہر فرمایا اسکو حلال غذا دے تاکہ اترائے نہین اور تکبر اور بے ادبی نکرے۔ ای خدا ہمکو اپنا آپ بتلا تاکہ ہم تجھے پہچانین قبول فرما۔

۲۹ اونتیسوین مجلس

آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) گیارہوین ماہ جمادی الآخر ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ مین فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا مَن تَضَعضَعَ لِغَنِیٍّ طَلَبًا لِمَا فِی یَدَیهِ ذَهَبَ ثُلُثَا دِینِهِ (جس شخص نے حرکت کی غنی کی طرف اس چیز کے مانگنے کے لیے جو اسکے پاس ہے اسکے دو ثلث دین جاتے رہے) ای منافقون! سنو یہ اسکا حال ہے جو مالدارون کی طرف رجوع کرتا ہے پس اسکا کیا حال ہوگا جسنے انکے لیے نماز پڑہی روزے رکہے اور حج کیا اور انکی دہلیزین چومین۔ ای خدای عزوجل کا شریک بنانیوالو [illegible] اسکی اور اسکے رسول کی کوئی خبر نہیں۔ اسلام لاؤ۔ توبہ کرو توبہ اخلاص کیساتھ کرو تاکہ تمہارا یقین کامل ہو جائے اور تمہاری توحید اس قدر نشوونما کرے کہ اسکی شاخین عرش تک بلند ہو جائین ای مسکین جب تیرا ایمان تربیت پائے اور اسکا درخت اونچا ہو جائے تو خدای عزوجل تجہ کو تیرے نفس اور خلقت سے مستغنی بے نیاز کردے گا تجھے کسب اور اکتسابات سے غنا کردے گا حتی خدای عزوجل تیرے نفس دل اور باطن کو [illegible] تجھے اپنے دروازے پر بٹھادیگا اور تیرے [illegible]

Marfat.com

جسنے دنیا سے کھایا اور اس مین مشغول ہوا اور نہ اس کی یعنی دنیا جسکے ہاتھ مین ہو پس تیرا اسکو دیکھنا زحمت اور رنج اور ظلمت ہوگا۔ ای کہ تو علم کا دعوی کرتا ہے اور ابنائے دنیا سے دنیا کو مانگتا ہے اور انکے لیے ذلیل ہوتا ہو تجکو خدائے عزوجل نے حسب مقدر گمراہ کردیا ہے تیرے علم کی برکت جاتی رہی اسکا مغز جاتا رہا اور چھلکا باقی ہے۔ اور ای کہ توجو عبادت کا دعوی کرتا ہے اور خلق کی پوجا کرتا ہے اور اُن سے ڈرتا اور امید رکھتا ہو تیری عبادت کا ظاہر خدا کے لیے ہے اور باطن خلقت کے لیے تیری تمام تلاش اور ارادہ اسکا ہے جو انکے ہاتھون مین درہم اور دینار اور دنیا کا مال ہو تو انکی تعریف اور ثنا کی امید رکھتا اور انکی مذمت اور انکی روگردانی سے ڈرتا ہے تو انکے نہ دینے سے ڈرتا ہو اور انکے دروازون پر دیرتک کھڑا رہتے اور قرب اور انکی غلامی کے ذریعے سے انکی عطا کی امید کرتا تو تجھپر افسوس تو مشرک منافق ریاکار ہے دین مرتد ہے تجھپر افسوس کہ اسکو زینت دکھلاتا ہے اسکو جو آنکھون کی خیانت اور سینہ کے پوشیدہ بھیدون کو جانتا ہے۔ تجھپر افسوس نماز مین کھڑا ہوتا اور اللہ اکبر کہتا ہے اور اپنے قول مین جھوٹا ہوتا ہے تیرے دلمین خلقت کی عزت اللہ عزوجل سے بڑی ہے [illegible] اور دنیا و آخرت کے لیے نکر اُن لوگون سے ہو جو اسکی ذات کو چاہتے ہین [illegible] کا حق ادا کر [illegible] کیلیے عمل نکر نہ عطا اور منع کے لیے۔ تجھپر افسوس تیرا رزق کم نہ ہوگا [illegible] تجھپر خیر اور شر مقدر ہو چکا وہ ضرور آئیگا پس ایسی چیز مین مشغول نہ ہو جس سے فراغت ہے اور اسکی عبادت مین مشغول ہو۔ اپنے حرص کو کم اور امید کو تاہ کر۔ اور موت کو آنکھون کے سامنے رکھ نجات پائیگا اور تمام حالات مین شرع کی موافقت کر۔ ای قوم کیا شرع کی موافقت تم مین پائی جاتی ہے؟ تم نے اسکو اپنے ظاہر و باطن کے ہاتھون سے چھوڑ دیا ہے اور نفسون اور خواہشون [illegible] خدائے عزوجل کے علم پر مغرور ہو گئے ہو جو تم سے [illegible] خدا اپنی [illegible] اور آخرت مین اسکو تمام [illegible] تم پر واقع کرے گا۔ تجھے پکڑے گا اور مواخذہ کرے گا پھر مرنیکے بعد قبر مین اتارے گا [illegible] اور قیامت تک اسی مین رہیگا پھر تجھے اوٹھائیگا اور [illegible] کی طرف حشر [illegible] تونے ہر ایک ساعت [illegible] کا حساب لیگا تو کم و زیادہ سے پوچھا جائیگا [illegible] بے حقیقت اور کمزور تو کسی کام کا نہیں مگر آگ کیلیے تیری عبادت مین اخلاص نہین [illegible] روح نہین تو اور تیری عبادت سوا آگ کے اور کسی کام کی نہین

Marfat.com

کیا تجھے تکلیف اٹھانے کی حاجت نہین۔ اگر تو نے عملون مین اخلاص نکیا تو وہ اعمال بے فائدہ مین تو عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ (عمل کرنیوالے۔ رنج اُٹھانیوالون سے ہے) عاملہ دنیا مین ناصبہ قیامت کیدن آگین مگر یہ کہ موت سے پہلے توبہ کرے اور عذر کرے خدای عز و جل کی طرف اسلام کو نیا اور اچھی توبہ اور اوس مین اخلاص کرنیکے ساتھ موت آنے سے پہلے رجوع لاکر پہر دروازہ بند ہوجائیگا اور تو توبہ کے دروازے مین داخل ہونیکی طاقت نہ پائیگا اسکی طرف دل کے قدمون سے رجوع لا تاکہ تجہپر اپنے فضل کا دروازہ بند نکرے اور تجھے تیرے نفس اور طاقت اور قوت اور مال کے سپرد نکرے اور جن چیزون مین تو ہے ان سب مین برکت عطا کرے تجہپر افسوس۔ تو خدا ئے عز و جل سے نہین شرماتا تو نے اپنے دینار کو رب اور درہم کو مقصود مقرر کیا ہے اور خدا کو بالکل بہلا یا تو تہوڑی دیر بعد تجھے معلوم ہو جائیگا تجہپر افسوس اپنا [illegible] اور [illegible] عیال کے بیٹے بنا کہ انکے لیے شرع کے موجب کسب کر اور تیرا دل خدای عز و جل پر بہروسہ رکھتا ہو اپنا اور انکا رزق اسی [illegible] وہ آدمی پس وہ تیرا اور انکا رزق تیرے ہاتھ پر جاری کرے گا اور اپنا فضل اور قرب اور انس تیرے دل کو دیگا تیرے عیال کو تجھے غنی کریگا اور تجھے ان کے ساتھ غنی بنائیگا۔ انکو غنی کریگا جس [illegible] چاہیگا اور جس طرح چاہیگا اور تیرے دل کو [illegible] تیرے [illegible] اور تیرے عیال کے بیٹے تو اس مقام پر [illegible] حالانکہ تو [illegible] پردہ کیا گیا اور راندہ کیا گیا ہے تو دنیا اور انکے جمع کرنے سے [illegible] اسکے [illegible] کر اور اسکے اندر آنیسے سکو مایوس کر اور اس مین [illegible] اپنے [illegible] تیرا [illegible] اور بی پر درپے ندامت کر اور جو گناہ تجھسے [illegible] اور اپنے مال سے فقیرون پر خیرات کر اپنے بخل کو دور کر [illegible] تجھے [illegible] مومن جسکو دنیا و آخرت کی [illegible] بخیل نہین ہوتا حضرت عیسے علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے ابلیس سے پوچھا خلقت مین تیرے نزدیک زیادہ پیارا کون ہے اسنے کہا بخیل [illegible] سب سے زیادہ مغبوض کون اسنے کہا کریم فاسق [illegible] اسکی وجہ کیا [illegible] بخیل مومن سے امید رکھتا ہون کہ اسکا [illegible] مین [illegible] کریم فاسق سے ڈرتا ہون [illegible] اسکی بدیون کو مٹا دیگی۔ وہ دنیا مین دنیا کے واسطے مشغول [illegible] نے کسب کو اسلیے مشروع کیا ہے تاکہ اس سے خدائے عز و جل کی عبادت پر مدد لیجائے لیکن جب تو نے کسب کیا اور اس سے [illegible] اور [illegible]

اور نیکی کرنیکو چھوڑ دیا اور زکوۃ نہ دی تو تو گناہ میں ہے عبادت میں نہیں ہو نیز اکسیر است کاٹنے کی طرح ہوگا قریب ہی موت آئیگی مومن اس سے خوش ہوگا اور کافر اور منافق غمگین ہونگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ آپنے فرمایا اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ يَتَمَنّٰى اَنَّهٗ مَا كَانَ فِي الدُّنْيَا وَلَا سَاعَةً لِمَا يَرٰى مِنْ كَرَامَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ (جب مومن مرتا ہے تو تمنا کرتا ہے کہ دنیا میں نہ ہوتا ایک ساعت بھی اس سبب سے کہ وہ اللہ عزوجل کی کرامت اپنے لیے دیکھتا ہے) توبہ کرنے والا اپنی توبہ پر ثابت رہنے والا کہاں ہے۔ اپنے رب عزوجل سے حیا کرنے والا اور تمام حالات میں اسکا انتظار کرنے والا کہاں ہو۔ اپنی خلوت اور جلوت میں حراموں سے بچنے والا کہاں۔ جو اپنے جسم اور دل کی آنکھوں کو بند کرنے والا کہاں ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا اِنَّ الْعَيْنَيْنِ لَيَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ اِلَى الْمُحَرَّمَاتِ (تحقیق دونوں آنکھیں البتہ زنا کرتی ہیں اور انکا زنا کیا ہو نامحرمات کی طرف دیکھنا) تیری آنکھ نامحرم عورتوں اور بچوں کی طرف دیکھنے سے کب تک زنا کریگی۔ کیا تونے خدای عزوجل کے قول قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (مومنوں کو کہہ کہ اپنی آنکھیں بند کریں) کو سنا نہیں ای فقیر اپنے فقر پر صبر کر کیونکہ دنیا کا فقر کٹ جائیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا یا عَائِشَةُ تَجَرَّعِيْ مَرَارَةَ الدُّنْيَا لِنَعِيْمِ الْاٰخِرَةِ (ای عائشہ دنیا کی کڑواہٹ تلخی کو آخرت کی نعمتوں کے لیے گھونٹ گھونٹ کرکے پی) تجھے معلوم نہیں کہ قوم (یعنی اولیا اللہ) کے پاس تیرا کیا نام ہے بدبخت یا نیک بخت مانا کہ یہ خدا کے علم اور مقدر میں ہے لیکن خوف نہ چھوڑ اگر تو علم اور سابقہ پر ہو رہے گا تو دین کی حد سے نکل جائیگا جس کا تجھے حکم ہوا سکے کرنے میں کوشش کر تجھے اس علم سابق سے کچھ نہیں۔ یہ ایسی شے ہو جسے نہ تو جانتا ہو نہ تیرا غیر یہ امور غیبیہ ہیں اولیا اللہ نے دنیا کے فرش کو لپیٹا اور اس سے کنارہ کش ہوئے اپنے مولی کے سامنے کھڑے ہوئے اور اسکے خادموں کے ساتھ اسکی خدمت میں مشغول ہوئے اس سے لیتے ہیں زاد بنانے کے لیے نہ جمع اور ذخیرہ کرنے کیلئے بلکہ اسکو ضرورتاً کرتے ہیں اپنی نیتوں کے ساتھ عبادت پر کھڑے ہوتے ہیں اور اپنی قدم کو شیطان کے مکر اور فریب سے نگاہ رکھتے ہیں اپنے خدای عزوجل کو مانتے ہیں اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہیں۔ انکا کل شغل احکام الٰہی کی اطاعت اور سنت کی تابعداری ہو وہ بڑے عالی ہمت

Marfat.com

اور کل چیزون میں قوی زاہد ہین اے اللہ ہمین بھی اُنہین سے بنا اور انکی برکتون میں سے ہمین بھی عطا کر اور قبول
فرما۔ ای غلام جبتک تیرے دلمین دنیا کی محبت ہے صالحین کے احوال سے کچھ بھی نہ دیکھیگا جبتک خلقت سے گدا کرنے
والا اور اُنکے ساتھ مشترک ہوگا۔ تیرے دل کی آنکھین نہ کھلین گی۔ کوئی عزت نہین جبتک کہ تو دنیا اور خلقت مین
زاہد ہو کوشش کر۔ تو اسکو دیکھے گا جسنے تیرا غیر نہیں دیکھتا تیرے لیے عادت کا خلاف ہوگا جب تو اسے جو تیرے
حساب میں ہے چھوڑ دیگا تو تیرے پاس وہ جو تیرے حساب مین نہین ہے آئیگا جب تونے خدا عزوجل سے پرہیز
کیا۔ اور خلوت اور جلوت میں اس سے ڈرا تو تجھے اسجگہ سے جو تیرے گمان مین نہ تھی رزق پہونچائیگا تو چھوڑ
وہ تجھے دیگا تو زہد کر وہ تجھے رغبت دیگا ابتدا مین چھوڑنا ہے اور آخر میں لینا ابتدائی امر مین دل کو شہوتون
اور دنیا کے چھوڑنے کی تکلیف دینا ہے اور انجام میں اس کا اخذ کرنا اول متقیون کے لیے اور ثانی ان ابدال کے
لیے جو خدائے عزوجل کی طاعت سے ملے ہوئے ہیں ای ریاکار۔ ای منافق ای مشرک ان امروں مین
جنکو تو چھوڑ دیتا ہے۔ انکی مزاحمت نکر وہ معدود ہیں ان کامون مین جو تیرے ہاتھ سے واقع ہوتے ہین
انکے احوال نہ طلب کر انہون نے عادات کا خلاف کیا اور تو نے اسکی موافقت کی پس درحقیقت تونے
انکے نزدیک عادات کا خلاف کیا ہے انہون نے نہین کیا وہ تیرے خواب کیوقت اُٹھے تیرے افطار کے
وقت انہون نے روزہ رکھا۔ تیرے امن کیوقت انہون نے خوف کیا۔ تیرے خوف کیوقت وہ امن مین تیرے بخل
کیوقت انہون نے سخاوت کی انہون نے خدائے عزوجل کے لیے عمل کیا اور تونے اسکے غیر کے لیے۔ انہون نے اسکو
چاہا اور تو نے اسکے غیر کو۔ انہون نے امر اسکے سپرد کیا اور تو نے اس سے مجادلہ اور محاربہ کیا وہ اسکی قضا پر
راضی ہوئے اور خلقت کے پاس شکوہ کرنے سے اپنی زبانین بند کین مگر تو نے ایسا نہین کیا۔ انہون نے تلخی پر صبر کیا
پس وہ انکے حق مین شیرینی ہوگئی قدر کی چھریان اُنکے گوشت کو کاٹتی ہین اور وہ کچھ پرواہ نہین
کرتے ہین یہ اس لیے کہ انہون نے رنج دہندہ کو دیکھا اور اس مین حیران رہگئے [illegible]
کسیکو تکلیف نہیں پہونچتی بعض نے کہا ہے کہ نیک وہ لوگ ہین جو ذرہ کو بھی تکلیف نہیں دیتے ذرہ چھوٹی
چیونٹی کو کہتے ہین جو نظر مین نہ آسکے وہ خدائے عزوجل سے طاعت کیساتھ اور خلقت سے نیک معاشرت کیساتھ
اور کلمے سے صلہ رحمی کے ساتھ ملتے ہین وہ دنیا اور آخرت کے درمیان نعمتون مین ہین دنیا مین قرب کی

Marfat.com

نعمت مین۔ اور آخرت کو جنت اور اللہ عزوجل کے دیدار اوسکے قریب ہونے اور اسکے کلام سننے اور اسکی خلعت
پہننے کی نعمتون میں ہین تیری ان سے کوئی نسبت نہیں۔ اپنے گناہون اور اللہ عزوجل پر وقاحت (بیحیائی)
اور جرات سے توبہ کر تجہپر افسوس حیا اللہ عزوجل سے چاہیے نہ خلقت سے۔ وہ سب چیزون سے پہلے ہے
تو محدث سے حیا کرتا ہے اور قدیم سے وقاحت (بیحیائی)، وہ کریم ہے اور اس کا غیر لئیم۔ وہ غنی اور اوسکے سوا
سب فقیر۔ اس کو طریقہ عطا کرتا ہے اور اسکے غیر کا۔ نہ دنیا۔ اپنی حاجتین اس کے آگے پیش کر۔ وہ غیر سے اولیٰ تر ہے
[illegible] اسکی شرع کی حدود کی محافظت کر۔ اور تقوی کو لازم پکڑ جب تو تقوی پر مداومت
[illegible] مبتلا ہوجائے گا اور تو تصرفات سے اسمین مشغول ہوگا۔ اسپر دلیل طلب کر۔ اور
[illegible] جو ادہر ہونے تیرے حصے مقدر کیا ہے تجہے ملجائیگا تجہسے فوت نہ ہوگا۔ تیرا اسکے غیر کو ترک کرنا
[illegible] زیادہ کرے گا جب تیرا دل تجہے اسکو نہ بتلائے تو تو بہائم کی طرح بے سمجھ ہے۔
[illegible] کی طرف اسکی عقل نے انکو خدائے عزوجل کی راہ بتلائی اور ان سے
[illegible] اور اس سے اپنے نفس اور خدا کو پہچان۔ تجہپر افسوس تیری عمر ضائع ہو رہی ہے اور تجھے
[illegible] آخرت سے روگردانی اور دنیا پر متوجہ ہونا کب تک کیے جائیگا تجہپر افسوس تیرا رزق کوئی
[illegible] تیری جگہ کوئی اور سکونت نہین کرے گا۔ تحقیق غفلات تجہپر غالب
[illegible] ہے تیرا اہم مقصود کہانا اور پینا اور نکاح اور سونا اور غرضین حاصل
[illegible] مقصود ہے۔ حلال یا حرام سے پیٹ بہر لینے سے [illegible]
[illegible] سکین۔ اپنے آپ پر رو جب تیرا ایمان مرجاتا ہے تو تجہپر قیامت
قائم ہوتی ہے [illegible] ہے تو تجھے کچھ پرواہ نہین ہوتی اور نہ اسپر روتا ہے۔ وہ فرشتے جو تجہپر
موکل ہین جب تیرے دین کے سرمایہ مین خسارہ دیکھتے ہین تو تجہپر روتے مین تجھے عقل نہین اگر تجھے عقل
ہوتی تو تو دین کے چلے جانے پر روتا تیرے پاس راس المال ہے اور تو اس سے تجارت نہین کرتا عقل اور حیا
دونون راس المال ہین تو ان مین تجارت کرنا اچھا نہین سمجھتا۔ وہ علم جسپر عمل نہو۔ وہ عقل جس سے نفع
نہو وہ حیا جو فائدہ نہ دے۔ اس گہر اور خزانے اور طعام کی مانند ہے جس مین کوئی نہ رہتا ہو جس کو

Marfat.com

کوئی نہ جانتا ہو اور جسکو کوئی نہ کھاتا ہو جب تو آسمان کو جسکے نیچے تو ہے نہ جانتے ہیں بتلاتا ہوں میرے پاس اس شرع کا آئینہ ہے جو ظاہری حکم ہے اور اللہ عزوجل کے علم کا آئینہ ہے جو باطنی علم ہے غفلت کی نیند سے بیدار ہو اور بیداری کے پانی سے اپنا منہ دھو اور دیکھ کہ تو مسلمان ہے یا کافر مومن ہے یا منافق موحد ہے یا مشرک ریاکار ہے یا مخلص موافق ہے یا مخالف راضی ہے یا ناراض ۔ حق عزوجل کو کچھ پرواہ نہیں تو راضی ہووے یا ناراض اسکا ضرر اور فائدہ تیری ہی طرف ہے وہ پاک ہے کرم کرنے والا حکم کرنے والا نفسیات دینے والا سب اسکے لطف اور فضل کے ماتحت ہیں ۔ اگر ہمپر لطف نکرے تو ہم ہلاک ہو جائیں ۔ اگر ہم میں سے ہر ایک کا ہمارے افعال پر پورا پورا مقابلہ کرے تو ہم سب ہلاک ہو جائیں ۔ ای بندے اللہ عزوجل پر اپنی عبادت سے اور صفائی [illegible] نفاق کے احسان کرتا ہے اور اسکی کرامت اپنے لیے طلب کرتا ہے اور اپنے فساد کے ساتھ صالحین سے مزاحم ہوتا ہے ۔ اور بہا [illegible] ای منافق [illegible] اس امت کے مخلصوں اور موحدوں سے خارج ہو اور انکا ذکر [illegible] انکی معرفت [illegible] یا نسبت [illegible] اگر وہ ہی تیرے ساتھ رووے [illegible] تاکہ وہ تیرے پاس بیٹھے تو [illegible] بعض صالحین [illegible] (رحمۃ اللہ علیہ) [illegible] جا [illegible] نیکو نہیں جانتے تجھپر افسوس تیرا دل کیا چیز ہے تو کیا [illegible] اسکے ذیاکر تا ہے کس کے سوتا ہے جب سختی میں پڑتا ہے تو کس پر [illegible] جھوٹ اور نفاق کو پہچانتا ہوں ۔ میرے [illegible] تو اور خلقت مچھر کی مانند ہے تم میں [illegible] اسکا خادم ہوں اگر وہ چاہے کہ مجھے بازار میں لیجائے اور [illegible] میری ملکیت کو لے سے یا مجھے حکم کرے کہ میں گدا کروں تو میں حاضر ہوں [illegible] تجھکو کیا کروں تو بوسیدہ چوب ہے جو جلانے کے سوا کسی کام کی نہیں ۔

تو تو دنیا چلی جاتی ہے اور عمرین فنا ہوتی ہیں اور آخرت [illegible] تم [illegible] دنیا اور اسکے جمع کرنے کا غم ہے تم خدائے عزوجل کی نعمتوں کے دشمن ہو [illegible] کرتے ہو اور اگر اسکی طرف سے آرام ملے تو چھپاتے ہو ۔ اگر تم اللہ عزوجل کے انعام چھپاؤگے اور [illegible]

Marfat.com

شکریہ نہ ادا کروگے تو وہ انکو تم سے چھین لیگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا اذا انعم اللہ عز وجل علی عبدہ نعمۃ احب ان نری علیہ (جب خدائی عز وجل اپنے بندے پر انعام کرتا ہو دوست رکھتا ہے کہ اسپر نعمت کو دیکھا جاوے) اولیاء اللہ نے اپنے لیے صرف ایک غم رکھا۔ انہون نے سب چیزون کو انکے دلون سے نکال ڈالا اور ایک چیز کو جگہ دی۔ نہ اور چیزون کی طرح اپنی عبادتون کو ریا اور نفاق اور شہرت سے خالص کیا اپنے خدائی عز وجل کے آگے عبودیت کو ثابت کیا اور تم خلقت کے غلام ریا اور نفاق کے غلام خلق اور کھوائے ان اور نفسانی حظوظ اور تمنا کے غلام ہو تم مین کوئی ایسا نہیں جو اسکے لیے عبودیت ثابت کرے۔ مگر وہ جسکو خدائی عز وجل چاہے ایسے بہت نادر ہین۔ کوئی تو دنیا کو پوجتا ہے اسکے ہمیشہ رہنے سے محبت رکھتا اور اسکے زوال سے ڈرتا ہے اور کوئی خلقت کی پوجا کرتا ہے ان سے ڈرتا اور ان سے امید رکھتا ہو کوئی جنت کی عبادت کرتا اسکی نعمتون کا امیدوار اور انکے خالق سے امید نہین رکھتا اور کوئی دوزخ کی پرستش کرتا اس سے ڈرتا اور اسکے خالق سے نہین ڈرتا ہے خلق کیا ہے جنت کیا۔ نار کیا اور اسکا غیر کیا اللہ عز وجل نے فرمایا وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء (اور نہین امر کیے گئے مگر یہ کہ عبادت کریں اللہ کی خالص کرتے ہوئے واسطے اسکے عبادت کو پاک ہو کر) ان عارفون نے جو اسکو جانتے ہین اوسکی عبادت اسکے لیے کی نہ اسکے غیر کے لیے ربوبیت کو اس کا حق اور عبودیت کو اس کا حق دیا صرف اسکے امر کی تابعداری اسکی محبت کیلیے نہ کسی اور مطلب کے لیے اور اسیکا ارادہ کیا نہ اسکے غیر کا۔ اور اسکے غیر کو چھوڑ دیا تم عوض بلا اروح تم ظاہر مین تابعدار ہو اور قوم باطن مین تم الفاظ ہو اور قوم معنی تم چھلکا ہو اور قوم مغز قوم اولیاء اللہ انبیاء کا لشکر [illegible] کے داہنے اور بائین اور آگے اور پیچھے۔ انکے طعام اور شراب کا پس ماندہ انکے لیے ہے وہ اپنے علموں پر عمل کرتے ہین پس انکی وراثت انکے لیے درست ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا العلماء ورثۃ الانبیاء (عالم نبیون کے وارث ہین) جب انہون نے اپنے علمون پر عمل کیا تو وہ نبیون کے خلیفہ اور وارث اور نائب ہوئے۔ تجپر افسوس ہے صرف علم سے حاصل نہین ہوتا جس طرح دعوی بلا شہادت فائدہ مند نہین اسیطرح علم عمل کے بغیر مفید نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا ھتف العلم بالعمل فان اجابہ والا ارتحل (علم عمل کو آواز دیتا ہے پس اگر وہ جواب دے تو ٹھیرتا ہے نہین تو

Marfat.com

کوچ کر جاتا ہے) اسکی برکت کوچ کر جاتی ہے اور تدریس باقی رہتی ہے اس کا چھلکا باقی رہتا ہے اور مغز چلا جاتا ہے۔ اے علم پر عمل کرنے کو ترک کرنے والو تم میں سے ہر ایک شعر کو پوری فصاحت اور بلاغت سے ادا کرنے پر ماہر ہے اور اسکا عمل اور اخلاص کچھ نہیں اگر تو اپنے دل کو مہذب بنائے تو البتہ تیرے ہاتھ پاؤں وغیرہ مہذب بنجائیں کیونکہ دل اعضا کا بادشاہ ہے پس جب بادشاہ مہذب ہو تو رعیت بھی مہذب ہو جاتی ہے علم چھلکا ہے اور عمل مغز چھلکا مغز کی حفاظت تک حفاظت میں رہتا ہے اور مغز اسلئے روغن نکلنے تک نگہ رکھا جاتا ہے پس جب چھلکے میں مغز نہو تو کس کام کا ہے اور جب مغز میں روغن نہو تو بیکار ہے علم چلا گیا اس لیئے جب عمل مر گیا تو وہ بھی نر ہا تجھے علم بلا عمل زبانی یاد کرنا اور پڑھنا کیا فائدہ دیتا ہے۔ اے عالم اگر تو دنیا و آخرت کی بہتری [illegible] کی بہتری درکار ہے تو اپنے مال سے فقیروں کی مدد کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے [illegible] الخلق عیال اللہ وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهٖ (لوگ خدائے عزوجل کی عیال ہیں اور خدائے عزوجل کے نزدیک زیادہ پیارا اسکے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے) پاک ہے وہ جس نے بعض کو بعض کا محتاج بنایا ہمیں اسکی مرضی [illegible] تو مجھ سے مانگتا ہے میں تجھے تیری سینے لیتا ہوں عنقریب خدائے عزوجل کی طرف سے مجھے مال ملجائیگا اور [illegible] تجھے بے نیاز کریگا اور تمکو میرا محتاج بنائیگا حضرت ابراہیم [illegible] بے صبری کو دیکھتے تو فرماتے اے خدا ہم پر دنیا میں وسعت کر [illegible] ہمیں رغبت نہ دے پس ہم اسکی طلب میں ہلاک ہو جائینگے اے اللہ [illegible] اور تدبیر [illegible]

وہ مجلس جو تیس مجلسوں کو پورا کرتی ہے

تیسوین مجلس

آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) [illegible] جمادی الآخر [illegible]

فرمایا اے بشارت ہو اسکے لیئے جس نے اللہ عزوجل کا اسکی نعمتوں پر اقرار کیا [illegible] اور اپنے نفس اور اسباب اور طاقت اور قوت کو چھوڑ دیا تھا۔ وہ آدمی ہے جو تمام حالات میں اللہ عزوجل [illegible] کوئی احسان نہیں جتاتا اور نہ اس سے جزا طلب کرتا ہے (تجھ پر افسوس) تو اللہ عزوجل کی بے علم عبادت کرتا اور [illegible] علم [illegible] کرتا اور دنیا کو بے علم لیتا [illegible]

جو تیرے پیٹے ہے اور جو تجھ ہی فرق نہیں کرتا۔ اپنے دوست کو اپنے دشمن سے نہیں پہچانتا یہ سب اللہ عزوجل کے حکم عدم واقفیت اور شیخون کی خدمت کو ترک کرنیکا باعث ہو عمل کے نتیج اور علم کے نتیج تجھے اللہ عزوجل کو بتائینگے اول قول سے پھر عمل سے پھر اون کے ذریعہ سے تو خدائے عزوجل سے ملجائیگا کسکو نہیں ملا مگر علم کے ساتھ اور دل اور جسم سے دنیا میں زہد کرنے اور اس سے اعراض کرنے کے ساتھ متزہد وہ زاہد جو زہد کو (تکلیف) سے ظاہر کرتا ہے دنیا کو اپنے ہاتھ سے نکالتا ہے اور حقیقی زاہد اسکو دل سے خارج کرتا ہے اولیاء اللہ نے دنیا میں دلون سے زہد کیا پس نہ انکی طبعیت ہنگیا۔ ان کے ظاہر اور باطن سے بل گیا اُن کی طبیعتوں کی انانیت بجھ گئی۔ انکی خواہشیں ٹوٹ گئیں انکے نفس مطمئن ہوئے اور ان کا شر زائل ہوگیا۔ ای غلام یہ زہد وہ صنعت نہیں جسکو تو کر رہا ہے یہ وہ شئے نہیں جسکو تو ہاتھ میں لیتا ہی اور پھینکدیتا ہے بلکہ وہ خطوات (اقدام) ہیں۔ انہیں کا پہلا دنیا کے چہرے پر نظر ڈالنا ہی تو اسکو اس صورت میں دیکھے جو گذشتہ نبیون اور رسولون کے پاس اور ان اولیاء ابدال کے پاس تھی جنسے کوئی زمانہ نہیں رہا اور یہ روایت تجھکو گذشتہ بزرگونکی انکے اقوال اور افعال میں تابعداری کرنیکے باعث صحیح طور سے حاصل ہوگی جب تو انکی تابعداری کریگا تو دیکھے گا جو انھون نے دیکھا اور جب تو قول اور فعل اور خلوت اور جلوت اور علم اور عمل ظاہر اور باطن میں اس قوم کا تابع ہوگا ان جیسے روزے رکھیگا انکی طرح نماز پڑھیگا انکے لینے کی طرح لیگا انکے چھوڑنے کی طرح چھوڑے گا اور اُن سے محبت رکھیگا تو اسوقت خدائے عزوجل تجھے ایسا نور عطا کرے گا کہ تو اس سے اپنے نفس اور اپنے غیر کو دیکھ لیگا اور تجکو تیرے اپنے اور خلقت کے عیب معلوم ہوجائینگے پس تو اپنے نفس اور تمام خلقت مین زاہد بنجائیگا جب یہ تیری حق میں درست ہوجائیگا تو تیرے دل کی طرف قرب کے نور آئینگے اور تو مومن موقن (یقین والا) خدا شناس ہوجائیگا اور سب چیزون کو انکی اصلی صورت اور معنی پر دیکھیگا تو دنیا اسیطرح دیکھیگا جسطرح گذشتہ زاہدون نے جو اس سے اعراض کرنے والے تھے دیکھا تو اسکو بڑہیا بدحال شوم بدشکل کی صورت مین دیکھے گا یہ اس قوم (اولیاء اللہ) کے نزدیک اسی صفت پر ہے اور بادشاہون کے نزدیک خوبصورت آراستہ دُلہن کیطرح۔ یہ قوم (اولیاء اللہ) کے نزدیک حقیر و ذلیل ہے وہ اسکے بال جلاتے ہیں اسکے کپڑے پھاڑتے ہیں اسکے چہرے کو چھیلتے ہیں وہ اس سے اپنی قسمت قہراً اور جبراً اسکو ذلیل کرکے لیتے ہیں اور خود آخرت کے مصاحب ہوتے ہیں۔ ای غلام جب دنیا میں تیرا زہد درست ہوجائے تو اپنے اختیار اور خلقت میں زہد کر ان سے خوف کر نہ امید رکھ اور ان سب چیزون کو

جبکہ تیرا نفس امر کرتا ہے قبول نکر مگر اللہ عزوجل کا حکم آنیکے بعد اور اکثر تیرے دل پر بطریق الہام یا رویا جبکہ وہ تکلفت سے
نفرت کرنیوالا اعراض کرنیوالا ہو یہ حکم نازل ہوگا اور اگر تیرے ہاتھ پاؤں سکون پذیر ہوں تو اسکا اعتبار نہیں تجھے مفر
نہیں اعتبار دل کے سکون کا ہے وہ بڑی بھاری مصیبت ہے تجھے سکون نہیں تا وقتیکہ تیری طبیعت اور ہوا اور غیر موئے
مرجائیں پس اسوقت تو اسکے قرب سے زندہ ہوگا مرنا ہے پھر اٹھنا پھر حجاب ہے گا تجھے اپنی طرف اٹھائیگا خلقت کی طرف
واپس کریگا تاکہ تو اون کی مصلحتوں میں غور کرے تجھے دنیا اور آخرت کی طرف رغبت ہوگی تاکہ تو اپنا مقسوم انسے
لیوے تجھکو خلقت کا رنج برداشت کرنے پر قوت ملیگی پس انکی گمراہی سے ردکیگا اور انمین اسکے حکم کی اطاعت کا امر کریگا اور اگر
تو یہ نہ چاہیگا تو تیرے لئے اسکے غیر سے اسکے قرب میں کفایت اور فراخی ہوگی تو اس خالق کے حاصل ہونیکے بعد جو چیز تمکو
رنج وجود سے پھلے بنانیوالا ہے خلقت پر قانع نہ ہوسکیگا وہ سب سے پہلے تہا اور سبکو پیدا کرنیوالا ہے اور سبکے بعد باقی رہیگا
تمہارے گناہ بارش کی طرح کثرت سے ہیں تو چاہیئے کہ تمہاری توبہ بھی ہر ایک لحظہ میں انکے مقابلہ پر ہو تجھپر افسوس
تو بڑا متکبر بڑا مغرور اور بڑا حریص ہے تو مجسم ہوس تو عبارت ہو مٹی ہوئی قبروں کی طرف دیکھ اور ان میں
رہنے والوں کی ساتھ زمان کی زبان سے مخاطب ہو وہ تجھے اپنے حالات سے خبر دینگے اے غلام تو حق عزوجل
کی ارادت اور اوسکے اولیاء کی ارادت کا دعوی کرتا ہے اور میں تجھے چھوڑتا ہوں تیری حکایت نہیں کرتا مجھپر
لعنہ کرتا ہوں میں خدای عزوجل کے حکم سے تمپر محتسب ہوں ان منافقوں کی جو اپنے اقوال اور افعال میں جھوٹے
ہوتے ہیں گردنیں کاٹتا ہوں میں بہت دفعہ مشائخ پر محتسب رہا ہوں حتی کہ میرے لئے محتسبی درست ہوگئی اے
اہل زمین اپنے اعمال کو نمک کے بغیر نہ گوندہو آؤ اسکے لئے نمک لو اے نمک کے بکھیرنے والو آگے آؤ اے
منافقین تمہارا گوندہا ہوا آٹا نمک کے بغیر ناخواستہ ہے وہ علم کے خمیر اور اخلاص کے نمک کا محتاج ہے اے منافق
تو نفاق سے گوندہا ہوا ہے قریب ہے کہ تجھپر تیرا النفاق آگ بجائیگا اپنے دل کو نفاق سے خالص کر تجھے
خلاصی پا گیا جب دل خالص ہوجائے تو ہاتھ پاؤں خالص ہوجاتے ہیں اور خلاصی پاتے ہیں [illegible]
رہا ہے جب وہ درست ہوجائے تو ہاتھ پاؤں درست ہوگئے جب دل اور ہاتھ پاؤں مستقیم ہوئے تو ہمہ تن کا کام
پورا ہوگیا اور اپنے اہل ہمسایوں اور اہل شہر پر نگہبان ہوا اسکا حال بقدر قوت ایمان اور قرب مولی ترقی پاتا ہے
اے قوم! (صوفیا) خدای عزوجل کی ساتھ معاشرت میں عمدہ بنو اور اس سے ڈرو اسکے حکم کے بموجب عمل کرو کیونکہ

Marfat.com

اوسنے تمکو اپنے علم پر عمل کرنے کی تکلیف دی ہے وہ عمل کیا ہے؟ اس علم مین مشغول ہونا جو تمہارے حقین مقدر ہوچکا ہے اس علم پر عمل کر اور اس کا حق ادا کر تحقیق تو جب اسپر عمل کریگا تو عمل تیرا ہاتھ پکڑ دیگا اور جسکے پیچھے تو نے عمل کیا اسپر داخل کریگا پس تو اس سے وہ علم حاصل کریگا جسکو تو جانتا نہ تھا اور تو اسکے علم کے موجب اسکے ساتھ ہوگا اور اسکے حکم کے موجب اوسکی خلقت کیساتھ۔ تو نے اول پر عمل نہین کیا دوسرے کو طلب کرتا ہے جب تیرے قدم اول مین ثابت ہوجاوین اسوقت دوسرے کو طلب کر تو غلام سے نہیں ملا استاد سے کسطرح ملیگا اپنے پیچھے کی طرف لوٹ اور عقلمند بن علم حاصل کر پھر عمل اور اخلاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تَفَقَّهْ ثُمَّ اعْتَزِلْ (فقیہ ہو پھر کنارہ کر) مومن وہ ہے جو سیکھتا ہے اس علم کو جو اسپر واجب ہے پھر خلقت سے کنارہ کرتا ہے اور پھر خدای عزوجل کی عبادت مین لگا رہتا ہے اُسنے خلقت کو پہچانا پس انکو برا جانا اور حق عزوجل کو پہچانا پس اس سے محبت کی اور اسکو طلب کیا اور اسکی خدمت کی خلقت اوسکے پیچھے ہوئی پس وہ بھاگا اور انکے غیر کو طلب کیا انکو چھوڑا اور انکے غیر مین رغبت کی اسنے جان لیا کہ انکے ہاتون مین نہ ضرر ہے نہ نفع نہ خیر نہ شر اور اگر انکے ہاتھون پر انہین سے کوئی شے جاری ہوئی تو وہ اللہ عزوجل کیطرف سے ہے پس اسنے سوچ لیا کہ انسے دور رہنا انکے قرب سے اچھا ہے اصل کیطرف آیا اور فرع کو چھوڑ دیا اسنے جانا کہ شاخین بہت ہین اور اصل ایک پس اسی سے تمسک کیا اسنے فکر کے آئینہ مین غور کی پس دیکھا کہ ایک دروازے پر کھڑا ہونا بہت سے دروازون پر کھڑا ہونے سے اچھا ہے پس اسی پر کھڑا ہوا اور اسی سے تمسک کی وہ مومن موقن مخلص عقلمند ہے اسکو عقلون کی عقل دی گئی اسلیے وہ لوگون سے بھاگا اور انکے

اٹھائیسوین مجلس. آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اٹھارہوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ کو مدرسہ مین کچھ کلام کے بعد عشا کے وقت فرمایا جب غضب خدا کے لیئے ہو تو نیک ہے اور جب اسکے غیر کے لیئے ہو تو برا ہے۔ مومن خدا عزوجل کے لیئے غضب مین آتا ہے نہ اپنے نفس کے لیئے اسکے دین کی مدد کے لیئے خشمگین ہوتا ہے نہ اپنے نفس کی مدد کے لیئے جب حدود شرع سے کسی حد کی مخالفت کیجائے تو اس چیتے کیطرح غضب مین آتا ہے جسکا شکار لے لے پس یقیناً خدای عزوجل اسکے غضب کے باعث غضب مین آتا ہے اور اسکی رضا پر راضی ہوتا ہے وہ غضب جو تو اپنے نفس کے لیئے کرتا ہے خدای عزوجل کے لیئے ظاہر مت کر نہین تو تو منافق ہوگا اور ایسا ہی اور اعمال کہ جو اللہ عزوجل کے لیئے ہو کامل اور باقی رہتا اور بڑہتا ہے اور جو اسکے غیر کے لیئے ہو تغیر پاتا اور زائل

Marfat.com

ہوجاتا ہے جب تو کوئی کام کرے تو نفس اور ہوا اور شیطان کو اس سے دور رکھ اور مت کر مگر اللہ عزوجل کیلئے
اور اسکے امر کی متابعت کیلئے۔ کوئی فعل نکر مگر وہ اللہ عزوجل کے یقینی امر سے شرع کی وساطت سے ہو یا دل میں
خدای عزوجل کیطرف سے الہام ہونیسے ہو اور ساتھ ہی شرع کی موافقت کا خیال رکھ۔ اپنی نفس اور خلقت اور
دنیا مین زہد کر، وہ تجھے خلقت سے آرام دیگا اور اللہ عزوجل کیساتھ اُنس پکڑنے اور اسکے قرب کی راحت مین
رغبت کر نفس اور ہوا اور وجود کی کدورات سے صفائی حاصل کرنیکے بعد اسکے اُنس کے سوا اور کوئی اُنس نہین
اور اس کے قرب کے سوا کوئی راحت نہین تو م (صوفیا) کیساتھ رہ انکی تابعداری مدد لے، اور انکی آنکھ سے دیکھ
وہ تجھ سے اسیطرح فخر کریگا جیسا کہ اُنسے کرتا ہی بادشاہ باقی غلامون کے درمیان تجھسے فخر کریگا اُسکے غیر سے
اپنے دلکو پاک کر، تو اس سے اُسکے غیر کو دیکھیگا خلاصہ یہ کہ تو اسکو مشاہدہ کریگا پھر اسکی مدد سے خلقت مین اُسکے
افعال کو جسطرح کہ تو ظاہری نجاست کیساتھ بادشاہون پر داخل نہیں ہوسکتا اسیطرح تو بادشاہون کے
بادشاہ یعنے اللہ عزوجل پر باطنی نجاست کیساتھ داخل نہین ہوسکتا تو ملجٹ کا بھرا ہوا کتیا ہے وہ تجھے کیا کر
جو تجھ میں ہے اسکو اوندھا اور صاف ہو، اُسکے بعد تجھے بادشاہون تک ساقی ہوگی تیرے دل مین گناہ اور خلقت کا
خوف اور رجا، اور دنیا و ما فیہا موجود ہے اور یہ کل دلونکی نجاست سے ہے خاموش رہ حتی کہ تیرا نفس مرجاے اور تو
صدق کی نعش پر اُٹھایا جاے اسوقت پر خلقت متوجہ ہونے مین کوئی ڈر نہین خاموش رہ حتی کہ تجھپر اسکے قرب کی
دہشت طاری ہو پس تجھے ان سے اور انکے ہاتھ چومنے اور انکی عطا اور منع اور انکے حمد اور ذمت روگردانی
ہوگی جب تو بہ درست ہوجائے تو ایمان درست ہوتا اور بڑہتا ہے اہل سنت کا مذہب ہے کہ ایمان کم و زیادہ ہوتا ہے
طاعت سے بڑہتا ہے اور معصیت سے کم ہوتا ہے یہ عوام اناس کے حق مین ہے مگر خواص کا ایمان خلقت انکے دلون سے
نکلنے کے باعث بڑہتا اور اسکے انمین داخل ہونیسے کم ہوتا ہے انکے خدائی عزوجل کیطرف سکون ...
اور اسکے غیر کی طرف سکون کرنیسے کم ہوتا ہوا ای پر توکل کرتے ہین اور اسی پر ...
ہین اُسی سے ڈرتے ہین اوسیکی طرف لوٹتے ہین اسکو واحد جانتے ہین اسپر تمنا کرتے ہین ... نہین کرتے ہیں
اُسپر آزمائے جاتے ہین انکی توحید و مومنین اور خلقت سے مدارات ظاہر ہین جب انپر جہالت کیجائے وہ جہالت نہین
کرتے اللہ عزوجل نے انکے حق مین فرمایا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا اور جب جاہل انسے

Marfat.com

خطاب کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے ہیں) تجھے خاموشی اور جاہل کی جہالت اور انکی یعنی لوگوں کی طبیعت اور نفس وہوا کے جوش میں آنیکے وقت حلم کرنا ضروری ہے مگر جب حق عزوجل کی نافرمانی اختیار کرین تو خاموشی نہیں چاہئے کیونکہ وہ حرام ہے اسوقت کلام عبادت اور اسکا ترک کرنا گناہ ہے جب تو نیکی پر امر کرنے اور برائی سے باز رکھنے پر قادر ہو تو اس مین کوتاہی نکر وہ نیکی کا دروازہ ہے تیرے آگے کہولا گیا ہے اسمین جلدی داخل ہو حضرت عیسیٰ علیہ السلام خشکی کی گہاس کہایا کرتے اور تالابون کا پانی پیا کرتے اور غارون اور ویرانون مین پناہ لیا کرتے تھے جب خواب فرماتے تو پتھر اپنی کلائی کا سرہانا بناتے مومن سیطرح کرتا ہے اور اس قدم پر خدائے عزوجل سے ملنے کا ارادہ رکہتا ہے اور اگر دنیا سے کچھہ اسکی قسمت مین ہوتا ہے تو اسکے پاس آپہنچتا ہے پس وہ اس مین ظاہر کیساتھ متلبس ہوتا ہے اور نفس کے ساتھ اسکو حاصل کرتا ہے اور اسکا دل خدائے عزوجل کے ساتھ ہوتا ہے بدلتا نہیں اسلیئے کہ جب ہر دل مین جگہ پا لیتا ہے تو اسکو دنیا کا آنا اور قسمت کا تناول کرنا بدلتا نہیں اگر مومن پہلے دنیا اور اسکے اہل اور اسکی شہوات اور لذات سے محبت کرتا تہا اس سے ایک لحظہ بہی صبر نکر سکتا تہا رات اور دن اسی مین مشغول رہتا تہا اور عبادت اور اطاعت نہ کرتا تہا اور خدائے عزوجل کو یاد نکرتا تہا اور نہ اسکی اطاعت کرتا تہا تو خدا اسکو اسکے نفس کے عیوب بتلا دیتا ہے پس وہ اس سے توبہ کرتا اور جو گذشتہ ایام میں اس سے سرزد ہوا اسپر ندامت ظاہر کرتا ہے اور خدا اسکو دنیا کے عیب قرآن اور حدیث اور شیخون کے طریقہ پر دکہا دیتا ہے پس وہ اسمین زاہد بنجاتا ہے جب ایک عیب کو دیکہتا ہے دوسرے عیبون پر واقفیت پا لیتا ہے اور جان لیتا ہے کہ مدت تہوڑی ہے اسکی نعمتین زائل ہونے والی اور اسکا حسن بدل جانے والا ہے اسکے اخلاق بلاور اسکا ہاتہ ذبح کرنے والا ہے اور اس کا کلام زہر ہے وہ مزا لینے والی پھر چھوڑ دینے والی ہے اسکا کوئی مرجع اور اصل اور عہد نہیں اسمین رہنا ایسا ہے جیسے کہ پانی پر عمارت پس وہ اسکو اپنے دل کا مقر اور گھر نہیں بناتا پھر جب مین ترقی پاتا اور اسکی طاقت زبردست ہوتی ہے اور خدائے عزوجل کی معرفت حاصل کرتا ہے اور آخرت کو بہی اپنے دل کا مقر نہین بناتا بلکہ وہ دنیا اور آخرت میں اپنے مولیٰ کے قرب کو اسکی قرارگاہ بناتا ہے اپنے باطن اور دل کیلئے وہاں عمارت بناتا ہے پس اسوقت اسکو دنیا کی عمارت نقصان نہین دیتی اگرچہ ہزارہا گہر بنائے اسلیئے کہ وہ دل کے غیر کیلئے بناتا ہے نہ اسکے لیئے اسمین خدائے عزوجل کے امر کی تعمیل کرتا ہے. اسکی قضا و قدر کا موافق ہوتا ہے اسکو خلقت کی خدمت اور انکو راحت پہنچانے مین قائم کرتا ہے وہ طعام اور روٹیان پکانے مین دن کو رات سے ملاتا ہے

Marfat.com

اور اس سے ایک ذرہ بھی نہیں کہاتا کیونکہ اسکا طعام ہے جو اسکی خاص ہے اسکا غیر اس میں شریک نہیں میں وہ طعام
کیوقت افطار کرنیوالا اور غیر کے وقت روزہ دار اور بھوکا رہتا ہے زاہد کھانے اور پینے سے روزہ دار ہے اور
عارف غیر معروف سے وہ بھوکا رہتا ہے نہیں کھاتا مگر اپنے طبیب کے ہاتھ سے اسکی بیماری بُعد اور دوا قرب ہے زاہد کا روزہ دن کو
ہوتا ہے اور عارف کا روزہ رات کو بھی اور دن کو بھی۔ اسکے روزے کو افطار نہیں تاوقتیکہ اپنے رب عزوجل سے ملتا ہے۔
عارف تمام زمانہ روزہ دار اور تمام زمانہ بیمار ہے دل ہی تمام زمانہ روزہ دار اور باطن ہی بیمار اسنے تحقیقاً جان لیا کہ میری
شفاء خدا کا دیدار اور اُسکا قرب ہے۔ اے غلام! اگر تو نجات چاہتا ہے تو خلقت کو دل سے نکال دے ان سے مت ڈر
انسے امید نرکھ خلقت کے ساتھ مانوس اور اسکی طرف مائل نہ ہو۔ ان سب سے بھاگ اور نفرت کر ایسا جان کہ گویا
وہ مردار مردے ہیں جب تیرے لیئے یہ درست ہو جائے تو اللہ عزوجل کے ذکر کیوقت تجکو طمانیت حاصل ہو گی اور
اسکے غیر کے ذکر کے وقت بے قراری۔

بتیسوین مجلس

(آپ سے خدا آپ سے راضی ہو) گیارہوین جمادی الآخر ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ مین جمعہ کے روز
صبح کیوقت کسیقدر کلام کے بعد فرمایا۔ امر کو بجالا اور نہی سے باز رہ اور آفات پر صبر کر اور نفلوں کے ساتھ
قرب حاصل کر اپنے اجتہاد اور عمل کے دروازہ پر تکلف سے حاضر ہونے کو چھوڑ دینے کیساتھ اپنے رب عزوجل سے
توفیق طلب کرنے پر تیرا نام بیدار اور عالم رکھا گیا وہ تجھے استعمال مین لانیوالا ہے اور اسی سے مانگ اور اوسکے سامنے
ذلت ظاہر کرتا کہ وہ تیرے لیئے طاعت کے اسباب مہیا کرے وہ جب تجھے کسی امر کے لیئے چاہیگا تو اوسکے لیئے
تیار بنا دے گا اسنے تجھے جیسا کہ تو ہے جلدی آنے کا حکم دیا اور وہ تیری طرف اپنی پاس سے توفیق ارسال کریگا
امر ظاہر ہے اور توفیق باطن۔ گناہوں سے بھی فرمانا ظاہر ہے اور ان سے پرہیز کرنا باطن اسکی توفیق کیساتھ
تو اس سے تمسک کرتا ہے اور اوسکی حمیت اور عصمت کیساتھ تو اسکے غیر کو چھوڑتا ہے اور اسکے
تو آفاتپر صبر کرتا ہے میرے پاس عقل ور ثبات اور نیت اور پختہ ارادہ اور [illegible] تہمت سے دور رہنے
اور مجھہ میں نیک گمان رکھنے کیساتھ حاضر ہولیں تمہین جو میں کہتا ہون مفید ہوگا اور تم اسکے معنے سمجھوگے
اے مجکو تہمت لگانے والے کل وہ سب کچھہ ظاہر ہو جائیگا۔ تمین کہ مین ہون میری مزاحمت نکر۔ اُس حال میں
کہ مین ہون تیرا دل مغلوب ہو جائیگا اور وہ غالب۔ دنیا کے بوجھہ میرے سر پر اور آخرت کے بوجھ

Marfat.com

میرے دل پر اور حق عزوجل کے بوجھ میرے باطن پر ہیں پس کیا کوئی تم مین سے میرا معاون ہے کون ہے
جو میری طرف بڑھے اور اپنے سر کو خطرے مین ڈالے اور خدای عزوجل کا شکر بجالائے مین سوائے حق عزوجل کے
کسیکی مدد کا محتاج نہین ہون عقلمند بنو اور اولیاء اللہ کا اچھا ادب کرو تحقیق وہ عشائے یعنی جنگل کی گھاس
کو نکالنے والے ملکون اور بندون پر محتسب ہین انہین کیساتھ زمین نگاہ رکھی جاتی ہے نہین تو تمہاری
ریا اور نفاق اور شرک کیساتھ کس چیز کی حفاظت کیجاتی ہے ای منافقو ای اللہ عزوجل اور اسکے رسول کے دشمنو
ای دوزخ کے ایندہنو ای اللہ مجھپر اور انپر رجوع لا ای اللہ مجھے بیدار کر اور انکو بھی مجھے بخش اور انکو بھی
ہمارے دلون اور ہاتھ پاؤن کو اپنے لیئے فارغ کر اور اگر ضروری ہو تو ہاتھ پاؤن دنیا کے کامون مین عیال
کیلیئے اور نفس آخرت کے لیئے اور دل اور باطن اپنے لیے بنا۔ آمین۔

ای غلام ا تجھسے کچھ نہیں ہوتا حالانکہ تیرا اکیلا ہونا ضروری ہے تجھسے کچھ بن نہین آتا حالانکہ تیرا حاضر ہونا
لابدی ہے عمل کے دروازے پر قائم ہو تاکہ وہ تجھے ہوا مین لگا دے۔ تو اور توفیق اسیطرح ہے تو مزدور
اور توفیق مستعمل اور عمل کا مالک اللہ عزوجل اسنے تجھے اپنی عبادت کی طرف جلدی کرنیکا حکم دیا اور توفیق
اسکی طرف سے ہے۔ تجھپر افسوس تونے اپنے نفس کو خلقت سے خوف کرنے اور ان سے امید رکھنے میں قید کر ڈالا
اسکے پاؤن سے یہ قید اتار دے کہ وہ خدای عزوجل کی خدمت مین قائم ہو اور اسکے سامنے مطیع ہو۔ اسکو
دنیا اور اسکی شہوتوں اور تمام ان چیزون سے جو اس میں ہیں زاہد بنا اور اگر مقدر مین تیرے لیئے کچھ ہوگا
تو وہ تیری طرف بلا مراد اور بے طلب آجائیگا اور تو حق عزوجل کے نزدیک زاہد نام پائیگا وہ تیری طرف کرامت
کی آنکھ سے [illegible] اور مقسوم کھوٹا نہ جائیگا جب تک تو اپنی طاقت اور قوت اور سال پر توکل کرنے والا ہے
تو [illegible] سے کچھ نہیں ملیگا کسی بزرگ نے کہا جبتک جیب میں کچھ ہو غیب سے کچھ نہین آتا۔ ای اللہ
ہم تیرے ساتھ اسباب پر بھروسہ کرنے اور ہوس اور عادتون کیساتھ کھڑا رہنے سے پناہ مانگتے ہیں ہم تمام
حالات میں تیرے ساتھ پناہ لیتے ہیں رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ
النَّارِ (ای خدا ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

چھتیسوین مجلس اپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے روز صبح کے وقت تیرہوین ماہ جمادی الآخر

Marfat.com

سنہ ۵۴۵ ہجری کو رباط میں فرمایا جس نے اللہ عزوجل سے نسبت [illegible] اسکو دیکھ لیا جس نے اپنے دل کیساتھ خدای عزوجل کو دیکھا وہ اسکے باطن میں داخل ہوا [illegible] عزوجل نے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ستروں ربکم کما ترون الشمس والقمر لا تضامون فی رؤیتہ [illegible] دیکھ لوگے جیسا کہ سورج اور چاند کو دیکھتے ہو اسکے دیکھنے [illegible] دیکھا [illegible] قیامت کو سر کی آنکھوں سے دیکھا جائیگا [illegible] والا ہے [illegible] والا ہے [illegible] اسکے غیر کو چھوڑا فقر کی [illegible] دنیا [illegible] اور [illegible] سمجھتے ہیں انکی دولتمندی فقر [illegible]

ای صابرو ای رضا اختیار کرنیوالو [illegible] اسکے موافق بنو اور [illegible]

عزوجل نے فرمایا واللہ یعلم وانتم لا تعلمون [illegible]

مفلس ہونیکے قدموں پر اسکے سامنے [illegible] علم کو [illegible] کہ نہیں اسکا علم حاصل ہو پہلے چیرتے ہے پھر دوسرا اور چہ معاملات کو پایا [illegible] ارادہ ہے پھر مراد کو حاصل کرنا۔ سنو اور عمل کرو نہیں تمہاری رسیاں [illegible] بٹتا اور ٹوٹی ہوئی کو پیوند لگاتا ہوں مجھے کوئی رنج نہیں مگر تمہارا [illegible] جہاں واقع ہوتا ہوں پہنچتا ہوں [illegible] ای ایلچیوں کا [illegible] مین عکرمے ہوئے [illegible]

چونتیسویں مجلس [illegible]

پہونچاتا ہے بڑے [illegible] اور مسکینوں کو [illegible] کے بادشاہ کیونکہ وہ [illegible] دنیا موجودہ [illegible] اور مفقود [illegible]

Marfat.com

کرتے ہین حق عز وجل کے ہاتھ سے لیتے ہین نہ خلقت کے ہاتھ سے۔ انکے ہاتھ پاؤن کی کمائی خلقت کے لیے ہی اور دلوں کی کمائی انکے اپنے لیے وہ اللہ عز وجل کے لیے خروج کرتے ہین نہ ہوا اور نفسانی غرضون اور تعریف وحمد کے لیے حق عز وجل اور اسکی مخلوق پر تکبر کرنا چھوڑ دے وہ ان جبارون کی صفتون مین سے ہے جنکو اللہ عز وجل دوزخ کی آگ مین منہ کے بل اوندھا گرائیگا جب تونے اللہ عز وجل کو غضب مین ڈالا تو اسپر تکبر کیا جب موذن نے اذان دی اور تونے نماز کی طرف کھڑا ہونے سے اوسکی اجابت نہ کی تو اسپر تکبر کیا جب اسکی مخلوق مین سے کسی پر تونے ظلم کیا تو اسپر تکبر کیا خالص توبہ کر پیشتر اسکے کہ وہ تجھے نہایت کمزور مخلوق کے ذریعہ ہلاک کرے جیسا کہ نمرود وغیرہ بادشاہون کو جب انہون نے تکبر کیا ہلاک کر دیا عزت کے بعد انہین ذلیل بنایا دولتمندی کے بعد فقیر کیا نعمتون کے بعد عذاب دیا حیات کے بعد ہلاک ڈالا متقی بنو شرک ظاہر اور باطن دونون میں سے ظاہر مین تو نیکی پوجا باطن مین خلقت پر بھروسہ کرنا اور ضرر و نفع مین انکو دیکھنا لوگون مین بعض ایسے بھی ہین کہ دنیا انکے ہاتھ مین ہوتی ہے اور وہ اس سے محبت نہین کرتے وہ دنیا کے مالک ہوتے ہین دنیا انکی مالک نہین دنیا انسے محبت رکھتی ہے وہ اس سے محبت نہین رکھتے دنیا انکے پیچھے دوڑتی وہ اسکے پیچھے نہین دوڑتے۔ وہ دنیا سے خدمت لیتے ہین اور دنیا انسے نہین وہ دنیا کو متفرق کرتے ہین دنیا انکو متفرق نہین کرتی انکے دل اللہ عز وجل کے لایق بن گئے دنیا انکو بگاڑ نہین سکتی وہ دنیا مین تصرف کرتے ہین دنیا انمین کچھہ تصرف کرنے نہین پاتی اسیواسطے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نعم المال الصالح للرجل الصالح نیک مال نیک آدمی کیلیے کیا خوب ہی اور فرمایا لا خیر فی الدنیا الا لمن قال ہکذا وہکذا (نہین ہی بہتری دنیا مین مگر اسکے لیے جسنے اسطرح اور اس طرح کہا) اسبات کی طرف اشارہ کرکے کہ اسکو نیکی اور بھلائی کے راستون مین صرف کرے دنیا کو ہاتھہ مین رکھو حق عز وجل کے عیال کی مصلحت کیلیے اور دل سے اسکو نکال ڈالو بس وہ یقیناً تمکو ضرر نہ دیگی اور اسکی نعمتین [illegible] مین ڈالین گی قریب ہے کہ تم چلے جاؤ گے اور وہ بھی تمہارے بعد ویران ہوگی۔ ای غلام [illegible] اپنی راے کے ساتھ [illegible] تو گمراہ ہو جائیگا جس نے اپنی راے پر قناعت کی گمراہ ہوا اور ذلیل ہوا اور پھسلا جب تو اپنی راے پر قانع ہوا تو ہدایت اور ضمانت سے محروم چھوڑ دیا جائیگا اسلیے کہ تونے انکو طلب کیا اور نہ انکی [illegible] افضل ہوا تو کہتا ہے کہ مین علما کے علم سے بے پروا ہون اور علم کا دعوی کرتا ہے پس عمل کہان ہے اس دعوی کی تاثیر کہان ہے اور اسکا مصداق (جسپر یہ صادق آئے) کیا تیرے اس علم کے دعوی کی صحت

Marfat.com

عمل اور اخلاص اور مصیبت کیوقت صبر کرنے غصے مین نہ آنے بیقراری نکرنے اور خلقت کے پاس شکایت نہیجانیسے
ظاہر ہوگی تو اندہا ہے بصیرت کا دعوی کسطرح کرتا ہے تو فہم کا بیمار ہے فہم کا دعوی کس طرح کرتا ہے اپنی جہوٹے دعوی
سے اللہ عز و جل کے آگے توبہ کر اسی کو لازم پکڑ اسکے غیر کو ترک کر کل سے پہر اور کل کے خالق کو طلب کر تجہسے ان لوگون
کچہہ نہین جو ٹوٹے اور پیوند لگائے گئے اور ہلاک ہوے یا ہالک بنے خاص اپنے نفس کو پکڑ حتی کہ وہ مطمئن ہوا اور
اپنے رب عز و جل کو پہچانے اسوقت غیر کی طرف توجہ کر خدا کی مراد کا راستہ پکڑ دنیا و آخرت مین اسکی صحبت طلب کر تقوی
اور تجرید اور اسکے غیر سے تنہائی لازم پکڑ ہمیشہ کے لیے محو ہوجا اپنے نفسکو سوا اسے اوہر اوہر نہی کے اور کسی شی مین ثابت
نہ رکہہ ہی ہے جسنے تجھے انمیں ثابت رکہا اے مردو اے غور تو تم مین سے وہ جس کے پاس اخلاص کا ذرہ تقوی کا ذرہ صبر اور
شکر کا ذرہ ہو وہی کامیاب ہوا مین تمکو مفلس دیکہتا ہوں۔

پینتیسوین مجلس [۳۵] آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا اے متکبرو تمپر افسوس تمہاری عبادتین زمین مین داخل
ہوتین بلکہ آسمان پر چڑہتی ہین اللہ عز و جل نے فرمایا الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ
(پاک کلمے اوسی کی طرف صعود کرتے ہین اور اعمال صالح کو وہ بلند کرتا ہے) ہمارا رب عز و جل عرش پر غالب اور
ملک پر حاوی ہے اس کا علم سب چیزون کو گہیرے والا ہے وہی پیدا کرنے والا ہے قرآن مین سات آیتین
اسی مضمون کی ہین تیری جہالت اور غرور کے باعث مین تو نہین کرسکتا تو مجہے اپنی تلوار سے ڈراتا ہے مگر مین نہین ڈرتا تو
مجہے اپنے مال مین رغبت دلاتا ہے مگر مین راغب نہین ہوتا مین اللہ عز و جل ہی سے ڈرتا ہون اسکے غیر سے خوف نہین
رکہتا اسی سے امید رکہتا ہون اسکے غیر سے نہیں اسکی عبادت کرتا ہون نہ اسکے غیر کی اسکے لیے عمل کرتا ہون نہ اسکے غیر کے لیے میرا
رزق اسکے پاس اور اسکے ہاتہہ مین ہے سب کچہہ اسیکا ہے غلام اور اوسکی جائداد کا آقا مالک ہو آپنے بیان کیا کہ ایک ا...
بقدر پانچسو آدمیون کے اسلام لائے اور تیس ہزار سے زیادہ نے توبہ کی اور کہلکہ ہمارے نبی...
عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول (...)
کسیکو اطلاع نہین دیتا مگر اپنے پسندیدہ رسول کو غیب اسکے پاس ہے اسکے قریب ہو تاکہ تو اسے اور جو اسکے پاس ہے
دیکہے اپنے اہل اور مال اور شہر اور بیوی اور اولاد کو چہوڑ اور اسے اپنا دل نکال لے سبکو چہوڑ دے اور اسکے
دروازے کی طرف چل جب تو اسکے دروازے پر پہونچے تو اسکے غلامون اور سلطنت اور ملک نے مشغول ہو

Marfat.com

اگر وہ تیرے آگے طبق پیش کرین تو نہ کہا اگر تجھے کسی گھر مین ٹھہرا دین تو نہ ٹھہر اگر وہ تجھے بیوی کرا دین تو نکرا دین سے کوئی چیز نلکرتی کہ تو جیسا ہی اپنے لباس اور درماندگی اور سفر کے غبار اور بکھرے ہوئے بالون مین خدا سے ملے پس وہ تیرا لباس بدلا دیگا کہلائیگا پلائیگا تیری وحشت کو انس سے بدل کر دیگا تجھے کشائش بخشیگا تجھے ماندگی سے آرام دیگا تیرے خوف کو امن بنا دیگا اوس کا قرب تیری غنا اس کا دیدار تیرا کہانا پینا اور لباس ہوگا تو اب اخلق دخلقت کو والی بنانا) کے کیا معنی ہین ۔ انسے ڈرنا ۔ ان سے امید رکہنی انکی طرف راغب ہونا اپنا اختیار کرنا تو لی الخلق کے یہ معنی ہین ۔

چھتیسوین مجلس

چھتیسوین مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) دوسری ماہ رجب ۵۴۵ ہجری منگل کے روز عشا کے وقت کچھہ کلام کے بعد فرمایا ۔ یہ دنیا بازار ہے ایک ساعت کے بعد اسمین کوئی نہ رہیگا رات آنیکے وقت اسکے باشندے اس سے چلے جاتے ہین کوشش کرو کہ اس بازار مین کوئی خرید و فروخت نکرو مگر وہی جو کل آخرت کے بازار مین تمکو نفع دے کیونکہ پرکہنے والا بصیر ہے حق عزوجل کی توحید اور اسکے عمل مین اخلاص کا سکہ وہان رائج ہے اور یہ تمہارے پاس کم ہے ۔ ای غلام عقل کر عجلت نکر عجلت تیرے ہاتھہ مین کچھہ نہین آئیگا تیری عجلت کے ساتھہ وقت غروب اور وقت صبح نہین آئیگا پس تو نے کیون صبر نکیا اور ذکر الٰہی مین مشغول نہ رہا حتی کہ وقت مغرب آئے اور تجھے حاصل ہو جو چاہتا ہے عقلمند بن اور حق عزوجل اور اسکی مخلوق کے ساتھہ ادب برت خلق پر ظلم نہ کر اور ان سے مانگ جو تیرے لیے انکے پاس نہین کوئی شک نہین حتی کہ وکیل کے پاس فرمان آئے پس اسوقت تو عطار کو دیکھیگا فرمان سے پہلے تجھے ایک ذرہ نہ ملیگا وہ تجھے نہ ایک ذرہ نہ بدرہ نہ دریا اور نہ قطرہ دینگے مگر بغیر خدا ے عزوجل کے اذن اور فرمان اور انکے دلون پر الہام ہونے سے عقل کر عقل یہی ہے خدائے عزوجل کے سامنے اپنے مکان پر ثابت رہ رزق اسیکے پاس سے تقسیم کیا جاتا ہے اور اسیکے ہاتھہ مین ہے تجھپر افسوس توکل کس مونہ سے اس سے ملیگا دنیا مین اوس سے لڑتا ہی اس سے کہراتا ہے اور اسکی مخلوق [illegible] توحید سے ہے اونکو اس کا شریک بناتا ہے اپنی حاجتین انپر عرض کرتا اور حاجات مین انپر [illegible] لی طرف محتاج ہوتا اگر [illegible] ان کے لیے عذاب ہے کہ وہ سوال کو نہین نکلے مگر اپنے گناہون کی [illegible] اور انکین سے ایسے ہوتے [illegible] سوال کرے وہ نہین جب تو سوال کرے اسوال [illegible] دیا گیا ہو تو مجہ دم ہوگا وہ تجھسے عطا کو روک لیگا ای غلام میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ تو اپنی ضعف کی حالتون کسی سے کچھہ نہ مانگے اور یہ کہ تیرے پاس کچھہ نہو نہ تو کسیکو پہچانے اور نہ تجھے کوئی پہچانے نہ تو کسیکو دیکھے اور نہ

Marfat.com

تجھے کوئی دیکھے اور اگر تجھ مین طاقت ہی کہ تجھے دیا جائے اور تو نہ لیوے ایسا تو کر اور تیری خدمت کی جاوے اور تو خدمت
طلب نہ کرے تو کر ازبیارا اللہ نے اسکے لیے اور اسکے ساتھ عمل کیا پس اسنے دنیا و آخرت مین انکو اپنے بچا کیا تہ و کہلایا
انکو وکہا دیا کہ وہ انپر مہربان اور ان سے محبت رکہتا ہے ۔ ای غلام ۔ جب تیرا اسلام ٹھیک نہ ہو تو ایمان نہوگا اور جب
ایمان نہو ایقان نہوگا اور جب ایقان نہو تو تجھکو اسکی معرفت اور علم حاصل نہوگا یہ درجے اور مرتبے ہیں جب تیرا
اسلام درست ہو تو استسلام (یعنی تابعدار ہونا) درست ہوگا اپنے تمام حالات مین حدود شریع کی حفاظت اور اسکو
لازم پکڑنے کے ساتھ اللہ عزوجل کی طرف توجہ کر ۔ اپنے نفس اور غیر کے حقمین اسکا حکم مان اسکے امر کی
اچھا ادب کر ۔ اپنے نفس اور غیر پر ظلم نکر ظلم دنیا و آخرت میں اندھیرے ہے ظلم دل کو تاریک بناتا اور منہ کو سیاہ
نہ خو ظلم کر اور ظالم کا مددگار رہو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ینادی مناد یوم القیامۃ این الظلمۃ
اعوان الظلمۃ این من بری لھم قلما این من لاق لھم دواۃ اجمعواھم واجعلواھم فی تابوت
من نار (قیامت کے روز پکاریگا کہاں ہو ظلم کہاں ہین ظالمون کے مددگار کہاں ہے وہ جسنے انکے لیے قلم تراشی کہاں وہ جو
انکے لیے دوات مین صوف ڈالا انکو اکٹھا کرو اور آگ کے تابوت میں ڈالدو) خلقت سے بھاگ اور کوشش کر کر تو نہ ظالم ہو
اور نہ ظالم اور اگر تجھسے ہوسکے تو مظلوم بن ظالم مقہور بن قاہر نہو مظلوم کیلیے حق عزوجل کی مدد ہوتی ہے
خلقت میں سے کسیکو مددگار نہ پائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپنے فرمایا اذا ظلم من لم یجد ناصرا غیر اللہ
عزوجل فانہ یقول لا نصرنک ولو بعد حین (جب آدمی ظلم کیا جاوے جو حق عزوجل کے سوا کسیکو مددگار
نہین پاتا تو اللہ تعالی فرماتا ہے مین ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ وہ کچھ عرصہ کے بعد ہو
باعث ہے ای اللہ ہم تیرے ساتھ رہنے کا سوال کرتے ہین اور باقی سب
تجھین مشغول رہنے اور اپنے اور تیرے درمیان سے پردون کے اٹھ جانیکا سوال
درمیان سے واسطے دور کرو تمہارا انکے ساتھ رہنا ہوس ہو ملک اور بادشاہی
مگر اللہ عزوجل کے لیے ای منافق تو کب تک ریا اور نفاق
کہاں ہاتھ آتا ہے تجھپر افسوس کیا تو اللہ عزوجل سے شرم نہین کرتا اور اسکی دید
لیے عمل کرتا ہی اور باطن مین اسکے غیر کے لیے تو اسکو ۔۔۔ احسان

Marfat.com

جاننا ہے باز آ اور اپنے حال کی تلافی کر اور اسکی نیت درست کر سستی کر کہ تو کوئی لقمہ نہ کھائے اور کوئی قدم نہ چلے خلاصہ یہ کہ کوئی چیز نہ کرے مگر ایسی نیک نیت سے جو حق عزوجل کے لیے مناسب ہو جب تیرے لیے یہ درست ہو جائے تو جو عمل تو کریگا اسیکے لیے ہوگا نہ اسکے غیر کے لیے تجھے تکلیف دور ہو جائیگی اور انسان کی طبیعت بنجاتی ہے جیسے اپنے رب عزوجل کا سچا بندہ بن جاتا ہے اسے کسی چیز میں تکلف کی ضرورت نہیں پڑتی کیونکہ وہ اس کا والی ہوتا ہے اسکو توفیق کرتا اور خلقت سے محجوب کر دیتا ہے اسکو انکی حاجت نہیں رہتی جبتک تو مرید [illegible] اور سائر چلنے والا با مشقت میں ہے جب پہنچ جائے اور سفر کی مسافت طے کر لے تو اپنے رب عزوجل کے قرب کے گھر میں ہو جائیگا [illegible] ہو جائیگا اور اس کا انس تیرے دل میں متمکن ہوگا اور بڑھ جائیگا حتی کہ اپنے کناروں کو گھیر لیگا پہلے تو چھوٹا ہوتا ہے پھر بڑھتا ہے جب بڑھتا ہے تو دل اللہ عزوجل کے ساتھ پیوستہ ہو جاتا ہے اور اسکے غیر کی راہ اور گوشہ میں نہیں رہتا اگر تو یہاں تک پہنچ جاتا ہے تو دنیا اور آخرت کے کاموں میں غرضوں کے پانے اور انکی تہیات کے وقت [illegible] اطاعت اور نہی سے باز رہنے اور نیکی دیدی اور دولتمندی وفقیری اور عزت وذلت میں تسلیم کرنے کے ساتھ [illegible] عمل کر اور آخرت کا ایک ذرہ [illegible] عمل کر [illegible] کہ تیرا مقصود عمل میں لگنے واسطے اس کی رضا اور قرب ہو نہ اجرت اسکی تجھ سے راضی ہونا اور دنیا آخرت میں اس کا قرب ہوگی دنیا میں دل کیسا [illegible] جیسا تو عمل کر اور رغبت نہ کر [illegible] اپنے عمل کو نہ دیکھ بلکہ ایسا ہو کہ تیرے ہاتھ [illegible] ہو جائے تو تیرا دل آنکھیں بنجائیگا [illegible] خدائے عزوجل کے لائق بنجائے تو وہ [illegible] اسکو تغیر دیتا اور بدلاتا اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف نقل کرتا ہے [illegible] اور یقین اور معرفت اور قرب اور مشاہدہ ہو جاتا ہے - دن بغیر رات - روشنی بے ظلمت [illegible] نفس [illegible] وجود غیب بلا حضور ہوتا ہے اپنے نفس اور مخلوق [illegible] کوئی کلام نہیں تاوقتیکہ تیرے اور اسکے درمیان ایک کامل [illegible] خلقت [illegible] تو نے آزمالیا کہ انکا ضرر اور نفع کچھ نہیں نفس سے علیحدہ ہو تو نے اسکو آزمایا ہے اسکی موافقت نکر اور اپنے رب عزوجل کی رضا میں اس سے دشمنی کر خلقت اور نفس دو مہلک دریا

Marfat.com

آگین اور بوادیان ہیں مختصر ارادہ کر اور اس ہلاکت سے غور کر تو بادشاہ ہوجائیگا اول بیماری ہے یا پردہ وا الدرغز و
جل سے ڈر بیماری اور دوا کو چھوڑ تمام ہر ضمین اسکے نزدیک دو ائین ہیں اسکے ہاتھہ میں ہین اسکے سوا ان کا
کوئی مالک نہین۔ جبکہ تو نے وحدت پر صبر کیا تو [illegible] اسکے ساتھہ انس حاصل ہوگا تو نے فقر پر صبر کیا تو
غنا حاصل ہوگی دنیا کو چھوڑ پھر آخرت کو پھر مولی کے قریب کر طلب کر خلق کو ترک کر پھر خالق کی طرف رجوع لا تجہپر
افسوس خلق اور خالق اکھٹے نہین ہوتے دل مین دنیا و آخرت جمع نہین ہو [illegible] جو تصور نہین کرتا صحیح نہین ہوتا
اس سے کچھ بن نہین آتا یا خلق ہے یا خالق یا دنیا ہے یا آخرت یہ ہو سکتا ہے کہ خلقت تیرے ظاہر مین ہو اور
خالق باطن مین اور دنیا ہاتھہ میں اور آخرت دل [illegible] دلمیں دونون جمع نہین ہو [illegible] نفس مین غور کر اور اسکے
لیے اختیار کر لیں اگر تو دنیا کو چاہے تو آخرت کو دل سے نکال اور اگر آخرت کو چاہے تو دنیا کو دل سے خارج کر
اور اگر مولی کو چاہے تو دنیا و آخرت اور اسکے غیر کو دل سے نکال اسلیے کہ جبتک تیرے دلمین غیر خدا عزوجل کے
سوا ایک ذرہ باقی ہوگا تو اسکے قرب [illegible] تو [illegible] اور [illegible] تیرے [illegible] ثابت ہوگا
جبتک تیرے دلمین دنیا کا کوئی [illegible] ہوگا آخرت [illegible] جبتک تیرے دل مین آخرت کا کوئی
ذرہ ہو حق عزوجل سے [illegible] دو [illegible] والابصر
سے تجہپر افسوس تو نے خلقت [illegible] کر [illegible] تجھے [illegible] اگر
اور تیری جیب اور [illegible] سے [illegible] دیگا [illegible] شراب
گدا کے مین [illegible] تیرے [illegible] مین
محسوس [illegible]
حق عزوجل نفر اور خلقت [illegible]
اپنے عمل پر عمل نکرنے واسطے [illegible] علم [illegible] کی [illegible]
اوسے پہچانو تو تم مین اسکے [illegible] بفائدہ کلام
چھوڑ دو کسی صالح آدمی سے روایت [illegible] لوگو اسنے [illegible] دیکھا اور اس سے کہا اگر
عمل کرتا تو تیرے لیے اچھا ہوتا اسے مجھے سزا دی گئی [illegible] سے محروم کیا گیا [illegible] غلام

Marfat.com

[illegible] فائدہ مند چیزون مین تجھے شغل ہو اپنا نفس اپنے دل سے نکال پھر تو نیک ہو گیا وہ بڑی سخت کدورت
[illegible] حاصل ہوگی۔ بدل تو بدلا جائیگا اللہ عزوجل نے فرمایا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى
يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (خدا کسی قوم کی حالت کو نہین بدلتا جبتک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلین) ای انسان [illegible]
[illegible] ای مکلفون ای عاقلو! خدای عزوجل کے کلام اور اسکے اخبار کو سنو وہ سچا کہنے والا ہے تمہارے
نفسون کے جسکو وہ چاہتا ہے اسے بدلاؤ تاکہ تمہین وہ ملے جس سے تم محبت رکھتے ہو [illegible] جو تمہین
[illegible] جبتک کہ رسی کے دونون کنارے تمہارے ہاتھون مین [illegible] غافل نہ ہو اس سے اس
چیز [illegible] جو تمہاری اصلاح کرے تم اپنے نفسون پر [illegible] پھر سوار ہو جاؤ گے وہ دنیا مین
[illegible] اور آخرت مین ملامت کرنیوالا ہے اس [illegible] خدای عزوجل [illegible] اس طرح بھاگو جیسے
[illegible] بھاگتے ہو اس سے معاملہ کرو کیونکہ جس نے اس سے معاملہ کیا فائدہ اٹھایا جو اس سے محبت کرے وہ اس سے
[illegible] اسکو چاہتا ہے وہ اسکو چاہتا ہے جو اس کا قرب چاہتا ہے وہ اس سے قریب ہوتا ہے جو اسکی معرفت کا
[illegible] معرفت بخشتا ہے تجھے [illegible] اور میری بات مانو روئے زمین پر کوئی ایسا نہین ہے جو میری
[illegible] چاہتا ہون نہ اپنے لیے اور اگر آخرت کو طلب کرتا ہون تو انکے
[illegible] ہون اس حق عزوجل کے سوا کسیکو نہین چاہتا دنیا اور آخرت انکے درمیان
کی چیزون سے مجھے کچھ سروکار نہین وہ میرے صدق کو جانتا ہے کیونکہ علام الغیوب ہے میری طرف آؤ مین
[illegible] ہون مین بھٹی اور ٹکسال کا مالک ہون۔ ای منافق تو کیا بکتا ہے تیرا بکنا تیرا بڑا بول ہے تو کبتک اتنا
[illegible] ہے تجھپر افسوس تو اسکے غیر کو دیکھتا ہے اور کہتا ہے کہ مین اس سے انس پکڑتا ہون تو اپنے نفس کا
[illegible] نام رکہتا ہے [illegible] اسکو صابر کہتا ہے حالانکہ ایک مصیبت تجھے ازراتی اور کافر بناتی ہے کوئی کلام
[illegible] رنجون اور آفتون کے باعث میت ہو جائے اور اسکو آفات کے کینچے ریخ دین پس
[illegible] کے ساتھ [illegible] تیرا دل دنیا اور آخرت سے فارغ ہوگا تو انکی نسبت اور ان چیزون کی نسبت
[illegible] معدوم ہوگا اور امر کی اطاعت اور نہی سے باز رہنے کے ساتھ موجود وہ تجھے وجود مین لائے گا
[illegible] تجھے متحرک [illegible] اور ساکن کرے گا اور تو اس سے غائب ہوگا تیرا کوئی مقام نہین تاوقتیکہ یہ مقام

Marfat.com

حاصل ہو حق عز وجل بندہ سے صورت نہیں طلب کرتا بلکہ معنی طلب کرتا ہی یعنی توحید اور اخلاص اور دنیا و آخرت کی محبت کو دل سے خارج کرنا اور تمام چیزون کو اس سے ایک طرف کرنا جب اسکے لیے یہ کامل ہو جاتا تو وہ اس سے محبت کرتا اور اسکو مقرب بناتا اور دوسرون پر بلندی بخشتا ہے۔ ای واحد ہم نے تجھے واحد جانا خلقت کو چھوڑا اور تیرے لیے خلوص کیا ہمارے دعوی اپنے فضل اور رحمت سے گواہون سے پختہ کر ہمارے دلون کو پاکیزہ بنا اور ہمارے کامون کو آسان کر اپنے ساتھ انس بخش اور اپنے غیر سے وحشت دی ہمارے غمون کو ایک غم بنا یعنی تیرا غم اور دنیا و آخرت میں تجھ سے قرب حاصل کرنیکا شرف دے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ای ہمارے خدا دنیا میں نیکی اور آخرت مین نیکی بخش اور ہمکو دوزخکے عذاب سے بچا۔

سینتیسوین مجلس

آپنے خدا آپ سے راضی ہو) پانچوین رجب ۵۴۵ہجری جمعہ کی صبحکو مدرسہ میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا عُوْدُوا الْمَرْضٰی وَشَیِّعُوا الْجَنَائِزَ فَاِنَّهٗ یُذَکِّرُکُمُ الْاٰخِرَةَ مریضون کی عیادت کرو اور جنازون کیساتھ جاؤ کہ وہ تمہیں آخرت یاد دلائینگے اس سے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصد ہے کہ تم آخرت کو یاد کرو اور تم اسکے ذکر سے بھاگتے ہو اور دنیا سے محبت رکھتے ہو۔ قریب ہی تمہارے اور اسکے درمیان بغیر تمہارے اختیار کے پردہ ہو جائے گا جسپر تم اقرار ہے ہو تمہارے ہاتھون سے لیجائیگی خوشی کے عوض تم کو بغض اور رنج آن لیگا۔ ای غافل ای کمینہ ہوش کر تو دنیا کے لیے پیدا نہیں ہوا بلکہ آخرت کے لیے۔ ای اپنی ضروریات سے غافل تونے اپنا مقصد شہوتین اور لذتیں اور دنیا پر دینار جمع کرنا بنایا ہے اور اپنے ہاتھ پاؤن کو کھیل میں مشغول کیا ہے اگر آخرت اور موت کا واعظ تجھے ا[illegible] کرے تو کہتا ہے کہ تونے میرے عیش کو [illegible] کر دیا اور اپنے سر کو [illegible] اور [illegible] یا[illegible] پاس موت کا ڈرانیوالا یعنی بڑھاپا آگیا اور تو اسکو کترنا یا سیاہی سے بدل ڈالتا ہے تو کیا کرے گا جب ملک الموت اور اس کا لشکر تیرے پاس آئیگا تو کس [illegible] سے انکو روکیگا جب تیرا رزق ختم ہو جائیگا اور تیری رات پوری ہو جائے گی تو کونسا حیلہ کرے گا اس ہوس کو چھوڑ دنیا ی بنا[illegible] عمل ہے جب تو اسمین عمل کرے گا تو اجرت پائیگا اور اگر تونے عمل نکیا تو کچھ بھی نہ ملے گا۔ یہ [illegible] ان اور [illegible] صبر کرنے کا گھر ہے یہ تکلیف کا گھر ہے اور آخرت آرام کا گھر ہے مومن اس میں اپنے نفس کو تکلیف

Marfat.com

دیتا ہے پس یقیناً آرام پاتا ہے لیکن تو نے راحت میں جلدی کی توبہ میں دیر لگائی اور روز بعد روز و ماہ بعد ماہ سال بعد سال تاخیر کرے حتی کہ تیری عمر ختم ہوگئی تو نادم ہوگا کہ میں نے نصیحت کو کیوں نہ مانا کیوں ہوش نہ کی مجھے بیچ بتایا گیا مگر اسکی تصدیق نہ کی۔ تجھپر افسوس تیری حیات کی چہت کا شہتیر ٹوٹ گیا۔ ای مغرور تیری زندگی کی دیوارین گرتی ہیں یہ گھر جس میں تو ہے ویران ہوجائیگا تو اس سے اور مکان کیطرف نقل کرے گا آخرت کا گھر طلب کر اور اپنے اسباب کو اوسکی طرف نقل کر۔ اسباب کیا ہے۔ نیک عمل۔ اپنا مال آخرت کی طرف ارسال کر تاکہ تو اپنے پہونچنے کے وقت اُسے پائے ای دنیا پر مغرور ای فنا میں مشغول ہی کہ تو نے سید کو چھوڑا اور خادمہ میں مشغول ہوا ہے تجھپر افسوس آخرت دنیا کے ساتھ جمع نہیں ہوتی اسلیے کہ وہ اسکو اپنی خادمہ ہونا پسند نہیں کرتی اسکو اپنے دل سے نکال پھر تو دیکھے گا کہ آخرت کس طرح آتی اور تیرے دل پر غالب ہوتی ہے جبکہ تیری لیے پورا ہوجائیگا تو اللہ عزوجل کا قرب تجھے پکارے گا پھر آخرت کو چھوڑ اور اسکو طلب کر اسوقت دل کی صحت اور باطن کی صفائی کامل ہوگی۔ ای غلام۔ جب تیرا دل صحیح ہو تو اللہ عزوجل اور فرشتے شہادت دینگے تیرا دیدہ ایک ایسا مدعی جو دعوی کرے قائم کریگا اور خود شہادت دے گا تجھے خود اسکی صحت کی شہادت دینے کی حاجت نہ ہوگی جب تجھ میں کامل ہوجائے تو ایسا پہاڑ بنجائیگا جسے ہوائیں جگہ سے نہیں ہٹاتین اور نہ تیر توڑتے ہیں۔ تجھ میں خلقت کو دیکھنا اور اُن سے میل جول رکھنا اثر نہین کرے گا اور تیرے دلمیں کوئی خدشہ نہ آئگا اور تیرے باطن کی صفائی ملکہ رہو گی۔ ای قوم۔ اسکو چھوڑ دو جو عمل سے خلقت کی رضامندی اور انکی قبولیت چاہتا ہی وہ بھاگا ہو غلام اللہ عزوجل کا دشمن ہی۔ اس کا اور اوسکی نعمتون کا ناشکر گذار ہے۔ حجاب کیا گیا دشمن جانا گیا لعنتی ہی مخلوق دل ... اور دین کو سلب کرلیتی ہے تجھے اپنے ساتھ مشرک اور خدا فراموش بنادیتی ہی وہ تجھے اپنے لیے چاہتی ہے نہ تیرے لیے اور حق عزوجل تجھے تیرے لیے چاہتا ہے نہ اپنے لیے پس اسکو طلب کر جو تجھے تیرے لیے چاہتا ہے اور اسمین مشغول ہو کیونکہ اسمیں مشغول ہونا انمین مشغول ہونے سے جو تجھے اپنے لیے چاہتے ہیں بہتر ہے اور اگر تجھے مانگنے کی ضرورت ہی تو اسی سے مانگ نہ اسکی مخلوق سے اسلیے کہ اللہ عزوجل کے نزدیک خلقت میں بہت بڑا آدمی وہ ہے جو دنیا کو خلقت سے مانگتا ہی۔ اوسکی اوسی کے علم زیادہ بیچارہ مفلس ہی اور تمام خلقت فقیر تو اپنے لیے اور اپنے غیر کے لیے ضرر اور نفع پر قادر نہین ہے

Marfat.com

اوسکی دوستی طلب کر جو تجھے چاہتا ہے ابتدا مین تو مرید ہوگا اور وہ مراد اور انتہا میں تو مراد ہوگا اور وہ مرید بچہ بچپن کی حالت میں اپنی ماں کو طلب کرتا ہے جب بڑا ہو جاتا ہے تو اوسکی ما اسکو طلب کرتی ہے جب وہ جانیگا کہ تو اُسکا سچا مرید ہے پس تجھے چاہیگا جب جانیگا کہ تو اسکی محبت میں سچا ہے تو تجھ سے محبت رکھیگا اور تیرے دل کو راہ بتائیگا اور تجھے اپنا مقرب بنائیگا تو کس طرح نجات پائیگا حالانکہ تو نے نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان کے ہاتھ کو دونی آنکھوں پر رکھ چھوڑا ہے ان ہاتھوں کو اُٹھا تو چیزوں کو اُنکی اصلی حقیقت پر دیکھے گا۔ اپنے نفس کو مجاہدہ اور مخالفت سے دور کر ہوا اور طبیعت اور شیطان کے ہاتھ کو علیٰحدہ کر ان ہاتھوں کو دور کر تیرے اور تیرے رب عز وجل کے درمیان سے حجاب اُٹھ جائیگا پس تو اس سے اوسکے غیر کو دیکھیگا اپنے نفس اور اپنے غیر کو دیکھیگا اپنے عیبوں کو دیکھیگا اُنسے کنارہ کرے گا اور غیر کے عیبوں کو دیکھیگا اُنسے بھاگیگا جب یہ تیرے لیے کامل ہو جائے وہ تجھے اپنا مقرب بنائیگا اور تجھے وہ عطا کرے گا جو نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ کسی انسان کے دل پر گذرا دل اور باطن کے کانوں کو تیز کر اور انکو بصیر بنا اور صحیح۔ انکو لباس پہنا اور انپر اسکی عزت کی خلعتیں ڈال وہ تجھے اپنی ولایت سے والی بنائیگا تیری مدد کرے گا تجھے بادشاہ بنائیگا اور مالک گردانیگا اور تمام خلقت پر تجھے چھوڑے گا تجھے دل کا پہرہ دار بنائیگا اُسکے فرشتے تیری خدمت کرینگے اور تجھے اپنے انبیا اور رسل کے ارواح دکھائے گا پس خلقت مین سے تجھپر کوئی بات پوشیدہ نہ رہے گی۔ ای غلام اس مقام کی طلب اور تمنا کر اور اوسکو اپنا مقصود ٹھہرا۔ دنیا مین مشغول رہنے کو چھوڑ دے وہ تجھے کفایت کریگی حق عز وجل کا غیر تجھے فائدہ نہ دیگا بچائیگا اور خدا سے مشغول ہو وہ تیرے لیے کافی ہو گا جب وہ تجھے حاصل ہو جائے تو دنیا و آخرت کی غنا حاصل ہوئی۔ ای غافل اُسکو چاہ جو تجھے چاہتا ہے اسکو طلب کر جو تجھے طلب کرتا ہے اُس سے محبت کر جو تجھ سے محبت کرتا ہے اسی کا شغل رکھ جو تیرا مشتاق ہے۔ کیا تو نے خدائے عز وجل کا [illegible] ویحبونہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اس سے محبت کرتے ہیں [illegible] لقائکم لا شوق [illegible] تمہاری ملاقات کا بہت مشتاق ہوں [illegible] تجھے اپنی [illegible] لیے پیدا کیا کھیل کیواسطے نہیں اُسنے تجھے اپنی صحبت کے لیے پیدا کیا اُسکے غیر میں مشغول نہو اُسکی محبت میں کیسا [illegible] اگر تو نے از روے شفقت اور [illegible] محبت اور لطف دوسرے سے نفس محبت کی تو جانتا ہے [illegible]

Marfat.com

مطلق جائز نہیں جب حضرت آدم علیہ السلام جنت کی محبت میں مشغول ہوئے اور اسمیں رہنا پسند کیا تو خدا نے
اُنکے اور جنت کے درمیان پہل کہانے کے ذریعے جدائی کی اور اس سے نکالدیا حضرت حوا علیہا السلام کی
طرف بہی اُنکے دل کا میلان پایا۔ دونوں کے درمیان تین سو سال کی مسافت کا فاصلہ ڈالدیا حضرت آدم کو
سراندیب میں اور حضرت حوا کو جدہ میں اُتارا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام جب اپنے بیٹے یوسف علیہ السلام کی طرف
جہکے اور انکو لگایا تو دونوں کے درمیان مفارقت کردی۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف تہارے میلان کیا تو حضرت عائشہؓ کو جہوٹی تہمت اور بہتان میں مبتلا کیا جسکے باعث
اپنے چند روز انکو نہ دیکہا پس اللہ عزوجل کا شغل رکہ نہ اُسکے غیر کا اور اسکے غیر سے اُنس نکر خلقت کو اپنے دل سے
باہر نکال اور یکسو کر اور اسکو خدا کے لیے فارغ کر۔ ای بیہودہ گو۔ ای سست ای نامقبول اگر تو میری بات کو
مانے اور میرے کہے پر چلے تو اپنے لیے عمل کر اگر تو نے عمل نکیا تو تجہپر عذاب اور محرومی ہے اللہ عزوجل
نے فرمایا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (اسکے لیے ہے جو اسنے کمایا اور اسپر ہے جو اُسنے کمایا) اور
فرمایا إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا (اگر تم نے نیکی کی تو اپنے نفسوں کے لیے نیکی کی
اور بدی کی تو انکے لیے) کل تو عملوں کا ثواب بہشت میں اور عملوں کا عذاب دوزخ میں پائیگا۔ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا أَطْعِمُوا طَعَامَكُمُ الْأَتْقِيَاءَ وَاعْطُوا خَيْرَكُمُ الْمُؤْمِنِينَ (اپنا طعام پرہیزگاروں کو کہلاؤ
اور اپنا احسان مومنوں کو دو) جب تو نے اپنا طعام پرہیزگارون کو کہلایا اور اُسکے کام میں اسکی مدد کی تو اُسکے ثواب
میں تو شریک ہو کیونکہ تو نے اُسکے قصد میں اسکی مدد کی اور اس کا بوجہ اُٹہا لیا اور اُسکے قدموں کو اللہ عزوجل کی
طرف جلدی چلایا اُسکے ثواب میں کچہہ کمی نہوگی اور جب تو نے اپنا طعام منافق ریاکار نافرمان کو کہلایا اور دنیا کے
کام مین اسکی مدد کی تو عذاب میں اس کا شریک بنا اور اُسکے عذاب سے کچہہ کم نہوگا کیونکہ تو نے حق عزوجل کی
نافرمانی میں اسکی مدد کی پس اس کا اثر تیری طرف عائد ہوگا۔ ای جاہل علم پڑہ علم کے بغیر عبادت اچہی نہیں اور علم کے
بغیر ایقان نیک نہیں علم پڑہ اور عمل کر تو دنیا و آخرت مین خلاصی پائے گا جب تو علم کو حاصل کرنے اور اسپر عمل
کرنے میں صبر نکرے تو کس طرح خلاصی پائیگا جب تو اپنا کل علم کے حوالہ کرے تو وہ تجہے اپنا بعض عطا کرے گا۔
کسی عالم سے پوچہا گیا اسپر خدا کی رحمت ہو۔ یہ علم جو تیرے پاس ہو تو نے کس طرح حاصل کیا اُسنے جواب دیا کوے کے

Marfat.com

صبح سویرے اوٹھنے اور اونٹ کے صبر اور خنزیر کی حرص اور کتے کی چاپلوسی کے ساتھ میں علما کے دروازے پر
صبح سویرے جاتا جیساکہ کوا اور اڑنے کی طرف سویرے کرتا ہے مین اُنکے بوجھوں پر اسطرح صبر کرتا جیسے اونٹ بوجھوں پر
صبر کرتا ہے اور علم کی طلب میں ایسی حرص کرتا جیسے کہ خنزیر ہر ایک چیز کی طرف کھانیکے لیے کرتا ہے۔ اور اُنسے چاپلوسی ایسی
کرتا جیسے کہ کتا اپنے مالک کے دروازے پر کرتا ہے تاکہ وہ اوسے کچھ کھلائے ای علم کے طالب تو عالم کا کلام سن
اور اُسپر عمل کر۔ اگر تجھے علم نجات درکار ہے علم حیات ہے اور جہالت موت وہ عالم جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور علموں مین
سے بوجھ برتتا ہے اوسکے سیکھنے پر اپنے رب عزوجل کے حق کے لیے صبر کرتا ہے اسکو موت نہیں کیونکہ جب وہ مرتا ہے تو
خدائے عزوجل سے ملتا ہے پس وہ ہمیشہ کی حیات پاتا ہے۔ ای اللہ ہمین علم اور اخلاص نصیب کر۔

ستیسوین مجلس (اپنے خدا آپ سے راضی ہو) ساتویں ماہ رجب ۵۴۵ ہجری اتوار کی صبح کو رباط میں فرمایا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا اَنْضُوْا شَیَاطِیْنَکُمْ بِقَوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یُنْضِیْ بِھَا کَمَا یُنْضِیْ اَحَدُکُمْ بَعِیْرَہٗ بِکَثْرَۃِ رُکُوْبِہٖ وَ حَمْلِ اَحْمَالِہٖ اپنے شیطانوں کو
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے سے لاغر کرو پس تحقیق شیطان اس سے اس طرح لاغر ہوتا ہے جیسا کہ
تم مین سے ہر ایک اپنے اونٹ کو اسپر زیادہ سواری کرنے اور بوجھ لادنے سے لاغر کرتا ہے۔ ای قوم!
اپنے شیطانوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہنے نہ صرف زبانی کہنے سے لاغر کرو۔ توحید اس اور جن کے
شیطانوں کو جلاوتی ہے کیونکہ یہ شیطان کے واسطے آگ ہے اور موحدون کے لیے نور۔ تو لا الہ اللہ کسطرح
کہتا حالانکہ تیرے دل میں بہت سے خدا ہیں جو چیز کہ تو اسپر اعتماد کرتا اور اللہ کے سوا بھروسہ کرتا ہے وہ تیرا بت ہے
شرک کے ساتھ زبانی توحید تجھے مفید نہیں ہوگی بدنی طہارت دلی نجاست کے ساتھ تجھے نفع نہ
دیگی موحد اپنے شیطان کو لاغر کرتا ہے اور مشرک کو اسکا شیطان لاغر بناتا ہے اخلاص کلام کا
مغز ہے اور جب وہ اس سے خالی ہوں تو بے مغز چھلکا ہے چھلکا آگ کے سوا کسی کام کا نہیں میرے کلام
کو سن اور اسپر عمل کر۔ وہ تیری طمع کی آگ کو بجھادیگی اور تیرے نفس کی شوکت توڑ دیگی ایسی جگہ میں
حاضر نہ ہو جس میں تیری طبیعت کی آتش جوش میں آوے پس تیرے دین اور ایمان کا گھر خراب ہو جائیگا
[illegible] ہوس۔ شیطان جوش میں آکر تیرے دین اور ایمان اور یقین کو لیجائیں گے۔ ان منافقوں

Marfat.com

فریبون کی کلام کو نہ سنو پس تحقیق طبیعت طمع بناوٹ لالچ کی کلام کی طرف ایسی مائل ہوتی ہے جیسے کہ ناخواست
بے نمک آٹے کی طرف جو کھانے والے کے پیٹ کو ایذا پہونچائی اور اسکے گھر کو گرا دے مردون کے مونہون سے
لیا جاتا ہے نہ صحیفون سے وہ مرد کون ہیں ؟ حق عزوجل کے مرد متقی تارک الدنیا وارث الانبیا خدا شناس عمل
کرنے والے ای اخلاص لانیوالے تقوی کے علاوہ سب کچھ ہوس اور باطل ہے دنیا اور آخرت میں ولایت متقین
کے لیے ہے دنیا اور آخرت مین بنیاد اور بنا انھین کے لیے ہے اللہ عزوجل اپنے بندوں میں سے متقیوں نیکوکارو
صبر کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اگر تیرا دل صحیح ہو تو تو انکو پہچانے اور ان سے محبت کرے اور انکی صحبت
میں رہے دل اوسوقت صحیح ہوتا ہے جب اللہ عزوجل کی معرفت سے منور ہو دل پر اعتماد نکر جبتک کہ معرفت
صحیح نہو اور تجھے اس سے خبر و صحت معلوم نہو اپنی آنکھ کو محارم سے بند کر اور اپنے نفس کو شہوتون سے روک اور اوسکو
حلال کھانیکی عادت ڈال اور اپنے باطن کو اللہ عزوجل کے مراقبے اور ظاہر کو سنت کی تابعداری میں لگا
تیرا دل تندرست اور مصیب ہو جائے گا اور تجھے اللہ عزوجل کی معرفت حاصل ہو جائیگی عقلین اور دل
مفید تر ہیں نفس اور طبیعتین اور عادتین نہیں اور نہ انمین کوئی کرامت ہے۔ ای غلام علم پڑھ اور اخلاص
لفاق کے پھندے اور قید سے خلاصی پائے۔ علم اللہ عزوجل کے لیے طلب کر نہ مخلوق اور دنیا کے لیے
الہی طلب کرنے کی علامت امر و نہی کے وقت خوف کرنا اور ڈرنا ہے دلمین اسکا مراقبہ کر اور عاجز بن خلق
تواضع کر ندا سیلیے کہ ان سے ان کے حاجت رکھے اور انکے مال میں طمع کرے اور اللہ عزوجل کے لیے دوستی اور
رکھ کیونکہ اللہ عزوجل کے غیر سے دوستی دشمنی ہے اسکے غیر میں ثبات زوال ہے اسکے غیر میں عطا محرومی
[illegible] وسلم نے فرمایا الایمان نصفان نصف صبر و نصف شکر ایمان دو نصف میں
[illegible] ہے جب تو نے مصیبت پر صبر اور نعمت پر شکر نہ کیا پس تو مومن نہیں۔ اسلام کی حقیقت
[illegible] اسلام ہے۔ ای اللہ ہمارے دلون کو اپنے توکل اور اپنی عبادت اور اپنے ذکر اور اپنی موافقت
[illegible] زندہ کر اگر ایسے لوگ نہوتے جنکے دل اس حیات سے زندہ اور وہ زمین پر پھیلے ہوئے ہیں تو البتہ
[illegible] جاتے کیونکہ حق عزوجل انکی دعا کی برکت سے اہل زمین پر سے عذاب دور کرتا ہے۔ نبوت اٹھالی گئی
[illegible] معنی تمامت باقی ہیں نہیں تو زمین پر ابدال کسطرح رہتے جن میں سے بعض کے معنی نبوت کے معنی

Marfat.com

نکے دل پیغمبروں کی طرح ایک ہیں۔ انمیں سے بعض زمین پر اللہ اور اوسکے رسول کے نائب ہیں۔ استادونکی
بجائے غلام نیابت مین قائم ہیں اسواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا العلماء ورثۃ الانبیاء (علماء انبیا کے وارث
ہیں) وہ حفاظت اور عمل اور فعل و قول میں وارث ہیں کیونکہ قول بے فعل کوڑی کے کام کا نہیں اور دعوی بے
دلیل ہیچ ہے۔ ای مومن تیرے گواہ کتاب اور سنت کی ملازمت اور انپر عمل کرنا اور عمل میں اخلاص لانا ہیں
میں تمہارے علماء کو جاہل۔ تمہارے زاہدون کو دنیا کے طالب اور اس مین راغب خلقت پر توکل کرنیوالے
حق عزوجل کو فراموش کیے ہوئے پاتا ہون حق عزوجل کے غیر پر اعتماد کرنا لعنت کا باعث ہے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مَلْعُوْنٌ مَنْ كَانَتْ ثِقَتُهٗ بِمَخْلُوْقٍ مِّثْلِهٖ (ملعون ہے ملعون ہے وہ جسکا اعتماد اپنے جیسی مخلوق
پر ہو) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تعزز بمخلوق فقد ذل (جس نے مخلوق سے عزت چاہی ذلیل
ہوا) تجھپر افسوس جب تو خلقت سے نکلیگا تو خالق کیساتھ ہو جائیگا وہ تجھے تیرا نفع و ضرر بتلا دیگا جو تیرے
لیے ہے اور جو تیرے غیر کے لیے دونوں کے درمیان تمیز کر حق عزوجل کے دروازے پر ثابت رہنا اور مشکل
قدم پکڑ اور اپنے دل سے اسباب کو قطع کر دنیا اور آخرت میں نیکی دیکھیگا تو کامل نہیں ہوگا جبتک کہ تیرے
دل میں مخلوق اور ریا اور آخرت اور غیر خدا کا ایک ذرہ باقی ہو۔ جب تو صبر نکرے تو تیرا دین نہیں جسے ایمان کا
سر نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصَّبْرُ مِنَ الْاِيْمَانِ كَالرَّاسِ مِنَ الْجَسَدِ (صبر ایمان سے
ایسا ملا ہوا ہے جیسا کہ سر جسم سے) صبر کے معنی یہ ہیں کہ تو کسی کے پاس شکایت نکرے اسباب سے تعلق نہ رکھے
بلا کے وجود کو برا نہ مانے اسکے دور ہونیسے محبت نکرے۔ بندہ جب فقر اور فاقہ کی حالت میں اللہ عزوجل کے
لیے فروتنی کرے اور اسکی مشیت پر صبر کرے اور اس حالت سے عار نکرے اور عبادت اور کسب
لائے وہ اسکی طرف رحمت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اسکو اور اسکی عیال کو ایسی جگہ سے
خیال میں نہ تھی اللہ عزوجل نے فرمایا وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ
(اور جو اللہ سے ڈرتا ہے خدا اسکے لیے خلاصی کی وجہ نکال دیتا ہے اور اسکو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جو
اسکے خیال مین نہ تھی) تو حجام کی طرح ہے۔ دوسرون کا علاج کرتا ہے اور اپنی خالص بیماری کا علاج
نہیں کرتا مین تجھے دیکھتا ہون کہ از روے ظاہر علم مین ترقی اور از روے باطن جہالت مین ترقی کرتا ہے

Marfat.com

توریت میں لکہا ہوا ہے من اُزدُادَ علماً فلایزدد وجعاً جس سے علم میں ترقی کی چاہیئے کہ درد میں بڑھ جاوے ہو اللہ عزوجل سے ڈرنا اور اوسکے اوسکے بندون کے لیئے فروتنی کرنا جب تجہہ میں علم نہو تو سیکھ جب تجہہ میں علم عمل اور اخلاص اور ادب اور بڑون پر اچھا گمان نہو تو تجہہ سے کیا ہو سکتا ہی تونے اپنا مقصد دنیا اور اس کا مال ٹھرایا ہے قریب ہی تیرے اور اسکے درمیان پردہ ہو جائیگا تو اس قوم سے کہاں ہے جنکا مقصد ایک ہی ہے وہ اپنے باطنون مین اللہ عزوجل کا ایسا ہی مراقبہ کرتے ہیں جیساکہ ظاہر مین دلکو ایسا ہی مہذب بناتے ہین جیسا کہ ہاتھ پاؤ وغیرہ اعضا کو حتی کہ جب یہ اُنکے لیے کامل ہو جاتا ہے تو وہ تمام خواہشون کے غم سے کفایت کرتا ہی اُن کے دلمین ایک خواہش رہجاتی ہی یعنے فقط اللہ عزوجل کی طلب اور اس کا قرب اور اُسکی محبت ۔ روایت ہی کہ بنی اسرائیل قحط میں مبتلا ہوئے پس اپنے نبیون مین سے ایک کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی ہمین وہ عمل بتلایئے جس سے خدای عزوجل راضی ہو تاکہ ہم اسکی تابعداری کرین اور ہم سے اس قحط کے دور ہونیکا باعث ہو پس اوس نے حق عزوجل کے آگے اس امر کی بابت سوال کیا پس خدا نے اوسکی طرف وحی کی کہ انکو کہدے اگر تم میری رضا چاہتے ہو تو مسکینون کو راضی کرو تو میں راضی ہون گا اور اگر تمنے انکو غصے کیا تو میں غصے ہوں گا ۔ ای غافلو تم ہمیشہ مسکینونکو ناراض کرتے ہو اور اللہ عزوجل کی رضا طلب کرتے ہو تمہین اُسکی رضا نہین ملتی بلکہ تم اوسکے غضب مین پڑتے ہو ۔ میرے کلام کی سختی پر ثابت رہو تم نجات پاؤ گے ۔ ثبات مصری ہی مین شیخون کی کلام اور اسکی تندی اور سختی سے نہ بہاگتا تو بلکہ گونگا اندہا ہو جاتا تھا ان سے مجہپر آفتین پڑتی تہیں اور میں خاموش رہتا تہا اور تو اُن کے کلام پر صبر نہین کرتا اور چاہتا ہے کہ نجات حاصل کرے نہین کوئی عزت نہیں ۔ تو خلاصی نہ پائیگا جبتک کہ تقدیر کی موافقت نہ کرے جو شر سے فائدے میں ہو یا ضرر میں ۔ اور شیوخ کی مصاحبت نکرے اور اپنے بہر اور نصیبے میں تہمت نہ لگاوے اور تمام احوال میں انکی موافقت اور متابعت نکرے پہر تجہے دنیا وآخرت کی فلاح حاصل ہی ۔ جو میں کہتا ہون اسکو سمجہو اور اسپر عمل کرو فہم بے عمل کسیکا کام نہیں عمل بے اخلاص صرف طمع ہی طمع کے تمام حروف خالی ہین کچہ بھی نہین کچہ نہین ۔ عام لوگ تیرے طمع کو نہیں جانتے صراف تیرے طمع کو پہچانتا ہے پہر عوام الناس کو بتلاتا تاکہ وہ تجہسے پرہیز کرین اگر تو اللہ عزوجل کا ہو رہے تو اُسکے عجائب لطف دیکہیگا حضرت یوسف علیہ السلام جب تکلیف اور غلامی اور قید خانہ اور ذلت پر صبر کیا اور اپنے رب عزوجل کے فعل مین موافقت کی تو آپ کی

Marfat.com

ظاہر ہوئے اور بادشاہ بنگئے ذلت سے عزت کی طرف موت سے حیات کی طرف نقل کیے گئے بس اسی طرح تو بھی اگر شرع کی متابعت کرے اور اللہ عزوجل کا ہو رہے اور اس سے ڈرے اور اسی سے امید رکھے اور اپنے نفس اور ہوا اور شیطان کی مخالفت کرے تو اس حالت میں جس میں کہ تو ہے اور کی طرف نقل کیا جائیگا مادہ سے مجذوب ہو نیگا سعی کر اور تکلیف اٹھا اور اپنے آپ کو فنا کر یہ ضروری امر ہے مشقت اٹھا تجھے مال ملیگا جس نے تلاش کی اور کوشش کی پا لیا حلال کھانے میں کوشش کر وہ تیرے دل کو نورانی بنائیگا اور اس سے اندھیروں کو نکالیگا زیادہ نفع مند عقل وہی ہے جس نے تجھے اللہ عزوجل کی نعمتیں شناخت کرائیں اور انکے شکر پر قائم کیا اور انکا اقرار کرنے اور قدر کرنے پر مدد کی اے غلام! جسنے یقین کی آنکھ سے پہچان لیا کہ اللہ عزوجل نے تمام چیزوں کو قسمت کر دیا اور اس سے فارغ ہو اہے تو وہ حیا کے مارے اس سے کوئی چیز نہیں مانگتا وہ مانگنے کے بجائے اسکے ذکر میں مشغول رہتا ہے نہ تو اپنے مقسوم کو جلدی حاصل کرنیکا سوال کرتا ہے اور نہ دوسرے کا مقسوم طلب کرتا ہے اس کا طریقہ گمنامی اور خاموشی اور نیک ادب ور اعتراض نکرنا ہے۔ کم و زیادہ میں مخلوق کے پاس شکایت نہیں لیجاتا میرے نزدیک حقیقتاً خلقت سے دل کیساتھ مانگنا ویسا ہی ہے جیسا زبان کے ساتھ دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ افسوس تجھ میں حیا نہیں اللہ عزوجل کے غیر سے مانگتا ہے حالانکہ وہ غیر سے تیرے زیادہ قریب ہے خلقت سے وہ چیز مانگتا ہے جس کی تجھے حاجت ہیں تیرے پاس بہر اخزانہ ہے اور حبہ اور ذرہ پر فقرا سے مزاحمت کرتا ہے۔ جب تو مرے گا خوار ہو گا تیرے دانے اور پیسے ظاہر ہون گے اور ہر ایک طرف سے تجھے لعنت گھیر لیگی اگر تو عقلمند ہوتا تو درستی ایمان حاصل کرتا جسکے ساتھ اللہ عزوجل سے ملتا اور صدیقین کی صحبت میں بیٹھتا اور انکے اقوال و افعال سے ادب حاصل کرتا حتی کہ جب تیرا ایمان کامل اور یقین پورا ہوتا تو اللہ عزوجل اپنے لیئے تجھے خالص بنانا اور اپنے اہل ادب اور امر و نہی کا والی بنتا۔ اے ریا کے بت کو پوجنے والے تو اللہ عزوجل کے قرب کی خوشبو نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں سونگھے گا اے مخلوق کو شریک بنانے والے دل سے انپر تو بھروسہ کرنے والے سے اعراض کر کیونکہ انکے ہاتھ میں ضرر اور نفع اور دینا اور نہ دینا کچھ نہیں اس شرک کے ساتھ تیرے دل سے وابستہ ہے اللہ عزوجل کی توحید کا دعوی نکر اس سے تجھے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

تالیسوین مجلس - آپ نے رضی اللہ عنہ بارھویں ماہ رجب ۵۴۵ ہجری جمعہ کے روز صبح

صبح کیوقت رُباط میں فرمایا۔ اگر تو دنیا و آخرت کے ملک کو چاہتا ہے تو بدل جان اللہ عزوجل کا ہو جا بس تو اپنے نفس اور غیر پر امیر اور رئیس بنجائیگا۔ میں نے تجھے نصیحت کی ہے۔ میری نصیحت کو مان میں نے سچ کہدیا ہے میری تصدیق کر جب تو جھوٹ بولے اور جھٹلائے تو جھٹلایا جائیگا اور کاذب ٹھہریگا اور جب سچ بولے اور تصدیق کرے تو سچا مانا جائیگا اور تجھسے سچ کہا جائیگا جیسا کرے گا ویسا پائیگا۔ اپنے دین کے مرض کے لیے مجھسے دوا لے اور اسکا استعمال کر۔ وہ تندرست ہو جائیگا۔ گذشتہ بزرگ اون اولیاء اور صالحین کی تلاش میں جو دلوں اور دین کے طبیب ہیں مشرق و مغرب میں پھرتے تھے جب ان میں سے کوئی انکو ملجاتا تو اس سے اپنے دینوں کی دوا مانگتے اور کج تم فقیہوں اور عالموں اور ولیوں کو جو مؤدب اور معلم ہیں برا جانتے ہو۔ پس یقیناً تمہیں دوا نہیں ملتی میرا علم اور میرا طب تجھے کیا نفع دیگا میں تیرے لیے ہر روز عمارت بناتا ہوں اور تو اُسے گرا دیتا ہے۔ میں تیرے لیے دوائیاں کرتا ہوں اور تو اُسے استعمال نہیں کرتا میں تجھے کہتا ہوں کہ تو اس لقمے کو نہ کھا اسمیں زہر ہے اور اسکو کھا اسمیں دوا ہی مگر تو مخالفت کرتا ہے اور اسکو کہتا ہے جسمیں زہر ہے۔ جلدی ہی یہ تیرے دین و ایمان وجود میں اثر جائیگا میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اور تیری تلوار سے نہیں ڈرتا اور نہ تیرے مال کا طالب ہوں جو اللہ عزوجل کیلیے ہو وہ بالکل کسی سے نہیں ڈرتا۔ نہ جن سے نہ انسان سے نہ حشرات الارض۔ اور اوسکے درندوں اور کیڑوں مکوڑوں اور نہ باقی مخلوقات سے ان بزرگوں کو جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں حقیر نہ جانو۔ تم اللہ عزوجل اور اوسکے رسول اور ان نیک بندوں سے جو اوسکے ساتھ ہیں اور اوسکے افعال میں راضی رہتے ہیں۔ ناواقف ہو تمام سلامتی تو رضا ظاہر کرنے اور دنیا میں اُمید کو کوتاہ کرنے اور زہد اختیار کرنے میں ہے جب تمہیں اپنے نفسوں میں ضعف معلوم ہو تو موت کے ذکر اور اُمید کی کوتاہی کو لازم پکڑو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حدیث قدسی ما تقرب المتقربون الی بافضل من اداء ما افترضت علیھم ولا یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ واذا احببتہ کنت لہ سمعا و بصرا و یدا فبی یسمع و بی یبصر و بی یبطش (میرا قرب حاصل کرنے نے ان احکام کے ادا کرنے سے جو میں نے انپر فرض کیے زیادہ کسی اور شے سے قرب حاصل نہیں کیا اور میرا بندہ نفلوں کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اسسے محبت کرتا ہوں پس جب محبت کرتا ہوں تو میں ہی اسکے کان اور آنکھیں اور ہاتھ اور مددگار رہتا ہوں مجھی سے سنتا ہے مجھی سے دیکھتا ہے مجھی سے پکڑتا ہے۔

پنے تمام افعال اللہ تعالیٰ کی جانب سے دیکھتا اور اسکے ذریعے اپنی طاقت اور قوت اور نفس سستی وغیرہ کو چھوڑتا ہے
مئی حرکات۔ اور قوت اور طاقت اللہ عزوجل کیلئے ہیں نہ اپنے وجود اور باقی مخلوق کیلئے۔ اپنے نفس اور دنیا و آخرت
ے کنارہ کرتا ہے اسکا تمام وجود عبادت ہے پس یقیناً اسکی عبادت اسکو مقرب بناتی ہے اور اللہ عزوجل کی
تت کا باعث ہوتی ہے۔ عبادت سے محبت اور قرب حاصل ہوتا ہے اور نافرمانی سے بغض اور دوری عبادت سے
ن حاصل ہوتا ہے اور گناہ سے وحشت۔ کیونکہ جس نے بدی کی وحشت طلب کی شرع کی متابعت سے نیکی حاصل ہوتی ہے
راسکی مخالفت سے بدی جسکی تمام حالات میں شرع رفیق نہ ہو وہ مہلکین سے ہے عمل کر اور کوشش کر اور عمل پر بھروسہ نہ رکھ
کو چھوڑنے والا طامع ہے اور عمل پر بھروسہ کرنیوالا مغرور متکبر۔ کچھ لوگ تو دنیا و آخرت میں قائم ہیں کچھ جنت اور
زخ میں کچھ خلق و خالق میں اگر تو زاہد ہے تو دنیا و آخرت میں قائم ہے اور اگر ڈرنیوالا ہے تو بہشت دوزخ
، درمیان اور اگر عا ت ہے تو خلق اور خالق کے درمیان۔ کبھی خالق کو دیکھتا ہے کبھی خلق کو۔ تو لوگوں کو آخرت
،حالات اور اسکا حساب ہے اور تمام جو کچھ کہ اسمیں ہے بتلاتا اور پہنچاتا ہے نہیں بلکہ وہ جو تو نے دیکھا اور مشاہدہ
یسنا دیکھنے کی طرح نہیں ہے اولیاء اللہ عزوجل کے دیدار کے منتظر ہیں۔ تمام وقتوں میں اسکی آرزو کرتے
یں۔ موت سے نہیں ڈرتے کیونکہ وہ انکے محبوب کی ملاقات کا سبب ہے مفارقت سے پہلے مفارقت کر
اع ہونے سے پہلے وداع کر۔ چھوڑ دے اس سے پہلے کہ تیرا اہل اور باقی خلقت تجھے چھوڑے۔ جب تو قبر میں
اخل ہوگا تو تجھے کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ مباح کو شہوت کے ساتھ حاصل کرنے سے توبہ کر۔

ی قوم ہوشیار! اپنے تمام حالات میں پرہیزگاری کرو۔ پرہیزگاری دین کا لباس ہے مجھ ت اپنے دین کا لباس
لکو میری تابعداری کر۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ پر ہوں۔ میں آپکے تابع ہوں کہ
تاع اور آپکے حالات میں اور ان چیزوں میں جنکی طرف آپ اشارہ فرماتے تھے میں
زوجل کے مطلب کا ہو جاؤں اور اسی حال میں اللہ عزوجل کی حمد میں توقف نہیں کرتا تیری تعریف اور
مت کا خیال نہیں کرتا تیری عطا اور منع اور خیر و شر اور اقبال و ادبار کی کچھ پروا نہیں کرتا تو جاہل ہے اور جاہل
ں کوئی پرواہ نہیں کرتا ہے۔ تو اللہ عزوجل کی اطاعت اور عبادت کرے تو تیری عبادت تجھ پہ لوٹائی جاتی
ہے کیونکہ عبادت جہالت سے ملی ہوئی ہے اور جہالت بالکل مفسد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

Marfat.com

مَنْ عَبَدَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰی جَہْلٍ کَانَ مَا یُفْسِدُ اَکْثَرَ مِمَّا یُصْلِحُ (جس نے جہالت سے اللہ عزوجل کی عبادت کی اسکا فساد اسکی اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے) تو نجات نہین پائیگا جبتک قرآن وحدیث کی پیروی نکرے کسی بزرگ نے (اسپر خدا کی رحمت ہو) فرمایا جس کا کوئی مرشد نہو تو شیطان اسکا شیخ ہی۔ ان بزرگون کی جو قرآن وحدیث کے عالم اور عامل ہین تابعداری کرو اور انکے حق مین نیک ظن کر۔ اون سے علم سیکھ اور انکے حضور اور صحبت مین اچھا ادب بجا لا یقینا تو نجات پائیگا جب تو نہ قرآن وحدیث کا اور نہ ان بزرگون کا جو ان دونو کو پہچانتے ہین تابعدار ہووسے تو کبھی نجات نہ پائیگا کیا تو نے نہیں سنا مَنِ اسْتَغْنٰی بِرَأْیِہٖ ضَلَّ (جس نے اپنی ہی رائے کی پیروی کیا گمراہ ہوا) اپنے نفس کو اپنے سے زیادہ عالم کی صحبت سے مہذب بنا پہلے اوسکو سنوار پھر غیر کی طرف توجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِبْدَأْ بِنَفْسِکَ ثُمَّ بِمَنْ تَعُوْلُ (پہلے اپنے نفس سے شروع کر پھر ان سے جو تیرے عیال ہین) اور فرمایا لَا صَدَقَۃَ وَذُوْ رَحِمٍ مُحْتَاجٌ (غیر کو کوئی صدقہ نہین جب قریبی رشتہ دار محتاج ہون

چالیسوین مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے روز صبح کیوقت چودھوین ماہ رجب ۵۴۵ ہجری کو رباط مین فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدٍ خَیْرًا فَقَّہَہٗ فِی الدِّیْنِ وَبَصَّرَہٗ بِعُیُوْبِ نَفْسِہٖ (جب خدا اپنے بندے سے بہتری چاہتا ہی تو اسکو دین مین فقیہ بناتا اور اسکو نفس کے عیوب مین بصیر کرتا ہے) دین مین فقہ معرفت نفس کا باعث ہی جسنے اپنے رب عزوجل کو پہچانا سب چیزون کو پہچان لیا اسی سے اسکی عبودیت اور ربکی عبودیت ادا کی صحیح طور سے حاصل ہوتی ہی تجھے فلاح نہین تجھے نجات نہین جب تک تو اسکو غیر سے برگزیدہ نکرے دین کو شہوت پر آخرت کو دنیا پر خالق کو خلق پر ترجیح نہ دے شہوت کو دین پر دنیا آخرت پر خلق کو [illegible] پر مقدم کرنے مین تیری ہلاکت ہی اسپر عمل تیرے لیے کافی ہے تو حق عزوجل سے حجاب مین تجھے [illegible] ہین قبولیت مان لینے کے بعد ہوتی ہے جیسا تو نے عمل مین اس سے محبت کی تو سوال کیوقت تجھے تہنیت پہنچیگا کھیتی بونے کے بعد ہوتی ہے بوتا کہ تو کاٹے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ (دنیا آخرت کی کھیتی ہی) دل دو رہیت مین اس زراعت کا بیج ڈال جو ایمان ہی اور اسمین ہل چلانا۔ اسکی نہر پانی لانا اور اسکو پانی دینا اعمال صالحہ ہین۔ جب اس دلمین نرمی اور شفقت اور مرحمت ہو تو وہ بیج اسمین اُگے گا۔ اور جب یہ سخت تندرست ہو تو یہ کلر ہے بنجر مین کھیتی نہین اُگتی جب تو نے

Marfat.com

پہاڑ کی چوٹی پر بویا تو اس مین کچھ نہین اُگے گا وہ ہلاکت کے زیادہ قریب ہے معلوم کر کہ اس زراعت کا کرنیوالا کون ہے. خود رائے نہ بن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِسْتَعِيْنُوْا عَلٰى كُلِّ صَنْعَةٍ بِصَالِحِ اَهْلِهَا ہر ایک صنعت مین اسکے ماہر اور مشاق سے مدد لو تو دنیا کی زراعت [illegible] مشغول [illegible] آخرت کی زراعت مین کیا تو نہین جانتا کہ دنیا کا طالب آخرت مین [illegible] حق عزوجل [illegible] اگر تو آخرت کو چاہتا ہے تو دنیا کو ترک کر اور اگر حق عزوجل کو چاہتا ہے تو [illegible] اور [illegible] ترک کر تو اسکو پائیگا [illegible] جب تو اسکا ہو جائے تو دنیا و آخرت اور حظوظ اور خلقت بالکل [illegible] تیری ہو جائیگی [illegible] تیرے پاس ہے اور ایک فرع اصل کی تابع ہے عقل مند [illegible] تجھہ مین ایمان [illegible] نہین تو [illegible] اور مشرک ہو تو ہلاک ہوا اگر تو [illegible] بغیر وجود کے بند ہوا ہے انکی مزاحمت مگر نفاق اور جھوٹے دعوون [illegible] ساتھ انکا [illegible] باطن کیسا اور توکل اور آفات پر صبر کرنے اور مقسوم پر رضا کے کا ندہون کے ساتھ انکا مزاحم ہو سکتا ہے [illegible] غلام تو حق عزوجل کے حضور مین ایسا ہو کہ آفتین تجھہ پر نازل ہون اور تو [illegible] نہین ہوا مین اور نہ تجھے نہ ستائین اور نہ تیرے تجھے [illegible] ایسے مقام مین کھڑا ہووے جس مین خلقت دنیا و آخرت حقوق اور حظوظ [illegible] کا دیکھنا عیال کا پالنا مکدر نکرے اور کمی و زیادتی [illegible] اقبال اور ادبار [illegible] تو انس و جن بادشاہ اور خلق کے [illegible] ساتھ ہو کیا [illegible] ایا اگر [illegible] بولتا ہے تو فہہا ورنہ ہمارے پیچھے نہ آ اسکی [illegible] اسکی [illegible] تو چاہتا ہے کہ مین بھی تجھسے نفاق کرون اور کلام مین نرمی کرون تو اپنے نفس کی [illegible] ہوتا اور خیال کرتا ہے کہ تو کچھہ ہے تو نہین اسکی کوئی زندگی نہین مین آگ ہون اور آگ مین ثابت نہین رہتا مگر سمندر جو اس مین انڈے دیتا اور بچے نکالتا ہے اور اسی مین کھڑا ہوتا اور بیٹھتا ہے کوشش کر کہ تو آفتون اور مجاہدون اور مشقتون کی آگ مین [illegible] ہووے اور قضا و قدر کے ہتوڑون پر صابر تا کہ تو میری مصاحبت اور میرے کلام کو سنے اور اسکی درشتی پر ظاہر و باطن [illegible] خلوت مین [illegible] جلوت مین [illegible]

Marfat.com

جو دین تا ثانٔا صبر کرے اگر پھر سے پیچھے صحیح ہو جائے تو اللہ عزوجل کی مشیت اور تقدیر سے تجھے نجات ملے گی خبردار میں کسی چیز میں جو اللہ عزوجل کی اور اوسکا حق ہے خلقت سے نہیں ڈرتا ہوں اُسکے حکم کے سوا کسی چیز میں کسی کیطرف توجہ نہیں کرتا بلکہ خلقت سے اسکا حق پورا لینے میں طاقتور رہتا ہوں کمزور نہیں بنتا اپنے نفس پر غالب ہوں اور اسکو ان میں موافق بناتا ہوں کسی بزرگ سے روایت ہے مخلوق میں اللہ عزوجل کی موافقت کر اور اللہ میں مخلوق کی موافقت نکر جس نے اٰپکی دوستی کو توڑا وہ ہلاک ہوا اور جس نے بلایا ملگیا میں کسطرح پرواہ کروں تو اللہ عزوجل کا نافرمان ہے اسکے احکام اور منہیات کو حقیر سمجھنے والا اقضاء وقدر میں اس سے جھگڑنے والا رات اور دن میں اسکا شریک پکڑنے والا ہے پس تو مردود اور ملعون ہے۔ اللہ عزوجل نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا اِذَا اُطِعْتُ رَضِیْتُ وَاِذَا رَضِیْتُ بَارَکْتُ وَلَیْسَ لِبَرَکَتِیْ نِھَایَۃٌ وَاِذَا عُصِیْتُ غَضِبْتُ وَاِذَا غَضِبْتُ وَیَبْلُغُ لَعْنَتِیْ اِلَی الْوَلَدِ السَّابِعِ (جب میری اطاعت کیجائے راضی ہوتا ہوں اور جب راضی ہوتا ہوں برکت دیتا ہوں اور میری برکت کی نہایت نہیں ہے اور جب نافرمانی کیجاؤں غضب میں آتا ہوں اور جب غضب میں آتا ہوں لعنت کرتا ہوں اور میری لعنت ساتویں نسل تک پہونچتی ہے) یہ دین کو تنکے کے بدلے میں بیچنے کا زمانہ ہے۔ امید کی درازی اور حرص کے غلبہ کا زمانہ ہے کوشش کرتا کہ تو انمیں سے ہو جنکے حق میں اللہ عزوجل نے فرمایا (وقدمنا الی ما عملوا من عمل فجعلناہ ہباءً منثورا) ہم اُنکے اعمال پر واقف ہوئے اور انکو غبار پراگندہ بنا دیا) جس عمل سے اللہ عزوجل کا غیر مقصود ہو وہ پراگندہ غبار ہے۔ افسوس اگر عوام سے تیرا حال پوشیدہ رہیگا تو رہے لیکن خواص سے پوشیدہ نہیں ہو سکتا۔ تیرا ملمع کیا ہوا ... پر مخفی ہے صراف پر ظاہر جاہل پر مخفی ہے عالم پر نہیں۔ عمل کر اور اخلاص لا اللہ عزوجل میں مشغول ہو۔ غیر مفید میں مشغول ہونے کو چھوڑ دے۔ غیر سے تجھ کو کچھ فائدہ نہیں اسمیں مشغول ہونے کو ترک کر خاص اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو تاکہ تو اسکو مغلوب اور ذلیل اور قید کرے اور اپنی سواری بنائے جس سے تو دنیا کے جنگلوں کو طے کرے اور آخرت کو پالے ... کو قطع کرے تاکہ اللہ عزوجل کا ہو جائے تاکہ جب تیں تو کامل ہو جائے تو اور ونکو اپنا ردیف بنائے دنیا ... اور مولیٰ کے ... نشیں کرے اور حکمت کے لقمے او نہیں کہلائے سچی حدیثوں کو لازم پکڑ تاویل نکر ... تاویل کرنیوالا

دغاباز ہے۔ خلقت سے نہ ڈر اور نہ اُس سے اُمید رکھ کیونکہ یہ ایمان کی کمزوری کا باعث ہے۔ عالی ہمت بن تجھے بلندی ملیگی۔ اللہ عزوجل تیری ہمت اور صدق اور اخلاص کے اندازے پر عطا کرے گا۔ کوشش کر دیئے ہوئے اور طلب کر۔ تو کسی کام کا نہیں نیک عملوں کے حاصل کرنے میں اسیطرح محنت کر جیسا کہ تو رزق حاصل کرنے میں کرتا ہے۔ شیطان عوام الناس سے اس طرح بازی کرتا ہے جیسے کہ سوار اپنے بچھیرے کے ساتھ۔ انکو جسطرح چاہتا ہے ایسا گھوماتا ہے جیسا تم میں سے ہر ایک اپنے گھوڑے کو۔ اُنکے دلون کی گدیون پر مارتا اور اُنسے خدمت لیتا ہے جسطرح کہ چاہتا ہے انکو محرابون (مساجد) سے نکالتا اور اپنی خدمت میں کھڑا کرتا ہے اور نفس اس میں مدد کرتا اور اُسکے لیے اسباب تیار کرتا ہے۔ ای غلام! اپنے نفس کو بھوکھ اور شہوتوں اور لذتوں اور آرامون سے روکنے کے کوڑے سے اور اپنے دل کو خوف اور مراقبے کے کوڑے سے مار۔ استغفار کو اپنے نفس اور دل اور باطن کا وظیرہ بنا کیونکہ ان میں سے ہر ایک کے لیے گناہ مخصوص ہیں تمام حالات میں خدا کی موافقت اور متابعت اپنپر لازم کر۔ اے بیٹے سمجھ جب تجھے قدر کا رد کرنا اور بدلانا اور مٹانا اور اُسکی مخالفت ممکن نہیں۔ تو اُسکے ارادے کے سوا ارادہ نکر جب تیرے پاس نہیں آتا مگر وہی جو وہ چاہے تو اور کوئی ارادہ نکر۔ اس چیز کو جو پوری نہیں ہوتی جب وہ نہیں چاہتا تو اُس سے اپنے نفس اور دل کو رنج نہ دے۔ سب کچھ اپنے رب عزوجل کے سپرد کر۔ تو اپنے ہاتھ سے اسکے دامن رحمت کو پکڑ۔ جب تو اس حال پر ملازمت کرے گا تو دنیا تیرے دل اور سر کی آنکھ سے دور ہو گی۔ اور اسکی مصیبتیں اور شہوتون اور لذتون کا چھوڑنا تجھپر آسان ہو گا۔ اور تو اُسکے عذابوں کی شکایت نکریگا تیرا نفس اور بلا کا رنج حضرت آسیہ رضی اللہ عنہا فرعون کی بیوی کی طرح ہو جائیگا۔ جب فرعون کو معلوم ہوا کہ یہ اللہ عزوجل کو مانتی ہے تو اُسکے ہاتھ اور پاؤں میں [illegible] اور کوڑون کا عذاب دینے لگا۔ پس آسیہؓ نے اپنا سر آسمان کی طرف [illegible] دروازون کو کھلا اور فرشتوں کو ایک گھر بناتے ہوئے دیکھا اور [illegible] کو روح قبض کر لیا آیا اور اس سے کہا کہ یہ تیرا گھر ہے پس وہ ہنسی اور عذاب کا رنج اس سے دور ہوا اور کہا رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (اے رب میرے لیے جنت میں گھر بنا) پس تو بھی اسیطرح ہو جائیگا کیونکہ تو دل اور یقین کی

آنکھ کے ساتھ وہان کی نعمتون کو دیکھیگا پس یہان کی بلا اور آفات پر صبر کریگا۔ اور اپنی طاقت اور قوت سے نکلیگا اور بغیر اپنی طاقت اور قوت کے نہ کچھ لیگا اور نہ دیگا اور نہ حرکت کریگا اور نہ سکون اسکے حضور مین فنا ہو جائیگا اور اپنا امر اسکے سپرد کریگا پس اپنے وجود اور خلقت مین اوسکی موافقت کر اسکی تدبیر کے ساتھ تدبیر نکر۔ اسکے حکم کے ساتھ حکم نہ کر۔ اور اسکے اختیار کے ساتھ اختیار نکر جس نے اس حال کو پہچان لیا وہ اس کا غیر نہین طلب کرتا اسکے سوا اسکی کوئی آرزو نہین ہوتی عقلمند اس حال کو کیون نہ چاہے حالانکہ حق عزوجل کی محبت اس کے سوا کامل نہین ہوتی۔

اکتالیسوین مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) کچھ کلام کے بعد فرمایا تجھے معلوم ہو کہ تمام چیزین اسکی تحریک سے متحرک اور اسکی تسکین سے ساکن ہین جب یہ امر بندے مین ثابت ہو جائے تو مخلوق کیساتھ شرک کرنیکے بوجھ سے آرام پاتا ہے اور مخلوق اس سے آرام مین رہتی ہے کیونکہ وہ انہین عیب نہین لگاتا اور اپنی طرف سے انکو مطالبہ کرتا ہے بلکہ صرف شرع کے مطالبہ سے مطالبہ کرتا ہے انکو ازروئے شرع مطالبہ کرتا ہے اور ازروئے علم معذور کہتا ہے اور حکم اور علم جمع کرتے مخلوق مین اللہ عزوجل کے فعل کو دیکھتا ایسا عقیدہ ہو جس سے حکم نہین ٹوٹتا وہی مطالب (مطالبہ کرنے والا) اور وہی مطالب (مطالبہ کرنے والا) ہے لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ ایسے وہ کہ آپ اسکی بابت پوچھا نہین جاتا اور مخلوق پوچھے جائینگے یہی عقیدہ ہے ہر ایک مسلمان یقین کرنیوالے مومن کا جو اللہ عزوجل سے راضی ہے اور قضا و قدر رضیے مین خواہ اسکے حق مین ہو یا اسکے غیر کے حق مین اسکے موافق ہو۔ اللہ تعالیٰ تیرے نفس اور تیرے سے غنی ہے لیکن دیکھتا ہے کہ تو اپنے دعوے مین کیسا ہے آیا سچا ہے یا جھوٹا ہوتا ہے محب کسی چیز کا مالک نہین ہوتا اسکو محبوب کے سپرد کردیتا ہے محبت اور ملک دونون جمع نہین ہوسکتے [illegible] عزوجل کا سچا محب اپنے نفس اور مال و عاقبت کو اسکے سپرد کرتا ہے۔ اپنے وجود اور تدبیر سے بے اختیار ہو جاتا ہے اسکے تصرفات مین اسے متہم نہین کرتا اس سے جلدی نہین مانگتا۔ اسکو بخل نہین کہتا جو کچھ اسکو اسکی طرف سے آتا ہے وہ اسکے نزدیک شیرین معلوم ہوتا ہے اوسکی تمام جہتین بند ہوجاتی ہین [illegible] ایک جہت کے سوا کوئی باقی نہین رہتی۔ اے حق عزوجل کی محبت کے مدعی تیری محبت کامل نہ ہوگی جب تک کہ تو ان جہات کو بند نکرے ایک جہت کے علاوہ اور کوئی جہت باقی نہ چھوڑ۔ تیرا محبوب

Marfat.com

تیرے واسطے عرش سے زمین تک خلقت کو نکال ڈالے پس تو نہ دنیا سے محبت رکھے اور نہ آخرت سے اپنی وجود سے وحشت پائے اور اس سے اُنس حاصل کرے۔ تو مجنون ولیلی کی طرح ہو جا جب اُسپر محبت غالب ہوئی تو خلقت سے نکلا اور تنہائی مین راضی ہوا اور وحشیون سے اختلاط کیا آبادی سے نکلا اور ویرانہ پر راضی ہوا خلقت کی مدح اور مذمت کا خیال نکیا۔ انکی کلام اور خاموشی اُسکے نزدیک یکسان ہوگئی انکا خوشنودی اور غضب اُسکے نزدیک مساوی ہوا کسی روز اس سے پوچھا گیا۔ تو کون ہے۔ اسنے جوابدیا کہ لیلی اور پھر اس سے پوچھا گیا تو کہان سے آیا اُسنے جوابدیا کہ لیلی۔ اس سے پوچھا گیا۔ کہ کہان جائیگا اُسنے جواب دیا لیلے۔ اسکے غیرت سے اندھا ہوا اُسکے کلام کے سوا اور کچھ سننے سے بہرا ہو گیا۔ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے باز نہ آیا۔ یہ کیا ہی اچھا ہے جو کسی نے کہا ہے ؎ پند دیتا ہی اہل عشق کو جو پیٹتا ہے وہ ٹھنڈے لوہے کو ۔ جب نفوس میں محبت متمکن ہو جائے پس خلقت سرد لوہا کوٹتی ہے۔ یعنی خلقت کی نصیحت اثر نہین کرتی جب یہ دل حق عز وجل کو پہچان لے اور اس سے محبت رکھے اور اُسکے قریب ہو جائے تو خلقت اور اُن کی طرف مائل ہونے سے وحشت کرتا ہے اپنے کھانے پینے لباس اور نکاح سے وحشت کرتا ہے آبادی سے بھاگتا اور ویرانے مین سراسیمہ پھرتا ہے اسے کوئی شے ماسوائے امر شرع مقید نہین کرتی۔ یہ اُسے امر و نہی اور فضل مین قدر کے آنے تک مقید کرتی ہے۔

ای خدا ہم سے رحمت کا ہاتھ نہ اُٹھا نہین تو ہم دنیا اور وجود کے دریا مین غرق ہو جائینگے۔ ای کرم اور ای سابقہ کے عطا کرنے والے ہمکو بچالے۔ ای غلام! تو جو میرے کہنے پر عمل نہین کرتا۔ میری بات کو نہین سمجھتا پس جب عمل کرتا ہے سمجھ لیتا ہے جب وہ مجھپر نیک ظن نہ رکھے اور میرے کہے پر ایمان نہ لائے اور اُسپر عمل نکرے تو کس طرح سمجھیگا۔ تو بھوکا میرے سامنے کھڑا ہے اور نہین کھاتا کس طرح سیر ہوگا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے آپنے فرمایا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے مَنْ مَرِضَ لَيْلَةً وَّاحِدَةً وَّهُوَ رَاضٍ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ صَابِرٌ عَلٰى مَا نَزَلَ بِهٖ خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ (جو شخص ایک رات بیمار ہوا اور وہ اللہ عز وجل سے راضی ہے اور جو نازل ہو اُسپر صبر کیا ہے وہ اپنے گناہون سے اسطرح

Marfat.com

پاک ہوا کہ گویا ابھی اپنی ماں کے پیٹ سے نکلا ہے۔ تجھ سے نہیں ہو سکتا حالانکہ ضروری امر ہے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو شفقت کے طور سے فرماتے تھے قُومُوا نُؤْمِنْ سَاعَةً اَیْ قُومُوا سَاعَةً قُومُوا اُدْخُلُوا الْبَابَ سَاعَةً یعنی اُٹھو ہم ایک ساعت ایمان لائیں یعنے اٹھو ایک ساعت ذائقہ حاصل کریں۔ اُٹھو ایک ساعت دروازے میں داخل ہوں۔ وہ پوشیدہ باتوں پر اطلاع پانیکی طرف اشارہ کرتے تھے یقین کی آنکھ کے ساتھ دیکھنے کی طرف اشارہ فرماتے۔ ہر ایک مسلمان مومن نہیں اور ہر ایک مومن موقن نہیں۔ اسیواسطے صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ معاذ ہمین کہتا ہے اُٹھو ہم ایک ساعت ایمان لائین۔ کیا ہم مومن نہیں۔ آپنے فرمایا۔ معاذ کو اپنے حال میں رہنے دو۔ اے اپنے نفس اور ہوا اور طبیعت اور شیطان اور دنیا کے بندے خدا اور اوسکے نیک بندوں کے نزدیک تیری کوئی عزت نہیں۔ جو شخص آخرت کو پوجتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ تو دنیا کے پوجنے والے کی طرف کس طرح متوجہ ہوگا۔ تجھپر افسوس عمل کے بغیر زبانی بکنے سے کیا بنا یگا۔ جھوٹھ بولتا ہے اور کہتا ہے کہ میں سچ بولتا ہوں۔ شرک کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں موحد ہوں۔ کھوٹ کے ساتھ کھرا پن کا یقین رکھتا ہے اور میرا اعتقاد ہے کہ میں جوہر ہوں میرا تیز سے ساتھ یہ ہے کہ تجھے جھوٹھ سے روکوں اور سچ کا حکم کروں۔ میرے ہاتھ میں تین کسوٹیاں ہیں جنسے پہچانتا ہوں۔ کتاب اور سنت اور دل۔ پہلی کسوٹی مین اجسام معلوم ہوتے ہین دل اس مرتبہ کو حاصل نہیں کرتا جبتک کہ کتاب اور سنت پر عمل نکرے علم پر عمل کرنا علم کا تاج ہے علم پر عمل کرنا علم کا نور ہے۔ صفائی صفائی جوہر کا جوہر۔ مغز کا مغز ہے۔ علم پر عمل کرنا دل کو تندرست اور پاک بناتا ہے۔ دل جب تندرست ہو جائے تو اعضا آپ ہی درست ہو جاتے ہیں۔ جب دل پاک ہو جائے تو اعضا آپ ہی پاک ہو جاتے ہیں۔ جب اسکو خلعت پہنائی جائے تو جسم پر بھی خلعت پہنائی جاتی ہے۔ جب مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) یعنے دل اصلاح پذیر ہو جائے تو وجود بھی اصلاح پاتا ہے۔ دل کی صحت اس بھید کی صحت سے حاصل ہوتی ہے جو آدمی اور حق عزوجل کے درمیان ہے بھید پرندہ ہے اور دل اسکا پنجرہ۔ دل پرندہ ہے اور ڈھانچہ اسکا پنجرہ۔ ڈھانچہ پرندہ ہے اور

Marfat.com

قیر اسکا پنجرہ اور وہ دل کا پنجرہ ہے جس میں ضرور داخل ہوتا ہے۔

بیالیسوین مجلس

آپنے (خدا آپسے راضی ہو) انیسوین ماہ رجب ۵۴۵ھ ہجری کو صبح کیوقت مدرسہ میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اَکْرَمَ النَّاسِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اَقْوَی النَّاسِ فَلْیَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّکُوْنَ اَغْنَی النَّاسِ فَلْیَکُنْ وَاثِقًا بِمَا فِیْ یَدِ اللّٰہِ اَوْثَقَ عَلٰی مَا فِیْ یَدِہٖ یعنے جو شخص لوگوں سے زیادہ کریم ہونا پسند کرے پس اُسے چاہیئے کہ خدا سے ڈرے اور جو لوگوں سے زیادہ قوی ہونا پسند کرے تو اُسے چاہیئے کہ اللہ پر توکل کرے اور جو لوگوں سے زیادہ غنی ہونا پسند کرے پس اُسے چاہیئے کہ اپنے ہاتھ کی ملکیت پر بھروسہ رکھنے سے جو اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے اُسپر زیادہ بھروسہ کرے جو شخص دنیا و آخرت میں عزت پسند کرتا ہے چاہیئے کہ اللہ عزوجل سے ڈرے کیونکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (اللہ کے نزدیک تمہارا زیادہ عزیز زیادہ متقی ہے) اس سے ڈرنے میں عزت ہے اور اُسکی نافرمانی میں ذلت جو اللہ عزوجل کے دین میں قوت پسند کرے چاہیئے کہ اللہ عزوجل پر توکل کرے کیونکہ توکل دلکو صحیح اور طاقتور اور مہذب اور ہدایت یافتہ بناتا ہے اور اسکو عجائبات دکھاتا ہے اپنے درہم اور دینار اور اسباب پر توکل کر یہ تجھے ضعیف و عاجز بنا دیگا۔ اور اللہ عزوجل پر توکل کر۔ وہ تجھے طاقت بخشیگا اور تیری مدد کریگا اور تجھپر مہربانی فرمائیگا اور تجھے کشائش دیگا۔ ایسے طریقہ سے جو تیرے گمان میں نہیں ہے تیرے دلکو قوی بنائیگا تجھے دنیا کے آنے اور جانے اور خلقت کے اقبال اور ادبار کی کچھ پرواہ نہ رہے گی پس اسوقت تو لوگوں سے زیادہ قوی ہوگا اور جب تونے اپنے مال اور مرتبہ اور اہل اور اسباب پر توکل کیا تو اللہ عزوجل تجھے اور ان چیزوں کے زوال کے لیے متعرض ہوا کیونکہ وہ غیور (غیرتناک) ہے ... دیکھا جانا پسند نہیں کرتا۔ اور جو شخص دنیا اور آخرت میں دولتمندی کو ... اللہ عزوجل سے ڈرے نہ اوسکے غیر سے اور اُسکے دروازے پر کھڑا ہو اور اُسکے غیر کے دروازہ سے شرم اور اُسکے غیر کی طرف دیکھنے سے اپنی آنکھوں کو (دل کی آنکھوں کو نہ جسم کی آنکھوں کو) بند کرے تو اس چیز پر جو تیرے ہاتھوں میں ہے کس طرح بھروسہ کرتا ہے حالانکہ وہ زوال کا نشانہ ...

Marfat.com

اعتماد کرنیکو ترک کرتا ہے حالانکہ وہ پائندہ دائمی ہے۔ تیرا ضداسے جاہل ہونا تجھے غیر کے اعتماد پر برانگیختہ
کرتا ہے اسپر اعتماد کرنا غنا ہے اور اُس کے غیر پر اعتماد کرنا فقر۔ اے تقوی کو چھوڑنیوالے تو دنیا و آخرت
مین عزت سے محروم ہے۔ اے خلقت اور اسباب پر توکل کرنیوالے تحقیق تو دنیا و آخرت مین اللہ عزوجل کیساتھ
قوت اور عزت پانیسے محروم ہے۔ اے اپنی ملکیت پر اعتماد کرنے والے تو دنیا و آخرت مین اللہ عزوجل کیساتھ
غنا حاصل کرنیسے محروم ہے۔ اے غلام۔ اگر تو متقی، متوکل، واثق ہونا چاہتا ہے تو صبر کو لازم پکڑ۔
وہ ہر ایک نیکی کی بنیاد ہے جب صبر کرنے میں تیری نیت درست ہوا اور تو اللہ عزوجل کی ذات سے تجھے
صبر کرے تو اُسکی جزا تیرے لیئے یہ ہوگی کہ وہ اپنی محبت تیرے دل میں داخل کریگا اور دنیا و آخرت میں تجھے
مقرب بنائیگا۔ صبر حق عزوجل کی موافقت ہے۔ اوسکی قضا اور قدر میں جو اُسکے علم مین سابق ہے اور
خلقت مین سے کوئی مٹا نہیں سکتا۔ یہ بات مومن یقین کرنیوالے کے نزدیک ثابت ہے پس وہ مقدرات پر
اپنے اختیار سے صبر کرتا ہے نہ مضطر ہو کر۔ تحقیق صبر اول قدم میں اضطرار ہے۔ اور دوسرے قدم مین
اختیار۔ تو ایمان کا کس طرح دعوی کرتا ہے حالانکہ تجھ مین صبر نہیں تو معرفت کا کس طرح دعوی کرتا ہے
حالانکہ تجھ میں رضا نہیں یہ ایسی شے ہے جو تیرے دعوے سے حاصل نہیں ہوتی۔ خاموش رہ حتی کہ تو دروازہ
کو دیکھے اور دہلیز سے سہارا لیوے اور قدر کی پاؤن اور نفع و ضرر کے پاؤن سے روندا جائے جو تیرے دل کے
جسم کو روندین نہ ڈھانچے کے جسم کو۔ اور تو اپنے مکان سے نہ ہٹے۔ گویا کہ تو مدہوش اور جسم بے روح ہے
یہ امر ایسے سکون کا محتاج ہے جسمین حرکت نہو۔ ایسی گمنامی کا محتاج ہے جسمین کرنہ ہو خلقت سے غائب
ہونے کا جسکے ہو دل اور سر اور باطن اور معنی کی جہت سے انکا حضور نہو۔ میں بہت بیان کرتا ہوں
لیکن تم [illegible] مال نہین کرتے میں بہت ہی لمبا اور چوڑا مشرح بیان کرتا ہون لیکن تم نہین سمجھتے مین
تمہیں بہت ہی دیتا ہون لیکن تم نہین لیتے۔ مین تمکو بہت نصیحت کرتا ہون لیکن تم نصیحت نہین
پکڑتے تمہارے دل بہت ہی سخت اور رب عزوجل سے بالکل ناواقف ہیں اگر تم اسکو پہچانتے اور اُسکے
دیدار پر ایمان لاتے اور موت اور اُسکے بعد کے حالات کو یاد کرتے تو تم ایسے نہو تے کیا تم نے اپنے باپ اور ماں
اور بیویوں اور اولاد وغیرہ کی موت کو مشاہدہ نہیں کیا۔ کیا تمنے اپنے بادشاہوں کے مرنیکو نہین دیکھا

Marfat.com

پس تم اُن سے کیون نصیحت نہیں پکڑتے اور دنیا کی طلب اور اسمیں ہمیشہ رہنے کی محبت کرنیسے اپنے دلون کو کیون نہیں روکتے، تم نے اپنے دلون کو تغیر کیون نہیں دیا اور کیون نہ بدلا اور نہ انمین سے خلقت کو نکالا، اللہ عزوجل نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ (تحقیق خدا کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلاتا۔ جبتک کہ وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلائین) تم کہتے ہو اور عمل نہیں کرتے۔ اور عمل کرتے ہو لیکن اخلاص نہیں لاتے عقلمند بنو اور اللہ عزوجل کے حضور میں بے ادبی نکرو دلکو تربیت کرو۔ اور تحقیق کرو سد رجوع لاؤ اور فکر کرو۔ یہ حالت جسمین تم ہو آخرت مین نہیں مفید ہو گی۔ تم اپنے نفسون پر بخیل ہو اگر انپر عنایت کرو تو انکیلئے وہ باتیں حاصل کرو جو آخرت مین انکو فائدہ دین، تم اس مین مشغول ہوتے جو زائل ہو گی اور تم دور ہو باقی ہے زائل ہوا، مال اور بیبیان اور اولاد کے جمع کرنے مین مشغول ہو۔ قریب ہے کہ تمہارا اور ان سبکا پردہ کیا جائیگا۔ دنیا کی تلاش اور خلقت پر غلبہ حاصل کرنے میں مشغول نہ رہو۔ وہ تمکو خدا سے دور ابھی ہے دنیا نہیں کرینگے تیرا دل شرک سے پلید۔ اللہ عزوجل کا شاکی، اسکو تہمت لگانے والا، اور تمام حالات مین اعتراض کرنے والا ہے پس وہ تجھے اس بات پر واقف ہو گا تجھے برا جانیگا اور اپنے نیک بندون کو انمین تیری دشمنی ڈالیگا۔ ایک بزرگ (اسپر خدا کی رحمت ہو) اپنے گھر سے نہ نکلتا تھا مگر آنکھون پر پٹی باندھے ہوئے اسکا بیٹا اسکو لیجاتا تھا۔ اس امر کی بابت اس سے پوچھا گیا اُسنے جوابدیا کہ اللہ عزوجل کے منکر کو نہ دیکھون ایک روز وہ اپنے گھر سے آنکھین کھولکر نکلا پس اسنے دیکھا اور غش کھا کر گر پڑا اللہ عزوجل کے معاملہ میں کیسی سخت غیرت تھی تو کس طرح غیر کی عبادت کرتا اور اسکا شریک بناتا ہے تو اسکی نعمتون کو کس طرح کھاتا اور اُسکی نافرمانی کرتا ہے تمہین اس امر کی کوئی خبر نہین بلکہ تم کافرون سے ملکر کھاتے ہو اور انکے ساتھ بیٹھتے ہو کیونکہ دلون مین ایمان نہیں نہ اللہ عزوجل کی عزت تو بہ اور استغفار اور اس سے حیا کرنا۔

حماقت کرنے اور اسکے حضور میں دلیری کرنے کے کپڑے اُتار ڈالو، دنیا کے حرام اور شبہ والون سے بچو، حرص و شہوت کے ساتھ اسکے مباح کو حاصل کرنیسے کنارہ کرو کیونکہ حرص اور شہوت سے انکا لینا تمہین حق عزوجل سے پھیر دیگا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ (دنیا مومن کا قید خانہ ہے) قیدی قیدخانہ میں کسطرح خوش ہوتا ہے وہ خوش نہین ہوتا لیکن اسکے چہرہ مین بشارت اور اسکے دل مین

Marfat.com

رنج ہوتا ہے۔ اسکے ظاہر مین بشاشت ہے اور باطن اور خلوت اور معنی کے لحاظ سے آفتین اسکو کاٹتی ہیں اسکے زخم اسکے کپڑون کے نیچے بند ہے ہوئے ہیں۔ اپنے زخموں کو تبسم کے قمیص سے ڈھانپتا ہے۔ اسیواسطے اللہ عزوجل فرشتوں کیساتھ اس سے فخر کرتا ہے۔ انمین سے ہر ایک اوسکی طرف اونگلیون کا اشارہ کرتا ہو۔ اللہ عزوجل کے دین اور سفر میں بہادر ہے وہ ہمیشہ اُسکے ساتھ صبر کرتا اور اُسکے مقدر کی کڑواہٹ کو گھونٹ گھونٹ کرکے پیتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس سے محبت کرتا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ (اور اللہ صبر کرنیوالون سے محبت رکھتا ہے) وہ تجھے اپنی محبت مین آزماتا ہے جسقدر تو اس کے امروں کی اطاعت کرے گا اور اُسکی منہیات سے باز رہے گا تیری محبت زیادہ ہوگی اور جس قدر تو اُسکی بلا پر صبر کریگا۔ اسکے قرب میں بڑھیگا کسی بزرگ نے (اُسپر خدا کی رحمت ہو) کہا۔ خدا اپنے حبیب کو عذاب نہیں دیتا لیکن مبتلا کرتا اور صبر دیتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے كَانَ الدُّنْيَا لَمْ تَكُنْ وَكَانَ الْاٰخِرَةَ لَمْ تَزَلْ (گویا کہ دنیا نہیں تھی اور گویا کہ آخرت ہمیشہ ہے) اے دنیا کے طالبون! اے دنیا کے محبو! میرے پاس آؤ تاکہ تمہین اُسکے عیب بتلاؤن اور حق عزوجل کے راستہ پر رہنمائی کرون۔ اور تمہین ان لوگون سے ملاؤن جو اللہ عزوجل کی ذات چاہتے ہیں۔ تم حریص ہو جو میں تمکو کہتا ہون سنو اور عمل کرو۔ اور عمل خالص کرو جب میرے کہے پر عملکرو اور عمل میں مرجاؤ تو اعلی علیئین کیطرف اُٹھائے جاؤگے۔ پس تم وہان نظر کروگے اور میرے کلام کے اصل کو وہاں دیکھوگے اور مجھے پکاروگے اور مجھپر سلام کہوگے اور جس کی طرف میں اشارہ کرتا ہون اُسکی حقیقت کو ثابت کروگے۔ اے قوم (درویشو) میری تہمت کو اپنے دلوں سے دور کرو۔ میں بازی کنندہ اور دنیا کا طالب نہیں ہون میں حق کہتا ہوں اور حق کی طرف اشارہ کرتا ہون میں اپنی تمام عمر صالحین اور نیک [illegible] اور انکی خدمت کرتا رہا ہون۔ یہ وہی ہے جو مجھے نفع پہونچاتا ہے میں تم سے اپنی نصیحت کی جو تمکو کرتا ہون اور اپنے کلام کی اُجرت نہین چاہتا۔ میرے کلام کی قیمت اُسپر عمل کرنا ہے۔ یہ ایسا کلام ہے جو خلوت اور اخلاص کی صلاحیت رکھتا ہے حیلون اور اسباب کے ختم ہونیکے وقت نفاذ ختم ہوتا ہے میری بات ایمان اور ایقان کو دیکھتی ہے نہ نفسون اور ہواؤن کو مومن پر رواج باقی نہ منافق پر۔ اے قوم (درویشو) ہوسین اور باطل آرزوئین چھوڑدو۔ اور اللہ عزوجل کے ذکر مین

Marfat.com

مشغول ہو جو تم کو مفید ہے اسکو بو بو اور جو تم کو ضرر دے اس سے خاموش رہو جب تو کلام کرنے کا ارادہ کرے تو جس بات کو تو کہنا چاہتا ہے اوس میں فکر کر اور اس میں نیک نیت پیدا کر پھر کلام کر اسیواسطے کہا گیا ہے جاہل کی زبان اسکے دل کی پیشوا ہے۔ اور عقلمند عالم کی زبان اسکے دل کی پس رو۔ تو گونگا بن اللہ عزوجل تجھسے کلام چاہے گا تو گویا کرے گا جب تجھے کسی امر کے لئے چاہے گا تو اسکے لئے بنا دیگا اسکی صحبت کامل گونگا پن ہے پس جب گونگا پن کامل ہو جائے تو اس کے ارادہ سے تکلم آتا ہے یا آخرت کے ملنے تک یہی حال رہتا ہے یہی مطلب ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کا مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ کَلَّ لِسَانُہٗ (جسنے خدا کو پہچانا اوس کی زبان کند ہوئی) اسکے ظاہر اور باطن کی زبان چیزوں میں سے کسی چیز پر اعتراض کرنے سے کند ہو جاتی ہے وہ موافقت بغیر منازعت (جھگڑنا) کے ہو جاتا ہے اسکے دل کی آنکھیں غیر کو دیکھنے سے اندھی ہو جاتی ہیں اسکا سر پھٹ جاتا۔ اسکا امر پراگندہ ہوتا اور اسکا حال متفرق ہوتا ہے وہ اپنے وجود اور دنیا و آخرت سے باہر ہو جاتا ہے اسکا نام اور رسم دور ہو جاتی ہے پھر جب وہ چاہتا ہے اسے اٹھاتا ہے گم ہونے کے بعد اسکو پیدا کرتا ہے۔ اسکو اور صورت میں واپس کرتا ہے۔ فنا کے ہاتھ سے اسکو فنا کرتا ہے پھر بقا کے ہاتھ سے اسے لوٹاتا ہے تاکہ وہ دیدار کو طلب کرے پھر اسکو لوٹاتا ہے تاکہ خلقت کو فقر سے غنا کی طرف بلائے وہ اللہ عزوجل اور اس سے ملنے کیساتھ غنی ہے۔ اللہ عزوجل سے دوری اور اسکے غیر سے غنا طلب کرنا فقر ہے غنی وہ ہے جسکا دل اللہ عزوجل کے قرب سے نعمتمند ہوا اور فقیر وہ جسنے اسکو نہ پایا۔ جو غنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ دنیا اور آخرت اور انکے درمیان کی چیزوں اور اسکے ماسوا کو کامل طور سے چھوڑ دے۔ آہستہ آہستہ اپنے دل سے چیزوں کو نکال ڈالے۔ اس [illegible] پاس موجود ہے قیدی نہ ہو یہ تھوڑا جو تمہارے پاس ہے تمہارے لئے زاد بنایا گیا ہے [illegible] میں اسکو زاد بناؤ تمکو نعمتیں اسلئے دیگئی ہیں تاکہ انکو اسکی طرف نسبت کرو اور [illegible] اسپر دلیل پکڑو اور تمکو علم اسلئے دیا گیا ہے تاکہ تم اسپر عملکرو اور اسکے نور سے ہدایت پاؤ۔ اے اللہ ہمارے دلوں کو اپنی طرف ہدایت کر۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (اور ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا۔

Marfat.com

تینتالیسوین مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) اتوار کے روز صبح کے وقت گیارہوین ماہ رجب ۵۴۵ھ ہجری کو رباط مین فرمایا۔ ای غلام اگر تو نجات چاہتا ہے تو اپنے نفس سے اللہ عزوجل کی موافقت مین سو گند دے۔ اور عبادت مین اسکو موافق بنا اور گناہ مین مخالف۔ تیرا نفس خلق کی شناخت مین حجاب ہے اور خلق خالق عزوجل کی شناخت مین پردہ ہے۔ پس جبتک تو نفس کے ساتھ ہوگا خلق کو نہ پہچانیگا اور جبتک خلق کیساتھ ہوگا حق عزوجل کو نہ پہچانیگا جبتک تو دنیا کیساتھ ہوگا آخرت کو نہ پہچانیگا اور جبتک کہ آخرت کیساتھ ہوگا آخرت کے مالک کو نہ پہچانیگا۔ مالک اور مملوک جمع نہین ہوتے جیسا کہ دنیا و آخرت نہین جمع ہوتی اور اسیطرح خالق اور مخلوق جمع نہین ہوتے۔ نفس بری کا امر کرنیوالا ہے اسکی سرشت ہی ایسی ہے پس اسکو درجہ بدرجہ سنوار تاکہ وہ قلب کے تابع ہو جائے تمام حالات مین اس سے جہاد کر اور اللہ عزوجل کے فرمودہ فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا (پس اسکو بدیوں اور نیکیوں کا الہام کیا) سے اسکے لیے حجتین نہ بنا۔ اسکو مجاہدے مین رکھ کیونکہ جب وہ گھل جائے اور فنا ہو جائے تو دل پر اعتماد کرتا ہی پھر دل سر پر اعتماد کرتا ہے۔ اور سر حق عزوجل پر متمد ہوتا ہے پس یہ سب وہان سے پہنچے ہین جب تو اسکو کامل طور سے پگھلا ڈالے تو دل کے ذریعہ پکارا جاتا ہے وہ یہ لَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا (اپنی جانون کو قتل نکرو تحقیق خدا تم پر مہربان ہے) حق عزوجل کی طرف سے یہ خطاب نفس کو کدورتون سے پاک کرنے اور اسکے شر کو مٹانے اور دل کو حق عزوجل کے ذکر اور عبادت مین فربہ کرنیکے بعد آتا ہے جب یہ اسکے لیے حاصل نہو تو کدورت اور شر کیساتھ اسکے مقرب بنانے مین طمع نکر ... مون سے پاک ہونیکے بغیر اسکو بادشاہ کا قرب کس طرح حاصل ہوگا اسکی امید کو کوتاہ کر پھر وہ جو اس سے چاہیگا وہ تیری اطاعت کریگا۔ اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعظ سے نصیحت کر جو یہ ہے۔ اِذَا اَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ وَاِذَا اَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اِسْمُكَ غَدًا (جب تو صبح کرے تو اپنے نفس سے شام کا ذکر نکر۔ اور جب تو شام کرے تو اپنے نفس سے صبح کا ذکر نکر کیونکہ تو نہین جانتا کہ کل تیرا نام کیا ہوگا) تو غیر سے اسپر زیادہ شفیق ہے مگر تو نے اسکو ضائع کر دیا پس تیرا غیر اسے

Marfat.com

کس طرح شفقت اور اسکی حفاظت کریگا۔ امید اور حرص کی قوت نے تجکو اسکے ضائع کرنے پر برانگیختہ کیا ہی امید کے کوتاہ کرنے اور حرص کے کم کرنے اور موت کو یاد کرنے اور حق عزوجل میں مراقبہ کرنے اور صدیقوں کے دموں اور کلمات سے علاج کرنے اور رات دن بے کدورت ذکر کرنے میں کوشش کر۔ اسکو کہہ تیرے لیے ہے جو تو کمائی اور تجھپر ہے جو تو کمائے۔ تیرے ساتھ کوئی عمل نہیں کریگا۔ وا اپنے عمل سے کچھ دیگا۔ عمل اور مجاہدہ ضروری ہی تیرا دوست وہ ہی جو تجکو بدی سے روکے اور تیرا دشمن ہے وہ جو تجھے گمراہ کرے۔ میں تجھے خلق کا مرید دیکھتا ہوں نہ خالق عزوجل کا نفس اور خلق کے حق کو ادا کرتا ہے اور حق عزوجل کے حق کو گراتا ہی۔ اسکی نعمتوں پر اسکے غیر کا شکریہ ادا کرتا ہی۔ یہ نعمتیں جنمیں کہ تو ہے کس نے دی ہیں۔ اسکے غیر نے تاکہ تو اسکا شکر کہے اور اسکی عبادت کرے۔ اگر تو جانتا ہی کہ جو نعمتیں تیرے پاس ہیں حق عزوجل کی طرف سے ہیں تو انکا شکر کہاں ہے اور اگر تو جانتا ہی کہ اسنے تجھے پیدا کیا ہی۔ تو اسکے امرونکی اطاعت کرنے اور اسکی منہیات سے باز رہنے اور اسکی بلا پر صبر کرنے سے اسکی عبادت کہاں ہی۔ اپنے نفس سے جہاد کر تاکہ وہ ہدایت پائے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری جہاد کیا البتہ ہم انکو اپنی راہ بتائینگے) اور فرمایا ان ینصر اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (اگر خدا کی مدد کروگے وہ تمہاری مدد کرینگے تو وہ تمہاری مدد کریگا اور تمہارے قدموں کو ثابت رکھیگا) نفس کو رخصت مدے اور اسکی اطاعت نکر البتہ تو نجات کو پائیگا۔ اسکے رد پر دمت بنس اور اسکی ہزار ہا توں کو رد کر حتی کہ مہذب اور مطمئن ہو اور قناعت کرے جب وہ تجھسے شہوات و لذات طلب کرے تو ٹال مٹول میں گذار دے اور اسے کہہ کہ تیرا وعدہ جنت ہی۔ اسکے روکنے کی تلخی پر صابر بنا تاکہ اسپر عطا نازل ہو۔ جب تونے اوسکو صبر میں لگایا اور اسنے صبر کیا تو اللہ عزوجل ... کیونکہ وہ فرماتا ہی۔ ان اللہ مع الصابرین (تحقیق خدا صبر کرنے والوں کے ...) اسکی بات کو نمان کیونکہ وہ خیر کے سوا اور کوئی امر نہیں کرتا۔ اگر تو اس سے محبت رکھتا ہے تو اسکی مخالفت میں اسکی بھتری ہی۔ اے کہ تو اپنے نفس کا بندہ بنکر حق عزوجل کو چاہنے کا دعوی کرتا ہے تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے نفس اور حق جمع نہیں ہوتے۔ دنیا اور آخرت اکھٹی نہیں ہوتی جو اپنے نفس کا تابعدار ہوا۔

Marfat.com

اس سے خدائے عزوجل کی معرفت جاتی رہی جو دنیا کا مرہون بنا۔ اس سے آخرت فوت ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔ ۔ ۔ فرمایا من احب دنیاہ اضرّ باٰخرتہ ومن احب اٰخرتہ اضر بدنیاہ (جس نے دنیا سے محبت کی آخرت کا نقصان اٹھایا اور جس نے آخرت سے محبت کی اپنے دنیا کو ضرر دیا) صبر کر جب تیرا صبر کامل ہو جائے گا تو رضا بھی کامل ہو جائیگی۔ تو فنا ہو جائیگا اور سب کچھ تیرے نزدیک پاکیزہ ہوگا۔ تمام شکر ہو جائیگا دوری نزدیکی ہو جائے گی شرک توحید بن جائیگا۔ پس تو خلقت سے ضرر و نفع اور راضی ہو کو نہ دیکھیگا بلکہ کل دروازے اور جہتیں ایک ہو جائیں گی۔ ایک جہت کے سوا تجھے کچھ معلوم نہ ہوگا یہ ایسی حالت ہے جس سے اکثر مخلوق واقف نہیں بلکہ کروڑوں میں چند ہیں اور آخر تک صرف ایک۔ اے بندہ کوشش کر کہ تو حق عزوجل کے حضور میں مر جائے کوشش کر کہ تیرا نفس بدن سے روح نکلنے کے پہلے مر جائے۔ اسکو صبر اور مخالفت سے مار۔ جلدی ہی اسکا انجام محمود ہوگا۔ تیرا صبر فنا ہو جائیگا مگر اسکی جزا فنا نہیں ہوگی۔ میں نے صبر کیا اور صبر کے انجام کو نیک پایا۔ میں مرا پھر اس نے مجھے زندہ کیا پھر ملا میں اپنے نفس سے غائب ہوا پھر اس نے غیب سے مجھے نکالا اسکے ساتھ ہلاک ہوا پھر اسکے ساتھ مالک بنا۔ اختیار اور ارادہ کے چھوڑنے میں میں نے اپنے نفس سے جہاد کیا حتیٰ کہ یہ مجھے حاصل ہو گیا۔ پس قدر مجھے چلانے لگی اور منت میری مدد کرنے لگی اور فعل حرکت دینے لگا اور غیرت مجھے بچانے لگی اور ارادہ میرا مطیع بنا اور سابقہ مجھے آگے کرتی ہے اور اللہ عزوجل مجھے بلند کرتا ہے۔ تجھ پر افسوس۔ مجھ سے بھاگتا ہے حالانکہ میں تیرا شحنہ (کوتوال) ہوں میرے پاس ٹھہر نہیں تو ہلاک ہو جائیگا۔ اے جاہل پہلے میرا حج کر پھر دوسرے درجہ کعبہ کا دروازہ ہوں۔ آ۔ تاکہ میں تجھے بتلاؤں کہ تجھے کس طرح حج کرنا چاہیے۔ میں تجھے وہ کلام سکھاؤں جس کے ساتھ تو کعبہ کے رب کو مخاطب کرے۔ جب غبار روشن ہوگا تو تم دیکھ لوگے۔ اے غلامو بیٹو مجھے لازم پکڑو۔ میں اللہ عزوجل کی طرف سے قوت دیا گیا ہوں اولیاء تم کو وہی امر کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں اور منع کرتے ہیں جس سے کہ میں منع کرتا ہوں تمہارے لیے نصیحت انکے سپرد کی گئی ہے وہ اس امانت کو ادا کرتے ہیں حکمت کے گھر میں عمل کرو تاکہ تم قدرت کے گھر تک پہنچ جاؤ۔ دنیا حکمت ہے اور آخرت قدرت

Marfat.com

حکمت آلات اوزار اور اسباب کی محتاج ہے اور قدرت انکی محتاج نہیں حق عزوجل نے ایسا اسلیے بنایا ہے تاکہ قدرت کا گھر حکمت کے گھر سے متمیز ہو جائے۔ آخرت میں سبب تکوین ہے۔ اسمیں تمہارے اعضا بولیں گے اور جو تم نے حق عزوجل کے گناہ کیے ان میں تمہیں شہادت دیں گے قیامت کے روز پردے کھلجائینگے اور اظہار ہو جائینگے تم چاہو یا نہ چاہو۔ مخلوقات میں سے کوئی دوزخ میں داخل نہ ہوگا مگر سرد دل ہو کر۔ چونکہ اسپر حجت قائم ہو گئی اپنی کتابیں اپنی سوچنے کی زبانوں سے پڑھو پھر برائیوں سے توبہ کرو اور نیکیوں پر شکر بجا لاؤ۔ گناہوں کی کتابوں کو بند اور اس کی سطروں پر توبہ کی مہر لگا دو۔ اے غلام۔ تو نے میرے ہاتھ سے اور میری صحبت پر توبہ کی جب تو میرے کہے کو نہ مانے تو تجھے کیا فائدہ ہوگا۔ تو نے صورت میں رغبت کی نہ معنی میں۔ جو کوئی میری صحبت چاہتا ہے اسے چاہیے کہ جو میں کہتا ہوں اسکو مانے اور اسپر عمل کرے جسطرح میں پھروں اسیطرح پھر جائے نہیں تو میری صحبت میں نہ رہے اس لیے کہ فائدہ سے نقصان زیادہ اٹھائیگا میں کھلا دستر خوان ہوں اور مجھے کوئی کچھ نہیں کہتا۔ دروازہ کھلا ہے اس میں کوئی داخل نہیں ہوتا۔ میں تمہارے ساتھ کیا نیکی کروں میں تمکو بہت کہتا ہوں تم میری سنتے نہیں۔ میں تمکو تمہارے فائدہ کے لیے چاہتا ہوں نہ اپنے لیے۔ میں تم سے خوف و امید نہیں رکھتا۔ میں خراب اور آباد ویرانی اور ہستی نیستی اور [illegible] اور مملوک کے درمیان کچھ فرق نہیں کرتا۔ امر تمہارے غیر کے ہاتھ میں ہے جب تیرے دنیا کی محبت اپنے دل سے نکال ڈالی تو تجھے یہ عزت ملی تیری توحید کس طرح صحیح ہو حالانکہ تیرے دل میں دنیا کی محبت ہے کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں سنا حب الدنیا رأس کل خطیئة دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے جبتک تو اسکا متعد طالب سالک ہو تو دنیا کی محبت تیرے حق میں ہر ایک گناہ کا اصل ہے پس جب تیرے دل [illegible] عزوجل کے قرب کو پالے تو تو دنیا سے تیرا مقسوم تیرا محبوب بنایا جائیگا اور تیرے غیر کا [illegible] مقسوم تجھے محبوب بنائے جائینگے حتیٰ کہ تو اسکے علم سابق کی تحقیق سے [illegible] اٹھائیگا۔ اور انکے غیر کی طرف متوجہ نہ ہوگا۔ اور تیرا دل [illegible] میں قائم ہوگا [illegible] دنیا میں [illegible] اٹھائیگا جیسے کہ جنت والے جنت میں [illegible] سے لیں گے جو حق عزوجل کی طرف آئے [illegible] محبوب ہوگا کیونکہ تو اسکے ارادے [illegible] اور اسکے اختیار سے اختیار [illegible] اسکی قدرت [illegible]

Marfat.com

گردش کریگا اور اپنے دل سے ان سبکو جو اسکے غیر ہیں نکالدے گا۔ تو دنیا و آخرت سے کنارہ کش ہوگا اور اقسام کا حاصل کرنا اور ان سے محبت کرنا اسکے لیے کرے گا نہ اپنے لیے بمنافق ریاکار اپنے عمل پر غرور کرنے والا دن کو روزہ رکہتا اور رات کو کہڑا رہتا ہے۔ اپنے کہانے اور لباس کو سخت بناتا ہی مگر باطن اور ظاہر کے اندھیرے میں ہی۔ اپنے دل سے اللہ عزوجل کی طرف ایک قدم بہی نہیں چلتا پس وہ عاملاً ناصبۃ عمل کرنے والا رنج اٹہانیوالا ہے۔ اسکا باطن صدیقین اور اولیا اور صالحین کے نزدیک جو اللہ عزوجل سے ملی ہوئی ہیں ظاہر ہے۔ آج اسکو خلقت میں سے خاص کو پہچانتے ہیں اور کل قیامت کو اسے عوام الناس کلہم پہچان لیں گے۔ جب خواص اسکو دیکہتے ہیں برا جانتے ہیں لیکن اللہ کے پردے سے پردہ کرتے ہیں۔ نفاق کیساتھ قوم کا مزاحم نہو۔ نہیں تو چہوڑا نہیں جائیگا کوئی اعتبار نہیں جبتک کہ تو زنار کو نہ توڑے اور اسلام کو نیا اور توبہ کو دل سے ثابت نکرے اور طبیعت اور ہوا اور وجود اور نفع کو اپنی طرف کہینچنے اور ضرر کو دفع کرنے کے گہر سے نہ نکلے کوئی اعتبار نہیں جبتک کہ تو نفس اور ہوا اور طبیعت کو دروازے پر چہوڑنے اور دل کو دہلیز پر رکہنے اور سر کو حجرے میں بادشاہ کے پاس چہوڑ دینے اپنے وجود کو ترک نکرے اساس یعنی بنیاد کی طرف جلدی کر۔ پس جب اسے محکم بنالے۔ تو بنا کی طرف جلدی کر۔ اساس کیا ہی دین میں فقیہ ہونا۔ دل کی فقہ زبان کی۔ دل کی فقہ تجہے حق عزوجل کا مقرب بنائیگی اور زبان کی فقہ خلق اور بادشاہوں کا مقرب دل کی فقہ تجہے حق عزوجل کے قرب کی مجلس کے وسط میں بٹہلائے گی تجہے صدر نشین اور عالی رتبہ کر دیگی اور تیرے قدم رب عزوجل کی طرف چلائے گی۔ تجہپر افسوس اپنی عمر طلب علم میں ضائع کرتا ہی اور اسپر عمل نہیں کرتا۔ تو جہالت کے قدموں پر ہوس کے پیچہے لگا ہی۔ حق عزوجل کے دشمنوں کی خدمت کرتا اور ان کو شریک گردانتا ہی۔ وہ تجہے اور انسے جنکو تو نے شریک بنایا بے نیاز ہی وہ تجہسے شریک کو قبول نہیں کرے گا۔ کیا تو نہیں جانتا اکا بندہ ہو جسکے ہاتھ میں تیری مہار ہی۔ اگر تو نجات چاہتا ہی تو اپنے دل کی مہار حق عزوجل کے ہاتھ میں سونپ اور اسپر ایسا توکل کر جیسا کہ توکل کا حق ہے اور ظاہر و باطن سے اسکی خدمت کر۔ اسے تہمت نہ لگا وہ متہم نہیں وہ تجہسے زیادہ تیری مصلحت کو پہچانتا ہے وہ جانتا ہی اور تو نہیں جانتا

Marfat.com

اسکے حضور میں خاموشی اختیار کر اور گمنامی اور چشم پوشی اور سر نیچے ڈالنا اور گونگا بن۔ یہاں تک کہ
اسکی طرف کلام کرنیکا اذن حاصل ہو۔ پس تو اسکی جانب سے کلام کریگا نہ اپنی طرف سے تیرا کلام دلی
مرضوں کی دوا ہوگی اور باطنوں کی شفا اور عقلوں کی روشنی۔ اے خدا ہمارے دلونکو نورانی کر
اور اپنی راہ دکھلا اور ہماری باطنوں کو صاف کر اور اپنا مقرب بنا وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ
حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب

چوالیسویں مجلس

آپنے (خدا آپسے راضی ہو) منگل کے روز عشا کیوقت تیرہویں ماہ رجب
ہجری کو مدرسہ میں فرمایا۔ مومن دنیا سے دور رہنے والا۔ اور زاہد آخرت سے کنارہ کش اور
عارف غیر مولیٰ سے بعید ہے۔ مومن دنیا میں قیدی ہے اگرچہ اسکے پاس رزق اور مکان بہت
ہوں۔ اسکا اہل و عیال اسکے مال اور مرتبہ سے مزے اڑاتا اور اسکے گرد خوش اور
ہیں اور وہ باطن کے قیدخانے میں ہے۔ اسکے چہرے میں بشاشت ہے اور دل میں رنج
اس نے دنیا کو پہچانا اور اسے دل سے چھوڑا اول اس نے اسکو ایک طلاق دی کیونکہ وہ
ایمان کے بدلنے سے ڈر گیا۔ پس وہ اسی حال میں تہا کہ آخرت نے اپنا دروازہ کہولدیا اور ایک
نور روشن نمودار ہوا۔ پس اسنے اسکو ایک اور طلاق دیدی پہر آخرت نے آراستہ ہوکر
اس نے تیسری طلاق دیدی۔ اور بالکل آخرت کا ہوگیا پس وہ آخرت کیساتھ تہا۔ ناگاہ حق
نور چمکا۔ پس اسنے آخرت کو بہی طلاق دیدی۔ دنیا نے اسے کہا تو نے مجھے کیوں طلاق دی
تجہسے زیادہ حسین کو دیکہا اور آخرت نے کہا مجھے کیوں طلاق دی۔ اسنے جواب دیا کہ تو
اور خدا کی غیر ہے۔ پس تجھے طلاق کیوں نہ دیتا۔ پس اسوقت اسے خدا
حاصل ہوگئی اور وہ اسکے غیر سے آزاد ہوا۔ دنیا و آخرت سے کنارہ کش
اسکی خدمت میں قائم ہوتی ہے وہ اپنے آپ کو اسکا خادم
چھوڑکر جسے اپنے بیٹوں پر ظاہر کرتی ہے۔ اسکے کاموں کے درپے ہوتی
گیا ہے کہ وہ اسکی طرف توجہ کرے بادشاہ بیگم جب کسی شخص سے محبت رکھتی ہے تو اسکی

[illegible] بادشاہ بیگم جب کسی شخص سے محبت رکھتی ہی تو اسکی طرف اپنی تحفے بڑی عورتوں اور حبشی غلاموں اور [illegible] کے ہاتھ اوسکی حفاظت اور اسپر غیرت کہا بہیجے باعث بہیجتی ہی۔ بالکل خدا کا ہوجا۔ آئندہ کل کی [illegible] فکر کر شاید آئندہ کل نہ پا سکے۔ اور اے غنی اپنی عطا پر بہروسہ نکر شاید کل تک فقیر ہوجائے کسی [illegible] شیا کے پیدا کنندہ کیساتھ جو تباہ ہونے والی شئے ہی جسکے برابر اور کوئی شئے نہیں [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا راحۃ للمؤمن من دون لقاء ربہ (مومن کیلیے سوا [illegible] اور کسی شئے سے راحت نہیں) جیسے وہ کہ تیرے اور خلق کے درمیان ہی خراب ہو اور وہ جو [illegible] کے درمیان ہی آباد ہو۔ تو وہ شئے ہرگز پورا نکریگا اسکے ہرگز پورا کرنے کو تیرا نفس جسکے [illegible] صبر کیا وہ اسکے الطاف کے تماشا دیکھے گا۔ جسنے فقر پر صبر کیا وہ غنی ہوا۔ نبوت [illegible] کردی گئی ہے اور ولایت غلاموں کو اور غریبوں کو۔ جس قدر انسان اسکے آگے ذلیل ہو [illegible] آگے تواضع کرتا ہی وہ اسے بلند رتبہ بنادیتا ہی۔ وہی عزت دینے والا [illegible] والا۔ وہی بلند کرنیوالا وہی پست کرنیوالا۔ وہی توفیق دینیوالا۔ وہی معطل کرنیوالا ہی۔

[illegible] تو ہم اسکی پہچان نہ سکتے۔ اے عملوں پر مغرور ہونے والو تم بہت جاہل ہو۔ اگر [illegible] تو تم نہ نماز پڑھ سکتے نہ روزہ رکھ سکتے نہ صبر کرسکتے۔ تم شکر کے مقام پر ہو نہ غرور کے مقام پر [illegible] اکثر اپنی عبادتوں اور عملوں پر مغرور ہیں۔ خلق سے حمد وثنا کے طالب۔ دنیا اور [illegible] کی رغبت چاہنے والے ہیں اسکا باعث یہ ہی کہ وہ نفسوں اور ہواؤں میں پہنسے ہوئے ہیں۔ دنیا نفسوں کی محبوب ہے اور آخرت دلوں کی محبوب۔ اور حق عزوجل اسرار کا محبوب۔ تمہارے دلوں میں علم مضبوطی کے [illegible] اس امر سے پہلے ہی۔ پس جسنے اس میں سے کسی کا دعوی کیا اور علم کو مضبوط نکیا تو وہ [illegible] حقیقت پر شریعت شہادت نہ دے وہ زندقہ ہے۔ کتاب اور سنت کے بازوؤں [illegible] داخل ہو اسحال میں کہ تیرا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ [illegible] اپنا مددگار اور معلم بنا۔ اپنے ہاتھ کو چھوڑدے تاکہ وہ تجھے زینت دے اور آراستہ [illegible] پیش کرے۔ آپ روحوں کے درمیان حاکم ہیں۔ مریدوں کے مربی محبوبوں کے [illegible]

Marfat.com

سالکین کے امیر اسکے درمیان حالات اور مقامات کو تقسیم کرنے والے کیونکہ اللہ عزوجل نے آپکو پیر
کیا ہے آپکو کل کا امیر بنایا ہے جب بادشاہ کی طرف سے لشکر کو خلعتیں ملتی ہیں تو اسکے امیر کے ذریعہ تقسیم
ہوتی ہیں توحید عبادت ہے اور مخلوق کو شریک بنانا عادت پس عبادت کو لازم پکڑ اور عادت کو [illegible]
جب تو عادت کو دور کرے تو عادت تجھسے دور ہوگی بدل تاکہ اللہ عزوجل اپنے پیش تجھے بدل [illegible]
عزوجل نے فرمایا ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم خدا کسی قوم کی [illegible]
جب تک کہ وہ اپنی حالت کو خود نہ بدلیں اپنے پہلے نفس اور خلق کو فنا [illegible]
میں اللہ واسطے کے بعد اسکو پر کر تاکہ تجھے ملکوتی حاصل ہو [illegible]
رات کھڑے رہنے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ دلوں کو پاک کرنے اور اسرار کو [illegible]
ہے کسی بزرگ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ روزہ اور نماز وستر خوانی پر [illegible]
اور طعام اسکے علاوہ تجھ کو یہ دونوں پہلے [illegible]
[illegible] اللہ عزوجل کا دیدار ہے پھر [illegible] اور بادشاہ [illegible]
[illegible] جب انسان کا دل حق عزوجل کے پاس [illegible] اور [illegible]
[illegible] اور سلطنت [illegible]
[illegible] کا ظاہر کرنا [illegible]
اسکا [illegible] حق عزوجل [illegible]
حکمت کی نعمتیں جاری کی ہیں جو اسکے [illegible]
دلوں کی حالت بھی ہیں جو [illegible]
حرام کھانا [illegible] دل کو مار دیتا ہے اور حلال [illegible]
اور ایک لقمہ سیاہ کر دیتا ہے [illegible]
اور ایک لقمہ تجھے دونوں میں [illegible] اور ایک [illegible]
کھانا تجھکو دنیا میں مشغول کرتا اور گناہوں [illegible]

Marfat.com

مشغول کرتا اور عبادتوں کو تیرا محبوب گرداتا ہی اور حلال کہانا تیرے دلکو مولی کا مقرب بناتا ہی یہ کہانے
پینے حق عزوجل کی معرفت کے نہیں پہچانے جاتے اور اسکی معرفت دلمیں ہی نہ کہ بدن میں۔ اسکی امداد سے
حاصل ہوتی ہی نہ خلق سے۔ اللہ عزوجل کی معرفت اسکے حکم پر عمل کرتے اور تصدیق اور صدق اور اسکو
واحد جانتے اور اسپر اعتماد کرنے اور خلق سے نکلنے کے بعد حاصل ہوتی ہی۔ تو حق عزوجل کو کسطرح پہچانیگا
حالانکہ تو سوائے کہانے اور پینے اور لباس اور نکاح کے کچھ نہیں جانتا اور پروا نہیں کرتا۔ کہ یہ کس جہ سے
حاصل ہوئی کیا تو نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ نہیں سنا من لم یبال من این مطعمہ ومشربہ
لم یبال اللہ من ای باب من ابواب النار ادخلہ (جسے اپنے کہانے اور پینے کی پروا نہیں ہوتی
کہ کہاں سے آتا ہے خدا بہی پروا نہیں کرتا کہ دوزخ کے کس دروازے سے اسکو داخل کرے) اور آپ نے
(خدا آپ سے راضی ہو) کچھہ کلام کے بعد فرمایا کہ توکسی کی پرواہ نکر اور کسی شے کا اعتبار نہ کر اور تجھے اہل سے
کوئی مجھے دور نہ کرے اور نہ تجھے خلق اسکے مقید نہ کرے۔ مگر یہ کہ تو انکی سمجھ کے موافق انسے کلام کر اور دوا
انپر صدقہ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ پر عمل کر۔ مداراۃ الناس صدقۃ (لوگوں سے مدارات کرنا
صدقہ ہی) انکو اپنے رب عزوجل کی عطا بخشش اپنی کرامت میں سے اپنے بہی کچھہ عنایت کر۔ نرمی اور لطف
سا تہہ انسے پیش آ۔ اور ان سے تواضع کر۔ تیرا خلق حق عزوجل کے خلق کی مانند ہو۔ اور تیرا فعل اسکا
امر شیخ دو ہیں۔ حکم کا شیخ اور علم کا شیخ تجھے حق عزوجل کے قرب کے دروازے پر دلالت کریگا
دو دروازے ہیں جن میں تجھے ضرور داخل ہونا ہے۔ خلق کا دروازہ اور خالق کا دروازہ دنیا کا دروازہ
اور آخرت کا دروازہ۔ ان میں سے ایک دوسرے کا تابع ہی۔ اول خلق کا دروازہ ہی پہر حق عزوجل
جبتک تو پہلے دروازے سے نہ گذرے دوسرے دروازے کو نہ دیکھیگا۔ اپنا دل دنیا سے نکال تاکہ
تو آخرت میں داخل ہو۔ حکم کے شیخ کی خدمت کر تاکہ وہ تجھے علم کے شیخ کے پاس پہنچا دے۔ خلقت
چہوڑ تاکہ تو حق عزوجل کو پہچانے یہ درجات ہیں ایک دوسرے کے بعد اور وہ دونوں ضدین ہیں جمع
نہیں ہوتیں۔ یہ چیزیں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ انکو اکہٹا کرنے کے درپے نہ ہو۔ یہ کبھی حاصل نہ
ہونگی اگر تو حق عزوجل کا گہر ہے فارغ کر۔ انکا غیر اس میں نہ چہوڑ۔ جب کہ فرشتے دائیں سلام ہی

اس گھر میں جس میں تصویر ہو داخل نہیں ہوتے تو حق عزوجل تیرے دل میں جبکہ اسکی تصویریں اور بت ہیں کس طرح داخل ہوگا۔ خدا کے سوا جو ہے وہ بت ہے۔ بتوں کو توڑ ڈال اور اس گھر کو پاک کر اسکے مالک کا عنقریب آمن [illegible] عجائبات دیکھے گا جو تو نے پہلے نہ دیکھے تھے۔ ای خدا ہمکو ان حالوں کی توفیق دے بخشے ربنا آتنا [illegible] فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (ہمیں دنیا کی نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔)

ینتالیسویں مجلس آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) صبح کے وقت سوموار [illegible] میں فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہو کہ آپ نے فرمایا [illegible] مثلہ [illegible] ہے وہ شخص جسکا اعتماد اپنی جیسی مخلوق پر ہو [illegible] ہی مخلوق میں سے ایک ہوگا جسکا اللہ عزوجل پر اعتماد ہے [illegible] عزوجل پر [illegible] العروۃ الوثقی تحقیق اس نے مضبوط رسی کو پکڑا۔ اور جس نے اپنے جیسی مخلوق پر [illegible] پانی کو مٹھی میں بند کرتا ہو جب کھولتا ہے کچھ نظر نہیں آتا۔ پھر افسوس [illegible] ایک سال یا دو سال تیری حاجتیں پوری کرینگی آخر کار [illegible] مجسم [illegible] پکڑ اور اپنی حاجتیں اسکے آگے پیش کر۔ وہ تجھے تنگ نہ ہوگا۔ اور [illegible] کبھی ملول نہ ہوگا۔ موحد توحید کی قوت سے وقت باپ آ جو [illegible] اور کسی چیز پر اطمینان رکھتا ہے حق عزوجل کے دروازے اور [illegible] خلق [illegible] اپنے درہم اور دینار پر بھروسہ رکھنے والے [illegible] نکلا [illegible] کہ تو نگر کریگا۔ ویسے ہی تیرے غیر کے [illegible] والے [illegible] نے اپنے مولی عزوجل کی عبادت [illegible] جاہل اللہ عزوجل کے لیے علم پڑھ اور اسپر عمل کر۔ وہ تجھے ادب دیگا۔ [illegible] جب مختصر علم کے پڑھنے سے فارغ ہوتا ہے علم خاص میں داخل ہوتا ہے جو قلب [illegible] دسترس پاتا ہے تو اللہ عزوجل کے دین کا بادشاہ بنجاتا ہے۔ اپنے حاکم کے اذن [illegible]

Marfat.com

اور دیتا اور روکتا ہی۔ خلقت میں بادشاہ ہوتا ہی اللہ عزوجل کے امر سے امر کرتا ہی اور اسکی نہی سے منع
اور اسکے حکم کے بموجب اسے لیتا ہی اور حکم کے بموجب اسکو دیتا ہی حکم میں خلق کے ہمراہ ہوتا ہے اور علم میں
حق عزوجل کیساتھ حکم دروازے پر دربان ہی اور علم گھر کے اندر حکم عام ہی اور علم خاص۔ عارف حق
عزوجل کے دروازے پر کہڑا ہی اسکو معرفت کا علم اور ان کی امور کی واقفیت دی گئی ہی کہ اسکے غیر کو
اطلاع نہیں اسے عطا کرنیکا حکم ہوتا ہے تو دیتا ہے اور بند رکھنے کا حکم ہوتا ہی تو بند رکھتا ہی کھانے
امر کیا جاتا ہی تو کھاتا ہی بھوکہ کے امر پر بھوکا رہتا ہی ایک پر متوجہ ہونے اور دوسرے سے روگردانی کا امر کیا
جاتا ہے۔ ایک شخص سے لینے اور دوسرے کو دینے کا امر کیا جاتا ہے منصور وہ ہی جسکی وہ مدد کرے
اور بے مدد وہ جسکو وہ بے مدد چھوڑ دے۔ اولیا تمہارے پاس آتے ہیں۔ تمہارے فائدے کے لیے
نہ اپنی حاجتوں کے لیے انکو خلقت میں سے کسی کی ضرورت نہیں۔ خلق کی رسیوں کو بل دیتے اور انکی
بنیادوں کو مضبوط کرتے اور ان پر شفقت کرتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں حق عزوجل کی طرف سے پرکھنے
والے ہیں جو چیز تم سے لیتے ہیں تمہارے لیے لیتے ہیں نہ اپنے لیے انکا شغل خلق کی خیرخواہی اور اسپہ
مداومت کرنا ہی کیونکہ جو اللہ عزوجل کی طرف سے ہو وہ دائم اور ثابت رہتا ہے اور جو اسکے غیر کیطرف سے
ہو قائم نہیں رہتا۔ علم اور ان علما کی خدمت کر جو عمل کرنے والے ہیں اور اسپر صبر کر۔ جب تو پہلے علم کی
صبر کریگا وہ ضرور تیری خدمت کرے گا۔ تیری خدمت پر صبر کرے گا جیسا کہ تو نے اسکی خدمت میں کیا
جب تو علم کی خدمت میں صبر کریگا تو تجھے دلی فقہ اور نور باطن عطا ہوگا۔ ای قوم۔ سب کام اللہ
کے سپرد کردو تم سے انکو زیادہ جانتا ہی۔ اسکی کشائش کی انتظاری کرو۔ پس تحقیق ایک ساعت سے دوسری
ساعت تک بہت فیضان ہیں۔ حق عزوجل کی خدمت کرو۔ اور اسکے دروازے کو کہولو اور خلقت
دروازے بند کردو وہ تمکو ایسے عجائبات دکہائیگا جو تمہارے خیال میں نہ تھے۔ تجھپر افسوس اگر اللہ عزوجل
خلق کے ہاتھوں پر تجھے نفع دینا چاہے تو دے گا اور اگر تجھے ضرر پہنچانا چاہے تو ویسا ہی ہوگا
وہی انکے دلوں کو تسخیر کرنے والا اور نرم بنانیوالا اور سخت بنانیوالا ہے۔ وہی زندہ کرنیوالا وہی مارنیوالا
وہی دینے والا۔ وہی لینے والا وہی روکنے والا۔ وہی عزت دینے والا۔ وہی ذلت دینے والا۔ وہی بیمار کر

Marfat.com

ی تندرستی بخشنے والا - وہی سیر کرنیوالا - وہی بہو کہا رہنے والا - وہی لباس دینے والا - وہی برہنہ رکھنے
الا - وہی احسان کرنے والا - وہی وحشت میں ڈالنے والا ہے - وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر ہے
ہی باطن سب کچھ وہی ہے نہ کوئی اور - اس کا اپنے دلمیں اعتقاد رکھ اور ظاہر کے ساتھ خلقت سے اچھی
معاشرت کر - یہی نیکوکاروں پرہیزگاروں کا شغل ہے وہ اپنے تمام حالات میں اللہ عز وجل سے ڈرتے
ہیں اور مدارات کرتے ہیں - اچھی خلق کے ساتھ کتاب اور سنت کے بموجب انکو وہ باتیں بتاتے ہیں
جو وہ اپنے دلوں سے سمجھ سکیں اور انکے بموجب انہیں امر کرتے ہیں اگر وہ قبول کریں تو اسپر انکا شکریہ
ادا کرتے ہیں اور اگر وہ ان دونوں سے باہر نکلیں تو انکے اور انکے درمیان محبت اور دوستی نہیں ہو
اللہ عز وجل کے امر اور نہی میں اُنسے وقاحت کیساتھ پیش آتے ہیں - اپنے دل کو مسجد بنا - خدا کیساتھ کسی
اور کو نہ پکار - جیسا کہ اللہ عز وجل نے فرمایا وَاَنَّ المساجد اللہ فلا تدعوا مع اللہ احدا اور تحقیق مسجدیں
اللہ کے لیے ہیں پس اُسکے ساتھ کسیکو نہ پکارو) اسوقت اس بندے کا درجہ اسلام سے ایمان تک اور ایمان
سے ایقان تک اور ایقان سے معرفت تک اور معرفت سے علم تک اور علم سے محبت تک اور محبت سے محبوبیت تک
اور طلب سے مطلوبیت تک ترقی پاتا ہے پس اسوقت وہ خود اپنی عقل پر نہیں چھوڑا جاتا - اور جب بھولے
تو یاد دلایا جاتا ہے اور جب سو جائے تو بیدار کیا جاتا ہے اور جب غافل ہو ہوشیار کیا جاتا ہے اور جب
پیٹھ دے متوجہ کیا جاتا ہے اور جب خاموش ہو گویا بنایا جاتا ہے - پس وہ ہمیشہ بیدار صاف رہتا ہے
کیونکہ اُسکے دلکا برتن صاف ہوا اور اسکے ظاہر سے اسکا باطن دیکھا جاتا ہے - اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
بیداری کا وارث ہوا - آپ کی آنکھیں سوتی تھیں اور دل نہیں سوتا تھا - آپ پیچھے سے اسیطرح دیکھتے
جیسا کہ آگے سے دیکھتے تھے - نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہکل احد یقظۃ علے قدر حالہ
بیداری اسکے حال کے بموجب ہے) آپکے بیداری تک کوئی پہونچ نہیں سکتا
شریک نہیں ہو سکتا - مگر آپکی امت کے اولیا اور ابدال آپکے بقیہ طعام و شراب سے مستفیض ہیں آپکے
مقامات کے دریاؤں سے ایک قطرہ اور آپکی کرامات کے پہاڑوں میں سے ایک ذرہ دیئے جاتے ہیں اسلیے
کہ وہ آپکے وارث - آپکا دامن پکڑنے والے - آپکے معاون آپ پر دلالت کرنیوالے - آپکے دین

Marfat.com

اور شریعت کے پھیلانے والے ہیں آپ پر اللہ کا سلام اور درود ہو اور آپکے وارثوں پر قیامت کے روز تک رحمت
ہو۔ جس نے دنیا کو دیکھا وہ چاہا اور طلب کیا اور اسی سے اسکا دل سیر ہوا۔ دنیا نے اسپر مالک بننا چاہا۔ اسنے
اسکو طلاق دیدی پھر آخرت کو طلب کیا حتی کہ پالیا اور اسکا دل آخرت سے بھی ہو گیا۔ پس وہ ڈرا کہ خدائے عزوجل
کو چھوڑ کر دونوں کا نہ رہے۔ پس اسکو بھی طلاق دی اور دنیا کے پہلو میں بٹھلا دیا۔ اور اسکا فرض ادا کیا اور حق
عزوجل کے دروازے پر پہونچا وہاں خیمہ لگا دیا اور اسکی دہلیز سے سہارا لیا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
کے مذہب کا تابعدار ہوا جنہوں نے اول ستارہ سے پھر چاند سے پھر سورج سے کنارہ کیا پھر کہا لا احب الآفلین
انی وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین میں غروب ہونے والوں
کو پسند نہیں کرتا۔ میں اپنی ذات کی طرف متوجہ ہوا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا اور وہ پاک ہے
اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ پس جب وہ دیر تک دہلیز پر لگا رہا اور اللہ عزوجل نے اسکی تلاش کی
صداقت کو دیکھ لیا تو دروازہ کھول دیا اور اسکے دل کو اندر آنے کی اجازت دی اور اس سے اسکا حال
اور جو کچھ اسپر دنیا و آخرت کی بابت گذرا تھا پوچھا حالانکہ وہ اس سے زیادہ جانتا ہے پس اسنے اپنا حال
اسکے آگے بیان کیا۔ اللہ عزوجل نے اسکو مقرب بنالیا اور اس سے انس کی باتیں کیں اور اپنی رضا کی
خلعت اسے پہنائی۔ اور اسے اپنی حکمت اور علم سے بھر دیا اور اسکی دونوں طلاق دی ہوئیں دنیا و آخرت
طلب کیا۔ اور ان دونوں کے ساتھ اسکا نئے سرے سے نکاح کر دیا اور اسکے اور ان کے دونوں کے
درمیان فیصلہ لکھ دیا اور انپر مقرر کی کہ وہ اسکو ایذا نہ دینگی اور ان دونوں کو اسکا خادم بنا دیا کہ اسکے
مقسوم پورے طور سے اسکو دیں اور ان دونوں پر اسکی محبت کا الہام کیا۔ اسکے حق میں امر پلٹ گیا۔ اسکے
واسطے مقام ربانیت [illegible] پاس ہو گیا اور وہ غیر سے علیحدہ ہو کر اسکا آزاد ہو گیا۔ اسنے اللہ عزوجل کے غیر سے
آزاد ہو کر عبادت کی۔ زمینوں میں بھی اور آسمانوں میں بھی۔ اسپر کوئی شئے مالک نہیں اور وہ سب چیزوں کا
مالک ہے تو وہ ایسا بادشاہ ہو گیا کہ سوائے اللہ عزوجل کے اسکا کوئی مالک نہیں۔ اسکے لیے اذن مطلق
سے دروازہ کھلا ہے جسپر کوئی دربان اور حاجب نہیں۔ اے غلام! تو قوم کا غلام بنجا۔ دنیا و آخرت
ہر وقت [illegible] اسکی خدمت کرتے ہیں۔ خدا کے اذن کیساتھ وہ اس دنیا سے لیتے ہیں۔ دنیا میں صورت

آخرت میں معنی عطا کرتے ہیں۔ اے خدا دنیا و آخرت میں ہماری اور ان کی جان پہچان بنا دے۔

چھیالیسویں مجلس آپ نے (رضی اللہ عنہ) رجب ۵۴۵ھ کو فرمایا

دنیا بازار ہی جلدی بند ہو جائیگا خلق کی [illegible] دروازے بند کرو اور [illegible]

کو کھولو۔ خاص اپنے لیے تو [illegible] اور حرص کے قریب کی حالت میں کسب کرنے اور [illegible]

نہ غیروں کے۔ مثلاً اہل و اولاد وغیرہ کے لیے۔ پس چاہیے کہ کسب اور نفع اور تحصیل غیر کے لیے ہو اور [illegible]

فضل کے خیالات کو طلب کرو۔ اور اپنے نفسوں کو دنیا میں اور دلوں کو آخرت میں اور اسرار کو [illegible]

الٰہی تو ہماری مراد کو جانتا ہے اور آپ نے فرمایا اولیا انبیا کے نائب ہیں جو دین [illegible]

اللہ عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا امر کرتے۔ اور نہی سے باز رکھتے ہیں [illegible]

ہیں پس کلام کرتے ہیں اور دیے جاتے ہیں پس لیتے ہیں اپنی طبیعتوں اور نفسوں کے ساتھ [illegible]

کرتے۔ حق عزوجل کے دین میں اپنی ہواؤں کو شریک نہیں بناتے۔ رسول اللہ صلی [illegible]

و افعال میں آپکی پیروی کرتے ہیں۔ انھوں نے اللہ عزوجل کے حکم [illegible]

ﷺ فانتھوا (جو رسول تمہارے پاس لائے اسکو لو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو) [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعدار ہے حتیٰ کہ آپ نے انہیں [illegible]

انکو حق عزوجل کا مقرب بنایا اسکے لیے خلق پر نائب اور معلمین اور [illegible]

کیا کہ دین مسافر اور امر مجمل ہو تمہارے شیطانوں اور تمہارے [illegible]

اے خدا میری اور سب کی توبہ قبول فرما۔ اور انکو نفاق کی ذلت اور شرک کی قید سے [illegible]

کی عبادت کر۔ اور اسکی عبادت پر حلال کمائی سے مدد لے۔ تحقیق اللہ عزوجل [illegible]

کہنے والے سے محبت رکھتا ہے اسکو دوست رکھتا ہے جو [illegible]

کہتا ہے اور عمل نہیں کرتا اس سے [illegible] جو لعاق [illegible]

کہتا ہے اور اُسے خلقت سے [illegible] دوست رکھتا ہے اور شرک کو دشمن [illegible]

رکھتا ہے جو اسکے سپرد کرے اور اسکو دشمن جانتا ہے جو اس سے مقابلہ کرے۔ محبت کی [illegible]

Marfat.com

اور عبادت کی شرط مخالفت۔ اللہ عزوجل کے حوالے کرو۔ اور دنیا و آخرت میں اسکی تدبیر پر راضی ہو۔ میں چند روز
ایک مصیبت میں مبتلا ہوا اور خدا سے اسکو دور کرنیکا سوال کیا اُسنے مجھپر اس سے زیادہ اور مصیبت بڑھا دی پس
میں حیران رہگیا ناگاہ ہاتف نے مجھے کہا کیا تو نے ابتدا ء حالت میں ہم سے نہیں کہا کہ میری حالت تسلیم کی
حالت کر۔ پس میں نے ادب کیا اور خاموش رہا۔ تجھپر افسوس۔ اللہ عزوجل کی محبت کا مدعی ہے اور اسکے
غیر سے محبت رکھتا ہے وہ صفائی ہے اور اسکا غیر کدورت پس جب تو صفائی کو اس کے غیر کی محبت سے
مکدر کریگا تو وہ تجھے کدورت میں ڈالیگا۔ تیرے ساتھ وہی کریگا جو ابراہیم خلیل اور یعقوب علیہم السلام کے
ساتھ کیا جب وہ دلی سوزش کے ساتھ اپنے بیٹوں پر مائل ہوئے۔ انکو انہیں مبتلا کیا۔ اور ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے نبیرے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف جھکے تو جبریل
علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کیا آپ ان دونوں سے محبت رکھتے ہیں۔ آپنے فرمایا ہاں۔ کہا ان میں سے
ایک کو زہر پلایا جائیگا اور دوسرا قتل ہوگا۔ پس دونوں آپکے دل سے نکلے اور آپ کا دل اللہ عزوجل
کیلیے فارغ ہوگیا اور انکی بابت آپکی خوشی رنج سے بدل گئی۔ حق عزوجل اپنے انبیا اور اولیا اور نیک بندوں کے
دلوں پر غیرت کرتا ہے۔ اے دنیا کو نفاق سے طلب کرنے والے اپنے ہاتھ کھول۔ ان میں کچھ نہ پائیگا۔ تجھپر افسوس
کمائی ترک کی اور دین کے ساتھ لوگوں کے مال کہانیکے لیے بیٹھ گیا کسب کل پیغمبروں کا پیشہ تھا۔ انہیں سے
کوئی ایسا نہیں جس کا کوئی پیشہ نہ تھا اور آخر کار انہوں نے خلق سے حق عزوجل کی اجازت کیساتھ
[illegible] دنیا اور شہوت اور ہوس کی شراب سے مست تھوڑی دیر کے بعد قبر میں تیرا خمار ٹوٹے گا۔

پینتالیسویں مجلس آپنے اخدا آپ سے راضی ہو۔ منگل کے روز ماہ شعبان ۵۴۵ھ ہجری کی پہلی
تاریخ کو مدرسہ میں فرمایا۔ علم پڑھ۔ پھر عمل کر۔ اخلاص لا۔ اپنے نفس اور خلقت سے مجرد ہو۔ وقل اللہ
ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون (اور تو کہہ اللہ ہی ہے اور انکو بیہودہ افکار میں لگا رہنے دے)
جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا فانہم عدو لی الا رب العالمین (تحقیق وہ میرے دشمن
ہیں مگر رب العالمین) خلق کو چھوڑ اور دشمن جان۔ تو انکے ضرر سے ڈرتا رہ۔ جب توحید کامل ہو جائے
اور شرک کی پلیدی تیرے دل سے نکل جائے تو انکی طرف دوڑ۔ اور ان سے مل اور جو علم تیرے پاس ہے

Marfat.com

اس سے ان کو نفع پہونچا اور انہیں رب عزوجل کے دروازے پر رہنمائی کر۔ خواص کی موت خلق اور اہل و اولاد اور اختیار سے مرجانا ہے جسکو یہ موت حاصل ہوئی اسے اللہ عزوجل کیساتھ حیات ابدی ملگئی اسکی ظاہری موت ایک لحظہ کا سکتہ۔ ایک لحظہ کی غشی۔ ایک لحظہ کی غیبت ہوتی ہے۔ خواب ہے پہر بیداری۔ اگر تو یہ موت چاہتا ہے تو معرفت اور قرب حق عزوجل کی دلیز پر خواب کرنے کو لازم پکڑ حتی کہ تجھے رحمت اور منت کا ہاتھ پکڑے اور حیات ابدی سے زندہ کرے۔ نفس اور دل اور سر کا علحدہ علحدہ طعام ہے اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انی اظل عند ربی فیطعمنی ویسقینی یعنی یطعم سری معانی یطعم روحی الروحانیۃ یغذینی بغذاء یخصنی۔ تحقیق میں اپنے خدا کے پاس ہوتا ہوں پس وہ مجھے کہانا کہلاتا ہے اور پلاتا ہے یعنے میرے سر کو معنی اور روح کو روحانیت کا طعام کہلاتا ہے۔ اور ایسی غذا کہلاتا ہے جو مجھسے مختص ہے۔ اول آپ کو مع جسم اور قلب معراج ہوا پہر جسم لوگوں کے درمیان موجود رہتا اور قالب اور سر سے معراج ہوتا رہا۔ اسی طرح آپ کے وارثوں یعنی ان لوگوں کا جنہوں نے علم اور اخلاص اور تعلیم خلق کو جمع کیا۔ حال ہے۔ اے قوم درویشوں کا بقیہ نوش کرو جس قدر انکے پیچہ میں باقی رہا ہے۔ اے علم کے مدعی عمل کے بغیر تیرے علم کی کوئی عزت نہیں اور عمل کی اخلاص کے بغیر کیونکہ وہ بے روح جسم ہے۔ تیرے اخلاص کی علامت یہ ہے کہ تو خلقت کی تعریف اور مذمت کی طرف توجہ نکرے اور انکے مالوں میں طمع نہ رکھے بلکہ تو ربوبیت کو اسکا حق دیوے اور منعم کے لیے عمل کرے نہ نعمت کے لیے۔ مالک کے لیے نہ ملک کے لیے۔ حق کے لیے نہ باطل کے لیے جو خلق کے پاس ہے وہ پوست اور جو حق کے پاس ہے وہ مغز ہے۔ پس تیرا صدق اور اخلاص اور خدا کی حضور میں ہمیشہ قائم رہنا وہ تجھے اس مغز کے روغن سے طعام کہلائیگا۔ اور تجھے مغز کے مغز اور سر کے سر سے واقف کرے گا۔ اسوقت تو اسکے غیر سے بالکل معرا ہو جائیگا۔ غیرت نہ تو ہوگا۔ دل کا معتبر ہے نہ جسم کا زہد دل کا ہے نہ جسم کا۔ اعراض باطن کا معتبر ہے نہ ظاہر کا۔ معانی کی طرف نظر چاہیے نہ مبانی اجسام کی طرف۔ حق عزوجل کے لیے نہ خلق کے لیے۔ فضیلت یہ ہے کہ تو اسکے ساتھ ہو نہ خلق کے ساتھ دنیا و آخرت سے ایسا معدوم ہو گویا دنیا و آخرت بالکل نہیں اور نہ اسکے سوا کوئی اور چیز موجود ہے

Marfat.com

اللہ عزوجل سے محبت رکھنے والوں۔ اسکی خلقت میں سے خاص لوگوں یعنی شہیدوں نے جو کفار کی تلوار سے شہید کیے گئے اپنے جسموں کی ابتلا کیوقت ناز و نعمت کو ظاہر کیا۔ پس وہ شہید جو محبت کی تلوار سے شہید ہوئے انکا کیا حال ہوگا۔ گناہوں کے باعث ابدان اور اجسام پر ویرانگی غالب آتی ہے کیا تو ان ویران گاؤں کو نہیں دیکھتا۔ جنکے باشندے گناہ ہوئے انکو ویران کر دیا۔ کیونکہ شہروں کو خراب کرتے اور بندوں کو ہلاک کرتے ہیں اسیطرح تیرا جسم ایک شہر ہے اگر تو اس میں نافرمانی کرے گا تو وہ خراب ہو جائیگا۔ اگر تو گناہ کرے گا تو پہلے تیرا جسم خراب ہوگا۔ پھر تیرے دین کا جسم۔ تو اندھا اور اپاہج اور بہرا ہو جائیگا۔ اور تیری قوت جاتی رہے گی۔ اور مختلف مرض تجکو آن گھیر لینگے۔ فقر آ جائیگا تیرے مال کے گھر کو ویران کر دے گا۔ اور تجھے دوست و دشمن کا محتاج کر دے گا۔ اے منافق تجھپر افسوس۔ حق عزوجل کو دھوکا نہ دے۔ توکل کرتا ہے اور ظاہر یہ کہتا ہے کہ خدا کے لیے کرتا ہے حالانکہ وہ خلق کے لیے ہوتا ہے تو ریا و نفاق کرتا اور انکے آگے چاپلوسی کرتا ہوا اپنے رب عزوجل کو فراموش کر دیتا ہے جلدی ہی تو دنیا سے مفلس نکالا جائیگا۔ اے باطن کے بیمار دوا کر یہ دوا نہیں ہے۔ مگر اللہ عزوجل کے نیک بندوں کے پاس۔ اُنسے دوا لے۔ اور اسکو استعمال کر۔ تجھے دائمی عافیت اور ابدی صحت حاصل ہوگی۔ تیری حقیقت اور دل اور سر اور خلوت اللہ عزوجل کے ساتھ صحیح ہو جائے گی۔ تیرے دل کی آنکھیں کھل جائینگی۔ اور اُنسے اپنے رب عزوجل کو دیکھ لیگا۔ تو ان محبوں سے ہو جائیگا جو اسکے دروازے پر کھڑے ہیں وہ اسکے غیر کو نہیں دیکھتے۔ وہ دل جسمیں کدورت ہے حق عزوجل کو کس طرح دیکھیگا اے لوگو۔ پیروی کرو نیک طریقے نکالو۔ موافق بنو۔ مخالفت نکرو۔ اطاعت کرو نافرمانی نکرو۔ مخلص بنو مشرک نہ بنو حق عزوجل کو واحد [illegible] انکے غیر سے مدد مانگو نہ اسکے غیر سے اُسی پر توکل کرو [illegible] اپنے تفویل اسکے سپرد کرو اور اسکی تدبیر پر جو تم میں کرتا ہے راضی رہو [illegible] اللہ عزوجل کا اسکے کسی کلام میں فرمودہ نہیں سنا انا جلیس من ذکرنی (میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے) اور فرمایا انا عند المنکسرۃ قلوبہم من اجلی (میں ان کے پاس ہوں جو میرے لیے دل شکستہ ہیں) اے غلام! تیرا اللہ کو یاد کرنا تیرے دل کو اسکے قریب اور تجھے اسکے قریب اسکے گھر میں داخل کر دے گا اور تو اسکا مہمان ہو جائیگا

Marfat.com

مہمان کی عزت کیجاتی ہے اور خاصکر بادشاہوں کے مہمانوں کی کبتک تو بادشاہ سے روگرداں ہوکر ملک اور ملک [illegible]
مشغول رہیگا۔ جلدی ہی تو اپنے ملک اور ملک سے جدا قریب ہی تو آخرت میں موجود ہوگا اور دیکھیگا کہ گویا دنیا
نہ تھی اور آخرت ہمیشہ سے ہے مجھے میری فقیری کے باعث نہ ہانکو۔ میں تم سے اور مشرق و مغرب
والوں سے غنی ہوں میں تمہیں تمہارے لیے چاہتا ہوں۔ تمہاری رہنمائی کو چاہتا ہوں اللہ عزوجل
کے دین میں جو بات نہیں اسکو اپنی طرف سے نہ بنا۔ دو عادل گواہوں قرآن اور حدیث کی پیروی کر
وہ تجھے اللہ عزوجل تک پہونچا دیں گے اور اگر تو نئی باتیں نکالنے والا ہو تو تیری خواہش نفس کی [illegible]
ہی بیشک تجھے دوزخ میں پہونچا دینگے۔ اور فرعون و ہامان اور انکے گروہ سے ملا دینگے تقدیر سے تجھے [illegible]
تجھے مانی نہ جائیگی تجھے تعلیم و تعلم پھر عمل۔ پھر اخلاص کے ساتھ مشغول ہونا چاہیے تجھے کچھ نہیں ہوتا اور [illegible]
اپنی سعی کو علم اور عمل کی تلاش میں لگا دنیا کی تلاش میں بہت قریب ہی تیری [illegible] مگر
نہیں لگا جو تجھے مفید ہو۔ ایک آدمی آپ کی طرف کھڑا ہوا اور وجد ظاہر کیا اور پوچھا [illegible]
تاکہ ہمارے نصیب ہو۔ فرمایا زبان سے پہلے شاہ (اللہ عزوجل) کی محبت [illegible]
[illegible]ل کرنیکے درپے ہو کیونکہ جب وہ تجھے راضی ہوگا تجھے محبت کریگا [illegible]
اللہ عزوجل کی طرف سے بے تکلیف اور مشقت تجھے رزق دیگا تمام غموں کو [illegible]
ایک غم یعنی اللہ عزوجل کا رکھ پس جب تو یہ کرے گا وہ تجھے تمام غموں سے کفایت کریگا [illegible]
رنج میں ڈالے۔ اگر تیرا غم دنیا کے لیے ہے پس تو اسکے ساتھ ہے اور اگر آخرت کے لیے ہے تو آخرت [illegible]
اگر خلق کے لیے ہے پس تو انکے ساتھ ہے اور اگر حق عزوجل کا غم ہے تو دنیا و آخرت [illegible]

اٹھتالیسویں مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) منگل کے روز عشا کے وقت [illegible]
ہجری کو مدرسہ میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا [illegible]
ویا رد اللہ بما یکفرہ لقی اللہ عزوجل وھو علیہ غضبان (جس نے [illegible]
جس سے کہ وہ محبت رکھتے ہیں اور خدا کا مقابلہ کیا ان چیزوں سے جنکو [illegible] اللہ
سے ملیگا۔ اس حال میں کہ وہ اسپر غضبناک ہوگا [illegible] آخرت [illegible]

Marfat.com

ق عزوجل کو خلق کے عوض بیچنے والو۔ اے باقی کو فانی کی عوض فروخت کرنیوالو، نبوت کے کلام کو سنو تمہاری تجارت خسارہ مند ہے اور تمہاری راس المال کو ضائع کرنے والی ہے۔ افسوس ہے تم اللہ عزوجل کی دشمنی اور غضب کا نشانہ بنتے ہو کیونکہ جو لوگوں کے آگے اس زینت سے متزین ہوتا ہے جو اس میں باقی نہیں جاتی۔ اللہ عزوجل اسکو دشمن جانتا ہے۔ اپنے ظاہر کو شرعی آداب اور باطن کو اس میں سے خلقت کو نکال دینے سے مزین کر انکے دروازے بند کر دے۔ انکو فانی خیال کر گویا کہ وہ پیدا نہیں ہوئے ان سے ضرر اور نفع کی امید نہ رکھ۔ تو جسم کی زینت میں مشغول ہے اور تو نے دل کی زینت کو ترک کر دیا ہے دل کی زینت توحید اور اخلاص اور اللہ عزوجل پر اعتماد کرنے اور اسکا ذکر کرنے اور اسکے غیر کو فراموش کرنے سے حاصل ہوتی ہے جضرت عیسیٰ علیہ السلام سے روایت ہے آپنے فرمایا عمل صالح وہ ہے جس پر لوگوں کی ثنا کی امید نہ رکھی جاوے۔ اے آخرت کی نسبت نادان اور بے وقوف اور دنیا کی نسبت عقلمند۔ یہ عمل تمکو فائدہ بخش نہیں۔ ایمان کو حاصل کرنے میں کوشش کر تحقیق تجھے ایمان حاصل ہو جائیگا۔ توبہ کر اور عذر لا۔ اور نادم ہو۔ اور رخساروں پر آنکھوں سے آنسو بہا کیونکہ اللہ عزوجل کے خوف سے رونا گناہوں کی آگین اور اللہ عزوجل کی غضب کی آگ کو بجھا دیتا ہے جب تو ویسے نرم کرے تو سچی توبہ کا نور چہرے پر چمکیگا۔ اے غلام اپنے سر کو نگاہ رکھنے میں جہانتک تیری طاقت ہو کوشش کر۔ اگر خدا کی طرف سے غلبہ ہو تو پھر تو معذور ہے۔ محبت پردے اور ستر کی دیواروں، حیا کی دیواروں اور خوف کی دیواروں اور رویت خلق کی دیواروں کو ویران کر دیتی ہے۔ تکلف کو اسکے نکال ڈالنے کا کام ہے اور مکلف اسکے قریب نہیں سے سرمہ ڈالا گیا ہے کیونکہ یہ نفسی ہے یہ قلبی۔ یہ خلقی۔ اور ربانی ہے۔ کوشش کر تاکہ تو خدا بغیر کچھ نہ دیکھے۔ کوشش کر کہ تو ضرر کو دفع کرنے اور نفع کو اپنی طرف سے کھینچنے میں حرکت نہ کرے جب تو یہ کریگا تو حق تعالیٰ تجھ کو تیرے نفس پر نہیں چھوڑیگا۔ بلکہ تیری خدمت کرے اور تجھ سے ایذا کو دفع کرے۔ اسکے ساتھ ایسا ہو جیسا کہ میت غسل دینے والے کے ہاتھ میں اور جیسے کہ اصحاب کہف جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ خلاصہ یہ کہ بلا وجود اور اختیار اور تدبیر اسکے ساتھ ہو لے۔ قضا و قدر کے بوجھوں کے نازل ہونے کے وقت اسکے حضور میں ایمان اور نفس کے قدم کھڑا ہوا۔ ایمان قدر کے ساتھ کھڑا اور ثابت رہتا ہے۔ اور نفاق بہا لیجاتا ہے۔ منافق کا یہ حال ہے کہ جسقدر زمانہ گذرتا ہے اسکا وجود لاغر ہوتا ہے اور اسکا نفس اور ہوا اور طبع فربہ اور اسکے سر اور قلب کی آنکھیں اندھی

ہوتی ہیں۔ اسکے گھر کا دروازہ آباد اور گھر کا اندر ویران ہی۔ اسکا حق عزوجل کو یاد کرنا زبانی ہی نہ دلی اسکا غضب ہی نفس کے لیے نہ اللہ عزوجل کے لیے اور مومن اسکے برخلاف ہی اسکا اللہ عزوجل کو یاد کرنا دل اور زبان دونوں سے ہی اور اکثر دفعہ اسکا دل ذکر کرتا اور زبان خاموش ہوتی ہی وہ اللہ عزوجل اور اسکے رسول کے لیے غضب میں آتا ہی نہ اپنے نفس اور ہوا اور طبیعت اور دنیا کے لیے اسکا کوئی حسد نہیں کرتا اور وہ کسی پر حسد کرتا ہی اور صاحبان بخت سے بخت کی بابت نزاع نہیں کرتا۔ اے غلام اگر کسی بخت مند سے جھگڑا کریگا بچا وہ سلامت رہے گا اور بلند ہوگا اور تو ہلاک۔ پست اور ذلیل و خوار ہو جائیگا تو جھگڑے سے اسکا بہرہ کس طرح بدل سکتا ہی حالانکہ وہ خدائی علم کے رو سے اسکے لیے سابق ہے۔ جب تو حق عزوجل کا اسکے علم سابق میں تجھ میں ہو گیا اور کسی میں بمنازع ہوا تو اسکی آنکھوں میں حقیر ہوگا اور تیرا علم کچھ فائدہ نہ دیگا جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ عمل کرنے والے رنج اٹھانے والے۔ اب اللہ عزوجل کے آگے توبہ کر معصوم وانا اور اس بلا کے باعث جو تجھپر نازل ہوئی خدا کی طرف قصد کرنیسے نہیں رکتا خدا سے اسکے دور کرنے کی زاری کر اور ناامید مت ہو کیونکہ ہر ایک ساعت میں کشائش ہے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ وہ ہر روز نئی شان میں ہو ایک قوم سے دوسری قوم کی طرف نقل کرتا ہے۔ اسکے ساتھ صبر کر اور اسکی تقدیر پر راضی رہو کیونکہ لَا تَدْرِي لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ أَمْرًا کیونکہ تو نہیں جانتا شاید کہ خدا اسکے بعد کوئی اور امر پیدا کرے جب تو صبر کرے تجھسے بلا خفیف کیجائے گی اور وہ تیرے لیے ایک ایسا امر پیدا کریگا جس سے وہ اور تو ہی محبت رکھتا ہی اور جب تو جزع کرے اور اعتراض کرے تو بلا تجھپر ثقیل ہوگی اور تیرے اعتراض کے باعث عذاب زیادہ ہوگا۔ اللہ عزوجل پر تمہارا اعتراض کرنے اور اسکے ساتھ جھگڑنا تمہارے نفسوں اور ہواؤں اور اغراض کے ساتھ ہونا اور دنیا سے محبت کرنا

حرص کرنا ہے۔ اے قوم اگر دنیا کی ضرورت ہو تو چاہیئے کہ تمہارے نفس دنیا کے دروازے پر اور دل آخرت کے دروازے پر اور اسرار مولی کے دروازے ہوں یہانتک کہ نفس قلب ہو جائے اور جو دل نے ذائقہ لیا ہی وہ بھی لے اور قلب سر ہو جائے اور جو سر نے ذائقہ لیا ہے وہ بھی لے اور اسمیں فنا ہو جائے نہ ذائقہ کرے اور نہ ذائقہ دیا جائے پھر وہ اسکو اپنے لیے زندہ کرے نہ غیر کے لیے۔ پس اسوقت وہ ایسا ہو جاتا ہے

ہر ایک درہم ہزار مثقال کے برابر ہوگا اور پہاڑ سے سونا بنایا جائیگا یہی غایت کلیہ اصلیہ ہمیشہ باقی رہنے والی [illegible] ہوا سکے لیے جسنے میری کہی کو پہچانا اور اسپر ایمان لایا بشارت ہو اوسکے لیے جسنے اُسپر عمل کیا اور خالص [illegible] بشارت ہو اُسکے لیے جسنے عمل کو [illegible] میں لیا اور ہمنے اسکو معمول لرکا مقرب بنایا۔ اے غلام جب تو مر جائے [illegible] اور پہچانے تو تجھے اپنے داہنے اور بائیں دیکھے گا کہ میں تیرا بوجھ اٹھاتا ہوں اور تجھسے خبر کو دفع [illegible] اور تیری بیے سوال کرتا ہوں تو کب تک خلق کیساتھ مشترک اور انپر توکل کرنیوالا رہیگا تجھے جاننا واجب [illegible] کوئی تجھکو ضرر اور نفع نہیں پہنچا سکتا۔ خواہ فقیر یا غنی ہو یا عزیز ہو یا ذلیل اللہ عز وجل کو لازم [illegible] اور [illegible] کسب اور اپنی طاقت اور قوت پر توکل نکر۔ اللہ عز وجل کے فضل پر توکل کر اسپر توکل کرنے [illegible] کسب کرنے پر قادر بنایا۔ اور اسکو تیری قسمت کیا جب تو یہ کریگا تو تجھے اپنے پاس کریگا اور تجھے [illegible] اور رسائی کے عجائبات دکھلائیگا تیرے دلکو اپنے ساتھ ملائیگا پھر اپنے ساتھ ملانیکے بعد اسکو [illegible] پہلے دن یاد دلائیگا جسطرح کہ جنت والے جنت میں دنیا کے دنوں کو یاد کرینگے جب تو عیب کا جالہ [illegible] تو مصیبت اٹھائیگا جبھی عادت کا خلاف کرے تو تیرے لیے عادت کا خلاف کیا جائیگا جسنے خدمت [illegible] اللہ تعالیٰ کی مطیع ہوا جس نے عزت کی معزز ہوا جسنے قریب ہونا چاہا مقرب بنایا گیا جسنے تو [illegible] جسنے احسان کیا۔ اُسپر احسان کیا گیا۔ جسنے اچھا لوب کیا مقرب بنایا گیا نیک ادب تجھکو مقرر [illegible] تجھے بعید کرتی ہے نیک ادب اللہ کی عبادت ہے اور برا ادب اس کا گناہ ہے اے قوم [illegible] اور انکا حساب لینے میں دیر نکرو آخرت سے پہلے دنیا میں اپنے نفسوں کے لیے [illegible] اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے آپ نے فرمایا ان اللہ عز وجل یستحیی ان یحاسب المتو[illegible] فی الدنیا یعنی تحقیق اللہ عز وجل شرم کرتا ہے کہ اپنے نیک پرہیزگار بندوں کا دنیا [illegible] پرہیزگاری اختیار کر نہیں تو خواری تجھے لازم ہوگی دنیا کے تصرفات میں پرہیزگاری [illegible] دنیا اور آخرت میں افسوس در افسوس جاتی رہیگی دنیا آگ کا گھر ہے اور درہم غم کا گھر خصوصا [illegible] حرام کی وجہ سے کمائے اور حرام کی وجہ میں انکو خرچ کرے یہ جو میں کہتا ہوں [illegible] ہو جائیگا۔ آج تو اندھا اور بہرہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبلت النفس

Marfat.com

یعنی ویصم چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرا بنا دیتی ہے دنیا سے اپنے دل کو پرہیز کر اور اس سے ہوشیار رہ اور جیسا ارشاد [illegible]
تاکہ اللہ عزوجل تجھے لباس پہنائے اور کھلائے پلائے اپنا ظاہر و باطن اسکی سپرد کر اور کوئی تدبیر نہ کر بلکہ [illegible]
اور ہمیشہ نیک کام میں لگا رہ کیونکہ دنیا عمل کا گھر ہے اور آخرت اجر کا گھر [illegible]
جنہیں اکثر ہے لیکن ان میں سے بہت کم اور نادر ہیں جنکو وہ دنیا [illegible]
رحم کرتا ہے اور آخرت کے آنے سے پہلے انکی راحت میں جلدی کرتا ہے [illegible]
آرام و نعمت ہے کیونکہ تمام حالات اور مقامات میں فرض ساقط نہیں ہوتا [illegible]
اور احاد کا بہرہ ہے جو نہایت ہی نادر ہیں ای غلام زہد کر اور اسکی [illegible]
پائیگا اور اگر تیرے لیے دنیا سے کچھ مقسوم ہوگا وہ ضرور تجھے مل جائیگا [illegible]
معزز اور مکرم اور سخی ہوگا آبادیگا اپنے نفس اور [illegible]
سے پردہ میں [illegible] مومن اپنے نفس کیساتھ نہیں [illegible]
جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ اللہ عزوجل کی عبادت پر قادر ہوا [illegible]
[illegible] میں ثابت و قائم رہیں شرع کے بموجب [illegible] ولی اللہ عزوجل [illegible]
کہا جاتا ہے اور ابدال جو کہ قطب کا وزیر ہے [illegible] اور قطب [illegible]
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا سے او تصرف کی طرف سے [illegible] امت میں آپ کا غلام [illegible]
نائب اور خلیفہ ہے وہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے اللہ عزوجل کا خلیفہ [illegible]
مسلمانوں کا امام انکا پیشوا و ظاہری خلیفہ ہو کر کسی مسلمان کو اسکی متابعت اور اطاعت کا [illegible]
نہیں اور روایت ہے کہ مسلمانوں کا امام جبکہ عادل ہو وہ زمانہ کا [illegible]
ہے حالانکہ تحقیق تمہیں موکل ہیں جو تمہارے افعال [illegible]
نہیں مگر قیامت کے روز ان فرشتوں کے ساتھ جو دنیا میں اسپر موکل تھے اسکی نیکیوں اور بدیوں کو
لکھتے تھے لائے جائینگے اور ان کے پاس نامۂ اعمال [illegible]
تک ہوگا ان میں اسکی نیکیوں اور بدیوں اور جو کچھ اس [illegible]

پڑہنے کی تکلیف دی جائیگی انکو پڑہے گا۔ اگرچہ دنیا میں وہ پڑہ نہیں سکتا تھا کیونکہ دنیا دار حکمت ہی اور دار قدرت ہے۔ وہاں اسباب اور آلات کی محتاج ہے۔ آخرت انمیں سے کسی کی محتاج نہیں۔ اگر تم میں سے کوئی جو کچھ صحیفہ میں لکھا ہوا ہی اس کا منکر ہوگا تو اسکے اعضا بول اٹھینگے۔ ہر ایک عضو علیحدہ علیحدہ ان سب امور کو بیان کردیگا۔ جو دنیا میں اسکے ساتھ کئے گئے تحقیق تم بڑے کام کے لیے پیدا کیے گئے ہو لیکن تمہیں اسکی کو خبر نہیں۔ اللہ عزوجل نے فرمایا افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً وانکم الینا لاترجعون (کیا تمہارا خیال ہے کہ تم بے فائدہ پیدا کئے گئے ہو اور تم ہماری طرف نہ پھروگے)۔

انچاسویں مجلس آپنے (خدا آپسے راضی ہو) جمعہ کے روز گیارہویں ماہ شعبان ۵۴۵ھ ہجری کو مدرسہ میں فرمایا۔ حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے پاس کسی روز کوئی کچھ کھانا مانگنے کے لیے آیا۔ آپکے پاس اسوقت کچھ موجود نہ تھا مگر دس انڈے۔ آپنے لونڈی کو حکم دیا کہ سایل کو دیدے۔ اسنے نو دیئے ایک چھپا لیا۔ جب غروب شمس کا وقت ہوا تو ایک شخص نے آکر دروازہ پر دستک دی اور کہا کہ یہ پٹارا مجھسے لیلو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے باہر نکلکر اس سے لیلیا دیکھتے ہیں کہ اسمیں انڈے ہیں آپنے شمار کیا تو نوے انڈے نکلے۔ آپنے لونڈی سے کہا کہ ایک انڈا کہاں ہے تونے سایل کو کتنے دیئے تھے۔ اسنے عرض کی کہ نو۔ اور ایک آپکے روزہ افطار کرنیکے لیے رکھ لیا تھا۔ فرمایا تونے دس کا نقصان پہنچایا۔ وہ اپنے رب عزوجل کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا کرتے تھے اور وہ قرآن وحدیث کے فرمودہ کو مانتے اور اسکی تصدیق کیا کرتے تھے وہ اپنی حرکتوں اور سکون اور لینے دینے میں قرآن کے مخالف نہ تھے۔ انہوں نے اپنے رب عزوجل سے معاملہ کیا اور اسمیں فائدہ اٹھایا اور اسکو لازم پکڑ لیا۔ اسکا دروازہ کھٹکھٹایا اسمیں داخل ہوگئے اسکے غیر کے دروازے کو بند پایا۔ اور سے چھوڑ دیا۔ غیر ہیں ملت موافق بنے نہ غیر کے موافق۔ بغض نہیں جسکو وہ مبغوض جانتا ہی اور حب میں جسکو وہ محبوب جانتا ہے مطابق۔ انہیں کو اسیواسطے کسی بزرگ کا قول ہے خلق میں خدائے عزوجل کا موافق ہو۔ اور اللہ عزوجل میں خلق کا موافق نہ ہو۔ جس نے اس سے پیوند توڑا وہ بدحال ہوا جسنے اس سے پیوند کیا نیک حال ہوا اور اللہ عزوجل کی جانب سے یہ سچے ہیں اپنے نفسوں اور غیر پر اس سے مدد لیتے ہیں اسکی راہ میں کسی ملامت کنندہ کی

تیز نہیں کرتی۔ اسکی حدود اور شرع کو قائم رکھنے میں کسی سے نہیں ڈرتے آئی غلام با ہر حرص جیسے
رہو اور تجھے مضر ہے چھوڑ۔ اولیاء کے قولوں اور فعلوں میں۔ انکی اطاعت کر۔ صرف جھوٹے دعوے سے ان درجہ
تک نہ پہنچا جن تک وہ پہونچے طلب نکر بلا پر صبر کر جیسا کہ انہوں نے کیا تاکہ تو ان درجات کو حاصل کرے اگر بلا نہ ہوتی تو
تمام لوگ عابد و زاہد بنجاتے لیکن انپر بلائیں آتی ہیں وہ انپر صبر نہیں کر سکتے۔ پس اپنے رب عزوجل کے دروازے
باب میں رہتے یا بخ ب میں صبر نہیں۔ اسکو عطا نہیں۔ جب تجھ میں صبر اور رضا نہو تو یہ حق عزوجل کی
عبودیت سے تیرے نکلنے کا سبب ہے۔ اللہ تعالی نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا من لم یرض بقضائی و لم یصبر
علے بلائی فلیتخذ الہا سوائی یعنی جو میری قضا پر راضی نہو اور اپنے میری بلا پر صبر نکیا تو اسے چاہیے
کہ میرے سوا اور معبود بنا لے صرف اسی پر قناعت کرو اور مقدار ضرور ہو مولا ہے تمہارے لیے مفید
ہو یا مضر۔ اسلام کو ثابت کرو تاکہ ایمان کو پاؤ پھر ایمان کو ثابت کرو تاکہ ایقان کو پاؤ۔ پس اسوقت تم
وہ چیزیں دیکھو گے جو تم نے یقین سے پہلے دیکھی نتھیں۔ تمہیں چیزیں دل کو انکی اصلی صورت پر دکھایگا
تمہارے لیے خبر معاینہ ہوجائیگی یقین دل کو حق عزوجل پر واقف کریگا اور اسکی طرف اسے چیزیں
دکھائیگا جب قلب اللہ عزوجل کے دروازے پر قائم ہو تو کرامت کا ہاتھ اسکی طرف نکلتا ہے اور اسپر اکرام
کرتا ہے پس وہ مکرم۔ مؤثر یعنی ایثار کرنیوالا ہو جاتا ہے۔ خلق پر کرم کرتا ہے اور ان سے کچھ نہیں لیتا
کرتا قلب صحیح جو اللہ عزوجل کیلئے صلاحیت رکھے کریم ہے اور دوسرے جو کہ ... صاف ہو کر ... کیونکر
نہو حالانکہ انپر اکرم الاکرمین سخیوں کے سخی یعنے خدا نے کرم کیا ہے۔ اے قوم حق عزوجل ... اطاعت
کرم اور سخاوت کو لازم پکڑو۔ اور اسکے گناہ میں جو نعمت معصیت میں صرف ہو وہ زوال پذیر ...
میں اطاعت کو لازم پکڑنے کے ساتھ مشغول رہو یہانتک کہ تم اسکا قرب ...
اس سے اور اسکے ساتھ ہونگے نہ اسکے غیر سے اور اسکے غیر کیساتھ اسوقت تمہارا ...
حق سے ہوگا اسی وجہ سے جو تم نہیں جانتے اور نہ سمجھتے ہو نفس ... جب ... اہل ہو جاتا
ہے تو حجاب اٹھا دیا جاتا ہے اسیواسطے ابو یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے ... رب ...
پس اس سے پوچھا۔ اے بارخدایا تجھ تک پہونچنے کا راستہ کیا ہے ... اپنے ...

Marfat.com

یعنی اپنے نفس کو چھوڑ اور آپ سے آپ اس طرح نکلا جیسے کہ سانپ اپنی کینچلی سے نکلتا ہے اللہ عزوجل نے نفس پر منحصر کیا ہے نہ اسکے غیر پر اور اسکے ترک کرنیکا حکم کیا ہے اسلیے کہ دنیا اور جو کچھ اسمیں ہے اور جو کچھ حق عزوجل کے علاوہ ہے نفس کا تابع ہے دنیا اسکے لیے اور اسکی محبوب ہے اور آخرت بھی اسکے لیے ہے اللہ عزوجل نے فرمایا وفیہا ما تشتہیہ الانفس وتلذ الاعین اور جنت میں وہ چیزیں ہیں جنکی نفس خواہش کرتے ہیں اور آنکھیں مزے لیتی ہیں۔ اور آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) کچھ کلام کے بعد فرمایا دن کو خلق اور عیال کی مصلحتوں میں رہا ہیں اور رات کو رب عزوجل کی خدمت اور اسکے ساتھ خلوت میں رہا یہی بادشاہوں کا حال ہے کہ دن بھر سارا دن غلاموں اور ملازموں اور لوگوں کی حاجتیں پوری کرنے میں رہتے ہیں جب رات ہوتی ہے تو اپنے وزیروں اور خواص سے خلوت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ تمکو بخشے جو میں کہتا ہوں دل کے کانوں سے سنو اور یاد کرو اور اسپر عمل کرو میں نہیں بولتا مگر حق کیطرف سے میں نہیں بولتا مگر حق عزوجل کے طریقہ کی صفت اسکو بیان کرتا ہوں تاکہ تم اسپر چلو میں تم سے اسی پر قناعت نہیں کرتا کہ مجھے کہو احسنت تو نے کیا اچھا بیان فرمایا بلکہ دل کی زبان سے کہو احسنت اور جو میں کہتا ہوں اسپر عمل کرو اور عمل خالص کرو کہ جب میں تم سے یہ کہوں تو تمکو کہوں احسنتم تم نے اچھا کیا تو کبتک اپنے نفس اور دنیا اور آخرت اور خلق اور حق عزوجل کے غیر پر مشغول ہوگا خلق تیرے نفس کا حجاب ہے نفس تیرے دل کا حجاب اور دل سر کا حجاب ہے پس جبتک تو خلق کیساتھ ہے اپنے نفس کو نہ دیکھے گا اور اگر تو نے انکو چھوڑ دیا تو اسے دیکھیگا دیکھیگا [illegible] اسکو اطاعت حتی کہ وہ رب عزوجل کیطرف اطمینان کرے اور وعدوں پر مطمئن رہے اور اسکی وعید سے ڈرے اسکے امر کی اطاعت کرے اور اسکی نہی سے باز رہے اور [illegible] اسوقت [illegible] اور سر کا حجاب [illegible] ہوجائیگا اور جسکو پہلے نہیں دیکھتے تھے [illegible] اپنے رب عزوجل کو [illegible] اور اس سے پناہ لیں گے اور اسکے سوا کسی شے کے ساتھ نہ ٹھہرے عارف کسی شے کیساتھ [illegible] اپنے رب عزوجل سے جو اسکا [illegible] اور رب عزوجل کے علم کے دار [illegible] جو کی طرف اسکو بلند لیجاتی ہیں

Marfat.com

پھر زلیخون کی نظر مین اسکو گراتی ہیں اور وہ غائب بیہوش ہے۔ اوسے شعور نہین ۔ پھر وہ بیہوش ہوکر حق عز وجل کے غیر سے نہ سنتا ہے اور نہ اسکو دیکھتا ہے وہ اوسکے حضور مین مردہ ہے وہ جب چاہتا ہے اسکو اوٹھاتا ہے جب ارادہ کرتا ہے اسکو وجود مین لاتا ہے وہ ہمیشہ قرب کے خیمون مین ہین جب حکم کی نوبت آتی ہے تو صحن مین ہوجاتی ہیں جب خروج کی نوبت آتی ہے دروازے پر کھڑے ہوکر خلق سے معاملات میں پیغمبر اور حق عز وجل کے بیچ مین واسطے ہوجاتے ہین انکے حالات اسیطرح کے ہیں لیکن بعضے حالات پوشیدہ رکھنے کے قابل ہوتے ہین۔ ای قوم یہ کیا چیز ہے تم ہوس ہو زمانے کو بیفائدہ ضائع کر رہے ہو اللہ عز وجل کیلئے صبر کرو۔ دنیا اور آخرت میں خیر حاصل کروگے۔ اگر تو اپنا اسلام ثابت کرنا چاہتا ہے تو اسے سلام کی تابعداری کو لازم پکڑ۔ اور اگر اللہ عز وجل کا قرب چاہتا ہے تو اسکی قدر اور قوت کے سامنے مردہ ہوکر پڑا رہ چون و چرا نکر پس تجکو قرب حاصل ہو جائیگا۔ کسی چیز کا ارادہ نکر وہ ٹھیک نہیں اللہ عز وجل نے فرمایا وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ اور تم نہین چاہتے مگر جب خدا چاہے۔ جب تجھے اسکے ارادے پر اطلاع نہین تو کوئی ارادہ نکر اوسکے افعال مین منازعت نکر جب وہ تیرے اسباب اور مال اور عافیت اور اولاد اور تیری عزت میں خلل ڈالے تو اسکی قدر اور ارادے اور تبدیل کے سامنے خندان رہ۔ اگر تو اسکا قرب اور اسکے ساتھ صفائی چاہتا ہے تو یہی اختیار کر۔ اگر تو اپنے دل کو دنیا میں رکھکر اوسکے پاس پہنچانا چاہتا ہے تو اپنے غم کو چھپا اور خوشی کو ظاہر کر لوگون سے ملنا چاہے خلق سے پیش آ۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْمُؤْمِنُ بِشْرُهٗ فِیْ وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِیْ قَلْبِهٖ مومن کا چہرہ خوش رہتا ہے اور دل غمگین کسی کے پاس شکایت نکر کیونکہ اگر تو نے اللہ عز وجل کی شکایت کی تو اسکے نزدیک ذلیل ہوگا۔ اور باوجود اسکے جس امر کی تو شکایت کی اسمین ہمیشہ مبتلا رہیگا اور اپنے کسی عمل پر غرور نکر کیونکہ غرور عمل کو ناس کر

جس نے اللہ عز وجل کی توفیق پر خیال کیا وہ اپنے کسی عمل پر مغرور نہیں ہوتا ۔ ۔ ۔ وہ اپنی رحمت تیرے لیے خاص کریگا اور اپنے تک پہونچنے کے اسباب تیرے لیے مہیا کریگا ۔ ۔ ۔ اوسکی طرف کس طرح کرسکتا ہے حالانکہ تو اپنے اقوال و افعال میں تمام خلق سے شکایت ۔ ۔ ۔ خالف ہے حق عز وجل کی راہ بالکل صدق ہے ۔ ۔ ۔ اسکے لیے صدق اور کذب ۔ ۔ ۔

Marfat.com

ان کے فعل تمہارے فعلوں سے زیادہ ہیں وہ خلق یعنی اللہ عزوجل کے نائب اور خلیفہ ہیں اسکی زمین اور اسکے
رئیس اور شہر میں وہ اسکے اور اسکے خواص ہیں۔ اسکی مثال تجھسے ہیں انکو کوئی دعوت نہیں اپنے نفس و خلق
کیساتھ الکامزاحم نہ ہو۔ یہ شے عزلت اور آرزو اور یہی فائدہ قیل و قال سے حاصل نہیں ہوتی۔ اے خدا
ہمیں صادقین میں سے بنا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ہمیں دنیا
میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا اور آپ نے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا انکے
حالات سے صرف نام اور ان جیسا لباس پہننے اور انکی سی گفتگو سے قناعت کر فعلوں میں انکی مخالفت
کرنا تمہیں مفید نہیں۔ تو کدورت ہے بے صفا۔ خلق ہے بے خالق۔ دنیا ہے بے آخرت۔ باطل ہے
بے حقیقت۔ ظاہر ہے بے باطن۔ قول ہے بے عمل۔ عمل ہے بے اخلاص۔ اخلاص ہے بے طریق سنت۔
تحقیق اللہ عزوجل بے عمل قول۔ بے اخلاص عمل قبول نہیں کرتا۔ خلاصہ یہ کہ جو امر قرآن اور نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہو اسے قبول نہیں فرماتا اور بغیر اسکے دعویٰ بے دلیل ہے یقینا قبول نہوگا۔ ا
ہو ہو کے کیساتھ تجکو خلق کی قبولیت حاصل ہو جائے تو کیا ہوا۔ حق عزوجل کی قبولیت تجکو حاصل نہیں وہ
دلونکے اسرار جانتا ہے لیکن تجکو کہ یہ کہنے والا بڑا آتا ہے تحقیق اللہ عزوجل تیرے دلکو دیکھتا ہے نہ صورت کو
اسکو دیکھتا ہے جو کپڑوں اور ہڈیوں اور چمڑے سے درست ہے۔ تیری خلوت کو دیکھتا ہے نہ جلوت کو۔
کیا تجھے شرم نہیں آتی۔ تونے خلق کے منظر دیکھنے کی جگہ کو صاف کیا ہے اور حق عزوجل کے منظر کو پلید
بنایا ہے اگر تجھے نجات درکار ہے تو اپنے تمام گناہوں سے توبہ کر۔ اور توبہ بھی خالص ہو۔ خلق کو شریک
بنانے سے توبہ کر۔ کوئی عمل نکر مگر اللہ عزوجل کے لیئے تحقیق میں تجھے خطا کار پاتا ہوں کیونکہ تو نفس
اور ہوا اور دنیا [illegible] کے ساتھ ہے۔ ایک مرتبہ تجھے غصہ میں لاتا ہے۔ ایک مرتبہ تجھے
غضب میں لاتا ہے تو اپنے نفس کی رضامندی کے لیئے راضی ہوتا اور اسکے غضب کے باعث غضب میں
آتا ہے پس تو اسکا بندہ ہے [illegible] تیری مہار اسکے ہاتھ میں ہے تجھے اللہ عزوجل کے بندوں سے کیا نسبت
جنہوں نے عبودیت کو اپنے لیئے ثابت کیا۔ اسکے افعال پر راضی ہوئے انپر آفتیں نازل ہوتی ہیں اور وہ مضبوط
پہاڑوں کی طرح قائم رہتے ہیں [illegible] کی طرف سے انپر نازل ہوتی ہیں اور وہ صبر اور موافقت کی آنکھ سے انہیں

Marfat.com

دیکھتے ہیں انہوں نے [illegible] مضمون کو [illegible] پیٹھ چھوڑا اور دونوں کیساتھ حق عزوجل کی طرف اڑے ہیں وہ خیمے ہیں
خالی اور [illegible] انکی روحیں اسکے پاس اور جسم اسکے حضور میں حاضر ہیں۔ اے رب عزوجل [illegible] ہو گئے
اس [illegible] میری طرف آؤ تاکہ میں تمہارے اور اسکے درمیان صلح کرا دوں تمہارے لیے اس سے سوال
کروں تمہارے لیے اس [illegible] اسکے حضور میں عاجزی کروں تاکہ وہ تمکو وہ حقوق جو اسکے تمپر ہیں
بخش دے [illegible] تمکو پھر طرف لوٹا۔ اور اپنے دروازے پر کھڑا کر [illegible] اپنے لیے اور اپنے پاس اور اپنے
ساتھ [illegible] ہمارا [illegible] اور دنیا [illegible] اپنے غیر سے ہمارے باطنوں کو
[illegible] ایسے [illegible] میں گمراہ ہوویں ہمارے
[illegible] ہمیں بالکل اپنا بنا
[illegible] ہمیں اپنی عبادت
[illegible] ہمارے اور گناہوں کو
[illegible] آزاد اپنی عبادت میں [illegible]
[illegible]
[illegible] اپنی ہو فرمایا اپنے
[illegible]
[illegible]
اور [illegible]
[illegible] نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من [illegible]
[illegible] علم (جس نے اپنے علم پر عمل کیا خدا اوسکو اوس [illegible]
نہیں جانتا) اول خلق سے پڑھنا ضروری ہے یعنی علم ظاہر خالق سے دوسرے درجہ یعنی علم لدنی وہ علم جو خدا
مختص ہے [illegible] خاص تو [illegible] میں ہے تو بے استاد کیا پڑھ سکتا ہے علم کو طلب کرو [illegible]
طلب فرض ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُطلبوا العلم ولو کان بالصین (علم طلب کرو اگرچہ چین میں ہو)

Marfat.com

اے غلام اس کی صحبت رکھ جو تجھے نفس سے لڑنے پر مدد دے نہ اس کی جو تجھ پر اس کی مدد کرے جب تو کسی شیخ جاہل منافق صاحب طبع و ہوا کی مصاحبت اختیار کرے تو وہ تجھ پر اسکا مددگار ہے شیخون کی صحبت دنیا کے لیے نہین بلکہ آخرت کیلیے اختیار کیجاتی ہے جب شیخ صاحب طبع و ہوا ہو تو دنیا کا مصاحب ہے اگر صاحب قلب ہو تو آخرت کا مصاحب ہے اور جب صاحب سر ہو تو مولی کا مصاحب ہے اسلئے کہ تو بنا دلی شیخ اور صدر نشین اور مخلص شیخون کا انکے حالات مین مزاحم ہے جبتک کہ تو نفس اور ہوا کیساتھ دنیا کا طالب ہو تو لڑکا ہے یہ محض طبیعت ہے وہ نفس نہایت ہی کمیاب ہے جو اپنے اختیار سے نہ اضطراراً دنیا سے پھرا ہوا اور اسکا تارک ہو اور نفس کا مطمئن ہونا اور قلب ہوجانا نادر سے نادر اور بعید سے بعید ہے یہ تب درست ہوتا ہے جبکہ وہ دنیا اور آخرت اور غیر مولی سے اندھا ہوجائے ۔ بندہ جسقدر اپنے رب عزوجل کے قریب ہوتا ہے اسکو خطرہ زیادہ اور خوف سخت ہوجاتا ہے ۔ اسیواسطے اور لوگون مین بادشاہ سے زیادہ ڈرنے والا اس کا وزیر ہے کیونکہ وہ ان سے زیادہ مقرب ہے مومن اس تک سوائے خواص کے نہین پہونچ سکتا پس اسوقت وہ خطرہ میں ہے اکیلا نہایت ہی بڑے خطرے میں ہین ۔ انکا خوف نہین جاتا تاوقتیکہ وہ اپنے رب عزوجل سے نہ ملجائین جس نے اللہ عزوجل کو پہچانا اس کا خوف زیادہ ہوا ۔ اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انا اعرفکم باللہ واشدکم لہ خشیۃ (مین تم سے زیادہ خدا کو پہچانتا ہوں اور تم سے زیادہ اسکا خوف رکھتا ہوں) حق عزوجل اپنے دوستوں کو آزماتا ہے تا کہ انکو گریہ و زاری [illegible] وہ تغیر اور تبدیل سے خائف ہیں وہ اگرچہ امن میں ہوں ڈرتے رہتے ہین اور اگرچہ سکون دیے گئے ہوں ایسا ہی اپنے نفسون سے ایک ذرہ اور رائی اور ایک نظر اور سانس اور تھوڑی سی غفلت پر مناقشہ کرتے ہین جسقدر انکو سکون دیا جاتا ہے ڈرتے ہین جسقدر انکو غنی کیا ہے فقیر ہوتے ہین جسقدر انکو امن دیا ڈرتے ہین جسقدر انکو [illegible] اسیقدر انکو ہنسانے روتے ہین جسقدر خوش کرے غمگین ہوتے ہین ۔ اغیار کے بدلنے اور [illegible] کی تبدیلی سے ڈرتے ہین انہون نے یقیناً جان لیا کہ انکا رب عزوجل لا یُسئَلُ عَمَّا یَفعَلُ وَھُم یُسئَلُون (وہ جو کرتا ہے اس سے سوال نہین کیا جاتا اور دوسے سوال کیے جاتے ہیں) اور اسے نغل [illegible] حق عزوجل کا مقابلہ کرتا ہے ۔ پھر اس سے نڈر رہتا ہے جلدی تیرا امن خوف اور تیری فراخی تنگی اور تیری تندرستی بیماری سے بدل جائیگی ۔ تیری عزت ذلت اور بلندی پستی اور

Marfat.com

غنا نہ فقر پیدا ہوگی۔ جان لے کہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے عذاب سے تجھکو اسیقدر امن ہوگا جتنا کہ دنیا کے اس گھر اور آخرت میں تجھے اسیقدر خوف ہوگا جتنا کہ تو دنیا میں اس سے بے خوف رہا لیکن تم دنیا کے دریا میں غرق اور غفلت کے گڑھون کی تہ میں ساکن ہو پس یقیناً تمہاری زندگی چارپاؤن کی زندگی ہو تم سوائے کھانے اور پینے اور نکاح اور نیند کے اور کچھ نہین پہچانتے تمہارے حالات صاحبان دل کے نزدیک خطا اس دنیا اور اسکے جمع کرنیکی حرص اور زیادتی کی تلاش نے تم کو حق عزوجل اور اسکے دروازہ کی راہ سے روک دیا ای وہ کہ تجھے حرص نے فضیحت کیا ہے اگر تو خود اور تمام زمین و اسمان تیرے غیر مقسوم کو تجھ تک لانا چاہین تو کبھی نہ ہوسکیگی پس اپنے مقسوم کی تلاش چھوڑ دے عقلمند کسطرح اچھا جانتا ہی کہ اپنے زمانے کو اس امر مین ضائع کرے جس سے فراغت ہوچکی خلق کو اپنے دل سے نکالدے اور ضرر اور نفع اور عطا اور منع اور حرکت و عزت و ہبوط و رفق اقبال اور ادبار مین انکو نہ دیکھ اور اعتقاد رکھ کہ ضرر اور نفع اللہ عزوجل سے ہے اور خیر و شر اسکے ہاتھ مین ہے انکو مخلوق کے ہاتھوں پر جاری کرتا ہی جب یہ تجھ مین ثابت ہوجائے تو تو غنی اور خدا کے غیر کو انکے ہاتھوں مین سے پکڑ کر اسکے دروازے تک لیجانے والا انکو دیکھیگا کہ وہ تیرے نزدیک عدم محض ہین اب حق عزوجل کے نافرمانون کو [illegible] کی آنکھوں سے دیکھیگا [illegible] [illegible] اور رحم [illegible] صبر کریگا [illegible] [illegible] عزوجل [illegible] [illegible] اور فرمانبردار [illegible] [illegible] [illegible] جاہل ہوتا تو نافرمانی نکرتا اگر وہ اپنے نفس کو پہچانتا اور جانتا کہ وہ اوسکو [illegible] [illegible] شیطان اور اسکے مددگارون سے بہت ڈراتا ہوں اور تو اسکے ساتھ اور اسکی [illegible] [illegible] [illegible] اور طبائع [illegible] [illegible] ان سب گروہ [illegible] تیرے دشمن ہین [illegible]

دوست نہین وہ تجھ سے [illegible] چاہتا ہے اور تم غیر تجھے اپنے [illegible] جانتا [illegible] [illegible] اور [illegible] مین کیسا [illegible] [illegible] تو اسوقت تیری خلوت حق عزوجل کیساتھ [illegible] [illegible] اور دل آخرت مین اور سر مولی مین [illegible] اسوقت تیری خلوت اللہ عزوجل کیساتھ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اسوقت وہ [illegible] [illegible] [illegible] کے ساتھ خلوت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

Marfat.com

اُس نے غیر سے بغض رکھنے کے بعد ہی پایگا تو کب صاف ہوگا تاکہ صفائی اور اوسکے اہل کو دیکھے تو کب صادق ہوگا تاکہ
صدق اور اُسکے اہل کو دیکھے تو کب اخلاص کرے گا تاکہ حق عزوجل کے دروازے اور اوسکے اہل کو دیکھے جب تو
اپنے حال کو درست کرے تو حق عزوجل کے دروازے کو دیکھیگا جب تو بادشاہ کے دروازے کو دیکھے تو اس کے
خادموں کو وہاں کھڑا دیکھیگا تو نے بادشاہ کے دروازے کو نہیں چھوا اور نہ دیکھا تو اسکے غلاموں کو کسطرح
دیکھیگا۔ کوئی کلام [illegible] کو دیکھے۔ اوسوقت غلاموں کو دیکھ لیگا۔ کوئی کلام نہیں حتی کہ تو اللہ
عزوجل کو دیکھ [illegible] اوسوقت غلاموں کو دیکھ لیگا۔ کوئی کلام نہیں
[illegible] کرتا اور جیسا [illegible] ہے اور کذب تجھے دور کرتا اور [illegible] ہے۔ صادقوں کے ساتھ ہوتا کہ تو ویسا ہی
معاملہ کیا جائے جیسا کہ وہ کئے گئے۔ اپنے اقوال اور افعال میں صدق کر اور تمام حالات میں صبر کر صدق
کیا ہے توحید اور اخلاص اور اللہ عزوجل پر توکل کرنا۔ توکل کی حقیقت اسباب کا قطع کرنا اور دل [illegible]
سے اپنی طاقت اور قوت سے نکلنا ہے اگر تو اس سے ملنا چاہتا ہے تو غیر کے پیوند کو توڑ اور اپنے نفس اور
اعراض کر [illegible] سے اعراض کرتا کہ تو اصل پیدا کرنے والے سے ملجائے جبتک تو اپنے اور اُن کے سوا
سے نجات نہیں پائیگا حق عزوجل کا قرب کبھی کبھی کا احتمال نہیں رکھتا۔ بڑی مشکل کیونکر کروڑوں میں
ایک میری بات کو سمجھتا اور اوسپر عمل کرتا ہے اور تم میں سے باقی انکے گرد اور اوسکے حضور سے برکت حاصل
کرنے والے ہیں۔ میں دنیا و آخرت میں تمہارے لیے خیر چاہتا ہوں۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے جب
[illegible] کشادہ ملتی ہے مومن قید خانہ میں ہیں اور عارف لشکر ہیں لیکن قید خانہ
سے [illegible] اپنے شوق کی شراب پلائی ہے اپنے انس کی شراب۔ اپنی طلب کی شراب
[illegible] اور ملنے کی شراب۔ انکو اتنی شرابیں پلائی ہیں کہ وہ خلقت سے
[illegible] ہیں وہ قید خانے اور قیدیوں سے غائب ہیں۔ دنیا میں اُنکے لیے اُنکا
[illegible] ۔ منازعت اُنکا دوزخ ہے اور قضا پر راضی ہونا اُنکا بہشت ہے غفلت
[illegible] بہشت عوام کے حق میں قیامت حساب کتاب ہے اور خواص کے حق میں
[illegible] حالانکہ انہوں نے اپنے نفسوں پر قیامت بپا کی ہے اور وہ دنیا میں

Marfat.com

اس سے جانے سے پہلے رو رہے ہیں اسواسطے بار بار ہر ایک وقت ذکر [illegible] حضرت سفیان ثوری کو کسی نے
خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا [illegible] فرمایا کہ جب مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا
اے سفیان کیا تو نے نہ جانا کہ میں غفور و رحیم ہوں [illegible]
یا تو نے مجھ سے شرم نہ کی اپنی طبیعت [illegible] اور شیطان کو [illegible] اپنی طرف [illegible]
اپنے نفس اور برے ہمنشینوں کے درمیان دشمنی پیدا کر اور ان سے دوستی نہ [illegible] کہ وہ [illegible]
حال میں تیرے موافق نہیں تو یہ حالت کا بدلنا ہے [illegible] جو تو ہے پہلے تھا
وہ اپنی تو [illegible] جب نورانی حالت [illegible] تیری حالت بدل جائے گی۔ اللہ عزوجل نے
فرمایا إِنَّ اللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ [illegible]
[illegible]
مجھے جنت کی راہ سے نہ پھرایا جائے [illegible] جب عدل [illegible]
پھر گئے ہر ایک چیز کو اس کے موقع پر رکھتا کہ تجھے اللہ عزوجل [illegible] یہ آخر [illegible]
[illegible] بدلے ہوئے اور تغیر پذیر ہوتا ہوں پس میں خدائی [illegible]
اور تغیر دیتا ہے وہ ضروری ہے لیکن بعض باتوں کو چھپاتا [illegible] مخلوق [illegible]
منفعت اور اصلاح چاہتا ہوں [illegible]
کرنا چاہتا ہوں اور یہ کہ اس میں اللہ عزوجل [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
کی سختی سے نصرت [illegible] اگر اللہ عزوجل کے [illegible] مصطفےٰ نے میرا کلام سخت
اور کہانا سخت پس جو کوئی [illegible] نجات نہیں پائیگا [illegible]
بے ادبی کریگا [illegible]

Marfat.com

میرے پاس ہو سے یا غائب ہیں توفیق نہیں چاہتا مگر اللہ عزوجل کیطرف سے اور اسی سے ندامت سے مین تمہاری حاج
اور حساب سے کنارہ پر ہون جس حال مین کہ مین ہون وہ زبان سے حاصل نہین ہوتا بلکہ دل سے آئین دایان
اور بایان اور پیچھا نہین بلکہ صرف آگا ہے سینہ ہے بے پشت انبیاء و مرسلین اور سلف کا تابع ہون انکی
دو سے دستی سے یعنی خدا کے قرب کے گہر تک ڈہل ڈہونڈ رہا ہون۔ اپنے گناہون اور بے ادبیون سے توبہ کر دیا
تم ہو وہ وہ نہی زمین ہین میرا لگایا ہوا درخت ہے بنا ہے جسکو تمہا سے پاس بنا تا ہون مین شیطان کی
کہ توڑتا ہوا اور تجھن کی بنا بناتا ہون اور تم کو تمہارے موسے اور رب عزوجل سے ملاتا ہون مغز کیساتھ ہونا
نہ چھلکے کیساتھ یہ ظاہر چھلکا ہے مین اسکی پرورش مین تکلیف نہین اٹھاتا مگر شے میں تمہارے مغزون کو خالص
کرتا اور چھلکون کو علیحدہ کرتا ہون اور تمہاری تربیت کرتا ہون تاکہ تمہارے پنی کی آنکھیں تم سے خشک ہو
ای غلام! دنیا کے لیے میری ہمراہی نکر۔ بلکہ صرف آخرت کے لیے جب آخرت کیلیے تمہاری ہمراہی میرے ساتھ
درست ہو جائیں تو دنیا تبعاً اور ضمناً تمہارے پاس آجائے گی پس تم اس سے زہد کے طریقہ پر اخذ کرو اور
مین تمہارا ضامن ہون کہ اسپر تمہارا حساب نہ لیا جائیگا (جو کچھ کہ)۔ آخرت کو دنیا پر مقدم کرو۔ باطن کو ظاہر پر حق کو باطل
باقی کو فانی پر چھوڑ دو۔ پھر پکڑ و۔ طبع اور ہوا اور نفس کے ہاتھ سے لینا چھوڑ دو دل اور سر کے ہاتھ سے
پکڑ و خلق کے ہاتھ سے لینا چھوڑ دو۔ خالق کے ہاتھ سے لو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو
امر و نہی میں آپ کا کہنا لو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا وَمَا آتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا
اور جو چیز رسول تمہارے پاس لایا ہے اسکو لو اور جس سے منع کرتا ہے اس سے باز رہو۔ اللہ عزوجل اور اسکے
رسول کے حکم کے تابع ہو کیوقت بہادر بنو اور نہی کیوقت مرتبش۔ حقیقتاً ان اور ضرورون کے آنیکے قبل مرو سے اور اسا
لوگون کے سے تمہاری تقدیر سے پیش آؤ اللہ عزوجل سے اسکے علم کے بغیر کچھہ نہ مانگو۔ اور اس سے حکم اور تق
موافق بنو تم جیسا کہ تمہارے غیر سے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا لما خلق اللہ
عَزَّوَجَلَّ الْقَلَمَ قَالَ لَهٗ اكْتُبْ قَالَ مَا الَّذِيْ اَكْتُبُ قَالَ اكْتُبْ مَا هُوَ كَائِنٌ فِيْ خَلْقِيْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
جب اللہ عزوجل نے قلم کو پیدا کیا تو اسے امر کیا کہ لکھ اسنے عرض کیا کیا لکھون۔ فرمایا خلق میں
حکم کیا ہے جو کچھ ہونے والا ہے۔ دلون سے ہر دو اور اسکے فضل سے زندہ تحقیق تمہارے دل مرگئے ہیں

Marfat.com

ں اُنکا ماتم کرنا تمہارے لیے غیر کا ماتم کرنے سے بہتر ہے لوگی موت اللہ عزّ وجل اور اسکے ذکر سے غفلت سے
تم میں سے اپنے دلکو زندہ کرنا چاہے تو چاہیے کہ اسمیں اللہ عزّ وجل کے ذکر اور اسکے اُنس اور اسکی سلطنت اور
ظمت کو دیکھنے اور خلق پر اسکے تصرفات پر نظر کرنے کو جگہ دے اے غلام، حق عزّ وجل کو اول ویسے یاد کر
ر ذالت سے اوسکو ہزار دفعہ ویسے یاد کر اور ایک بار زبان سے آفات آنیکے وقت اسکو صبر سے اور دُنیا آنیکے
نت اُسکے ترک سے اور آخرت آنیکے وقت اسکو قبول کرنے سے اور حق آنیکے وقت توحید سے اور اسکا غیر
نیکے وقت اس سے روگردانی کرنے سے یاد کر۔ جب تو اپنے نفس کی باگ ڈھیلی چھوڑے تو وہ تجھمیں
ح کریگا اور تجھے گرا دیگا اوسکو پرہیزگاری کی لگام ڈال اور بیہودہ قیل و قال چھوڑدے موت کو
دکرنا تیرے دل کو صاف کریگا اور دُنیا اور خلق کو تیرا مبغوض و دُشمن بنائیگا تیرے دل سے پردہ
ادیگا پس تو خلق کو فانی مردہ۔ ہلاک اور عاجز دیکھے گا انسے نہ ضرر ہوگا نہ نفع۔

اسویں مجلس آپنے رضا اللہ سے راضی ہو جمعہ کے روز صبح کے وقت اٹھارھویں ماہ شعبان المعظم سنہ ۵۴۵ھ

کچھ کلام کے بعد مدرسہ میں فرمایا اپنے سنوارنے اور بہتری میں مشغول ہو اور بیہودہ قیل و قال
ر دُنیا کی حرص چھوڑدے جہاں تک تجھسے ہو سکے اسکے غموں سے فارغ ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہے تفرغوا من ہموم الدنیا ما استطعتم (جہاں تک تم سے ہو سکے دنیا کے غموں سے فارغ رہو)
دُنیا سے ناواقف اگر تو اُسے پہچانتا تو اُسے طلب نکرتا اگر وہ تیری طرف آئے تو تکلیف دیگی اور اگر چلی جائے
حسرت میں ڈالیگی۔ اگر تو اللہ عزّ وجل کو پہچانتا تو اسکی توفیق سے اُسکے غیر کو بھی پہچان لیتا لیکن تو اس سے
ر اُسکے رسولوں اور انبیاء اور اولیاء سے ناواقف ہے تجھپر افسوس کیا تو اسنے نصیحت نہیں
یا میں تجھسے پہلے گذشتہ مخلوق پر گذرا اس سے خلاصی طلب کر۔ اسکے لباس کو اوتار
اس اوتار۔ اور حق عزّ وجل کے دروازے تک سیر کر۔ جب تو اپنی نفس سے نکلا تو تحقیق اللہ عزّ وجل کے نزدیک
ل گیا کیونکہ اسکا غیر نفس کا تابع ہے پس اپنے نفس سے علیحدہ ہو تو یقیناً اپنے رب عزّ وجل کو پا لیگا۔ اپنا آپکو
لئے سپرد کر تحقیق تو سلامت ہوا اسکی راہ میں جہاد کر تحقیق تو نے ہدایت پالی اسکا شکر ادا کر تحقیق وہ
ہے زیادہ دیگا اپنے وجود اور خلق کو اُسکے سپرد کر۔ اسپر اعتراض نکر نہ اپنی نسبت اور نہ غیر کی نسبت اولیاء

Marfat.com

اللہ عزوجل کیسا بے ارادہ اور بے اختیار میں اپنے مقسوم کے طلب کرنے کی حرص نہیں کرتے اور دوسرے کے مقسومات کی طرف نظر نہیں کرتے اگر تو دنیا و آخرت میں اُنکی ہمراہی چاہتا ہے تو اقوال اور افعال اور ارادے میں خدا کا موافق بن میں دیکھتا ہوں کہ تحقیق تو نے امر برعکس کیا ہے اور رات اور دن اپنا طریقہ اس کی مخالفت اور اس کا مقابلہ کا ٹھیرا تا ہے وہ تجھے کہتا ہے کر. اور تو نہیں کرتا گویا کہ وہ عبد ہے اور تو معبود سُبحان اللہ وہ کیسا حلیم ہے اگر اسکا حلم نہوتا تو البتہ اسحال کے برخلاف دیکھتا اگر تجھے نجات درکار ہے تو اُسکے حضور میں ظاہری اور باطنی سکون کو لازم پکڑ بے ادبی میرے نزدیک ہے میں صرف اسکو رخصت سمجھتا ہوں امر کو ادا کر۔ اور نہی سے باز رہ اور قدر کی موافقت کر. اور اپنے ظاہر و باطن کو اُسکے حضور میں کلام کرنیسے روک ے تحقیق تو نے دنیا و آخرت کی خیر کو دیکھ لیا خلق سے کوئی چیز نہ مانگ تحقیق وہ عاجز اور فقیر ہیں۔ اپنے نفس اور غیر کے ضرر و نفع کے مالک نہیں ہیں اللہ عزوجل کے ساتھ صبر کر اور اوس سے عجلت نہ کر اسکو بخیل نہ ٹھہرا اور اسکو مجبور نکر۔ وہ تم سے زیادہ تم پر مہربان ہے تجھی سے ہے جو تجھپر ہے اسیواسطے بزرگ نے فرمایا مجھے مجھپر کونسی چیز ہے اللہ عزوجل کی موافقت کو لازم پکڑ وہ تمسے زیادہ تمہارے حالات کو جانتا ہے تمکو ہر ایک شے پر جس میں تمہاری مصلحت ہو اطلاع نہیں دیتا اللہ عزوجل نے فرمایا وعسی ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئا و ھو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون) اور شاید کہ برا جانو تم کسی شے کو حالانکہ وہ تمہارے لئے اچھی ہے اور شاید کہ محبت کرو تم کسی چیز سے۔ حالانکہ وہ تمہارے لئے بُری ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور فرمایا ویخلق ما [illegible] ون اور پیدا کرتا ہے اوسکو جو تم نہیں جانتے اور فرمایا وما اوتیتم من العلم الا قلیلا (اور تمکو نہیں دیا گیا علم مگر تھوڑا) جو شخص حق عزوجل کے طریق پر چلنے کا ارادہ کرے اُسے چاہیے کہ چلنے سے پہلے اپنے نفس کو مہذب بنائے نفس بڑا بے ادب ہے کیونکہ نفس بدی کا امر کرنیوالا ہے وہ حق کے نزدیک کیا کرے گا. تیرا سر اسکی طرف کسطرح ہو اس سے جہاد کر تاکہ مطمئن ہو جائے پس جب وہ مطمئن ہو اسکو اپنے ساتھ اسکے دروازہ تک لیجا اس سے موافقت نکر مگر سدھارنے اور تعلیم اور نیک ادب اور اللہ عزوجل کے وعدے اور وعید پر اطمینان حاصل کرنے کے بعد وہ اندھا. گونگا۔ بہرا۔ مخبوط اپنے

Marfat.com

ب عزوجل سے جاہل اور اسکا دشمن ہے اور ہمیشہ کے مجاہدوں سے اسکی دونوں آنکھیں کھلتی ہیں اور اسکی زبان گویا ہوتی
ہ اور اسکے کان سنتے ہیں اور اسکا خبط اور جہالت اور اللہ عزوجل سے عداوت کرنی دور ہو جاتی ہے اور یہ سو لوگ
ہ آدمیوں اور ساعت بساعت اور روز بروز اور سال بسال کے دائمی مجاہدے کا محتاج ہے صرف ایک ساعت
ایک ماہ یا ایک دن کے مجاہدے سے حاصل نہیں ہوتا اسکو بھوک کے کوڑے سے مار۔ اس سے اسکا بہر روک اور
ن سے اسکا حق پورا لے۔ اسپر حملہ کر اسکی تلوار اور چھری سے نہ ڈر۔ اسکی تلوار لکڑی ہے نہ لوہا۔ اس کا کلام ہے
بے فعل دروغ ہے بے صدق۔ عہد ہے بلا وفا۔ اسکو دوستی نہیں بے بہرہ جولان کرتا ہے۔ شیطان کی جو کہ اسکا
پیر ہے سچے مومنوں کے نزدیک عداوت اور مخالفت میں کچھ بھی طاقت نہیں تو اسکا کیا حال ہے یہ نہ خیال کر
وہ جنت میں داخل ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی قوت کیسا تھ اسنے جنت سے نکالا نہیں بلکہ اللہ عزوجل
اسکو یہ طاقت بخشی اور اسکو سبب گردانا سو وہ اصل نہیں آئی کم عقل حق عزوجل کے دروازے سے اس بلا کے
ث جسمیں وہ تجھے مبتلا کرے نہ بھاگ۔ وہ تجھسے زیادہ تیری مصلحت کو جانتا ہے تجھے مبتلا نہیں کیا مگر کسی فائدے
حکمت کے لیے جب وہ تجھے مبتلا کرے تو ثابت رہ اور اپنے گناہوں کی طرف متوجہ ہو اور توبہ و استغفار زیادہ
اور اسمیں اس سے صبر اور ثابت قدمی کا سوال کر۔ اسکے حضور میں کھڑا ہو اور اسکی رحمت کے دامن سے لپٹ اور
ں مصیبت کو دور کرنے اور اسمیں بہتری کا سوال کر۔ اگر تجھے سخاوت درکار ہے تو کسی شیخ کی مصاحبت
ں جو اللہ عزوجل کے حکم اور علم سے واقف ہو تاکہ وہ تجھے تعلیم دے اور مودب بنائے اور اللہ عزوجل تک پہونچنے
راہ سے واقف کرے مرید کے لیے کسی رہبر اور رہنما کا ہونا ضروری ہے کیونکہ وہ ایسے جنگل میں ہے جس میں بچھو
سانپ آفات اور پیاس اور مار ڈالنے والے درندے ہیں تاکہ وہ اسے ان آفات سے بچائے اور پانی اور
چشموں کی جگہ بتلائے۔ اور اگر وہ تنہا بے رہبر ہو تو چشموں سے بھری ہوئی دشوار گذار زمین
درندے اور بچھو اور سانپ اور آفات بکثرت ہیں۔ ای دنیا کے راستہ پر چلنے والے۔ قافلہ اور رہبر اور رفیق ب
جدا ہو نہیں تو تیرا مال اور جان تلف ہو جائینگے اور تو ای آخرت کے راستہ پر چلنے والے رہبر کے ساتھ رہ
تاکہ تجھے منزل تک پہنچائے راستہ میں اسکی خدمت کر۔ اور اسکا ادب کر اور اسکے کہے سے باہر نہ نکل تاکہ
وہ تجھے تعلیم دے اور مقرب بنائے پھر تجھے راستہ میں تیری شرافت اور صدق اور دانائی کر دیکھنے کیلئے

Marfat.com

اُسے بنائے پس وہ تجھے اسمیں امیر اور اوسکے اہل پر بادشاہ بنادیگا تجھے اپنے لشکروں پر خلیفہ کریگا۔ اور تو اسی حا
پر رہیگا۔ یہاں تک کہ وہ تجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لیجائیگا اور آپکے حوالہ کریگا پس تجھسے آپکی آ
ٹھنڈک ہوگی پھر تجھے دلوں اور حالات اور معانی پر نائب کریگا۔ پس تو اللہ عزوجل اور اوسکی خلق کے
درمیان سفیر اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں خادم ہوگا تو نبوت خلق اور خالق کیطرف مت
ہوگا۔ یہ چیز خلوت نشینی اور آرزو سے حاصل نہیں ہوتی لیکن ایسی شے کے ذریعے جو سینوں میں رکھی گ
اور عمل نے اُسکی تصدیق کی ہو حاصل ہو وہ ولی تمام قبیلوں میں کروڑوں میں سے آخری دم تک ایک ہی شے اللہ
کے کلام دل اور باطن سے سنتے ہیں اور اس سننے کی ہاتھ پاؤں کے ساتھ عمل کرنے سے تصدیق
ہیں آ ہی جا ہو۔ اللہ عزوجل کی طرف رجوع لاؤ اور صدیقین کے راستہ کی طرف چلو اور اُنکے اقوال
میں انکی تابعداری کرو اور منافقوں دنیا کے طالبوں آخرت سے پھرے ہوؤں حق عزوجل کی ار
جسپر سلف صالحین سے تجھے چھوڑ دینوالوں کی تابعداری نکرو اُنھوں نے دائیں اور بائیں اور پیچھے کو پکڑا اکاہلوں کا ر
طلب کیا اور اپنی راہ میں اس راہ سے نہ ملے جو حق عزوجل تک پہونچنے کی راہ ہے۔ اے غلام آ لوگ جنکی تو
دنیا کے لیے معاشرت کرتا ہے کل انکو نہ دیکھیگا اُن سے مفارقت کر تو کسطرح اپنے اور اپنے بُرے ہمنشیں
درمیان جنسے تو اللہ عزوجل کے غیر میں دوستی رکھتا ہے مفارقت نہیں کرتا اور اگر تجھے خلق کی معا
ضروری ہے تو پرہیزگاروں زاہدوں عارفوں۔ عالموں۔ حق عزوجل کے مریدوں اور محبوبوں سے معاشرت
اس سے معاشرت کر جو تجھسے خلق کو کھوئے اور حق عزوجل کا قرب عطا کرے تجھسے گمراہی دور کرے اور سینا
کھڑا کرے۔ تیری آنکھوں کو دنیا سے بند کرے۔ اور آخرت پر کھولے تیرے آگے سے دنیا کا طبق اٹھالے اور ا
بدلے آخرت کا طبق رکھے وہ تیری سودگی پار یکسو کریگا اور اُسکے بدلے نعل لگائیگا تجھے سانپو
بچھوؤں اور درندوں کے درمیان سے اُٹھائیگا اور امن اور راحت اور خوشی میں ٹھہرائیگا جسکی
اس سے معاشرت کر اور اسکی بات پر صبر کر۔ اور اسکے امرونہی کو قبول کر۔ تحقیق تو نے جلدی خبر کو پالیا اگر جب ا
میں مہلت ہو تو توقف ہوگا شجاعت ایک گھڑی صبر کرنا ہے تجھسے کچھ نہیں بن آتا اور ہونا ضروری ہے
اور بچکول کو خرید لے اور عمل کے دروازے پر بیٹھ جا پس اگر عمل تیرے لیے مقدر ہے تو تو عمل کر

Marfat.com

سبب کا حق ادا کر اور توکل کر اور عمل کے دروازے پر بیٹھ پس اگر وے تجکو لوگ دیں اور تجھے نہ لیویں تو اپنے مکان سے علیحدہ نہو یہاں تک کر تو بالکل نا امید نہو جائے کوئی بھی تجھے عمل پر نہ بلائے پس تو اپنے آپکو توکل کے دریا میں ڈالدے تو نے سبب اور مسبب کو جمع کر لیا اپنے معلم کے حضور میں نیک ادب کر اور چاہیے کہ تیری خاموشی کلام کرنیسے زیادہ ہو کیونکہ یہ تیری تعلیم حاصل کرنے اور اسکا ولی مقرب بننے کا سبب ہے نیک ادب تجکو مقرب بنائیگا اور برا ادب تجھے بعید کریگا۔ تیرا ادب کس طرح نیک ہو تو نے ادیبوں کی مصاحبت اختیار نہیں کی جب تو اپنے معلم پر راضی نہیں اور اسپر نیک ظن نہیں کرتا تو کس طرح تعلیم حاصل کریگا۔

اکانویں مجلس آپ نے (خدا آپسے راضی ہو) بیسویں ماہ شعبان ۵۴۵ھ ہجری کو فرمایا دنیا تمام حکمت اور عمل ہی اور آخرت تمام قدرت اسکی بنا حکمت پر اور اسکی قدرت پر ہی دار حکمت میں عمل کو ترک نکر دار قدرت میں اسکی قدرت عاجز نہیں ہی دار حکمت میں اسکی حکمت کے بموجب عمل کر صرف اوسکی قدرت پر توکل نکر قدر کو اپنے نفس کیلیے عذر نہ بنا کیونکہ وہ اسسے حجت پکڑ کر عمل کو ترک کر دیتا ہی۔ قدر کیساتھ عذر کرنا سست آدمیونکی حجت ہی قدر کیساتھ عذر کرنا اوامر اور نواہی کے علاوہ ہی اور آپ نے (خدا آپسے راضی ہو) کچھ کلام کے بعد فرمایا مومن دنیا اور اوسکی چیزوں پر مائل نہیں ہوتا اپنا مقسوم اسسے لیتا ہی اور دل کو اللہ عز وجل کیطرف کرتا ہی وہاں ٹھہرتا ہی حتی کہ تو دنیا کی سوزش (یعنے عشق) اسسے کنارہ کش ہوتی ہی اور اسکے دل کو اندر آنے کی اجازت دیدیتی ہے اسکے سر کی سفارت سر کو قلب کی طرف اور قلب کو نفس مطمئنہ اور مطیع اعضا کی طرف کھینچتی ہے وہ اسی حال میں ہوتا ہی کہ ناگاہ اسکا عیال اسسے غنی کیا جاتا ہی اور اسکے اور انکے درمیان پردہ ڈالا جاتا ہی خلق کے شر سے اسکو کفایت ہوتی ہی اور وہ انکے خدا کیلئے ادا اعمال کرتا ہی اور اسکے اور انکے دلوں کے درمیان پردہ ہوتا ہی وہ تنہا اپنے رب عز وجل کیساتھ نزدیک مخلوقات بالکل پیدا نہیں ہوئی گویا کہ اسکے سوا رب عز وجل کی کوئی پیدائش نہیں اسکا رب عز وجل موجود ہے اور وہ معدوم ہی وہ اس کا مطلوب ہے اور وہ طالب وہ اس کا اصل ہی اور یہ شاخ وہ اس کے غیر کو نہیں پہچانتا اور نہ اسکے غیر کو دیکھتا ہی اوسکو خلق سے سمیٹ لیتا ہے پھر جب چاہے اسے انکے لیے زندہ کرتا ہی اوسکو انکے درمیان انکی مصلحتوں اور ہدایت کیواسطے پیدا کرتا ہی اور وہ انکی ایذا پر

Marfat.com

حق عزوجل کی رضامندی کے لیے صبر کرتا ہے اولیاء کے دل اور سر پہرہ دار ہیں حق عزوجل کیسا تھ قائم ہیں نہ اسکے غیر کیساتھ اور اُسکے لیے عمل کرتے ہیں نہ اسکے غیر کے لیے اے منافق تجھے اولیاء کی کوئی خبر نہیں نہ ایمان کی خبر ہے اور نہ اللہ عزوجل ہی سے اُنس کرنیکی خبر تھوڑی دیر میں تو مر جائیگا اور موت کے بعد شرمندہ ہوگا تو نے زبان کی خوش بیانی پر دل کی جہالت کیساتھ قناعت کی ہے اور یہ تجھے مفید نہیں۔ خوش بیانی دل کے لیے ہے نہ زبان کیلیے اے دل کے مردے اے اولیاء سے غائب۔ اے کمبخت آ اے حق عزوجل سے اپنے وجود اور خلق کیساتھ پردہ کیے گئے۔ اپنے نفس پر ہزار مرتبہ زاری کر۔ اور غیر پر ایکمرتبہ اے خدا میں گونگا تھا تو نے مجھے گویا کیا پس خلق کو پھر کلام سے نفع بخش اور انکی بہتری میرے ہاتھ پر کامل کر نہیں تو پھر مجھے گونگا بنادے اے قوم میں تمہیں موت اور سرخ موت کی طرف بلاتا ہوں وہ کیا ہے نفس اور ہوا اور شیطان اور دنیا اور طبیعت کی مخالفت اور خلق سے باہر آنا اور حق عزوجل کے غیر کو بالکل ترک کر دینا ان حالات کے حاصل کرنے میں کوشش کرو اور اُمید رکھو تحقیق اللہ عزوجل فرماتا ہے کل یوم ھو فی شان وہ ہر روز اظہار حکمت میں ہے اور اسکی قدرت کی وجہ سے اُس سے سوال کرو اور اسکی قدرت کی جہت سے سوال کرو۔ نہ حکمت کی جہت سے اسکے علم کی جہت سے سوال کرو نہ اپنے علم کی جہت سے اُس سے دلوں اور اسرار کے ساتھ مانگو نہ زبانی قیل و مقال سے اور اس سے اپنے علم اور قدرت سے بڑھکر مانگو تمام اشیا سے مفلس ہوکر اسکے قدموں پر اور اسکے حضور میں کھڑے ہوا سے احسان نہ جتلاؤ اور اسے مجبور نہ کرو۔ اسپر عاقل نہ بنو اور اسکی تدبیر کو جاہلانہ تدبیر سے رد نہ کرو جو شخص اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ جاہل ہے اگرچہ بڑا عالم ہو علم بے عمل تجھکو خلقت کی طرف پھیرتا ہے اور عمل با علم حق عزوجل کی طرف چلاتا اور دنیا اور [illegible] بنا اسکے باطن کا چہرہ کرتا ہے ظاہر کی زینت سے روکتا اور باطنی زینت کا الہام کرتا ہے [illegible] عزوجل تیرا والی ہوتا ہے کیونکہ تو اسکے لیے صالح ہوگیا اللہ عزوجل نے فرمایا وھو یتولی الصالحین اور وہ نیکوکاروں کا والی ہے انکے ظاہر و باطن کا والی ہوتا ہے۔ انکے ظاہر حکمت کے ہاتھ سے اور باطن کو اپنے علم کے ہاتھ سے تربیت دیتا ہے وہ اسکے سوا کسیکا خوف نہیں رکھتے اور نہ امید رکھتے ہیں اور اسکے سوا کسی اور سے نہیں لیتے اور دیتے نہیں مگر اسکی راہ میں اسکے غیر سے وحشت پاتے ہیں اسی سے اُنس حاصل کرلیتے ہیں اور اسکی طرف مائل ہوتے ہیں۔ یہ زمانہ آخری ہے اسمیں تغیر و تبدل بہت ہوگیا ہے۔

Marfat.com

قربت کا زمانہ ہے۔ نفاق اور منافقوں کا زمانہ ہے۔ اے منافق تو دُنیا اور خلق کا بندہ ہے۔ اُنکو دکھاتا ہے اور اُنکے لیے عمل کرتا ہے اور حق عزوجل کے دیکھنے کو فراموش کرتا ہے ظاہر یہ کرتا ہے کہ تو آخرت کیلیے عمل کرتا ہے حالانکہ تیرا تمام عمل اور ارادہ دنیا کے لیے ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا اذا تقرب العبد بعمل الاخرۃ وھو لا یریدھا ولا یطلبھا لعن فی السموات باسمہ ونسبہ جب بندہ آخرت کا عمل ظاہر کرتا ہے حالانکہ وہ اُسے چاہتا اور نہ اسکو طلب کرتا ہے تو آسمانوں پر اوسکا نام اور نسب پکار کر لعنت کیا جاتا ہے۔ اے منافقین! میں تمکو حکم اور علم کے طریقے سے پہچانتا ہوں لیکن اللہ عزوجل کے حکم پر پردہ ڈالتا ہوں۔ تجھپر افسوس۔ تجھے شرم نہیں آتی تیرے ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا گناہوں اور ظاہری نجاستوں سے پاک نہیں اور باطن کی طہارت کا دعوی کرتا ہے دل اسی طرح پاک نہیں ایسی سر کسطرح پاک ہوگا۔ تونے مخلوق کے ساتھ ادب نہیں کیا اور خالق کیساتھ ادب کا دعوی کرتا ہے علم تجھسے راضی نہیں ہوا اور نہ تونے اس سے ادب برتا اور نہ اسکے حکموں کی تعمیل کی۔ مسند پر بیٹھنا اور صدر نشین ہونا ہے کوئی کلام نہیں جبتک کہ تو توحید میں کامل اور حق عزوجل کے حضور میں ثابت قدم نہو اور وجود کے انڈے نکلے اور لطف کی گود میں بیٹھے اور اوسکے اُنس کے بازو کے نیچے اخلاص کا دانہ اور مشاہدہ کا پانی نہ پیئے پھر ادس حالت رہے یہانتک کہ تو مرغا بنجاے۔ پس اوسوقت تو مرغیوں کا داروغہ اور انپر دانے تیار کرنیوالا اور شب و روز میں بانگ دینے والا۔ لوگوں کو جگانیوالا ہو جائیگا انکو اپنے رب عزوجل کی عبادت کیلیے جگائیگا۔ اے جاہل اپنے ہاتھ سے دفتر پھینک اور آ میرے حضور میں مؤدب ہوکر بیٹھ علم مردوں کی زبان سے لیا جاتا ہے [illegible] حال سے لیا جاتا ہے نہ قال سے اُنسے لیا جاتا ہے جو اپنے وجود اور خلقت سے فانی [illegible] ہیں۔ کمال اپنے اور خلق سے فنا ہونے اور اللہ عزوجل کیساتھ ہونے میں [illegible] ساتھ اور اوسکے لیے زندہ ہو حق عزوجل کے خادموں کی صحبت اختیار [illegible] نہیں ہٹتے انکا شغل اُسکے امر کی اطاعت اور اسکی نہی سے باز رہنا اور اوسکی تقدیر کی موافقت کرنا ہے وہ اسی طرح گردش کرتے ہیں جیسا کہ انہیں اسکا ارادہ اور فعل گردش کرتا ہے وہ اپنے اور اپنے غیر کی بابت [illegible] اور اُمور بادہ بلندی اور پستی میں اسپر اعتراض نہیں کرتے حق عزوجل کی خدمت کیلیے [illegible] اپنے نفس کی خدمت

Marfat.com

اور اسکی غرضوں کو حاصل کرنیکی حرص میں مشغول نعمِ اللہ عزوجل کے دوست خلق سے بہ تکلف عتاب کرتے ہیں حالانکہ انہیں کوئی ضرورت نہیں لیکن خلقت پر رحم کر کے وے انہیں اس امر کا الہام کرتے ہیں انکے لیے نہیں کہ انکا نفس مطمئن ہے، دنیا میں انکا کوئی ارادہ اور خواہش نہیں. تو گمان کرتا ہے کہ انکا نفس تیری جاہل نفس کیطرح ہے جسنے تجھے اپنی خدمت میں لگایا ہے اور تجھسے اپنے ارادے اور خواہش کے موجب کام لیتا ہے اگر تجھے عقل ہوتی تو البتہ اوسکی خدمت کو چھوڑ کر رب عزوجل کی خدمت میں مشغول ہوتا نفس تیرا دشمن ہے تیرے لیے بہتر یہ ہے کہ اسکے حق میں خاموش رہے اور اسکے کلام کو دیوار پر مارے اسکی اسطرح سُن جیساکہ تو دیوانے سے سنتا ہے اسکی بات اور اوسکی شہوتوں اور لذتوں اور بیہودہ گوئیوں کی طرف توجہ نکر۔ اسے مان لینے میں تیری اور اسکی ہلاکت ہے اور اوسکی مخالفت میں تیری اور اسکی بہتری۔ نفس جب اللہ عزوجل کا مطیع ہو تو ہر ایک جگہ سے اوسکو فراخ رزق ملتا ہے اور جب نافرمانی اور غرور کرے تو اس سے ذریعے کٹ جاتے اور اسپر آفتیں مسلط ہوجاتی ہیں یہ وہ ہلاک ہوا اور دنیا و آخرت میں خسارہ پایا مطیع اور قانع نفس کا مالک جہاں جاتا ہے خدوم ہے مقسوم کو رضامندی سے حاصل کرتا ہے اس فرض کو جو اسپر واجب ہے بلا تکلف خوشدلی سے ادا کرتا ہے اللہ عزوجل کے غیر سے فارغ دل ہے دنیا اور اوسکی زیادتی کے حاصل کرنیکی تکلیف سے اپنے اعضا کو ٹھہراتا ہے اے نعمتوں کو حاصل کرنے والے نعمتوں کا شکریہ ادا کر۔ نہیں تو تیرے ہاتھ سے چھین جائینگی نعمتوں کے بازو کو شکر سے کتر ڈال نہیں تو تیرے پاس سے اڑ جائینگی وہ جو اپنے رب عزوجل سے غافل ہے مردہ ہے اگرچہ دنیا میں زندہ ہو اوسکو اوسکی حیاتی کیا فائدہ بخشتی ہے جبکہ وہ اوسکو شہوتوں اور لذتوں اور فضولیات کے حاصل کرنے میں صرف کرتا ہے پس وہ باطنی مردہ ہے نہ ظاہری اے خدا ہمیں اپنے ساتھ زندہ کر اور اپنے غیر سے مردہ بنا اے بڑی عمر میں بوڑھے طبیعت میں لڑکے کبتک تو اپنی طبیعت کے میلان کیطرف دوڑے گا۔ دنیا کی بدخوئی کو ترک کر۔ تو نے اوسکو اپنا مقصود مقرر کیا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ تیرا مقصود جو تجھے رنج میں ڈالے اور تو اسکا بندہ ہے جسکے ہاتھ میں تیری مہار ہے اگر تیری مہار دنیا کے ہاتھ میں ہے پس تو اس کا بندہ ہے اور اگر آخرت کے ہاتھ میں ہے پس تو اسکا بندہ اور اگر حق عزوجل کے ہاتھ میں ہے پس تو اس کا بندہ ہے اور اگر تیرے نفس کے ہاتھ میں ہے پس تو اپنے نفس کا بندہ

Marfat.com

اور اگر ہوا کے ہاتھ میں ہے پس تو اپنی ہوا کا بندہ اور اگر خلق کے ہاتھ میں ہے پس تو خلق کا بندہ ہے تو جسکو
اسکو اپنی مہار سپرد کرتا ہے تم میں سے اکثر اور اغلب وہ ہیں جو دنیا کا ارادہ کرتے ہیں اور کم ہیں جو آخرت کا ارادہ
کرتے ہیں اور نادر ہیں جو دنیا اور آخرت کے مالک کی ذات کا ارادہ کرتے ہیں دنیا ۔ اور جب کیساتھ انکی صحبت
اور ان سے معارضہ اور منازعہ اور مناقضہ نکرنہیں تو تو ناقص ہو جائیگا ۔ انکی بے ادبی نکر ملاک ہو جائیگا قطعنہ
تم اپنے اعمال سے حق عزوجل کیساتھ عداوت کرتے ہو تمہارا اعمال اسکے نزدیک تجھے کچھ قدر نہیں
مگر جبکہ تم خلوتوں اور تمام حالات میں خالص اسکے لیے کردو خزانہ جسکو فنا نہیں صدق اور اخلاص اور
اللہ عزوجل سے ڈرنا اور اسی سے اُمید رکھنا اور تمام حالات میں اوسکی طرف رجوع لانا ہے ایمان کو
لازم پکڑ وہ تجھے اُنسے ملا دیگا ۔ جب تو اُنمیں سے کسی ایک کو دیکھے تو اُسکی تواضع کر اور اپنا حال اُسکے
سپرد کر ۔ اور اُس سے جھگڑا نکر خاموش رہ اور بے ادبی سے اوسکو ایذا نہ پہنچا ۔ اور جس چیز کو تو نہیں
جانتا خاموشی لازم ہے اور اُس چیز میں جسکو معلوم نہیں تسلیم اسلام ہے ۔ اگر تو یقین سے کم ہو تو تیرے پاس
نہ آخرت ۔ اور باعث یہ ہے کہ تو حق عزوجل کی بے ادبی کرتا ہے تم اسکے دوستوں اور
خلیفوں کو تہمت لگاتا ہے جنہیں حق عزوجل نے اُنکا دائم مقام بنایا ۔ انبیا ورسل اور
اور صدیقوں پر لادا تھا اُنکو اُنکے کل علوم سپرد کیے اُنکو اُنکے نفسوں اور ہوا سے فنا کیا اور
پاس زندہ کیا اور اپنے حضور میں کھڑا کیا ۔ اُنکے دلوں کو اپنے غیر سے پاک ۔ بنایا دنیا اور
خلق کو اُنکے ہاتھ میں دیا ۔ اُنکو اپنی قدرت دکھائی اور اپنے علم اور حکمت کی تعلیم دی
باللہ العلی العظیم نہیں طاقت بدی کو چھوڑنے کی اور نہ قوت نیکی کرنے کی مگر
نے ثابت کرو یا کہ اُنکی قوت اُسکے ساتھ ہے ۔ اُنہوں نے اس کلمہ کو صدق
اور خلق کی قوت کو فنا کیا اور حق عزوجل کی قوت سے تمسک کیا
خدا اگر تو مجھے میرے ارادے کے موافق معاملہ نکرے پس مجھے اپنے
راضی رہنا دنیا کو فضا کے مقابلہ کے ساتھ لینے سے اچھا ہے رضا بقضا کی لذت صدیقوں کے
میں شہوات اور لذات کے ساتھ کرنے سے شیریں تر ہے ۔ یہ اُنکے نزدیک دنیا اور

Marfat.com

[illegible] فی الجملہ غنیمت کو تمام حالات میں علی اختلاف المراتب لہذا بناتی ہر لوگوں کو علم اور اخلاص
زبان تو وعظ کرے نہ علم پہ عمل کی زبان سے اسلیے کہ یہ تجھے بالکل مفید ہوگا اور تو ان لوگوں کو فائدہ بخشیگا
جسکو تو وعظ کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا یهتف العلم بالعمل فان اجابه والا
ارتحل عنه (علم عمل کو آواز دیتا ہے اگر وہ جواب دے تو رہتا ہے ورنہ اس سے کوچ کر جاتا ہے) اسکی برکت کوچ کر جاتی
ہے اور تجھ پر اسکی [illegible] تو عالم اپنے علم پر شیفتہ رہتا ہے تیرے پاس اسکا درخت رہتا
ہے اور [illegible] چلا جاتا [illegible] اللہ عزوجل سے سوال کر کہ وہ تجھے اپنے حضور میں عزت اور درجہ نصیب
کرے [illegible] اس سے اسکے پوشیدہ رکھنے کا سوال کر اور یہ کہ تو اسمیں سے ایک ذرہ بھی
ظاہر نہ کرے [illegible] اور حق عزوجل کے درمیانی بھید کو ظاہر کرے تو یہ تیری ہلاکت کا باعث ہی احوال اور
اعمال پر غرور کرنے [illegible] وہ اپنے صاحب کو اللہ عزوجل کی نظر میں گمراہ مغضوب بنا دیتا ہے خلق کو وعظ
[illegible] کی محبت کرنے [illegible] یہ تجھکو مضر ہے مفید نہیں کوئی کلمہ نہ نکال جب تک تجھے امر
[illegible] اور تیرے دل پر حق عزوجل کی طرف سے یقینی امر نہ ہو۔ لوگوں کو اپنے گھر کی طرف کس طرح
[illegible] لیے کھانا تیار نہیں کیا یہ امر بنیاد کا محتاج ہے پھر اسکے بعد عمارت ہوتی ہے دل کی زمین
[illegible] حکمت کا پانی پھوٹ نکلے پھر اخلاص اور مجاہدوں اور نیک عملوں کے ساتھ عمارت
[illegible] اور اونچا ہو جائے پھر اسکے بعد لوگوں کی اپنی طرف دعوت کر [illegible]
[illegible] کی روح سے زندہ کر تجھے خلقت سے گوشہ نشینی کیا فائدہ دیگی جب خلقت تیرے
[illegible] اور نہ تیری خلوت کی کوئی قدرت ہے جب تو خلوت میں بیٹھے اور خلق تیرے دلمیں
[illegible] کے بغیر تنہا بیٹھا ہے اور اپنے نفس اور ہوا اور شیطان تیرے ہم مجلس ہیں جب تیرا
[illegible] ساتھ انس پکڑے [illegible] خلقت سے خالی ہے اگرچہ اہل اور کنبے کے درمیان کیوں
[illegible] تیرے دلمیں جگہ لیلے تو [illegible] گر جاتی اور تیری بصیرت کی آنکھیں بینا ہو
[illegible] فضل اور فعل کو دیکھتا ہے اور اسپر راضی رہتا ہے نہ اسکے غیر پر جو شخص شرع
[illegible] اعلی اور ادنی اور اسکے زوال اور بقاکی تمنا کرے تو تحقیق اسکے لیے

Marfat.com

رضا اور موافقت اور عبودیت کی شرط حاصل ہے تجھ پر افسوس جھوٹا نہ بک رضا کا دعوی کرتا ہے اور تجھے ایک
ورایک لقمہ اور ایک ورہ اور ایک کلمہ اور عزت میں فرق آ جانا تغیر دیتا ہے جھوٹا نہ بک میں تیرے جھوٹ کو نہیں سنتا
اور نہ اس پر عمل کرتا اور نہ اس پر تیری تصدیق کرتا ہوں خلقت میں سے بعض افراد ہیں جنکے دلوں پر وحی کی
جاتی ہے اور خاص کلمات القا کیے جاتے ہیں۔ وہ خبر کو پہچانتے ہیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہیں یہ نہیں [illegible] وہ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکے قول و افعال میں تابعدار ہیں اور آنحضرت پر ظاہر طور سے وحی کیجاتی
ہے اور انکے دلوں پر باطنی طور سے الہام ہوتا ہے کیونکہ یہ آپ کے وارث اور تمام احکام میں تابعدار ہیں
اگر تو چاہتا ہے کہ یہ متابعت صحیح طور سے تجکو حاصل ہو جائے تو موت کا ذکر زیادہ کر تحقیق اس کا ذکر تجھے نفس
اور ہوا اور شیطان اور دنیا سے کنارہ کشی پر مدد دے گا جو شخص موت سے نصیحت نہ پکڑے اسے وعظ سے
کچھ فائدہ نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کفی بالموت واعظا (موت کافی واعظ ہے) تیرا مقسوم تجکو ملجائے گا
خواہ تو اس میں راغب ہو یا نہو۔ اگر حالت ثانیہ میں ملے تو معزز ہے اور اگر حالت اولی میں ملے تو
معزز نہیں اے منافق خلق کے روبرو اللہ عزوجل سے حیا کرتا ہے اور خلوت کے وقت بے حیائی ہے تجھ پر
افسوس اگر تیرا ایمان اور یقین درست ہوتا کہ وہ تجھے دیکھتا اور تیرے قریب اور تجھ پر حافظ ہے تو البتہ
اس سے شرماتا میں تجھسے سچ کہتا ہوں نہ تم سے ڈرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں تم اور تمام بادشاہ اور
زمین میرے نزدیک پتھر اور چیونٹی کے برابر ہو کیونکہ میں ضرر و نفع اللہ عزوجل کی جانب سے دیکھتا ہوں
آقا اور غلام میرے نزدیک مساوی ہیں اپنے نفسوں اور غیر شرع کے موجب انکا انکار کرو [illegible]
اور شرع کے موجب جس چیز سے شرع خاموش ہے اسمیں انکی موافقت کرو اور جس [illegible]
انکی موافقت کرو۔ اے غلام غیر پر نفس اور ہوا سے انکار نکر بلکہ اپنے ایمان
اور یقین منزل زائل کرنے والا اور رب عزوجل مددگار ہے [illegible] تیری مدد [illegible]
اللہ عزوجل نے فرمایا ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم (اگر اللہ تمہاری مدد کرے گا تو تم پر کوئی
غالب نہو گا) ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم (اگر اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد
کرے گا اور تمہارے قدم ثابت رکھے گا) اگر تو نے کسی منکر کا انکار اللہ عزوجل [illegible]

Marfat.com

انکار کیا وہ تیرے اس کے دور کرنے پر مدد کریگا اور تجھے اسکے کرنیوالوں پر فتح دیگا اور انکو تیرے آگے ذلیل کریگا
اور جب تونے نفس اور ہوا اور شیطان اور طبع سے انکار کیا وہ تجھے بے مدد چھوڑیگا اور اسکے کرنیوالوں پر تجھے
مدد نہ دیگا اور تو اسکے دور کرنے پر قدرت نہ پائیگا۔ ایمان انکار کرنے والا ہے جس امر منکر کا انکار ایمان
نہیں وہ منکر نہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ لا (نہیں) سے انکار کرنا اللہ عزوجل کے لیے ہو نہ خلق کے لیے دین کے
لیے ہو نہ نفس کے لیے۔ اسکے لیے تو تیرے اپنے حصہ و ہوس کو ترک کر اور عمل میں اخلاص کر۔ موت تیری
گھات میں ہے تجھے اسکے پل پر سے ضروری عبور کرنا ہے۔ یہ حرص جس نے تجھے خوار کیا ہے چھوڑ دے
جو تیرا مقسوم ہے وہ تجھے ضرور پہنچائیگا اور جو تیرے غیر کا ہے وہ تجھے کبھی نہیں ملیگا۔ پس اللہ عزوجل میں
مشغول ہو اور اپنے اور غیر کے مقسوم کو طلب کرنا چھوڑ دے اللہ عزوجل نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
مخاطب کرکے فرمایا وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ
فِيهِ اور مت دراز کر تو اپنی آنکھوں کو ان چیزوں کی طرف جنسے ہم نے انمیں سے کئی ایک کو نفع دیا حیات
دنیا کی زینت کا تو کہ ہم انکو آزمائیں۔ جن لوگوں نے اللہ عزوجل کو پہچانا انکے لیے خلق کیساتھ کلام کرنا
اور انکے پاس بیٹھنا سب چیزوں سے زیادہ سخت ہے اسیواسطے ہزار عارف میں سے ایک ہوتا ہے
جو انمیں کلام کرتا ہے مگر وہ انبیاء علیہم السلام کی قوت کا محتاج ہے اور کیوں محتاج نہو وہ خلقت کی مختلف
جنسوں میں بیٹھنا چاہتا ہے عقلمندوں میں بھی اور جاہلوں میں بھی منافق کے ہمراہ بھی اور مومن
کے ہمراہ بھی۔ وہ بڑی سخت تکلیف میں ہے مکروہات پر صبر کرنے والا اور باوصف اسکے وہ اپنے
حال میں [illegible] آسمان سے مدد دیا گیا ہے اسلیے کہ وہ خلقت کو وعظ کرنے میں حق عزوجل کے امر کا تابعدار
اپنے [illegible] اختیار اور ارادے سے نہیں۔ پکار کر کلام کرنے پر مجبور کیا گیا ہے پس یقیناً اسمیں
[illegible] اگر تو اللہ عزوجل کی معرفت حاصل کرنیکا ارادہ رکھتا ہے تو خلقت کی قدر ضرر و نفع
[illegible] دل سے دور کر تو اسکو [illegible] تجھپر افسوس لیکن دنیا درہم و دینار کا
[illegible] نیت کیساتھ کسی ضرورت کے لیے اسکا جمع کرنا جائز ہے
[illegible] اسکا دروازے پر کھڑا رہنا جائز ہے لیکن دروازہ کے

Marfat.com

اندر داخل ہونا جائز نہیں کبھی نہیں اور نہ اوسوقت تیری کوئی عزت ہی یہ بندہ جب اپنے وجود اور خلقت کو فنا ہوتا ہی ایسا ہو جاتا ہی گویا کہ وہ گمنام ناپدید ہے آفات کے آنے کے وقت اسکا باطن تغیر نہیں پاتا اللہ عزوجل کا امر جب آتا ہی تو ظاہر ہو جاتا ہے اور اسکی تعمیل کرتا ہے اسی طرح نہی آنیکے وقت ظاہر ہوتا اور اس سے باز رہتا ہی کسی شے کی تمنا نہیں کرتا اور کسی شے پر حرص نہیں کرتا تکوین کو اپنے دل کی طرف رد کرتا ہے۔ اعیان کا بدلانا اس سکے سپرد کرتا ہے تمہارے اور انکے درمیان بڑا فرق ہے ای علم اور عمل میں خیانت کرنے والو۔ اللہ اور اوسکے رسول کے دشمنو ہے۔ ای اللہ عزوجل کے بندوں سے محبت کو قطع کرنے والو تم ظاہری نفاق میں ہو۔ یہ نفاق کب تک ہے ای عالمون ای زاہدو کبتک تم بادشاہوں اور سلاطین کے پیے نفاق کروگے تاکہ تم دنیا کا مال اور شہوتیں اور لذتیں اُنسے لو تم اور اکثر بادشاہ اس زمانہ میں ظالم ہوا اللہ عزوجل سکے بندوں کے مال میں خیانت کرنے ہوای خدا منافقو کی شوکت کو توڑ اور اُنکو خوار کر یا انکی طرف رجوع لا اور ظالموں کی بیخکنی کر۔ اور زمین کو اُنسے پاک کر یا انکی اصلاح کر آمین۔ آور آپنے (خدا آپسے راضی ہوا) فرمایا۔ ای بادشاہو۔ ای غلامو۔ ای ظالمو۔ ای عادلو۔ ای منافقو۔ ای مخلصو۔ دُنیا کی نہایت ہے اور آخرت کی کوئی نہایت نہیں۔ حق عزوجل کے غیر سے اپنے مجاہدے اور زہد کے ساتھ جدا ہو اپنے دل کو رب عزوجل کے غیر سے صاف کر تاکہ کوئی چیز مولیٰ عزوجل سے نہ شکار کرے نہ ڈونکے تہ ٹھہرائے اور جب تیرا مقسوم آئے اسکو امر کے ہاتھ اور موافقت کے ہاتھ سے تناول کر۔ آمین زہد کرنے کے قدموں پر نہ اختیار کے ہاتھ اور [illegible] جب زہد کو دوام ہو تو بدنمیں اثر کرتا ہی پھر دلمیں رنج پیدا کرنے اور بدن کو لاغر کرنے اثر کر یہ غم اور لاغری کامل ہوجائے تو حق عزوجل کیطرف سے اسکے ساتھ خو [illegible] کشائش آتی ہے اور رنج اور غم دور ہو جاتا ہی۔ مومن انکے ساتھ تعلق [illegible] انمیں مشغول رہتا ہی اور اس کا دل بادشاہ کے قاصد کے آنیکا منتظر ہوتا ہی شہر کے دروازہ [illegible] اور اپنے اہل کو اُنکے درمیان بیٹھے ہوئے وداع کر دیا۔ مومن ہمیشہ وداع کرنیوالا [illegible] کے درمیان ہے اور انکو وداع کر دیا۔ ایک ذرہ خلق کے ساتھ ہے اور اسکا [illegible]

Marfat.com

جب توحید دل میں متمکن ہو جائے تو ظاہری اعمال درست ہو جاتے ہیں۔ اسلیے کہ اسوقت ظاہر و باطن، دولتمندی
اور فقیری، خلق کا اقبال اور ادبار، انکی مذمت اور تعریف مساوی ہوتی ہے۔ تو کس طرح ان کو نکالے حالانکہ
تیرا مضغہ (گوشت کا ٹکڑا۔ مراد دل سے ہے) وجود فراخی کے انسے تنگ ہے اور اللہ عزوجل دراد کے
ذکر اور شوق سے پر ہے۔ پس اسوقت هنالك الولاية لله الحق (اسجگہ اسی سچے کی حکومت ہے) تو محبت
استاد عالم مضبوط حکیم مقرب قریب مودب ادیب خلق سے بے نیاز یعنی پیش کرنیوالا ہو جائے ای جاہل
تو اپنی جہالت سے جانتا ہے کہ تو نے پڑھنے سے فراغت پائی اور تعلیم میں مشغول ہے تکلیف، رنج مشقت
اور بیفائدہ بار اٹھانا تجھے کچھ نہیں ہوگا اور تیرے ہاتھوں پر کوئی نجات نہ پائیگا۔ کیونکہ جو شخص اپنے نفس کو
اچھی طرح معلم نہیں ہو سکتا دوسرے کا کس طرح ہوگا۔ ای قوم اللہ عزوجل کو جو بڑا بزرگ ہے عاجز نہ جانو
تم کافروں سے ملجاؤگے اسکے حکم کے بموجب عمل کرو تاکہ یہ عمل تمکو علم تک پہنچا دے۔ جب تمہارا عمل خالص
ہو جائیگا تم قدرت کو دیکھو گے اسوقت تکوین تمہارے دلوں اور اسرار کے ہاتھ میں ہو جائیگی جب تیرے
اور اللہ عزوجل کے درمیان از روئے دل پردہ نہ رہے تو وہ تجھے تکوین پر قادر کریگا اور اپنے سر کے
[illegible]الوں پر واقف بنائیگا اور اپنے فضل کے طعام سے تجھے کھلائیگا۔ اور تجھے انس کی شراب پلائیگا اور اپنے
قرب کے دسترخوان پر بٹھلائیگا۔ اور یہ سب قرآن و حدیث پڑھنے کا ثمرہ ہے ان دونوں پر عمل کرو اور [illegible]
باہر نہ نکل حتی کہ اس علم کا مالک یعنی اللہ عزوجل تیرے پاس آئے اور تجھے اپنے ساتھ کر لے۔ جب حکم کا معنی
تیرے لیے شہادت دے کہ تو اسکی کتاب میں ماہر ہے تو تجھے علم کی کتاب کی طرف نقل کریگا۔ اور جب تو اسمیں
مہارت پیدا کرے [illegible] دل اور باطن قائم کیے جائینگے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہمراہ ہونگے انکا ہاتھ پکڑ
[illegible] پاس لیجائیں گے اور کہیں گے ھا انتما و ربکما (یہ تم ہو اور تمہارا رب)

بیانویں مجلس (اللہ آپ سے راضی ہو) جمعہ کیدن تیرھویں ماہ رمضان ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں فرمایا
ای قوم اللہ عزوجل کی طرف بھاگو خلق اور دنیا اور غیر خدا سے بائیں اسکی طرف بھاگو دلوں کے ساتھ اور [illegible]
[illegible] کیا تم نے اللہ عزوجل کے کلام کو نہیں سنا الا الی اللہ تصیر الامور (خبردار اللہ کی
طرف تمام کاموں کی بازگشت ہے) ای غلام خلق کی طرف بقا کی آنکھ سے نہ دیکھ بلکہ

Marfat.com

فنا کی آنکھ سے اُنکی طرف ضرر اور نفع کی آنکھ سے نہ دیکھ بلکہ عجز اور ذلت کی آنکھ سے دیکھ حق عزوجل کو واحد مانکر
اُسپر توکل کر اور جس چیز سے وہ فارغ ہو چکا اس میں بیہودہ گوئی نکر۔ دُنیا اور جو کچھ کہ اسمیں ظاہر ہوا اس سے وہ
فراغت پا چکا اور خلق اور اُنکی تمام قسمتوں سے وہ فارغ ہو چکا۔ مومن کا دل ان سے فارغ ہو جاتا ہے کیونکہ
مجرد ہو اپنے حالمیں زیادہ پختہ ہے اور اگر اسباب اور عیال اُسے گھیریں تو وہ اپر مدد دیا جاتا اور اُنکا رنج
برداشت کرنیکی قوت عطا کیا جاتا ہے تمام حالات میں اسکا دل رب عزوجل کے غیر سے فارغ ہو غیبت میں
اس سے دور اور زوال پذیر نہیں ہوتا۔ اس سے تغیر اور تبدل نہیں چاہتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جو مقدر ہے
وہ بدلتا نہیں۔ اور مقسوم سے فراغت ہو چکی اسمیں زیادتی اور کمی نہیں ہو سکتی۔ پس وہ زیادتی اور کمی کو
طلب نہیں کرتا۔ اور نہ مقسوم میں دیر اور جلدی کا خواستگار رہتا ہے اسلئے کہ اسکو تحقیق ہو چکی ہے اسکا
وقت معین اور خاص ہے پس یہ عقلمند ہیں اور نہ زیادتی اور کمی اور جلدی اور دیر کو طلب کرنے والے ہوتے
ہیں جو شخص اللہ عزوجل سے راضی ہوا وہ اُسے اُسکے غیر کے حالات میں اپنا موافق بناتا اور اس سے
محبت کرتا اور اسکو اپنی معرفت عطا کرتا ہے اور اوسکی تمام عمر میں اُسکی مراد کی راہ پر اس سے ہمراہی کرتا ہے
اسے کھڑا کرتا پھر مقرب بناتا ہے اور اُسکی حیرت اور تھکان کیوقت اُسے فرماتا ہے انا ربک (میں تیرا رب
ہوں) جسطرح کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا انا ربک (میں تیرا رب ہوں) موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
سے ظاہر کہا اور اس عارف کے دل میں اس سے باطنی طور سے کہتا ہے اسکو اپنی رحمت اور عنایت اور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عزت سے معزز کرتا ہے انبیا علیہ السلام کے معجزے ظاہری ہیں اور اولیاء کی کرامات
باطنی۔ وہ انبیا کے وارث ہیں۔ اللہ کے دین کو قائم کرتے اور انس وجن کے شیطانوں سے اوسکو حفاظت
میں رکھتے ہیں۔ تو اللہ عزوجل اور اُسکے رسولوں اور اولیا سے ناواقف ہے تجھکو کیا معلوم نہیں۔ تو قرآن پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کیا پڑھتا ہے عمل کرتا
دنیا ہو یا آخرت۔ پھر اسکے بعد تو اپنے پیش کیا جائیگا عقلمند بن اور ادب حاصل کر اور خاموشی اختیار کر تجھے
عزوجل کی خبر نہیں اور نہ اسکے رسولوں اور اولیا کی خبر اور نہ تجھے اپنے آپ میں اور خلق میں اسکی
مصلحت کی کوئی خبر ہے توبہ اور خاموشی کو لازم پکڑ اور موت کا فکر کر

Marfat.com

نفس کریگا غور کرتا کہ تو علم پڑھے اللہ عزّ وجل کے لیے خالص عمل کرتا کہ وہ تجھے نور بخشے جس سے تو دنیا اور آخرت میں نورانی ہو جائے جو میں کہتا ہوں اسکو مانو اور اسمیں سعی کرو اور مقدر کو حجت بنانا چھوڑ دو وہ سوائے کمینگی اور کاہلوں کی حجت ہے ہمپر جو کچھ ہے وہ مقدر ہے ہمیں مستعد ہونا کوشش کرنا اور عمل کرنا چاہیے اور قیل و قال سے درگذر کر کیوں اور کس طرح کہنا چھوڑ دے۔ ہمکو چاہیے کہ اللہ عزّ وجل کے علم میں دخل نہ دیں ہم سعی کریں اور وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے اللہ عزّ وجل نے فرمایا لَا یُسئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (وہ جو کرتا ہے اسکی بابت پوچھا نہیں جاتا اور وے پوچھے جائینگے) جب تیرا امر منتہی ہو اور حق عزّ وجل تیرے دلکو اپنا حضور بنا لے اور تیرے لیے یہ کامل ہو جائے تو وہ تجھے دنیا میں زاہد بنائیگا اور آخرت میں راغب کریگا تو اپنا نام رب عزّ وجل کے قرب کے دروازہ پر لکھا ہوا پائیگا۔ فلانا فلانے کا بیٹا اللہ عزّ وجل کا آزاد کردہ۔ یہ وہ ہے جو تبدیل اور تغیر نہیں پاتا۔ کم اور زیادہ نہیں ہوتا اسوقت تو اللہ عزّ وجل کا شکر ادا کرنے اور اوسکے حضور میں نیکیاں اور عبادات کرنے میں بڑھجائیگا اور ساتھ ہی ڈر سے خوف کو ترک نکر اور اوسکی قدرت کو عاجز نہ کر اور اللہ عزّ وجل کا قول یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَآءُ وَ یُثْبِتُ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ (اللہ محو کرتا ہے اور جو ثابت رکھتا ہے اور اسکے پاس ام الکتاب یعنی لوح محفوظ ہے) اور اس کا قول لَا یُسئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ (وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اسکی بابت پوچھا نہیں جاتا اور وے پوچھے جائیں گے) پڑھ اور اس لکھے ہوئے پر مغرور نہو کیونکہ وہ جسنے اسکو لکھا مٹا دینے پر قادر ہے۔ جس نے عمارت بنائی وہ اسکے گرا دینے پر قادر ہے ہمیشہ طاعت سے ڈر خوف اور [illegible] پر ٹھہرا رہ یہاں تک کہ تجھے موت آ جائے اور تو ملے آخرت کی طرف سلامتی کے قدم سے عبور کر جا پھر اسوقت تو [illegible] دل سے امن پائیگا آہ کہ تو اپنے جہل اور نفاق اور طلب دنیا اور اسپر مزاحمت [illegible] کلام کہا ہوا ہے تو کس طرح حکمت کیساتھ دل کے متواتر اور سر اور نطق کے مصفی ہو [illegible] کا کلام وقت ضرورت ہوتا ہے اور انکی نیند ڈوبے ہوؤں کی نیند کی طرح اور انکا [illegible] کی طرح اور وہ اسی حال پر رہتے ہیں یہانتک کہ موت آ جائے وہ ان فرشتوں کے [illegible] میں اللہ عزّ وجل نے فرمایا لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ([illegible] حکم کی نافرمانی نہیں کرتے جو امر کیے جاتے ہیں وہ کرتے ہیں) بلکہ ان سے بڑھکر فرشتے

Marfat.com

اُنکے غلام ہیں دنیا اور آخرت میں انکے آگے زین پوش اُٹھاتے ہیں اے قوم اگر میرا کلام تمہارے حال کے بموجب نہیں تو اسکو ایمان اور تصدیق سے سنو۔ میرا کلام دلوں کی مراد ہے اسکو دلوں اور اسرار سے سنو۔ تمہارے ظاہر اور باطن آسودہ ہو جائینگے اور تمہارے نفسوں اور ہوا کی شوکت ٹوٹ جائیگی۔ اور تمہاری شہوتوں کی آگ بجھ جائیگی۔ تم پر سب سے زیادہ بدشہوتیں ہیں جو دنیا کو تمہارا محبوب بناتی اور فقر کو تمہارے نزدیک مکروہ کرتی اور تمکو ہلاکتوں میں ڈالتی ہیں کسی بزرگ نے (اسپر خدا کی رحمت ہو) فرمایا تقویٰ کی حقیقت یہ ہے کہ اگر تو اُسکو جو تیرے دل میں ہے جمع کرے اور ایک برہنہ طشت میں رکھکر بازاروں میں پھرے تو اُسمیں کوئی ایسی چیز نہو جس سے شرم کیجائے۔ ای جاہل کیا تجھے یہ کافی نہیں کہ تو متقی نہیں ہے حتی کہ جب تجھے کہا جاتا ہے خدا سے ڈر۔ تو غصے میں آتا ہے۔ جب تجھے کہا جاتا ہے کہ خدا سنتا ہے تو ٹھٹھا کرتا ہے پھر جب کسی بڑے کام پر تیرا انکار کیا جائے تو غصے ہوتا اور بدلہ لیتا ہے۔ حضرت امیر المومنین عمر بیٹے خطاب سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا مَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ لَا یَشْفِیْ غَیْظَہٗ (جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے بدلہ نہیں لیتا) اللہ عز وجل نے اپنے کسی کلام میں فرمایا کُنْتُمْ اُحِبُّکُمْ لَمَّا اَطَعْتُمُوْنِیْ فَلَمَّا عَصَیْتُمُوْنِیْ بَغَضْتُکُمْ (جب تم میری اطاعت کرتے تھے میں تم سے محبت کرتا تھا پس جب تم نے میری نافرمانی کی میں نے تمکو دشمن جانا) حق عز وجل تم سے محبت کرتا ہے نہ اسلیئے کہ اسکی تمہارے پاس کوئی حاجت ہے بلکہ یہ تمپر رحم کرتا ہے وہ تجھے تیرے لیے دوست رکھتا ہے نہ اپنے لیے۔ تیری عبادت سے محبت رکھتا ہے کیونکہ اسکا نفع تیری طرف عود کرنے والا ہے۔ تجھے اسپر مشغول ہونا اور بڑھنا چاہیے جو تجھے تیرے لیے پیار کرتا ہے اور اس سے پھرنا چاہیے جو تجھے اپنے لیے چاہتا ہے۔ مومن نے تمام چیزوں کو فراموش کیا اور اپنے مولیٰ عزّ وجل کو ا[illegible] پس اُسے اسکا قرب اور اُسکے ساتھ حیات حاصل ہوئی اسکا توکل درست ہوا [illegible] اُخروی مہمات میں اُسنے کفایت کی۔ جب مومن کا توکل اور توحید کامل ہو جاتا ہے تو اللہ عز وجل اس سے وہ معاملہ کرتا ہے جو ابراہیم علیہ السلام سے کیا۔ اسکو اپنی حقیقت اور حال عطا کرتا ہے نہ لقب۔ اسکو اپنے طعام کھلاتا اور اپنی شراب سے پلاتا اور اپنے گھر کی دہلیز پر بساتا ہے۔ نہ یہ کہ اسکو اپنا خاص مقام عطا کرتا ہے۔ پس اسوقت اس سے اسکی نسبت بحیثیت معنی درست ہوتی ہے نہ بحیثیت صورت کیلئے ہم

نہیں آتی تحقیق تجھے نفس نے اسپر برانگیختہ کیا ہو کہ تو لوگون کی خدمت کرتا اور حرام کہاتا ہو پہر تو کب تک کہائیگا
اوران بادشاہونکی خدمت کریگا جنکی خدمت کرتا ہو انکا ملک جاری زوال پذیر ہو جانے گا تجھے تو حق عزوجل
کی خدمت مین مشغول ہوناچاہیے [illegible] اور دنیا سے تو تھوڑی [illegible] قناعت کرے
تاکہ تجھے آخرت [illegible] حق عزوجل کے دروازہ پر
[illegible] کی قدرت اور قرب [illegible] دنیا کے [illegible]
بادشاہون کے دروازون پر [illegible] حال مین
ہووے کہ تیرا دل اللہ عزوجل کے دروازے پر ہو تو فرشتے اور [illegible] تیرے گرد اگرد ہونگے
پس قوم کے دونون مقامون اور دونون حالتون مین بڑا فرق ہے [illegible]
دنیا سے [illegible]
اسکے پاس [illegible] دنیا [illegible] آخرت [illegible] انکا کہانا اور شراب اپنے
رب عزوجل سے [illegible] دنیا کو آخرت کی عوض بیچ ڈالا
پہر آخرت کو رب عزوجل کے قرب [illegible] انہون نے جو اسکی محبت
مین سچے ہین دنیا اور آخرت کو اسکی [illegible] عوض فروخت کردیا۔ اور اسکو چاہا نہ اسکے غیر کو پس جب
خرید و فروخت کامل ہوگئی تو کرم [illegible] دنیا اور آخرت کو واپس کیا۔ اور انکو انکے
لینے کا امر کیا پس انہون نے انکو [illegible] دونون سے [illegible] لیا
[illegible] کی موافقت [illegible] انہون نے قبول کیا [illegible]
[illegible] معلوم ہے کہ ہم تجھپر راضی ہوئے نہ تیرے غیر پر اور ہم بہوک
اور پیاس [illegible] اور ذلت اور خواری پر راضی ہوئے اور اسپر کہ تیرے دروازے پر گرے ہین جب
اسپر راضی ہوئے اور انہون نے اپنے دلون مین طمانیت کو ثابت کیا تو اس نے انکی طرف نظر رحمت سے دیکھا
اور انکو ذلت [illegible] اور دنیا اور آخرت مین اپنا قرب مرحمت کیا مومن دنیا مین
[illegible] اور کدورت کو دور کردیتا ہی۔ پہر آخرت آتی ہے

Marfat.com

اور اسکے دل کو تسکین عطا کرتی ہے پھر غیرت کا ہاتھ نکلتا ہے اور اسکو اسکے دل سے علیحدہ کر دیتا اور اسے معلوم کرا دیتا ہے کہ یہ حق عزوجل کے قرب کا حجاب ہے پس اسوقت وہ دنیا میں مشغول ہونا فی الجملہ ترک کرتا ہے اور شرعی امور کی اطاعت کرتا اور ان حدود کی محافظت کرتا ہے جو اسکے اور حرام کے درمیان مقرر کی ہیں اسکی بصیرت کی دونوں آنکھیں کھل جاتی ہیں پس وہ اپنے اور غیر اللہ کے ساتھ دیکھ لیتا ہے پھر ... کسی اور کی طرف مائل نہیں ہوتا اور نہ اسکے غیر کی سنتا ہے اور نہ غیر کو کچھ سمجھتا ہے اور اسکے ... اور ... نہیں ہوتا اور اسکے وعید کے سوا اور ... نہیں ڈرتا اسکے غیر میں مشغول ہونے کو ترک کر دیتا ہے اور اسمیں مشغول ہوتا ہے پس جب یہ حال ہو جاتا ہے تو وہ ان چیزوں سے جنکو آنکھوں نے دیکھا نہیں کانوں نے سنا نہیں اور نہ کسی بشر کے دل پر گذری ہیں ... اپنے نفس ... مشغول نہو پہلے اپنے نفس کو نفع دے ... اپنے غیر کو ... اپنے آپ کو ... اور اپنے غیر کو روشن کرتی ہے کسی چیز میں اپنے ... اور نفس اور ہوا کے ... داخل نہو حق عزوجل ... کسی امر کے لیے چاہتا ہے تو اسکے لیے ... کر دیتا ہے اگر تجھے خلق کے نفع کے لیے چاہتا ہے تو انکی طرف واپس کرتا ہے اور تجھکو ثابت قدمی اور ... کرتا ہے اور انکی تکالیف برداشت کرنیکی قوت بخشتا ہے تیرے دل کو خلق کے لیے وسیع کرتا اور تیرے سینہ کو کھول دیتا ہے اور اس میں حلم کو ڈال دیتا ہے تیرے باطن کا لحاظ کرتا اور تیرے سرکی طرف ... نظر کرتا ہے پس اسوقت وہ ہوتا ہے ... کیا تو نے اللہ عزوجل کے قول کو نہیں سنا یَا دَاؤدُ اِنَّا جَعَلْنَاکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ (ای داؤد ہم نے تجھکو زمین میں خلیفہ بنایا) اسکے قول انا جعلناک خلیفہ یعنے تجھے خلیفہ بنایا ... نہیں کہ تو نے اپنے آپکو بنایا پس اولیا ...

اور اختیار نہیں بلکہ وہ صرف حق عزوجل کے ... اور ... اور ... راستہ ... اس چیز ... اور ... حلال ظاہر ہو اور حرام ظاہر تجھکو کس چیز نے اللہ عزوجل کے حضور ... بنایا ہے تو ... حقیر جانتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا ... اللہ عزوجل ... کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (اللہ عزوجل کی عبادت ایسا کر گویا کہ تو اسکو دیکھتا ہے اور اگر تو اسکو

نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھتا ہے صاحبانِ بیداری نے اللہ عزّ وجل کو اپنے دلوں سے دیکھا پس انکی پراگندگی جمع ہوئی پگل کر ایک چیز بنگئی۔ اسکے اور انکے درمیان سے پردے اُٹھ گئے بنیادیں مٹ گئیں اور معنی باقی رہ گئے پیوند ٹوٹ گئے اور ما لک معزول ہوئے۔ اللہ عزّ وجل کے سوا انکا کوئی نہیں جبتک کہ یہ انکو حاصل نہ ہو وہ بیکلام اور بے حرکت اور بے سرور ہیں۔ جب حاصل ہوجائے تو انکے حق میں امر کامل ہوچکا۔ پہلے وہ دنیا کی قید اور اسکی غلامی سے نکلے پھر بالکل اللہ عزّ وجل کے غیر سے نکلے۔ وہ اپنے کاروبار اور گھر میں ابتلا کیے جاتے ہیں تاکہ وہ دیکھے کہ تم کس طرح کرتے ہو۔ پس سر بادشاہ اور دل اسکا وزیر اور نفس اور زبان اور اعضا اُسکے حضور میں خادم ہیں۔ سر حق عزّ وجل کے دریا سے پیتا اور دل سر سے اور نفس مطمئنہ دل سے اور زبان نفس سے اور اعضا زبان سے پیتے ہیں۔ جب زبان تندرست ہو تو دل تندرست ہے اور جب فاسد ہو تو فاسد ہے تیری زبان تقویٰ اور بیہودہ گوئی اور نفاق سے توبہ کرنے کی لگام کی محتاج ہے۔ پس جب تو ہمیشہ اسحال پر رہی تو زبان کی خوش بیانی دل کی خوش بیانی کی طرف نقل کرتی ہے جب یہ کامل ہوجائے تو (دل) منور ہوجاتا ہے اور اسکا نور زبان اور اعضا پر ظاہر ہوتا ہے اسوقت مقرب کی زبان کی نطق قرب کی حالت میں بے زبان ہوتی ہے اسکو دعا نہیں ذکر نہیں۔ دعا اور ذکر اور کلام بعد میں ہے لیکن قرب میں خاموشی اور گمنامی اور نظر بر قناعت کرنا اور اسی سے نفع اُٹھانا۔ اے خدا ہمکو انہیں سے بنا جو دنیا میں دل کی آنکھوں سے تجھے دیکھتے ہیں۔ اور آخرت میں سر کی آنکھوں سے دیکھینگے۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور دوزخکے عذاب سے بچا۔

ترسٹھویں مجلس (آپنے خدا آپسے راضی ہو) منگل کے روز عشا کے وقت سترہویں ماہ رمضان ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں فرمایا آزمائش اور ابتلا کا ہونا ضروری ہے۔ خاصکر دعویٰ کرنیوالونکے لیے۔ اگر ابتلا اور آزمائش نہوتی تو بہت لوگ ولایت کا دعویٰ کرلیتے۔ اسیواسطے کسی بزرگ نے فرمایا۔ بلا ولایت کی وکیل ہے تاکہ اسکا دعویٰ نکیا جائے۔ اور ولی کی علامتوں میں سے ایک خلق کی اذیت پر صبر کرنا اور ان سے درگذر کرنا ہے۔ اولیا جو خلق کو دیکھتے ہیں اس سے اندھے ہیں اور انکے کلام سے بہرے۔ انہوں نے انکا اعراض انکو بخشدیا۔ جس چیز کی محبت تجھے اندھا اور بہرہ بنا دیتی ہے انہوں نے اللہ عزّ وجل سے

Marfat.com

محبت کی پس اسکے غیر سے اندھے اور بہرے ہوئے۔ وہ خلقت سے نرم کلام اور عنایت اور مدارات سے ملتے ہیں اور کبھی اللہ عزوجل کی غیرت اور اسکے غضب میں اوسکی موافقت کرنے پر غضب میں آتے ہیں وہ طبیب ہیں انہوں نے یقیناً جان لیا کہ ہر ایک مرض کی دوا ہے اور طبیب ہر ایک مریض کا ایک ہی دوا سے علاج نہیں کرتا۔

وے دلوں اور باطنوں سے حق عزوجل کے حضور میں ہیں۔ وے اصحاب کہف کی طرح ہیں انکو جبرئیل علیہ السلام پلٹاتا ہے اور انکو قدرت اور رحمت اور لطف کا ہاتھ محبت کا ہاتھ انکے دلوں کو پلٹاتا اور ایک حال سے دوسرے حال کی طرف نقل کرتا ہے۔ انکی دنیا دنیا کی طلب کرنیوالونکے لیے اور آخرت آخرت کو طلب کرنیوالونکے لیے اور انکا رب عزوجل انکے لیے۔ وے کسی شے پر بخل نہیں کرتے جب تو اُنسے دنیا مانگے اور وہ انکے پاس ہو تو وے اسے خرچ کرتے ہیں اور جب تو اُن سے آخرت کا ثواب مانگے تو اسکو عطا کرتے ہیں۔ دنیا اپنے میں سے فقیروں کو دیتے ہیں اور آخرت کا ثواب انکو جو اسکی طلب میں کوتاہی کرتے ہیں۔ حادث کو حادث کیلیے ترک کرنے اور حادث کنندہ کیلیے چھوڑتے ہیں چھلکے کو بخشدیتے ہیں کیونکہ اللہ عزوجل کا غیر چھلکا ہے اور اسکی طلب اور اسکا قرب مغز۔ کسی بزرگؒ سے روایت ہے۔ فاسق کا چہرہ دیکھکر نہیں ہنستا مگر عارف البتہ اسکو امر کرتا ہے اور منع کرتا ہے اور اسکی اذیت کو برداشت کرتا ہے اور اسپر کوئی قدرت نہیں رکھتا مگر اللہ عزوجل کو پہچاننے والے زاہدوں عابدوں اور مریدوں میں یہ طاقت نہیں۔ وے کیونکر گنہ گاروں پر رحم نکریں حالانکہ وے رحمت کی جگہ اور توبہ اور عذر قبول کرنے کے لیے مقام پر ہیں۔ عارف کا خلق حق عزوجل کے خلق کا سا ہے وہ گنہ گار کو شیطان اور نفس اور ہوا کے ہاتھ سے چھوڑانے کی سعی کرتا ہے۔ جب تم سے کوئی اپنے بیٹے کو کافر کے ہاتھ میں قید پائے تو کیا اسکے چھوڑانیکے لیے کوشش نہیں کرتا۔ ایسا ہی عارف کا حال ہے تمام خلق اُسکے نزدیک اولاد کی طرح ہے وہ حلم کی زبان کے ساتھ خلق سے کلام کرتا ہے علم پر واقف ہے پر رحم کرتا ہے۔ اللہ عزوجل کے افعال کو انہیں دیکھتا ہے وہ قضاؤں اور قدروں کی طرف حلم اور علم کے دروازے سے نکلتے ہوئے انکو دیکھتا ہے لیکن وہ اسکو چھپاتا ہے اور خلق سے اس حلم کے ساتھ خطاب کرتا ہے جو امر اور نہی ہے اور علم سے جو کہ سر ہے قدہ بات نہیں کرتا۔ حق عزوجل نے رسولوں کو بھیجا اور کتابیں نازل فرمائیں اور خوف دلایا اور ڈرایا تاکہ لوگوں پر حجت پوری ہو جائے اور اسکے علم کا اسمیں دخل نہیں اور نہ اس بھید

Marfat.com

حکم اس کا معترض ہوتا ہے اسمین حملہ کرتا اور بھاگتا ہے اور علم مین ثبات ہو جو اس حکم کی طرف تو تیرا اور تیرے
غیر کے درمیان مشترک ہے اور خاص تیرے علم کی طرف محتاج نہیں کیونکہ تم اہل ہو کوئی ظاہری علم پر عمل کرتا ہو
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو باطنی علم سے جو نگہ دیتے ہیں واسطے حکم کا جو نگہ دیتے ہیں جس طرح کہ پرندے اپنے بچون کو
چونگہ دیتے ہیں۔ اسکی ساتھ بسبب آپکی تصدیق کرنے اور آپکے قول ظاہر یعنی شریعت پر عمل کرنیکے نیکی کرتے ہیں
جب آدم کا بیٹا صحیح ہو تو اس جیسا کوئی صحیح نہیں جب صاف ہو تو اوس جیسا کوئی صاف نہیں جب قریب
ہو تو اوس جیسا کوئی مقرب نہیں جاہل سر کی آنکھ سے دیکھتا ہے عقلمند عقل کی آنکھ سے اور عارف دل کی آنکھ سے تمام
وا قفیت سے دیکھتا ہے تمام خلقت اس کا لقمہ اور اسمین غائب ہو جاتی ہے۔ اسکے نزدیک حق عزوجل کے علاوہ کچھ
نہیں رہتا پس اسوقت وہ کہتا ہے ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ (وہی اول ہے وہی آخر
وہی ظاہر وہی باطن) اسکے ظاہر اور باطن اور اول و آخر صورت اور معنی مین حق عزوجل ہوتا ہے اسکے سوا اسکے
پاس کچھ نہیں ہوتا اسوقت اوسکی محبت اسکے ساتھ دنیا و آخرت مین رہتی ہے تمام احوال مین اس کا موافق رہتا
ہے اسکی رضامندی اور اسکے غیر کے غضب کو پسند کرتا ہے اسکی راہ مین ملامت کرنیوالے کی ملامت اسکو اثر نہین کرتی
جیسا کہ کسی بزرگ نے فرمایا (اسپر خدا کی رحمت ہو) خلق مین حق عزوجل کی موافقت کر اور اللہ عزوجل مین خلق
کی موافقت نہ کر جسنے خدا کے پیوند کو توڑا وہ ٹوٹا اور جس نے درستی کی وہ درست ہوا شیطان اور برا
اور طبیعت اور برے ہمنشین تیرے دشمن ہین ان سے بچ تاکہ وہ تجھے ہلاکت مین نہ ڈالیں علم پڑھ تاکہ تجھے معلوم ہو جائے
کہ ان کے ساتھ دشمنی کیونکر کرنی اور پرہیز کرنا ہے پھر معلوم کر کہ رب عزوجل کی عبادت کرنی کس طرح ہے جاہل کی
عبادت کچھ نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا مَنْ عَبَدَ اللّٰهَ بِجَهْلٍ كَانَ مَا يُفْسِدُ
اَكْثَرَ مِمَّا يُصْلِحُ (جسنے جہالت سے اللہ عزوجل کی عبادت کی اس کا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے) جاہل کی
عبادت تو کچھ بھی سرمایہ نہین بلکہ وہ پورے فساد اور پورے اندھیرے مین ہے اور علم بھی عمل کے بغیر فائدہ
بخش نہین عمل بغیر علم کے کچھ کام کا نہین جسکے عمل مین اخلاص نہو وہ نفع نہین دیتا اور نہ کرنیوالے
سے قبول کیا جاتا ہے جب تو علم پڑھے اور عمل نہ کرے تو وہ علم تجھپر حجت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
روایت ہے کہ فرمایا الْجَاهِلُ يُعَذَّبُ مَرَّةً وَالْعَالِمُ سَبْعَ مَرَّاتٍ (جاہل ایک دفعہ عذاب

Marfat.com

دیا جائیگا اور عالم سات دفعہ جاہل اسلیے کہ اوس نے علم کیون نہین پڑہا اور عالم اسلیے کہ اس نے اپنے علم پر عمل کیون نہین کیا۔ علم پڑہ اور عمل کر اور دوسرے کو پڑہا اسمین تیرے لیے تمام نیکی ہی۔ جب تو نے علم کی ایک بات سنی اور اوسپر عمل کیا اور غیر کو بتائی تو تیرے لیے دو ثواب ہین۔ جاننے کا ثواب اور سکھانے کا ثواب دنیا تاریکی ہی اور علم اسمین نور ہے پس جسکو علم نہین وہ اس اندہیرے مین اندہے کی طرح اوندہا مارتا ہی اور اصلاح سے فساد زیادہ کرتا ہی۔ اے علم کے مدعی اسکو نفس اور طبع اور شیطان کے ہاتھ سے نہ لے [illegible] کے ہاتھ سے نہ لے ریا اور نفاق کے ہاتھ سے نہ لے تو ظاہر مین زاہد اور باطن مین حریص ہی۔ زہد باطل ہے تجھے اسپر عذاب کیا جائیگا حق عز وجل سے فریب کرتا ہے حالانکہ وہ اسکو جو تو خلوت مین کرتا ہے اور اسکو جو تو جلوت مین کرتا ہی اور اسکو جو تیرے دل مین ہے خوب جانتا ہے اسکے نزدیک خلوت اور جلوت اور پردہ نہین۔ اے افسوس اے ذلیل اے فضیحت یہ کس طرح ہو کہ اللہ عز وجل رات اور دن مین تیرے تمام کامون پر واقف اور دیکہتا ہی اور تو اسکے دیکہنے سے شرم نہین کرتا۔ اسپر جو جاری کرچکا ہے توبہ کر اور فرائض کے ادا کرنے اور منہیات سے باز رہنے کیساتھ اسکا قرب حاصل کر۔ ظاہری اور باطنی گناہونکو چہوڑ اور ظاہری نیکیان بجالا۔ اسکے سبب تو اسکے دروازہ تک پہونچ جائیگا۔ اور اس کا مقرب ہوجائیگا۔ وہ تجہسے محبت کریگا اور تجہے خلق کا محبوب [illegible] محبت کریگا پہر اسکو اپنی مخلوقات کی طرف نقل کریگا۔ جب اللہ عز وجل اور اسکے فرشتے تجہسے محبت کرین تو تمام مخلوقات ماسوا کافرون اور منافقون کے تجہسے محبت کریگی۔ منافق اور کافر تیری محبت مین اللہ عز وجل سے موافق نہین ہونگے۔ جس شخص کے دل مین ایمان ہو وہ مومن سے محبت کرتا ہی اور جسکے دل مین [illegible] دشمنی رکہتا ہی۔ [illegible] کافرون اور منافقون اور شیطانون اور [illegible] عین الانس [illegible] دل اور [illegible] خلق سے کنارہ کش ہی وہ ایسی حالت [illegible] قادر نہین رہتا وہ اللہ عز وجل [illegible] ہیتی جب اسکے لیے یہ درست ہو جاتا ہی [illegible] اور تمنا کرنیکے ساتھ اولیا کا مرتبہ نہ ہو اسکو کچہ حاصل نہین ہوتا کوئی [illegible] جب تک [illegible] اسباب

Marfat.com

اندھا نہ ہووے کوئی اعتبار نہیں جبتک تو لوگونکے دروازونکی طرف دوڑنیسے اپاہج نہو اور تیرے پاؤں نہ تھک جائیں کوئی اعتبار نہیں جبتک کہ تیرا دل اور تیری عقل اور تیرا موںھ خلق سے خالق کی طرف نہ پہرے اور تیری پیٹھہ خلق کی طرف اور موںھ حق عزوجل کی طرف نہ ہو۔ تیرا ظاہر اور تیری صورت خلق کی طرف اور باطن اور عقل و معنی خالق کی طرف نہو پس اسوقت تیرا دل فرشتوں اور نبیوں کے دلکی طرح ہوجائیگا۔ تیرے دلکو انکا طعام اور شراب کہلایا اور پلایا جائیگا۔ یہ امر دلوں اور اسرار اور معانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے نہ صورتوں کے ساتھ۔ اے خدا ہمارے دلونکو پاک کر اور ہمارے اسرار کو خلعت پہنا اور ہماری عقلون کو ان حالات میں جو ہمارے اور تیرے درمیان ہیں خلق کی عقلوں اور ہماری ان عقلوں سے صاف کر۔ ای حاضرو۔ ای غائبو عنقریب بہت روز تم مجھسے عجب حال مشاہدہ کروگے۔ میں منافقین کے حقمیں بحث کرونگا۔ ای خدا مجھے سب سے غنی کر۔ مجھے اپنے ساتھ اپنے غیر سے بے نیاز بنا۔ معلمو لڑکوں اور ان چیزوں سے جو انکے گہروںمیں ہیں بے نیاز کر اور اسکے گہر کو تعلیم کیساتھ ضیافت کا گہر بنا۔ ای خدا تو جانتا ہے کہ تحقیق یہ بات مجھسے بے بسی میں نکل گئی ہے۔ مجھے اسمیں معذور رکھہ میرا پیالہ پر ہوگیا۔ حالانکہ مجکو تجھسے بچوں اور نوکروں اور مسافروں کے پیالے کا بقیہ ملا اور میں تجھسے خوشدلی اور سر کی صفائی کیساتھ اسکے سہل کرنیکا سوال کرتا ہون۔ اے قوم۔ تمہارا خیال ہے کہ میں تم سے لیتا اور تمکو دیکھتا ہوں نہیں ہمیں کوئی بزرگی نہیں میں صرف اللہ عزوجل سے لیتا ہوں۔ نہ تم سے بلکہ وہ تمہارے ہاتھوں پر جاری کرتا ہے جبتک میں تمہارے ساتھ تہا تمکو نہ پہچانا اور جب تم سے نکلا تمکو پہچان لیا۔ میں منافقوں کا کہوجی اور عارفوں کا واقف ہون منافقوں کو مارتا نہیں مگر گلا گہوٹنے سے نہ چہریوں کے ساتھ۔ میرا دسترخوان تمہارے لئے ہے اور تمہارے فراغت ہونیکے [illegible] کہاؤں گا میرے [illegible] میرے تو الا ہے تمہارے چلےجانیکے بعد میرے لیے میرے اس دوست کی طرف سے جسکے آگے ہم خدمتگار [illegible] ہیں۔ اے اہل بصیرت کیا تم مجھے مستعد اور کمر باندھے ہوئے نہیں دیکھتے۔ کسی سائل نے سوال کیا انبیا کی طرف حق عزوجل کا رسول جبرئیل ہے اولیا کی طرف اسکا رسول کون ہے؟ پس جواب میں فرمایا انکا بھی بلاواسطہ وہی رسول ہے۔ اسکی رحمت اور عنایت اور اسکے احسان اور الہام سے۔ اور اسکے انکے دلوں اور اسرار کی طرف توجہ کرنے اور انپر شفقت کرنے سے اسکو بیداری اور خواب میں اپنے دلونکی آنکھوں اور سر کی صفائی اور دائمی پیدا کیساتھ دیکھتے ہیں۔ اے قوم۔ تمکو حق عزوجل کی معرفت سے اور اسکے اولیا کی معرفت سے دنیا کی محبت او

Marfat.com

اسپر حرص کرنی اور امین اور اس سے زیادتی چاہنا روکتا ہے آخرت کو یاد کرو اور دنیا کو عمدہ طور سے چھوڑ دو۔ ای خدا نیکی اور سخاوت تیری صفتون سے ہے اور ہم تیرے غلام ہین پس ہمکو بھی ان سے ایک ذرہ عطا فرما آمین ۔

چونوین مجلس آپ نے (اللہ تعالی آپ راضی ہو) جمعہ کی صبح کو دسوین ماہ رمضان ۵۴۵ھ ہجری کو کچھ کلام کے بعد مدرسہ مین فرمایا۔ ای غلام دو قدم کر اور تو پہونچگیا۔ ایک قدم دنیا سے اور ایک قدم آخرت سے ایک قدم تیرے نفس سے ایک قدم خلق سے اس ظاہر کو ترک کر اور تحقیق تو باطن کی ابتدا پھر انتہا تک پہونچگیا۔ تو مستقل ہوا اور تمام کرنا اللہ عز وجل کے ہاتھ ہے تیری طرف سے شروع اور اللہ عز وجل کی طرف سے نہایت کو پہونچانا ہے رسی اور زنبیل کو لے اور عمل کے دروازے پر بیٹھ حتی کہ جب تجھے بلایا جائے تو تو خدا کے قریب ہو وے اور اپنے فرش پر اور لحاف کے نیچے اور تالون کے اندر نہ بیٹھ پھر عمل اور استعمال کی درخواست کر۔ اپنے دل کو ذکر کر کے قریب کر اور اسے قیامت کا دن یاد دلا مٹی ہوئی ہڈیون مین فکر کر۔ غور کر اللہ عز وجل کس طرح تمام خلقت کو اٹھاویگا اور اپنے حضور مین کھڑا کرے گا جب تو اس فکر مین ہمیشگی کرے تو تیرے دل کی تاریکی (سختی) دور ہو جائیگی۔ اور وہ کدورت سے صاف ہو جائیگا۔ جب بنیاد پر عمارت ہے تو وہ ثابت اور قائم رہتی ہے اور اگر بنیاد نہو تو جلدی گرجاتی ہے۔ جب تو اپنے حال کی بنیاد ظاہری حکم کے احکام پر ڈالے تو خلق مین سے کوئی اسکے توڑنے کی طاقت نہین رکھتا اور اگر اسپر نہ بنائے تو تیرے لیے کوئی حال ثابت نہین رہتا اور نہ تو کسی مقام تک پہنچتا ہے اور صدیقون کے دل ہمیشہ تجھسے دشمنی رکھتے اور تجھے ندیکھنے کی تمنا کرتے رہتے ہین ای جاہل تجھے ... کیا دغابازی سے یاد ہو کر بازی ہے۔ اور اے فریبی تیرے سر کی کوئی عزت نہین تحقیق تو نے اپنے آپ کو وعظ کرنیکے لائق بنایا ہے حالانکہ تجھ مین قابلیت نہیں یہ صرف لوگون ... یہ اذن کامل صالحین کا حق ہے اور نہین تو انکا طریقہ گونگا پن اور اشارہ ... کو نطق کا امر کیا جاتا ہے پس خلق کو مجبوراً وعظ کرتے ہین کلام کے بعد ... ہو جاتی ہے تیرے دل اور سر کی صفائی کی نسبت سے امر بدلتا ہے اسیواسطے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجہہ و رضی اللہ عنہ نے فرمایا لو کشف الغطاء ما ازددت یقینا اگر پردہ اٹھایا جائے تو مین یقین مین نہ بڑھون گا اور فرمایا لا اعبد ربا لم ارہ مین اس رب کی عبادت نہین کرتا جسکو ... نہ دیکھا ہو ...

ادانی قلبی ربی (میرے دل نے مجھے میرا رب دکھا دیا ہے) ای جاہلون۔ عالمون سے ملو اور انکی خدمت کرو اور ان سے علم
پڑھو علم مردون کی زبانون سے لیا جاتا ہے علما کے ساتھ نیک ادب اور اپنے اعتراض کو ترک کرنے اور ان سے
فائدہ حاصل کرنے کی غرض سے مجلس رکھو تاکہ تم کو انکے علوم سے فائدہ ملے اور تمپر انکی برکتین عود کرین او
تمپر انکے فائدے شامل ہون اور عارفون کی خاموشی کے ساتھ مجلس کرو۔ اور زاہدون کی انمین رغبت کر
عارف ہر ایک ساعت مین گذشتہ ساعت سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے ہر ایک ساعت مین
رب عزوجل کے آگے اس کا خشوع اور ذلت نئی ہوتی ہے وہ حاضر سے ڈرتا ہے نہ غائب سے خوف کی زیادتی ر
عزوجل کے قرب کی زیادتی کے اندازے پر ہے اسکے گونگاپن کی زیادتی اسکے مشاہدے کی زیادتی کے بموجب
ہے جسنے اللہ عزوجل کو پہچانا اسکے نفس اور طبع اور ہوا اور عادت اور وجود کی زبان گونگی ہو گئی لیکن اسکے د
اور سر اور حال اور مقام اور عطا کی زبان ان نعمتونکو ظاہر کرنے سے جو اسپر ہین ناطق ہوتی ہے اسیواسطے
خاموشی کیساتھ مجالس کیے جاتے ہین تاکہ انسے نفع حاصل ہو اور اس سے ثمرات پایا جائے جو انکے دلون پر
جاری ہوئی ہے جسنے اللہ عزوجل کے عارفون کے ساتھ زیادہ ملاپ رکھا اس لیے اپنے نفس کو پہچانا اور
عزوجل کے آگے ذلیل ہوا۔ اسیواسطے کہا گیا ہے من عرف نفسہٗ فقد عرف ربہٗ (جسنے اپنے نفس
وس نے اپنے رب کو پہچان لیا) بندے اور اوسکے رب کے بیچ مین وہی حجاب ہے جسنے اپنے نفس کو پہچانا اللہ عزو
اور اسکی خلق کی تواضع کرتا ہے جب اسکو پہچان لیتا ہے اس سے پرہیز کرتا اور اسکے پہچاننے پر اللہ
کے شکر مین مشغول ہوتا ہے اور جان لیتا ہے کہ خدا نے اس کا نفس پہچنوایا نہین مگر کہ وہ اسکے لیے دنیا اور
کی بہتری چاہتا ہے پس اس کا ظاہر اسکے شکر مین اور اس کا باطن اسکے حمد مین مشغول ہے۔ اس کا
متفرق ہے اور باطن جمع اسکی خوشی باطن مین ہے اور رنج ظاہر مین حال کو چھپانے کے لیے ہے اور عارف
مومن سے برعکس ہے کیونکہ اسکا غم دل مین اور بشارت چہرہ پر ہے وہ ناچیز غلام دروازے پر کھڑا ہے نہین جانتا
اسکو کس چیز مین لگایا جاوے گا کیا مقبول ہوگا یا مردود کیا اسکے منہ پر دروازہ کھولا جاویگا یا وہ ہمیشہ
رہیگا پس جسنے اپنے نفسکو پہچانا وہ اپنے تمام حالات مین مومن کے برخلاف ہے مومن صاحب حال
اور حال تغیر پاتا ہے اور عارف صاحب مقام ہے اور مقام ثابت رہتا ہے مومن اپنے حال کے انتقال

Marfat.com

اور ایمان کے دور ہونے سے ڈرتا ہے پس ہیبت اس کا رنج اسکے دل مین اور بشارت اسکے چہرہ پر ہی اپنے غم سے چھپاتا ہی اگر تو اس سے کلام کرے تو تیرے روبرو ہنستا ہے اور اس کا دل غم کے باعث گھٹا جاتا ہے اور عارف کا غم چہرہ مین ہے چونکہ وہ خلقت سے خوفناک چہرہ کے ساتھہ ملتا ہے انکو ڈرانا اور امر کرنا اور منع کرتا ہی رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نیابت کے طور پر۔ اس قوم نے جو سنا اسپر عمل کیا پس عمل نے انکو حق عزوجل کے قریب کیا جسکے لیے اونہون نے عمل کیا اور اونہون نے دلونکے کانون سے اسکے وعظ اور انکو بلا واسطے سنایا اسوقت ہوتا ہی جب وہ خلق سے غائب اور خواب مین ہوئے اور خالق آگے حاضر اور بیدار ہوگئے جب تیرا دل درست ہو تو وہ ہمیشہ خلق سے غائب اور خواب مین ہوتا ہے اور خالق کے نزدیک بیدار وہ جلوت مین بھی خلوت مین ہوتا ہے اور تو جلوت مین اور حق عزوجل کے اسرار اور حکم سر پر وارد ہوتے ہین اور سر قلب کا ملا کرتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ پر اور نفس زبان پر اور زبان خلق پر املا کرتی ہے جو وعظ سنائے تو چاہیئے کہ اس صفت کے ساتھہ ہو نہیں تو خاموش رہے اس قوم کا جنون طبعی عادتون اور نفسانی ہوائی فعلون کا ترک کرنا اور شہوتون ولذتون سے اندھا ہونا ہے نہ یہ کہ وہ ان دیوانون کی طرح جنون مین ہین جنکی عقلین جاتی رہین۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اگر تم انکو دیکھو تو کہو کہ دیوانے ہین اور اگر وہ تمکو دیکھین تو کہین کہ یہ لوگ اللہ عزوجل پر ایک ذرہ بھر بھی ایمان نہیں لائے تیری خلوت درست نہیں اس لیے کہ خلوت سے مراد دل کا تمام چیزون سے برہنہ ہوتا ہے تیرا باطن معری ہو جائے اور تو مجرد ہو بے دنیا اور بے آخرت۔ خلاصہ یہ کہ اللہ عزوجل کے غیر سے برہنہ ہووے یہی راستہ ہی انکا جو نبی اور ولی اور صالح گذر چکے ہین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا امر کرنا اور بدی سے باز رکھنا) میرے نزدیک ہزار عابد کی عبادت خانہ مین عبادت کرنے سے زیادہ پیارا ہی نفس کی نظر بند اور کوتاہ اور رد کرلے تاکہ اوسکی نظر اسکے ہلاک ہونے کا باعث نہ بنے مگر جبکہ نفس شرع کے تابع اور انکے خادمون سے ہو۔ انکے کہنے سے باہر جائے اور انکے ساتھہ متفق ہوئے پہر انکے اور اسکے [illegible] رہتا اسیکا امر کرتا ہے جسکے لیے وہ دونون امر کرتے ہین اور اسی سے منع کرتا ہے جس سے وہ دونون منع کرتے ہین اور وہی اختیار کرتا ہے جسکو وہ دونون اختیار کرتے ہین اسوقت وہ نفس مطمئنہ ہوجاتا ہے اور وے ایک ہی مطلوب اور ایک ہی مقصود مین موافق ہوتے ہین جب نفس اس حال پر پہونچ جائے تو وہ اپنے مجاہدون مین تخفیف کا مستحق ہوتا ہے حق عزوجل سے ان امور مین وہ جو تیرے اور خلق کے درمیان کرتا ہے۔ بحث نکر کیا تو نے

اللہ عزوجل کے قول لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون د جوہ کرتا ہے اس سے سوال نہین کیا جاتا۔ اور وہ
سوال کیے جاتے ہین)کونہین سنا تجھین حق عزوجل کی تابعداری کہان ہے اگر اچھا ادب نہین کریگا تو گہر سے ذلیل
کرکے نکالا جاویگا اور اگر اچھا ادب کریگا اور موافق ہوگا تو تجھے بٹھلایا جائیگا اور تیری عزت کیجائیگی اللہ عزوجل
سے محبت رکھنے والا اسکے پاس نہان ہے اور جہان گہر والون پر کہانے اور پینے اور لباس وغیرہ حالات
مین خود مختار نہین ہوتا بلکہ انکے موافق صبر کرنیوالا اور راضی رہتا ہے پس یقیناً اسکو کہا جاتا ہے آمین خوش رہ
جو تو دیکھتا اور پاتا ہے جبنے اللہ عزوجل کو پہچانا دنیا اور آخرت اور حق عزوجل کا غیر اسکے دل سے غائب ہوا تجہپر
واجب ہے کہ تیرا کام اللہ عزوجل کے لیے ہو نہین تو موت بہت اچھی ہے چاہیے کہ تیری زندگی اللہ عزوجل کی
عبادت مین ہو نہین تو تیرے لیے موت اچھی ہے اے خدا ہمکو اپنی عبادت مین زندہ کر اور عبادت کرنیوالون مین
ہمارا حشر کر آمین۔ اور آپنے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا مومن اپنے نفس کا تارک ہو مرشد کیساتھ رہتا ہے تاکہ وہ آ
ادب سکھلاوے اور تعلیم دیوے شروع حال مین بچپن سے فنا ہونے تک تعلیم مین رہتا ہے قاری اسے اللہ عزوجل
کی کتاب حفظ کراتا ہے اور اسکے دوسرے حال مین عالم اسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پڑھاتا ہے اور سنا
ہی توفیق اسکی ملازم ہے اپنے علم پر عمل کرتا ہے اور عمل حق عزوجل کا مقرب بنا دیتا ہے جب وہ اپنے علم پر
عمل کرتا ہے اللہ عزوجل اسکو اس علم کا وارث بناتا ہے جو اسنے پڑھا نہین۔ دل اپنے قدمون پر کہڑا ہوتا ہے
اور اخلاص اسکے قدمون کو حق عزوجل کی طرف قریب کرتا ہے جب تو عمل کرے اور دیکھے کہ تیرا دل حق عزوجل
قریب نہین ہوتا اور نہ عبادت اور انس کی لذت پاتا ہے تو جان لے کہ تو عامل نہین اور تو اس خلل کے باعث جو تیرے عمل
مین ہے محجوب ہے خدا ... ہے۔ ریا اور نفاق اور غرور اپنی عمل کرنیوالے اخلاص کو لازم پکڑ نہین تو رنج نہ اٹھا خلق
اور جلوت ... جل کے لیے مراقبہ کر۔ جلوت مین مراقبہ کرنا منافقین کا کلام ہے اور خلوت مین مخلصین کا۔ تجھپر
افسوس جب تو کسی خوبصورت مرد یا عورت کو دیکھے تو اپنی دونون آنکھین بند کر نفس و ہوا اور طبیعت کی آنکھین بند
اور یاد کر کہ خدائے عزوجل تجھے دیکھ رہا ہے اور پڑھ وما تکون فی شان الخ اور نہین ہوتا تو کسی حال مین آخر تک
حق عزوجل سے ڈر۔ اپنی آنکھونکو محرم کی طرف دیکھنے سے بند کر۔ اور اسکے دیکھنے کو یاد کر جسکی نظر اور علم سے تو خارج
نہین ہو سکتا جب تو حق عزوجل سے بحث اور جھگڑا نکرے تو تیری عبودیت کامل ہوئی اور تو سچا بندہ بن گیا

Marfat.com

اور تو اس گروہ مین داخل ہو جسکے حق مین اُسنے فرمایا اِنَّ عِبَادِی لَیسَ لَکَ عَلَیہِم سُلطَان (میرے بندون پر
تجھے غلبہ نہین ہی) جب تیرا شکر اللہ عزوجل کے لیے متحقق ہو جائے تو خلقت کے دل اور زبانین تیرا شکریہ ادا کرینگے
اور تجھسے محبت کرنیکا الہام کیجائیگی اسوقت شیطان اور اسکے لشکر کی تجپر کوئی راہ نہین دعا کا ترک کرنا عزیمت ہی
اور اسمین مشغول ہونا رخصت ہی دعا ذریعہ ہوگے لیے سائس ہی اور قیدی کے لیے دریچہ ہی یہانتک کہ قید سے کنارہ کش
اور بادشاہ پر داخل ہو یا نصیب خوشمند ہو تم اچھا نہین کرتے دعا کو ترک کردیتے ہو اور نہی دعا کرنیکو نہین جاتے تو کوئی چیز
نہین مگر دکایت اور عقل و علم اور جسکو پہنچانا ہی اسکی امیدواری کر کی محتاج ہو تم نہین سمجھتے کہ اللہ عزوجل کے
پاس کیا ہی اور اسکے نیک بندون کے پاس کیا اسلیے انکی تم رخصتین ہو اسپر [illegible] اور حالات کے ساتھ انکی برابری نکرو وہ
ظاہر اور باطن سے حق عزوجل کے حضور مین ہین انکا دل خوشنودی سے تسلی نہین پاتا جبتک کہ وہ تسلی نہ دیا جائے اور
اسکے لیے سلامتی کی ضمانت نہ ہوجائے ای اللہ عزوجل کے بندو جو نہین [illegible] چیز کو نہ
سیکھو جسکی تمہارے پاس کوئی خبر نہین میری کتاب مین داخل ہونا کہ مین تمہین علم پڑھاؤن جیسے تم اپنے پاس نہین
پاتے دلونکے لیے ایک کتاب ہی اور اسرار کے لیے کتاب ہے اور نفوس کے لیے ایک کتاب ہے اور اعضا کے لیے کتاب روز درجے
اور مقام اور شمار کردہ قدم مین پہلا قدم تیرے لیے صحیح نہین دوسرا کسطرح ہو پہنچیگا تیرا اسلام صحیح نہین
ایمان کو کسطرح پہونچیگا. تیرا ایمان صحیح نہین ایقان کو کسطرح پہونچیگا تیرا ایقان صحیح نہین معرفت اور ولایت
کو کسطرح پہونچیگا عقل کر تجھہ مین کچھہ نہین تم مین سے ہر ایک خلق پر ریاست کو بے استعداد چاہتا ہی خلق پر ریاست
تب درست ہوتی ہی جب انمین اور دنیا مین اور نفس اور ہوا اور طبع اور ارادے مین زہد ہو۔ ریاست آسمان سے نازل
ہوتی ہے نہ زمین سے ولایت حق عزوجل کیطرف سے ہے نہ خلق سے ہمیشہ تابع رہ [illegible] جب [illegible]
ذلت اور گمنامی پر راضی ہو۔ اگر تیرے لیے حق عزوجل کے نزدیک اس کے خلاف ہوگا تو [illegible]
اور تفویض کو لازم پکڑ اور اپنی طاقت اور قوت اور اعتراض اور [illegible]
رہنا لازم پکڑ وہ کیا ہی امر کی اطاعت اور نہی سے باز رہنا اور آفات پر صبر [illegible]
نیک عمل تو نے بنیاد کو مضبوط نہین کیا عمارت کس چیز پر بنائیگا تیری نیت درست نہین کسطرح [illegible]
خواہش [illegible] کسطرح ہوتا ہے [illegible] رسول [illegible] نائب [illegible]

Marfat.com

خطیب (واعظ) تھے جب چلے گئے تو اللہ عزوجل نے ان عالموں کو جو اپنے علم پر عمل کرتے ہین انکا قائم مقام اور وارث بنایا جو شخص رسولون کے مقام پر ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے زمانہ مین خلقت مین پاک تر اور اللہ عزوجل کے حکم سے زیادہ واقف اور عامل ہو۔ ای اللہ عزوجل اور اسکے رسولون اور اسکے اولیاء سے جاہلو۔ ای اپنے نفسون اور طبیعتون اور دنیا اور آخرت سے ناواقفو تم خیال کرتے ہو کہ یہ امر آسان ہے تجھپر افسوس گونگے بنو اور خاموش ہو حتی کہ تم گویا بکیے جاؤ اور اٹھائے جاؤ اور کھڑے کیے جاؤ اور لائے جاؤ جسکا علم اسکی حرص پر غالب آیا پس وہ علم نفع بخش ہے کیونکہ نفع بخش نہو اسنے خلقت کے دروازونکو بند کیا اور حق عزوجل کے دروازے کو جو بڑا دروازہ ہے کھولا جب بند کرنا اور کھولنا کسی بندے کے لیے صحیح ہو جائے تو اس سے زحمت چلی جاتی ہے اور خلوت آتی ہے اسکی دل کی طرف فائدے اور انبار آتے ہین اس سے چھلکے علیحدہ کیے جاتے ہین اور مغز رکھا جاتا ہے ہوا کی راہ بند اور مغلوب و مقہور ہوتی اور حق عزوجل کیطرف راہ کھلی اسپر راستہ ظاہر ہوا۔ اسکی مراد کا راستہ وہ ہے جو پہلے نبیوں اور رسولون اور اولیا کا راستہ ہے وہ راستہ کیا ہے صفا بے کدورت کا راستہ توحید بے شرک کا راستہ استسلام بے نزاع کا راستہ صدق بے کذب کا راستہ خلق کے بغیر حق عزوجل کا راستہ بے سبب کا راستہ یہ وہ راستہ ہے جسپر دین کے امیر اور معرفت کے بادشاہ اور ملوک جو حق عزوجل کے مرد اور منتخب اور برگزیدہ اسکے دین کی مدد کرنے والے ہین دشمنی اور محبت رکھنے والے گذر چکے ہین تجھپر افسوس تو ان لوگون کے طریق کا کسطرح دعوی کرتا ہے حالانکہ تو اپنے وجود اور خلق کے ساتھہ شرک کر رہا ہے جب روئے زمین پر خدا کے علاوہ کوئی ایسا ہو جس سے تو ڈرتا اور امید رکھتا ہے تو تیرا ایمان کامل نہین جب دنیا مین خدا کے علاوہ ایسی شی ہو جسکا تو ارادہ کرتا ہے تو تیرا زہد نہین جب اسکی راہ مین تو اور کو دیکھتا ہے تو موحد نہین عارف دنیا اور آخرت مین غریب اور ان دونون اور حق عزوجل کے غیر مین زاہد ہے اسکے غیر مین اسے رغبت نہین ای قوم مجھسے سنو اور اپنے دلون سے میری تہمت کو دور کرو۔ تم مجھے کسطرح تہمت دیتے ہو اور میری غیبت کرتے ہو حالانکہ مین تمپر مہربان ہون تمہارے بوجھون کو اٹھاتا اور تمہارے اعمال کے شگاف سیتا ہون اور حق عزوجل کے پاس تمہاری نیکیون کو قبول کرنے اور تمہاری بدیونکو معاف کرینکی سفارش کرتا ہون جسنے مجھے پہچان لیا موت تک میرا پیچھا نہین چھوڑتا مجھے اپنی خواہش اور لذت اور طعام اور شراب اور لباس بناتا ہے میرے ساتھہ میرے غیر سے بے نیاز ہوتا ہے۔ ای غلام تو مجھے کیون محبت نہین رکھتا حالانکہ مین تجھے تیرے لیئے چاہتا ہون نہ اپنے لیے تیرے فائدے اور تجھے دنیا مار ڈالنے والی۔

Marfat.com

دغاباز کے ہاتھ سے چھوڑانے کا ارادہ رکھتا ہون۔ تم کبتک اسکے پیچھے دوڑوگے۔ جلدی وہ تمہاری طرف پھریگی اور تمکو قتل کرڈالیگی۔ حق عزوجل اولیا رکو دنیا کے ساتھ ایک لحظہ بہی نہین چھوڑتا اسکو انکی آرام گاہ نہین بناتا اور نہ انکو اسکے اور فی الجملہ اپنے غیر کیساتھ چھوڑتا ہے بلکہ وہ انکے ساتھ ہے اور دے اسکے ساتھ وہ انکا نگہبان اور غمخوار ہے ای خدا ہمین بہی انہین سے بنا اور ہمکو بہی اسیطرح نگاہ رکھہ جیسے کہ تو نے انکو نگاہ رکھا ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار (یعنی اور ہمین دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا) اور آپ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ ای منافق الله عزوجل اپنے بندون مین سے جسے چاہتا ہے ظاہر کرتا ہے وہی انہین مشہور کرتا ہے وہی خلقت کے دلونکو اپنے بندون مین سے جسپر چاہتا ہے جمع کردیتا ہے وہی مسخر کرنے والا ہے تو اپنے نفاق سے چاہتا ہے کہ خلقت کے دل تجہپر جمع ہو جائین اس سے کچہ حاصل نہوگا ای غلام اپنی شہوتون کو اپنے قدمون کے نیچے کر اور بالکل انکے ساتھ ان سے اعراض کر۔ اگر الله عزوجل کے علم سابق مین تیرے لیے انسے کوئی چیز ہوگی تو وہ اپنے وقت پر تیرے پاس آجائیگی کیونکہ سابقہ مقدر مین زہد صحیح نہین ہے اور الله عزوجل کا علم تغیر اور تبدل کو قبول نہین کرتا تیرے پاس مقسوم اپنے وقت پر آجائیگا درانحالیکہ خوشگوار پاکیزہ ہے پس تو اسے عزت کے ہاتھ سے لے نہ ذلت کے ہاتھ سے اور باوجود اسکے اسمین زہد کرنیکے بدلے الله عزوجل کے نزدیک تیری عزت ہوگی اور وہ تیری طرف کرامت کی نظر سے دیکھیگا کیونکہ تو نے اوسکی طلب مین اسکی طرف اشارہ نہین کیا اور نہ اصرار کیا ہے جسقدر تو مقسوم سے بہاگیگا اسیقدر وہ تجہسے متعلق ہوگا اور تیرے پیچھے دوڑیگا پھر اسمین زہد کرنا صحیح نہین لیکن اسکے آنے سے پہلے اس سے اعراض رد گردانی ضروری ہے تجہسے زہد اور تناول کرنا سیکھہ۔ اپنی جہالت کیساتھ زاویہ مین نہ بیٹھہ۔ فقیہ ہو پھر گوشہ اختیار کر الله عزوجل کے حکم مین فقیہ بن اور اسپر عمل کر پھر سب سے کنارہ اختیار کر مگر علماء ربانی سے مل کیونکہ انکی [illegible] کو سننا گوشہ نشینی سے اچہا ہے جب تو انمین سے کسی ایک کو دیکھے تو اسکے ساتھ ہو اور الله عزوجل کے علم مین فقہ اور اسکی معرفت کی تعلیم حاصل کر انکے کلمات کو سننے کے ساتھ اسمین فقیہ بن علم مردون کی زبانون سے لیا جاتا ہے وہ مردکون ہین۔ الله عزوجل کے حکم اور اوسکے علم کے عالم جب یہ تیرے واسطے واسطے صحیح ہو جائے تو تنہا نفس اور شیطان اور [illegible] طبع اور عادت اور خلق کو دیکھنے کے بغیر گوشہ نشینی کی جبتک گوشہ نشینی

صحیح ہو جائے تو فرشتے اور نیک لوگونکی روحین اور انکی ہمتین تیرے ارد گرد ہونگی۔ اگر تو خلقت سے اس طریقہ کے ساتھہ کنارہ کشی کرے تو بہتر ہے تیری گوشہ نشینی نفاق اور وقت کو بے فائدہ ضائع کرنا ہے اور تو دنیا و آخرت مین آگ مین رہیگا۔ دنیا کے درمیان آفات کی آگ مین اور آخرت کے درمیان اس آگ مین جو منافقون اور کافرون کیلیے تیار کی گئی ہے۔ ای خدا معاف کر اور بخش اور پردہ ڈال اور درگذر کر اور توبہ قبول فرما۔ ہماری رازون کو فاش نہ کر ہمین گناہون کے بدلے گرفت نکر۔ ای اللہ ای کریم تو نے فرمایا ہے وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیئات (اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندون سے توبہ قبول کرتا ہے اور بدیونکو معاف کرتا ہے) ہماری توبہ قبول کر اور ہم سے گناہ معاف کر آمین۔ تجھپر افسوس علم کا دعوی کرتا ہے اور جاہلون کی سی خوشی کرتا ہے اور انکی طرح غضب مین آتا ہے دنیا اور خلق کے اپنی طرف متوجہ ہونے پر خوش ہوتا وہ تجھہ سے حکمت کو فراموش کردیتا ہے اور تیرے دل کو سخت کرتا ہے مومن خوش نہین ہوتا مگر اللہ عز وجل کیساتھ نہ اسکے غیر کے ساتھہ اگر خوشی کرنا ہی ہے تو اسوقت خوش ہو جبکہ تیا ہوا اور تو اپنے آپ کو اللہ عز وجل کی عبادت مین صرف کرے اور اس سے حق عز وجل کے خاص بندونکو نفع دیوے اور عبادت پر انکی مدد کرے۔ رات اور دن مین ڈرتا رہ تاکہ تیرے دل اور سر کو کہا جائے انما انا معکما اسمع واری (مت ڈرو مین تمہارے ساتھہ ہون سنتا ہون اور دیکھتا ہون) جسطرح کہ حضرت موسی اور ہارون کو کہا تہا ان میرے نزدیک تیری کیا قدر ہے تو علم کو بے عمل حفظ کرتا ہے پس تو بالکل وارث نہین بن سکتا وراثت علم اور عمل اور اخلاص کے ساتھ درست ہوتی ہے اپنی قدر کو پہچان اور جو چیز تیرے مقسوم مین نہین اسکی طرف نہ بڑھ حق عز وجل کے مقدر مین موافقت کر پس یقیناً وہ تجھے توفیق دیگا اور تجھپر مہربانی فرمائیگا اور تجھہ سے بوجہونکو اٹہالیگا اور دنیا و آخرت مین تجھسے راضی رہیگا جب مومن کا ایمان قوی ہو تو اسکا نام موقن (یقین والا) رکھا جاتا ہے پہر جب اسکا یقین کامل ہو جاتا ہے تو عارف نام رکھا جاتا ہے پہر جب اسکی معرفت پوری ہو تو عالم نام رکھا جاتا ہے اور جب اسکا علم قوی ہو تو محب نام رکھا جاتا ہے اور جب اسکی محبت قوی ہو تو محبوب نام رکھا جاتا ہے اور جب یہ اسکے لیے صحیح ہو جائے تو غنی مقرب مستانس (انس پانیوالا) نام رکھا جاتا ہے جو اللہ عز وجل کے قرب سے انس پکڑتا ہے وہ اسے اپنے حکم اور علم اور سابقہ لاحقہ اور امر اور قدر کے اسرار پر واقف بناتا ہے اور یہ اسکے حوصلے اور اسکی دلی قوت اور فراخی کے اندازے پر ہوتا ہے جبکہ وہ غنی کیا جاتا ہے وہ اپنے رب عز وجل کے ساتھ کہڑا ہے اور دل کے ساتھ خلق سے علیحدہ جب اسکے رب عز وجل

Marfat.com

کم سابق آتا ہی اور اسکے ہمراہ کہانے اور پینے اور لباس اور نکاح کا حصہ ہوتا ہی تو مرسل الیہ کسمر سل سے نا محجوب
ہونیکے باعث وہ اسکو نہیں پاتا جو انکو اس سے لیوے پس حق عز و جل اسکو تناول کرنیکے لیے پیدا کرتا ہی [illegible]
اطل اور ناپدید نہو جائے اور اسکو دوسری دفعہ پیدا کرتا اور اٹھاتا ہی تاکہ وہ جدا ہونے اپنے سابق علم [illegible]
لرنہ جائے پس مقسوم کا اس طرح لقمہ دیا جاتا ہے جیسے کہ چھوٹے بچے کو لقمہ دیا جاتا ہی اور جسطرح [illegible]
پنے شیر خوار بچے کے منہہ میں رکہتی ہی مقسوم اُسکے منہہ میں نازل ہوتے ہیں اور وہ انکو اسطرح کھانا شروع کرتا
ہے جسطرح کہ مریض شربتوں کا پینا لازم پکڑتا ہی اور اس سے اپنی قوت کو حفاظت میں رکہتا ہی [illegible]
فقیر نہیں ہو سکتا سابقا ایسے مومن موقن عارف کی جو اپنی طرف نفع کو کہینچے اور ضرر دفع کرنے [illegible]
رتی ہی رحمت کا ہاتھ اسکو داہنی اور بائیں پلٹتا ہی بلکہ لطف سے اسکو اٹھاتا ہی [illegible]
ر جس نے اللہ عز و جل کو نہ پہچانا اور اُسکی رحمت کے دامن سے تمسک نکیا وہ بڑا بے نصیب ہے [illegible]
کیا اور ولیسے اسکا نہ بنا اور سر کے ساتھ اس سے تمسک نکیا اور اُسکے لطف اور احسانات کو [illegible]
ق عز و جل صدیقوں کے دلوں کی پرورش کرتا ہی بچپن سے لیکر اُنکے بڑا ہونے تک اون کو بلیات [illegible]
ہبر کو دیکہتا ہی اُنکے قرب کو بڑہاتا ہی مصائب انکو مغلوب نہیں کرتے اور نہ ان تک پہنچ سکتے ہیں [illegible]
ہو نچیں وہ پا پیادہ ہیں اور اُنکے دل اُڑنے والے پرندوں کے بازوؤں پر ہیں وہ بڑا بے نصیب ہے [illegible]
نکے دلوں کو ایذا دی اللہ عز و جل کا اسپر بڑا عذاب ہی وہ اللہ عز و جل سے نہایت درجہ [illegible]
و جل اسپر سخت غضب کرتا ہے ای شخص اولیاء کا غلام بن اور انکی پلٹ خاک ہو جا [illegible]
نادم رہ جب تو اتکال پر ہمیشہ رہیگا سردار بنجائیگا جسنے اللہ عز و جل اور [illegible]
خدا اسکو دنیا اور آخرت میں بلند کرتا ہی جب تو نے قوم کی تکلیفیں برداشت کیں [illegible]
تعد کر اور انکا [illegible] بنتا ہی پس جب اسکی مخلوق [illegible]
[illegible] اور زبانوں پر جاری کرے اور [illegible]
بیسویں مجلس۔ آپنے خدا آپ سے راضی ہو جمعہ کی صبح کو ستر ہویں ماہ رمضان ۵۴۵ھ کو [illegible] کلام کے
بعد فرمایا جو شخص چاہتا ہی کہ اللہ عز و جل کی [illegible] رضا حاصل ہو تو چاہیے کہ [illegible]

Marfat.com

اسکا ذکر مصیبتوں اور آفتوں کو آسان کر دیتا ہی اسکو یعنی خدا کو اپنے نفس اور مال اور اولاد پر تہمت نہ لگا بلکہ کہہ کہ میرا خدا مجھسے زیادہ جانتا ہی جب تو اسپر ہمیشگی کرے تو تجھے رضا اور موافقت کی لذت آئیگی اور آفات کی تلخی ہو جائیگی اور اُنکے بدلے تجھے نعمتیں اور خوشیاں عطا ہونگی جب تونے بلا کے وقت موافقت کی اور رضا کی لذت پائی تو ہر طرف اور ہر مکان سے تیرے پاس نعمتیں آئینگی - ای اس سے غافل تجھپر افسوس ہے کہ تو اسکے غیر کی تلاش میں مشغول ہو - تو اس سے رزق کی فراخی کب تک طلب کریگا شاید کہ وہ تیرے لیے آزمائش ہو اور تو اسکو نہ جانتا ہو تجھے معلوم نہیں کہ بہتری کس چیز میں ہے پس خاموش رہ اور موافقت کر اور اسکے فعل پر رضامندی اور تمام حالات میں شکر کر اسکا سوال کر وہ تیری نعمتیں زیادہ کریگا اور تجھے بے عوض قریب کریگا اور صبر تیرے دل کے قدموں کو ثابت رکھے گا اور اسکی نصرت اور مدد کرے گا اور کامیاب کریگا دنیا و آخرت میں اسکا انجام اچھا ہے خدا پر اعتراض کرنا حرام ہے اس سے دل اور چہرے سیاہ ہو جاتے ہیں - ای جاہل تجھپر افسوس ہے کہ تو اعتراض میں مشغول رہے کی عوض اللہ عزوجل سے سوال کرنے میں مشغول کر اسمیں مشغول رہ تاکہ مصائب کیوقت بچا لیں اور آفات کی آگیں بجھ جائیں اور تو ای حق عزوجل کی ارادت کے دروازہ اسکی رحمت اور محبت کے خزانوں سے تاوقتیکہ قربت میں پہونچے اول اس سے سوال کر جب تو حیران ہو جائے تو کہہ ای حیرانوں کے رہنما میری رہنمائی کر جب تو مبتلا ہووے اور صبر سے عاجز رہ جائے تو کہہ ای خدا میری مدد کر اور مجھے صبر عطا کر اور مجھسے مصیبت کو دفع کر لیکن جب تو قرب میں پہنچ جائے اور تیرا دل داخل ہو جائے اور اس سے قریب ہو جائے تو سوال ہے نہ زبان بلکہ خاموشی اور مشاہدہ ہے - تو مہمان ہو گا اور مہمان کچھ خواہش نہیں کرتا بلکہ مودب ہو کر جو اسکے روبرو پیش کیا جاتا اُسے کھاتا ہے اور جو دیا جائے وہ لیتا ہے مگر جب اسکو کہا جائے کہ خواہش کر پس وہ اسلیے اختیار امر کی تابعداری کر کے خواہش لیتا ہے - سوال دوری کے وقت ہی اور قرب کیوقت خاموشی - اولیاء حق عزوجل کے بغیر کسیکو نہیں پہچانتے ارباب سے جدا ہوئے اور اسباب انکے دلوں سے خارج ہوئے اگر چند روز یا چند ماہ انکو کھانا اور پانی نہ ملے تو وہ کچھ پرواہ نہیں کرتے اور نہ بدلتے ہیں کیونکہ حق عزوجل انکو غذا کھلاتا ہے جو چاہتا ہے انکو کھلاتا ہے جس نے اللہ عزوجل کی محبت کا دعویٰ کیا اور اس سے اسکے غیر کو طلب کیا تو وہ محبت میں جھوٹا ہی اور اگر محبوب اصل مہمان مقرب ہو جائے تو اسکو کہا جاتا ہی کہ طلب کر اور خواہش کر اور کہہ جو تو چاہتا ہی

Marfat.com

تجھے توفیق دی گئی ہے محب تنگدل اور محبوب فراخ دل ہے۔ محب کے لیے حرمان ہے اور محبوب کے لیے عطا۔ بندہ جبتک محب
وہ قوت حاصل کرنیکے لیے سراسیمگی اور کٹنے اور پھٹنے اور کسب میں ہے۔ جب یہ حالت بدل جاتی ہے وہ محبوب بنجاتا ہے
اسکے حق میں بدل جاتا ہے پس رہنمائی اور آرام اور سکون اور رزق کی فراخی اور خلق کی تسخیر حاصل ہوتی ہے یہ سب
کچھ اسکے صبر کی برکت اور محبت کیوقت ثابت قدمی سے ہے۔ بندہ کی اللہ عزوجل سے صحبت اور اللہ عزوجل
کے بندہ سے محبت مخلوق کی باہمی محبت کیطرح نہیں ہمارا رب عزوجل لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ
(اسکی مانند کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا۔ جاننے والا ہے) اُسنے لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرمائیں ہیں
ی ہے اُسکے سمجھنے کا سوال کرو اس سے اوسکے ساتھ دلوں کا خوش ہونا طلب کرو کیونکہ وہ جسپر چاہتا ہے
سکے دل کی خوشیکو فراخ کر دیتا ہے جسکے لیے چاہتا ہے دلونکے رزق کو زیادہ کر دیتا ہے اس قوم میں سے ہر ایک کا
ل ساکنان زمین اور آسمان کی وسعت کے برابر وسعت رکھتا ہے اسکا دل حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کی
رح ہوتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ابتداء حال میں حکمت تہا پہر قدرت بنگیا جب آپ اپنے زاد کو نہ اٹھا سکتے
دوہ اُٹھا لیتا اور جب چلنے سے عاجز رہجاتے تو اسپر سوار ہو جاتے اور جب بیٹھے ہوئے یا سوئے ہوتے تو
پ سے اذیت کو دفع کرتا اور آپ کے لیے ہر ایک قسم کا پہل دیتا اور جب بیٹھتے تو آپ پر سایہ کرتا۔ اللہ عزوجل
نے اپنی قدرت اسمیں کہلا دی پس وہ عصا کے ذریعہ قدرت سے مانوس ہوئے اور جب اسکو نبی اور مقرب
بنایا [illegible] کلام ہوا اور اسکو مکشف کیا تو اس سے فرمایا وَمَا تِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی (اور اے موسیٰ تیرے
دائیں ہاتھ میں کیا ہے) قَالَ ھِیَ عَصَایَ اَتَوَکَّؤُا عَلَیْہَا وَاَھُشُّ بِہَا عَلٰی غَنَمِیْ وَلِیَ فِیْہَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی
(کہا یہ میرا عصا ہے اسپر سہارا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں کیواسطے پتے جہاڑتا ہوں اور میرے اسمیں اور بہت
مقصد ہیں) فَقَالَ اَلْقِہَا یٰمُوْسٰی (پس اُسنے فرمایا اے موسیٰ اسکو ڈالدے) [illegible]
ور وہ بڑا اژدہا بنگیا اور موسیٰ علیہ السلام اوس سے بہاگے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا [illegible]
سَنُعِیْدُھَا [illegible] اسکو پکڑے اور نہ ڈر ہم اسکو پہیر دینگے اس سے مقصود یہ تہا کہ آپکو قدرت پر واقف کر
الٰہی [illegible] میں فرعون کی سلطنت [illegible] ہو اور آپکو فرعون اور اوسکی قوم سے لڑائی کی تعلیم دے
انکو انکی لڑائی کے لیے تیار کرے اور آپکو [illegible] عادات پر اطلاع دے۔ آپ ابتداء حال میں۔

Marfat.com

تنگدل اور تنگ سینہ تھے پھر آپ کا دل وسیع کیا اور حکم نبوت اور علم عطا کیا اے جاہل کہ جسکی یہ قدرت ہو فراموش
اور نافرمانی کیا جاتا ہی جو تجھے فراموش نہیں کرتا اسے نہ بھلا جو تجھسے غافل نہیں اس سے غفلت نکر موت کی فکر کر
ملک الموت روحوں پر موکل ہی تیری جوانی اور مال و اسباب تجھے مغرور نکریں جلدی ہی یہ سب چیزیں تجھسے چھٹ جائینگی
اور تو اپنا حد سے بڑھنا اور عمر کو بے فائدہ ضائع کرنا یاد کریگا اور شرمندہ ہوگا جبکہ شرمندگی تجھے مفید نہوگی
قریب ہے کہ تو مرجائیگا اور میرے کلام اور نصیحت کو یاد کریگا اور قبر میں تمنا کریگا کہ تو میرے پاس ہوتے اور
میرے کلام کو سننے کی کوشش کر کہ تو میری بات کو تسلیم کرے اور اسپر عمل کرے تاکہ تو دنیا اور آخرت میں میرے ساتھ
ہو تیرے مجھپر نیک ظن رکھنا کہ تجھے میرے کلام سے فائدہ ہو۔ اپنے غیر پر نیک ظن رکھ اور اپنے واسطے بدظنی اگر تو ایسا
کریگا تو فائدہ اٹھائیگا اور دوسروں کو بھی تجھسے فائدہ ہوگا۔ جبتک تو اللہ عزوجل کے غیر کیساتھ ہی تو رنج اور غم اور
تکلیف اور سرگردانی میں ہے اپنے دل کے ساتھ خلق سے نکل اور حق عزوجل کیساتھ مل تحقیق تو دیکھیگا جو آنکھوں
نے نہیں دیکھا اور سنیگا جو کانوں نے نہیں سنا اور کسی بشر کے دل پر نہیں گذرا یہ حال جبہی تو صحیح اور کامل نہیں ہے
کہ اسکی بنیاد کمزور ہے مضبوط نہیں وہ کوڑا ہی اور تو نے اپنے زعم میں بلند مکان کی بنیاد ڈالی
حق عزوجل کی طرف رجوع کر اور اس سے سوال کر کہ تجھے اس حال سے جس میں کہ تو ہے یعنی دنیا کی طلب اور آخرت کی
طرف سے تجھے پھیر لائے (تجھپر افسوس) اللہ عزوجل نے تیرے لیے فقر کو اختیار کیا اور تو دولتمندی چاہتا ہی کیا تجھے
معلوم نہیں کہ وہ تیرے لیے اختیار کرتا ہی اور تو برا جانتا ہے۔ اللہ عزوجل کے اختیار کو تیرا نفس اور ہوا
طبع اور شیطان اور برے ہم نشین مکروہ جانتے ہیں۔ یہ سب اللہ عزوجل کے اختیار کرنے کو برا جانتے ہیں انکے
برا نتیجہ کو اور ان کے اعتراض اور رب عزوجل پر انکے غضب کرنیکی طرف متوجہ نہو قلب اور سر جس بات
کا حکم کریں تو اس [illegible] جبکہ وہ نیکی کا امر کرتے ہیں اور بدی سے منع کرتے ہیں اپنے فقر پر راضی رہ اسپر [illegible]
[illegible] دولتمندی ہی طاقت کا نہونا عصمت اور پاکدامنی ہی کیونکہ جب وہ تجھے طاقت دے تو اغلب اور اکثر یہ ہی
تو اسکی نافرمانیوں میں ہلاک ہوجائیگا اور جب تجھے فقیر اور عاجز رکھے تو اغلب اور اکثر یہ ہی کہ وہ تجھے گناہ
[illegible] جب تو اسکے اختیار پر صبر کرے تو تجھے اسکے پاس سے اتنا ثواب ملیگا جسے تو اور تمام زمین کے رہنے
والے شمار نہ کر سکینگے تو جلدی کرتا ہی اور جلدی کرنیوالیکو جو وہ چاہتا ہی اس سے کچھ ہاتھ

Marfat.com

نہیں آتا جلدی شیطان کا کام ہے اور آہستگی خدا کی طرف سے ہے جب تو جلدی کرے تو شیطان کے لشکر میں اور اسکے ساتھ ہوگا اور جب تو توقف کرے اور ثابت رہے اور آہستگی کرے اور صبر کرے تو خدا کے لشکر سے اور اسکے ساتھ ہوگا ور حقیقت ما تقوی یہ ہے کہ تو کرے وہ جسکے کرنیکا تجھے اللہ عز وجل نے امر کیا اور باز رہے اس سے جسکے ترک کرنیکا اللہ عز وجل نے امر کیا اور اسکے افعال اور مقدرات اور اسکی تمام بلیات اور آفات پر صبر کرے تم تمام خلق تمام نفس تمام غیبت۔ تمام طرح سے تمہیں اللہ عز وجل اور اوسکے عارفوں کی کوئی خبر نہیں تم انکی نسبت دیوانہ ہو۔ اور وہ عقلمند جب حق عز وجل کے مجنون کا مجنوں کامل ہوجاتا ہے تو وہ جنون سے باہر آنیکے قریب ہوجاتا ہے ابتدا میں حرکت ہے اور انتہا میں سکون مرض دور ہوجاتا ہے اور حکمت اسکی تابع ہے۔ اے غلام! تو آخرت سے فارغ اور دنیا سے پُر ہے تیرا حال مجھے غم میں ڈالتا ہے نیکو کاروں اور اولیا سے تیرا جدا رہنا اور انکی مجلس کو ترک کرنا اور اپنی رائے پر بے نیاز ہونا مجھے رنج میں ڈالتا ہے۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو اپنی رائے کا تابع ہوا گمراہ ہے کوئی عالم نہیں مگر وہ زیادہ علم کا محتاج ہے کوئی عالم نہیں مگر اس سے بڑھکر دوسرا علم رکھتا ہے اللہ [illegible]

[illegible] وما اوتیتم من العلم الا قلیلا اور تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا جھوٹ کو لازم پکڑ [illegible]

بڑی راہ کو [illegible] راہ پر پہنچنے کے لیے مناجات کو لازم پکڑ۔ اور مخالفت چھوڑ دے تابعداری کر [illegible]

کیے جاؤگے اور نیا والیقہ نزدیک ہو۔ اس راہ پر نفس اور ہوا کے ساتھ نہ چل بلکہ حکم اور [illegible]

اور قوت اور تیزی کو ترک کرنے اور تابعداری کرنے اور عاجز بنتے اور جلدی کو چھوڑ [illegible]

کے ساتھ چل یہ چیز جلدی کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ ذریعوں اور مریدوں اور صبر اور [illegible]

برداشت کرنیکی محتاج ہے اور یہ کہ تو معرفت کے کسی بادشاہ کی صحبت میں رہے تاکہ وہ تجھے [illegible]

سکھلائے اور تجھے تیرے بوجھ کو اٹھا لے۔ تو اوسکی رکاب میں چلے [illegible]

حکم دے یا اپنے پیچھے سوار کرے اگر ذہنیت کا تو تجھ اپنے پیچھے بٹھلائیگا [illegible]

اور خود تیرے پیچھے [illegible] تحقیق اس [illegible]

اور اقیار چھوڑے منافقوں [illegible] اللہ عز وجل [illegible]

جو اللہ عز وجل اور خلق کے [illegible] واجب ہیں مطالبہ [illegible]

Marfat.com

اللہ عزوجل کے علم میں جو تجھسے متعلق ہے مراقبہ کر۔ اور اپنے نفس سے عمل طلب کر اس سے اللہ عزوجل کے امر کا مطالبہ کر
اور اُسے گناہوں کے کرنیسے باز رکھہ آفات آنیکے وقت اُسپر صبر کو لازم کر اور قضا و قدر آنیکے وقت رضا کو اور نعمتوں کے
وقت شکر کو پس جب تو یہ کریگا تجھسے مانعات دور ہو جائیں گے اور تیری صحبت اللہ عزوجل کے ساتھ درست
ہو جائیگی اور راستہ میں رفیق سے کامیاب ہوگا اور تجھے مددگار ملجائیگا اور تو اس خزانے کو پائیگا جو تیرے
تابع ہوگا جہاں تو جائے تجھے کچھ پروا نہوگی کہ کہاں تہا اور کس جگہ ڈیرہ کیا کیونکہ جہاں تو گریگا اُٹھایا جائیگا اور علم
اور قدر اور انس و جن و ملک تیرے خادم ہونگے۔ اللہ عزوجل سے تیرے ڈرنے کے باعث تمام چیزیں تجھسے خوف
کہائینگی اور اللہ عزوجل کی اطاعت کے باعث تمام چیزیں تیری اطاعت کرینگی جو شخص اللہ عزوجل سے ڈرے
اُس سے سب چیزیں ڈرتی ہیں اور جو اس سے نہ ڈرے سب چیزیں اُسکو ڈراتی ہیں۔ جو اللہ عزوجل کا خادم ہوتا ہے
سب چیزیں اسکی خدمت کرتی ہیں کیونکہ وہ اپنے بندوں کے عمل کا ایک ذرہ بھی ضائع نہیں کرتا کما تدین
تدان (تو جیسا کریگا ویسا پائیگا) جیسے تم ہوگے ویسی ہی وہ تمپر ولایت کریگا۔ ای خدا دنیا اور آخرت میں ہمسے
اپنے کرم اور احسان اور درگذر نے اور لطف کیساتھ معاملہ کر واٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر۔ اور ہمکو دوزخکے عذاب سے بچا)

چھپنویں مجلس آپنے (خدا آپسے راضی ہو) اتوار کی صبح کو اُنیسویں ماہ رمضان ۵۴۵ھ ہجری کو رباط میں
فرمایا ای غلام! میں تیرے کاروبار کو اللہ عزوجل کا مراقبہ کرنیوالوں اسسے ڈرنیوالوں سے مخالف دیکھتا ہوں تو شریروں
اور بدکاروں سے ملتا ہے اور اولیا اور برگزیدہ لوگوں سے جدا رہتا ہے تو نے اپنے دل کو حق عزوجل سے
فارغ کیا ہی اور دنیا والون اور اُسکے مال کی خوشی سے پُر کیا ہے کیا تو نہیں جانتا کہ خوف دل کا کوتوال اور اُسکو
نورانی کرنیوالا اور تنبیہ کرنیوالا ہی۔ اگر تو اس حال پر ہمیشہ رہے تو دنیا اور آخرت کی سلامتی دیا جائیگا۔ اگر تو موت کو
یاد رکھے تو دنیا میں تیری خوشی کم اور زہد زیادہ ہوگا جس کا انجام موت ہو۔ وہ کسطرح کسی چیز سے خوش ہو سکتا ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکل ساع غایۃ وغایۃ کل حی الموت (ہر ایک سعی کرنیوالے کی غایت ہے اور
ہر ایک زندہ کی غایت موت ہی) غموں اور خوشیوں اور دولتمندی اور فقیری اور سختی اور نرمی اور مرضوں اور دردوں کا
انجام موت ہے جو مر گیا اسکی قیامت قایم ہوگئی اور اسکی نسبت بعید قریب ہو گیا۔ یہ سب چیزیں جن میں تو ہے

Marfat.com

ہوس ہیں جس حال میں تو ہے اس سے اپنے دل اور سر اور باطن سے جدا ہو دنیا مقررہ مدت تک ہی اور آخرت کا
غیر معین ابد تک دنیا میں تیری زندگی مقررہ مدت تک ہی اور آخرت میں تیری زندگی غیر معین ابد تک ہے سعی کر کہ تو سارا
سارا عبادت ہو جائے۔ جب تو یہ کریگا بالکل رب عزّوجل کے لیے ہو جائیگا گناہ نفس کا وجود ہے اور عبادت اسکا نہ ہونا
ہے تو نیکا حاصل کرنا نفس کی ہستی ہے اور ان سے باز رہنا اسکی نیستی ہے تو ان سے باز رہ اور انکو نہ لے مگر اللہ عزّوجل کی
تدبیر سے موافقت کرنے سے اپنے اختیار اور خواہشوں سے شہوات کو انہیں زہد کرنیکے ہاتھ سے قہراً اور جبراً ہے زہد کا ہاتھ
تجھے کھینچے پس تو شہوت کو لیکر نفس تک پہنچائے۔ زہد کی نہایت ضرورت ہے۔ اپنی حالت کو جاننے سے پہلے تو اس کا
محتاج ہے اگر تو اندھیرے میں ہو اور لینا اور رغبت اور روشنی میں تو یہ تاریکی ہے جب یہ تجھ سے دور ہو جائے
تو روشنی کو دیکھیگا قدرت اندھیرا ہے اور مقدر کی پابندی روشنی ہے تیرے حال کا اول تاریکی ہے پس جب اللہ
عزّوجل اسکو دور کرے اور تو اسکے حضور میں ثابت رہے تو تیرا امر روشن ہو جائیگا۔ جب معرفت کے چاند کا نور آتا
ہے لیلۃ القدر کی تاریکی کو اجالا کر دیتا ہے جب اللہ عزّوجل کے علم کا سورج چڑھتا ہے بالکل تمام کدورتیں اور
اندھیرے دور ہو جاتے ہیں تیرے لیے ظاہر ہو جاتا ہے جو تیرے ارد گرد ہے اور جو تجھ سے دور ہے تیرے لیے تمام
اور واضح ہو جاتا ہے جو اس سے پہلے تجھ سے مشتبہ تھا۔ تیرے لیے پلید اور پاک اور تیرے غیر اور تیرے اپنے کے درمیان
تمیز ہو جاتی ہے تو خلق کی مراد اور حق عزّوجل کی مراد میں فرق جان جاتا ہے تو خلق کے دروازے [illegible] اور حق عزّوجل
کے دروازے [illegible] ہے پس وہاں وہ چیزیں دیکھتا ہے جو آنکھوں نے نہیں دیکھیں اور کانوں نے نہیں سنیں اور کسی بشر
کے دل پر نہیں گذریں اور تیرا دل مشاہدے کے طعام سے کھاتا اور انس کی شراب پیتا ہے اور [illegible] قبولیت کی
خلعت پہنائی جاتی ہے پھر خلق کیطرف انکی مصلحتوں اور انکو گمراہی اور [illegible]
نافرمانی سے باز کرنیکے لیے واپس کیا جاتا ہے وہ بڑی مضبوطی اور دائمی [illegible]
واپس ہوتا ہے آہ [illegible] کہ اسکو نہیں سمجھتا کیا اُس پر ایمان نہیں لاتا تو بے [illegible]
کی مگر کہ تو توبہ کرے اور یقین کرے اور تصدیق کرے تجھ پر افسوس اگر تو نے [illegible] یقین اور تصدیق کریگا [illegible]
میں شراب پائیگا اور سلامتی اور [illegible] اور اگر نہ کریگا تو اسمیں کچھ پائیگا جو تیری زبان اور [illegible] آنکھوں اور جگر کو
کاٹ ڈالیگی میری بات کو مان میں تیرے ہی فائدے کے لیے کہہ رہا ہوں تاں [illegible]

Marfat.com

تیرا اور تیرے درمیان کیا عداوت ہے میں تیری نماز کے لیے اور تیری نجاست اور میل کو دور کرنے کے لیے مسجد ہوں تیرے
لیے راستے کو صاف کرتا ہوں اور اس میں تیرے لیے کھانا اور پینا تیار کرتا ہوں میں یہ تیرے ساتھ کرتا ہوں اور اسپر
تجھسے بدلہ نہیں مانگتا میرا وظیفہ اوپر ہے۔ میرا کام حق عزوجل کے طالبوں کی خدمت کرنا ہے جب تو حق عزوجل کا
سچا طالب ہو تو میں تیرے لیے خدمت میں لگایا جاؤنگا جب بندگی نیست اور حق عزوجل کا طالب ہو جاتا ہے
تو تمام چیزیں اسکی مسخر اور تابعدار ہو جاتی ہیں۔ اے غلام خود اپنے نفس کا واعظ بن میرا اور میرے غیر کی طرف محتاج
نہ ہو۔ میری نصیحت تیرے ظاہر پر ہے اور تیرا وعظ باطن پر اپنے نفسکو ہمیشہ موت کو یاد رکھنے اور علاقے اور اسباب کے
قطع کرنیکا وعظ کر مالکوں کے مالک۔ پیدا کرنیوالے بڑے بزرگ بڑے علم والیکا ہو جا۔ اسکی رحمت کے دامن
اور اسکی عنایت سے تمسک کر اس سے اسکی غیر میں مشغول نہ ہو وہ تیرا اس سے حاجب روکنے والا ہے جب تم میں کوئی
ایک میرے ہاتھ پر فلاح اور مخلصی پاتے ہیں اسپر خوش ہوتا ہوں اور جب میں نصیحت کروں اور وہ نہ مانے
تو میں اسپر غمگین ہوتا ہوں مومن میرے قریب ہوتا ہے اور منافق مجھسے بھاگتا ہے اے منافقو میں تمپر غصے
ہوتے ہیں حق عزوجل کے موافق ہوں اس نے مجھے تم پر جلتی ہوئی آگ بنایا ہے پس اگر تم توبہ کرو اور میری
نصیحت کو مانو اور میرے کلام کی سختی پر صبر کرو تو میں تمپر سلامتی اور خنکی ہونگا۔ تم پر افسوس تم حیا نہیں کرتے ظاہر میں
تم عابد ہو اور باطن میں گنہگار تم جلدی موت اور بیماری کے ہاتھ میں پکڑے جاؤگے۔ پھر اللہ عزوجل کی آگ کے قیدخانہ
میں قید کیے جاؤگے اور تم اے عملوں میں سستی کرنیوالو۔ شرم نہیں کرتے تم اپنے دنوں اور راتوں میں بیکاری پر راضی ہو
تم اللہ عزوجل کے انعامات کو سستی کیساتھ لینا چاہتے ہو عملوں میں مصروف رہو بیشک تمہارے نفس انکے عادی
ہو جائینگے ہر ایک آنے والے کے لیے دہشت اور حیرانی ہے اور آخر کار صاف ہو جاؤگے اور کدورتیں جاتی رہینگی
جب تم توبہ کرو گے [illegible] اور اتنا ضروری ہے اے اپنے آقا کی خدمت سے بھاگنے والو۔ اے اپنی راہوں پر برگزیدہ
نبیوں اور رسولوں اور نیکوکاروں کی راہ کو ترک کرکے مغرور ہونیوالو۔ اے حق عزوجل کے سوا خلق پر بھروسا
رکھنے والو۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ملعون ملعون من کانت ثقتہ بمخلوق مثلہ
رحمت سے الگ ہے وہ جس کا اعتماد اپنی جیسی مخلوق پر ہو، دنیا کو طلب نکر اور اسمیں کسی چیز پر غضب نکر کیونکہ وہ تیرے
دل کو اس طرح بگاڑ دے گا جیسے کہ سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہے تجھپر افسوس تو نے دنیا کی محبت اور

Marfat.com

اور تکبر کو جمع کیا ہی اور یہ دونوں خصلتیں ایسی ہیں کہ انکا صاحب نجات نہیں پاتا جبتک کہ دونوں سے توبہ نکرے۔ حفظمن جنوتو کون ہی اور کیا چیز ہے اور کس چیز سے بنایا گیا ہی اور کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ غرور نکر۔ غرور نہیں کرتا مگر وہ شخص جو اللہ عزوجل اور اسکے رسول اور اُسکے نیک بندوں سے نا واقف ہو۔ ای کم عقل تو عزت تکبر کے ساتھ طلب کرتا ہی اُسکے خلاف پائیگا۔ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تواضع للّٰہ رفعہ اللہ عزوجل ومن تکبر وضعہ اللہ من رضی بالآخرۃ صار فی الاولی من رضی بالقلیل جاء الکثیر من رضی بالذل جاء العز جسنے اللہ کے لیئے تواضع کی اُسکو اللہ عزوجل بلند کرتا ہے اور جسنے تکبر کیا اللہ اُسکو پست کرتا ہی جو شخص آخرت پر راضی ہو وہ پہلے صف میں ہوا جو تہوڑے پر راضی ہوا اوسکو زیادہ ملتا ہے جو ذلت پر راضی ہوا اُسکو عزت ملتی ہی ذلت پر راضی ہو تاکہ تیرے حقمیں امر بدل جائے جو قدر کے لیے ذلیل ہوا اور اُسپر راضی ہوا اللہ عزوجل جو تمام چیزوں پر قادر ہے اسکو بلند کرتا ہی۔ تواضع اور نیک ادب تجھے مقرب بناتا ہی اور تکبر اور بے ادبی تجھے بعید کرتی ہی۔ عبادت تیری اصلاح کرتی اور مقرب بناتی ہی اور گناہ تجھے خراب کرتا اور بعید کرتا ہی۔ ای غلام۔ دین کو انجیروں کے بدلے نہ بیچ اپنے دین کو سلاطین اور بادشاہوں اور دولتمندوں کی انجیر اور حرام کہانیکے بدلے مت فروخت کر۔ جب تو دین کے عوض کہائیگا تیرا دل سیاہ ہو جائیگا۔ اور سیاہ کس طرح نہو حالانکہ تو مخلوق کی عبادت کرتا ہی۔ ای بے نصیب اگر تیرے دلمین نور ہوتا تو البتہ تو حرام اور شبہے اور مباح کے درمیان اور اسچیز کے درمیان جو تیرے دلکو سیاہ کرتی ہی اور اسکے جو اُسکو منور کرتی ہے اور اُسکے درمیان جو تیرے دلکو مقرب بناتی ہی اور اوسکے درمیان جو اوسے بعید کرتی ہے فرق کرتا۔ ای بیوقوف میں نہیں پہچانتا مگر کسب یا حق عزوجل پر توکل کرنیکو۔ ایمان کے شروع میں کسب حاصل کرنا ہی۔ یہ قوت ایمان کیوقت اللہ عزوجل سے درمیانی ذریعوں کو دور کرنیکے بعد لینا جب دل قوی ہوتا ہی تو حق عزوجل سے ... لینا ہی اور میرے کلام ارتفاع الوسائط یعنی ذریعوں کے دور کرنیکے معنی ... کرنے اور اپنے جیسے تابع امر آلہی کے ساتھ شرک کرنیسے دور رکہنا پس وہ ... اور انکی تعریف اور مذمت اور قبولیت اور رد سے بہرا ہوا ہو۔ اگر وہ دیں تو انمیں اللہ عزوجل کے فعل کو دیکہے اور اگر نہ دیں تو بہی اسی طرح۔ اولیاء اللہ عزوجل کے غیرت بہت کو نگے ... انکے پاس کو ... نہیں مگر ...

Marfat.com

انکا مددگار اور اُنہیں بے مدد چھوڑنے والا اور دینے والا اور روکنے والا۔ اور انکو ضرر اور نفع پہنچانیوالا ہے انکے
پاس مغز ہے چھلکا نہیں انکے باطن صفا اور صفا پاکیزہ پر پاکیزہ ہے۔ پس یہ وہ ہیں کہ تمام خلقت اُنکے دلوں سے نکلجاتی ہے
اُنکیں سوائے اللہ عزوجل کے کچھ نہیں رہتا انہیں اسکا ذکر مخفی ہوتا ہے نہ اسکے غیر کا۔ ای خدا ہمکو اپنی معرفت
عطا کر۔ تجھپر افسوس تو گمان کرتا ہے کہ تجھے قدرت ہے کہ اپنے نفس کو آراستہ کرے اگر حلم نہوتا تو ای منافق
میں تجھے بتاتا اور رسوا کرتا میرے پاس فخر نکر کیونکہ میں شرم نہیں کرتا۔ مگر اللہ عزوجل اور اُسکے نیک بندوں سے
بندہ جب اللہ عزوجل کو پہچان لیتا ہے اُس کے دل سے مخلوق گرجاتی ہے اور ایسی پراگندہ ہوتی ہے جسطرح
کہ درخت سے خشک پتے دور ہوجاتے ہیں پس وہ بے خلق رہجاتا ہے حاصل یہ کہ اُنکے دیکھنے سے اور اُنکے کلام سننے سے
دل اور چشم کے ساتھ اندھا اور بہرا ہوتا ہے جب دل مطمئن ہوجاتا ہے تو اُسے ہاتھ پاؤں کی حفاظت سپرد کیجاتی ہے
پھر دل حق عزوجل کی طرف اور نفس کو طلب کرنیکے لیے جو اُسکے پاس ہے سفر کرتا ہے پھر دُنیا میں آتا ہے پس نفس کی
درستی کرتے اور اسکی مصلحتوں میں قائم ہوجاتا ہے۔ حق عزوجل کے طالبوں کے حق میں اسکا طریقہ یہی ہے مقسوما
کو پورا حاصل کرنیکے وقت دُنیا انکے پاس بڑھیا منحوس بدشکل کی صورت میں آتی ہے اور اُنکو اُنکے مقسومات پورے طور
دیتی ہے اُنکی لونڈی ہوتی ہے وہ اُس سے لیتے ہیں جو کچھ انکا اُسکے پاس حق ہے اور اُسکی طرف توجہ نہیں کرتے
ای غلام۔ اپنے دل کو رب عزوجل کے لیے فارغ کر اور اپنے ہاتھ پاؤں اور نفس کو عیال کے لیے مشقت کی
میں مشغول رکھ پس اُسکے امر پر عمل کرنا اور اُسکے حکم کے بموجب اُنکے لیے کسب کرنا ہے حق عزوجل کے حضور میں خاموشی
اور سوال کو صبر اور رضا کے ساتھ ترک کرنا۔ دعا اور سوال سے اچھا ہے اُسکے علم سے اپنے علم کو محو کر اور اُسکی تدبیر سے
اپنی تدبیر کو دور کر۔ اور اُسکے ارادے سے اپنے ارادہ کو قطع کر۔ اور اُسکی قضاؤں اور قدر کے وقوع کیوقت
اپنی موت کو [illegible] کے ساتھ یہی معاملہ کر اگر تو اُسے اپنا مالک اور مددگار اور سلامت رکھنے والا جانتا ہے اگر
اسکو اپنا [illegible] جانتا ہے تو اُسکے حضور میں سکون کو لازم پکڑ۔ مومن کے خواطر اور ہمتیں متحد ہیں سوائے ایک شے
جو اُسکے دل کی طرف ہے حق عزوجل کا گذرتا ہے اور کوئی باقی نہیں اور وہ اپنے رب عزوجل کے قرب کے دروازہ
کھڑا ہے جب اسکی معرفت کامل ہوجاتی ہے تو اُسکے سامنے دروازہ کھولا جاتا ہے پس وہ آتے
اندر داخل ہوجاتا ہے اور وہ چیزیں دیکھتا ہے جنکی تعریف بیان نہیں کرسکتا۔ خاطر دل کے اور اشارہ

Marfat.com

رشیدہ کلام سر کے لیے ہے وہ شخص جو اپنے نفس اور ہوا اور برے اخلاق اور تمام مخلوقات سے فانی ہے آرام اور خوشی
ور نعمت میں ہے۔ وہ اس میں خبرداری اور حفاظت کیا گیا ہے اللہ عزوجل نے اُنکے حق میں فرمایا ونقلبھم
ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ یعنی ہم اُنکو داہنے اور بائیں پلٹاتے ہیں۔ اے غلام اسکو سُن اور اُسپر ایمان لا
ور اسکی تکذیب نکر۔ اپنے نفس کو کسی وجہ کے ساتھ نیکی سے محروم نرکھہ۔

ستاونویں مجلس آپنے خدا آپ سے راضی ہو جمعہ کی صبحکو چودہویں ماہ رمضان ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں فرمایا۔
ی غلامو۔ مجھپر ایک ذرہ صدق کا ظاہر کرو پھر تمہارے مال اور گھر تمپر حلال ہیں تم سے سوائے
صدق اور اخلاص کے کچھ نہیں چاہتا اور اس کا نفع تمہارے لیے ہے۔ تمہیں تمہارے لئے چاہتا ہوں
اپنے لیے اپنے ظاہری و باطنی زبانوں کے لفظوں کو مقید کرو تحقیق تمپر فرشتے نگہبان ہیں جو تمہارے
ظاہر کی نگہبانی کرتے ہیں اور حق عزوجل تمہارے باطن کی نگہبانی کرتا ہے اے کہ تو محلوں اور گھروں کو
بناتا ہے اور تیری ساری عمر دنیا کی عمارات بنانے میں باطل ہو جاتی ہے کوئی شے نیت کے بغیر نہ بنا کیونکہ
عمارت دُنیا کی بنیاد نیک نیتی ہے نفس اور ہوا کیساتھ عمارت نہ بنا۔ جاہل دُنیا میں اپنے نفس اور ہوا اور طبع اور
عادت کیساتھ عمارت بناتا ہے بغیر علم کے امر اللہ عزوجل کی قضا اور فعل سے موافقت کرنے کے بناتا ہے
پس لاچار اسکا قرینہ نیک نہیں ہوتا اور عمارت اسکو مبارک نہیں ہوتی اور اسمیں اسکا غیر سکونت کرتا ہے
اور اُسے قیامت کیدن کہا جائیگا تو نے کیوں بنائی اور کہاں سے خرچ کیا اور کیوں خرچ کیا [illegible] حساب
لیا جائیگا رضا اور موافقت کو طلب کر اور اپنے مقسوم پر قناعت کر اور جو تیرا مقسوم نہیں [illegible]
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپنے فرمایا اشد عقوبات اللہ [illegible]
یقسمه بندے کے لیے دُنیا میں اللہ عزوجل کے عذابوں میں سے زیادہ [illegible]
کرتا ہے۔ اور آپنے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا اگر تو میرے پاس [illegible] تو کلام
فلاح نہ پائیگا۔ تجھپر افسوس مسلمان [illegible] کرتا ہے اور اللہ عزوجل اور اسکے نیک بندوں پر اعتراض کرتا ہے
دعوے میں جھوٹا ہے۔ [illegible] اللہ عزوجل کی قضا اور قدر کو تسلیم کرنے اور اسکے افعال پر قرآن
اور حدیث کے [illegible] کے ساتھ راضی رہنے سے مشتق ہے اسوقت تیرا اسلام درست ہوگا

Marfat.com

دراز ی اُمید کی شامت ہے جو تجھے اللہ عزوجل کی نافرمانیوں اور مخالفت میں ڈالتی ہے جب تو اپنی اُمید کو
کوتاہ کریگا خیر تیرے پاس آئیگی پس اگر تو نجات چاہتا ہے تو اُسے پکڑ و جسے قدر کے ہاتھ سے ایسے کوے
جسے وہ لائے اور شرع کے بموجب اُسپر راضی ہوا اور اُسکو اپنے پر راضی کیا۔ اُسکا نفس اور ہوا اور طبع اور شیطان
نہیں ہے یعنی اُنپر مدد دیے گئے ہیں۔ یہ نہیں کہ وہ بالکل نیست ہو گئے ہیں انبیا کے چلے جانیکے بعد ہم میں سے کوئی
نہیں ہو اسکا نفس مطمئن اور حرص مغلوب اور طبع کا شعلہ بجھا ہوا اور شیطان مقید ہو اسے شیطان کے ہاتھ کچھ نہ
آتا اسکے گرد پھرتا ہو مگر اُسے نہیں پاتا۔ توکل میں سب کا مقید بننا نہیں ہو اور توحید میں کسی سے ضرر اور نفع کو دیکھ
نہیں ہو تو تمام نفس۔ تمام حرص بالکل عادت ہو۔ توکل اور توحید کی تجھے کوئی خبر نہیں۔ تلخی ہے پھر شیرینی
پھر ٹوٹنا پھر پیوند پانا۔ پھر موت پھر ابدی حیاتی۔ ذلت ہے پھر عزت فقیری ہے پھر دولتمندی
ہونا پھر اُسکے ساتھ ہست ہونا نہ اپنے ساتھ۔ اگر تو اسپر صبر کرے تو تیرے لیے صحیح ہو جایگا۔ جو تو حق
عزوجل سے چاہتا ہو نہیں تو تیرے لیے کوئی چیز صحیح نہ ہوگی۔ جو چیز تجھے اللہ عزوجل سے پہنچے وہ تجھپر تمام
ہو وہ تجھپر نامبارک ہو خواہی فرائض اور سنت کو ادا کرنیکے بعد روزہ اور نماز نفلی کیوں نہو جب فرضی روزہ
ادا کر لیگے ~~بعد تجھے~~ بھوکھا ~~پیاس~~ حق عزوجل کے حضور میں دلی حضوری اور اسکے لیے مراقبہ کرنے اور ا
ساتھ اچھی زندگی بسر کرنے اور اُسکی صحبت اور اسکے قرب سے نفلی روزوں میں مشغول نکرے تو تو حجاب ا
خلق اور نفس و ہوا کا بندہ ہے عارف اللہ عزوجل کیساتھ اُسکے قرب کے جھنڈے کے نیچے مع اپنے علم اور سر کے کھڑا
اُسکی قضا اور قدر کیساتھ گردش کرتا ہے اور جب عاجز رہجاتا ہے تو بے گردش اُسکی طرف سے گردش دیا جا
اور بے تحریک ‌ ‌ ‌ رکن اور بے تسکین سکون دیا جاتا ہے وہ انہیں سے ہو جاتا ہے جنکے حق میں اللہ عزو
فرمایا وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ رہم انکو دا ہئیں بائیں طرف پلٹاتے ہیں) جب انہوں نے عا
کی حرکت دیئے گئے حرکت قدر کیساتھ ہے اور سکون اور تسلیم عجز کے وقت ہستی کے وقت حرکت
اور نیستی کیوقت سکون حرکت حکم میں اور سکون علم میں ہے یہ تو صحیح ہوگا جب نفس اور ہوا اور طبع
خلق کو ترک کرے۔ خلاصہ یہ کہ خلق کا مقید نہ رہے۔ تیرے ضرر اور نفع اور رزق کا سوا رب عزوجل
کوئی مالک نہو۔ ہمیشہ اوسکی عبادت اور امر و نہی میں لگا رہ۔ اللہ عزوجل کے سوا تیرے ہاتھ میں کوئی

Marfat.com

پس تو خلقت میں سب سے زیادہ دولتمند اور زیادہ معزز ہو جائیگا۔ آدم علیہ السلام کی طرح ہو جائیگا کہ تمام چیزوں کو اُنکے
لیے سجدہ کرنیکا حکم ہوا۔ یہ عوام الناس اور بہت سے مقربین کی عقل سے باہر ہے۔ یہ کلام ایک تہ اور اُسکی عقل
سی ہے۔ ای بے علم فقیہ بن۔ پھر گوشہ پکڑ۔ اولیا رفقیہ بنے پھر خلق سے اپنے دلوں کے ساتھ گوشہ گیر ہوئے اُنکے
ظاہر مخلوق کیساتھ ہیں اُنکی اصلاح کے لیے اور اُنکے باطن حق عزوجل کیساتھ اُسکی خدمت اور صحبت میں
ہیں وہ قریب ہونیوالے اور بعید ہونیوالے ہیں حکم میں خلق کے ساتھ ہیں اور اُنکے دلوں کے ساتھ اُنسے بعید
اُنکے دل تمام چیزوں سے علیحدہ اور دور ہیں۔ ظاہر میں احکام حکم کو مضبوط کرتا ہی جسوقت اُنکا کپڑا میلا ہوتا ہی
اُسکو دہوتے اور پاک کرتے اور خوشبو لگاتے ہیں جب کبھی کچھہ پھٹ جاتا ہے اسکو مرمت کرتے اور سیتے
ہیں وہ خلق کے سردار ہیں۔ اُنہیں کا ایک ذرہ مضبوط پہاڑوں کی طرح ہی۔ اُنکے دل رب عزوجل کیساتھ
اُسکے حضور میں گرے ہوئے اُسکے مراقبہ میں اُسکے علم میں غوطہ زن ہیں۔ اے خدا ہماری غذا اپنا ذکر اور
ہماری دولتمندی اپنا قرب بنا۔ آمین۔ تو مردہ دل ہی اور تیری مجلس بہی مردہ دلوں کے ساتھ ہے زندوں
برگزیدوں ابدالوں کو لازم پکڑ۔ تو قبر ہے اپنے جیسے قبر کے پاس جاتا ہی مردہ ہے اپنے جیسے مردے کے
پاس جاتا ہی۔ تو اپاہج کیا تیرے جیسا اپاہج تیری رہنمائی کرے گا۔ اندھا ہے کیا تیرے جیسا اندھا تیرا رہبر ہو
سکے گا۔ ایمان والوں ایقان والوں نیکو کاروں کیساتھ بیٹھ اور اُنکی بات پر صبر کر۔ اور تسلیم کر اور اُسپر عمل کر
تحقیق تو نجات پا گیا۔ مشائخ کے قول کو سن اور اُسپر عمل کر۔ اور اُنکی عزت کر اگر تجھے نجات درکار ہے۔ میرا
ایک شیخ تھا جب کبھی مجھپر اشکال واقع ہوتا اور میرے دل میں کوئی خطرہ گذرتا تو وہ بیان کر دیتا اور مجھے
کہنے کا محتاج نہ چھوڑتا۔ یہ میرے نیک ادب اور عزت کے باعث ہوتا جسکی عزت میں اُسکے ساتھ [illegible]
میں نے کسی شیخ کی صحبت نہیں کی مگر عزت کرنے اور نیک ادب کے ساتھ [illegible]
اُس کے پاس کوئی چیز نہیں جس جسپر وہ بخل کرے اُسنے سب چیزوں کو چھوڑ دینے کا دعوی کیا ہی اگر وہ کچھہ دیتا ہے
تو اوروں کے لیے لیتا ہی نہ اپنے لیے [illegible] اور مصنوعات سے [illegible] بخل وہی کرتا ہی جسکے پاس
مال ہو اور صوفی کے نزدیک سب چیزیں [illegible] پس وہ دوسرے کے مال پر کسطرح بخل کر سکتا ہی [illegible]
کوئی دشمن نہیں اور نہ [illegible] دوست اور نہ اُسکی توجہ تعریف اور مذمت کے سننے کی طرف ہی وہ [illegible]

Marfat.com

اور ضرر اور نفع اللہ عزوجل کے غیر سے نہیں دیکھتا وہ حیات پر خوش نہیں ہوتا اور موت پر غمگین نہیں ہوتا اُسکی موت اللہ عزوجل کا غضب ہے اور حیات اُسکی رضامندی مجلس میں اُسکی وحشت ہے اور خلوت میں اُنس اسکا کھانا اللہ عزوجل کا ذکر ہے اور پینا اُسکی اُنس کی شراب وہ یقیناً دُنیا کے مال و اسباب پر بخیل نہیں ہوتا کیونکہ وہ سب سے بے نیاز ہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار (اے ہمارے خدا ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا کر اور ہمکو دوزخ کے عذاب سے بچا)۔

اٹھاونویں مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز صبح کے وقت ماہ شوال ۵۴۵ھ کی پہلی تاریخ کو کچھ کلام کے بعد مدرسہ میں فرمایا۔ تو کس قدر پڑھیگا اور عمل نہیں کریگا علم کے دفتر کو بند کر۔ اور عمل کے دفتر کو اخلاص کیساتھ کھول نہیں تو تجھے نجات نہیں۔ تو صرف علم پڑھتا ہے اپنے افعال سے حق عزوجل پر جرات کرتا ہے تو نے حیا کا پردہ اپنی آنکھوں سے اُتار دیا اور تو نے خدا کو تمام دیکھنے والوں سے عاجز تر بنایا ہے اپنی حرص کے بموجب لیتا ہے اور حرص کے بموجب منع کرتا۔ اور حرص کیساتھ حرکت کرتا ہے پس یقیناً تیری حرص تجھے مار ڈالیگی اللہ عزوجل سے اپنے تمام حالات میں حیا کر اور اُسکے حکم کے بموجب عمل کر جب تو ظاہری حکم پر عمل کریگا تو علم تجھے اللہ عزوجل کے علم کا مقرب بنائیگا اے خدا ہمکو غفلت کی نیند سے بیدار کر آمین۔ جب تو گناہ کریگا تو نقمتیں آئینگی اور تجھپر واقع ہونگی پس اگر تو نے توبہ کی اور اپنے رب عزوجل سے معافی مانگی اور اس سے مدد چاہی تو وہ تیرے اردگرد پڑینگی تیرے پے کسی بلا کا ہونا ضروری ہے پس اللہ عزوجل سے سوال کر کہ وہ تجھے اسکے ساتھ صبر اور موافقت عطا کرے تاکہ تو اسمیں جو تیرے اور اُسکے درمیان ہے سلامت رہے اور خدشہ جسم کا [illegible] ظاہر میں ہو نہ باطن میں مال میں ہو نہ دین میں۔ پس اسوقت بلا نعمت ہوگی۔ اے منافق تو نے [illegible] عزوجل اور اوسکے رسول کی تابعداری سے صرف نام پر قناعت کی ہے نہ معنی پر تیرا ظاہر اور باطن کا جھوٹھ ہے۔ پس یقیناً تو دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگا۔ گنہگار اپنے نفس میں ذلیل ہے اور جو بھی ذلیل۔ اے عالم اپنے علم کو دنیاداروں کے نزدیک جاکر گدلا نہ کر عزت والے کو ذلیل کی عوض فروخت نکر عزت والا علم ہے اور ذلیل وہ ہیں جنکے ہاتھوں میں دنیا کا مال ہے جو کچھ تیرے مقسوم میں نہیں مخلوقات تجھے دے نہیں سکتی۔ صرف تیرا مقسوم اُنکے ہاتھوں پر جاری ہوتا ہے۔ پس اگر صبر کرے گا تو تیرے مقسوم اُنکے ذریعے سے تجھے

Marfat.com

عزت کیساتھ ملجائیگا۔ تجھپر افسوس رازق وہ ہے جو دوسرے کا رزق نہیں کھاتا۔ سخی وہ ہے جو دوسرے سے
عطا نہیں لیتا۔ اللہ عز وجل کی عبادت میں مشغول ہو اور اس سے طلب کرنا چھوڑ دے وہ تیری مصلحت کو
جاننے اور پہچاننے کا محتاج نہیں ہے اللہ عز وجل نے اپنے کسی کلام میں فرمایا من شغله ذکری عن مسئلتی
اعطیه افضل ما اعطی السائلین (جس شخص کو میرا ذکر سوال کرنے سے روک لیوے میں اُس کو
سوال کرنے والوں سے بہت زیادہ دیتا ہوں) زبانی ذکر بغیر دل کے کوئی عزت نہیں کہتا اور نہ اس سے
تیری کوئی حرمت ہے ذکر دل اور سر کا ذکر پھر زبان کا جب حق عز وجل کا ذکر صحیح ہو تو اذکرونی اذکرکم
واشکروا لی ولا تکفرون (مجھے یاد کرو میں تمہیں کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو) اسکا ذکر کرتا کہ وہ بھی
تیرا ذکر کرے اسکا ذکر کرتا کہ ذکر تجھسے تیرے بوجھ اتار ڈالے اور تو گناہ سے صاف ہو جائے عبادت بلا
معصیت ہو جائے پس اسوقت تجھے یاد کرے گا جنہیں وہ یاد کرتا ہے اور تو اُسکی مخلوق سے اُسمیں مشغول
ہوگا اور اسکا ذکر تجھکو سوال کرنیسے روک لیگا۔ تیرا تمام مقصود وہی ہوگا اور تو اپنے تمام مقصود دل سے
رد کا جائیگا جب وہ تیرا تمام مقصود ہو جائیگا تو ملک کے خزانوں کی چابیاں تیرے دل کے ہاتھ میں رکھدیگا
جو شخص اللہ عز وجل سے محبت رکھتا ہے اُسکے غیر کو نہیں چاہتا۔ اسکے غیر کی محبت اُسکے دل سے
دور ہو جاتی ہے جب حق عز وجل کی محبت بندےکے دلمیں جگہ لیتی ہے تو اُسکے دل سے اوس کے
غیر کی محبت نکلجاتی ہے اُسکے اعضا میں ملجاتی ہے اسکا ظاہر و باطن صورت اور معنی اسمیں مشغول ہو جاتا ہے دنیا
اسے تیار رہتا اور عادت اور آبادی سے نکلتا ہے جب یہ اُسکے لیے کامل ہو جائے تو اللہ عز وجل اس سے
محبت رکھتا ہے کیا تجھے عقل نہیں جس سے تو غور کرے اور سمجھے کیا تو نے کبھی کسی ...
عنقریب تیری نوبت آجائیگی اور ملک الموت تجھسے فارغ ہوگا۔ ...
سے اُکھیڑ دیگا اور تیرے بال بچے اور بیوی اور دوستوں کے درمیان ... تیری
جان ایسے حال میں قبض نہ کیجائے جبکہ تو اللہ عز وجل کے دیدار کو مکروہ جانے۔ اپنے مال کو آخرت
کی طرف آگے بھیج اور موت کا منتظر رہ پس تحقیق تو اللہ عز وجل کے پاس اس سے اچھا دیکھیگا جو تو
دنیا میں دیکھتا ہے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار

Marfat.com

اے ہمارے خدا ہمیں دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔

اٹھاون مجلس آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) جمعہ کے روز نہم ماہ رجب ۵۴۵ھ ہجری کو کچھ کلام کے بعد فرمایا طمع کرنے والے کی بات خود غرضی اور چاپلوسی سے خالی نہیں ہوتی وہ حق نہیں بیان کرسکتا۔ اس کا کلام خالی چھلکا بے مغز ہوتا ہی ظاہر ہوتا ہے بے معنی طمع کرنے والا خالی ہے جیسے کہ طمع۔ طمع کے سب حرف خالی ہیں طا میم ع۔ اے اللہ عزوجل کے بندو صدق حاصل کرو تم خلاصی پاؤگے سچے کی ہمت آسمان تک بلند ہو کسی کہنے والے کا کلام اسکو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ تحقیق اللہ عزوجل اپنے بندہ پر غالب ہے جب تجھے کسی امر کے لیے چاہے گا اسکے لیے طیار کردے گا۔ ایک بے ادب نے کچھ کلام کیا جس کا جواب یہ ہے تمہارے حالات کی سچائی مجھ کو یکارتی ہے اور تمہارا جھوٹھ مجھے خاموش کرتا ہے جیساکہ تم خریدو ویسا ہی فروخت کرتا ہوں۔ اے غلام اگر تیرے پاس علم کا پھل اور برکت ہوتی تو بادشاہوں کے دروازوں تک نفس کے پیروں اور شہوتوں کے لیے نہ جاتا عالم کے دونوں پانوں نہیں ہیں جنسے وہ خلقت کے دروازوں تک چلے اور زاہد کے دونوں ہاتھ نہیں جنسے وہ لوگوں کا مال لیوے اور اللہ عزوجل کے محبت والے کی دونوں آنکھیں نہیں جنسے وہ اسکے غیر کو دیکھے محب اپنی محبت میں سچا ہے اگر اسے ساری مخلوق ملے تو اسکی طرف نظر نہ اٹھائے وہ اپنے محبوب کے سوا اور کی طرف نہیں دیکھتا۔ اسکے سر کی آنکھوں میں دنیا کچھ حقیقت نہیں رکھتی اور اسکے دل کی آنکھوں میں آخرت [illegible] قدر ہے اور اسکے سر کی آنکھوں میں غیر مولی ہیچ ہے عقلمند ہو۔ تم میں کچھ نہیں۔ تم میں سے اکثر ہر ایک چلانیوالے اور پھینکنے والے کی تابعدار ہے متکلمین میں سے اکثروں کا کلام زبان سے ہے نہ دل سے منافق کا چلانا [illegible] اور سر سے اور صادق کا چلانا دل اور سر سے۔ اسکا دل رب عزوجل کے دروازے پر پہنچتا [illegible] اندر خدا کے پاس [illegible] وہ دروازے پر چلاتا رہتا ہے یہانتک کہ گھر میں داخل ہو جاتا خدا کی قسم تو اپنے تمام حالات [illegible] ہے تو اللہ عزوجل کے دروازے تک کی راہ کو نہیں پہچانتا تو اسے کس طرح رہنمائی کریگا جبکہ خود اندھا ہے اپنے غیر کا کس طرح رہبر ہوگا جبکہ حرص اور طمع اور نفس کی پیروی اور دنیا اور سرداری اور شہوتوں کی محبت نے تجھے اندھا کر رکھا ہے جبتک گناہ تیرے ظاہر پر ہیں اور دل تک پہنچنے سے پہلے میرے پاس آتا کہ تو اصرار کرنیوالا نہو جائے اور اصرار کے باعث کافر نہ بنجا۔

Marfat.com

جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت اور عبودیت میں پختہ ہو وہ اسکے کلام کو سن سکتا ہے آپ نے ان ستر کا جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے کلام الٰہی سننے کے لیے منتخب کئے گئے تھے ذکر کیا۔ اور فرمایا پس اللہ عزوجل نے ان سے خطاب کیا وہ سب بے ہوش ہو گئے صرف حضرت موسیٰ اکیلے رہ گئے۔ اور جب اللہ عزوجل نے انکو زندہ کیا تو انہوں نے کہا ہم بیا اللہ عزوجل کے کلام کو سننے کی طاقت نہیں تو ہمارے اور اسکے درمیان ذریعہ بن جا پس اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور آپ انکو سناتے اور پھر اسکی کلام کو دہراتے۔ آپ نے اپنی ایمانی قوت اور ایمان اور عبودیت کو ثابت کرنیکے باعث اسکے کلام کو سننے کی قدرت پائی اور دوسرے اپنے ایمان کی کمزوری کے باعث اسکو نہ سن سکے۔ پس اگر وے جو کچھ کہ آپ تعدیت میں لائے تھے مان لیتے اور امر و نہی جو کو ادا کرتے اور مودب بنتے اور جو کچھ انہوں نے کہا اور سیر گستاخی نکرتے تو البتہ اللہ عزوجل کے کلام کو سننے کی طاقت رکھتے اور آپ نے رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہر ایک جھوٹے منافق دجال پر حاکم کیا گیا ہوں [illegible] نافرمان پر غالب کیا گیا ہوں۔ انمیں سے سب سے بڑا ابلیس ہے اور سب سے چھوٹا فاسق ہے تحقیق [illegible] باطل کی طرف بلانے والے سے لڑائی کرنے والا ہوں اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم [illegible] پینے والا ہوں۔ تیرے دل پر نفاق ثابت ہے تجھے اسلام اور توبہ اور ریا کو ترک [illegible] دعوی جو میں کر رہا ہوں اللہ عزوجل کی طرف سے ہوگا تو جلدی بڑھیگا اور زیادہ ہوگا اور [illegible] اپنے بادلوں سے اڑ کر لوگوں کے جسموں پر بیٹھیگا اور انکے گھروں میں داخل [illegible] آنکھوں اور دلوں سے دیکھے گئے۔ اور اگر نفس اور ہوا اور طبع اور شیطان کی طرف اور باطل ہوگا تو [illegible] سے اور جلدی نیست و نابود ہوگا اور بدل جائیگا اور متفرق اور منقطع ہوگا کیونکہ تحقیق حق [illegible] مردہ پر [illegible] کرتا۔ منافق کی نصرت نہیں کرتا۔ انکو عطا نہیں کرتا شکر کے تارک کو [illegible]

نفس سے نفاق کیساتھ کچھ نکلتا ہے اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا بلکہ [illegible] باعث ہو جاتا ہے۔ [illegible] سرکشو تحقیق مجھے گویائی عطا کی گئی ہے [illegible] میں میرا نام خرس [illegible] اپنے آپکو مجنون [illegible] زبان [illegible] لیکن مجھے [illegible] قدرت نے مجھکو تمہاری طرف [illegible]

Marfat.com

دو دل نہیں ہیں بلکہ صرف ایکدل ہی وہ کس چیز سے پُر ہے کہ اور چیز کی گنجائش نہیں رکھتا اللہ عزوجل نے فرمایا۔
ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ (اسنے کسی شخص کے لیے سینہ میں دو دل نہیں پیدا کیے) وہ دل
جو خالق اور خلق سے محبت رکھے صحیح نہیں۔ وہ دل جمیں دنیا اور آخرت ہو تندرست نہیں جب دل خالق کیلئے
اور موقوف خلق کی طرف تو جائز ہے۔ خلق کی طرف انکی مصلحتوں کی خاطر اور ان پر رحم کرنیسے دیکھنا جائز ہے۔
اللہ عزوجل سے جاہل ریا اور نفاق کرتا ہی اور اسکو جاننے والا یہ نہیں کرتا احمق اللہ عزوجل کی نافرمانی کرتا
ہے اور عقلمند فرمانبردار ہی۔ دنیا کے جمع کرنے پہ حرص کرنیوالا ریا اور نفاق کرتا ہے اور مرد کوتاہ امید یہ نہیں
کرتا۔ مومن فرائض کے ادا کرنیسے اللہ عزوجل کے نزدیک ہوتا ہی اور نفلوں کے ادا کرنیسے اوسکی محبت کو طلب
کرتا ہی اور اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ انکے لیے نفل نہیں۔ بلکہ وہ فرائض کو ادا کرتے ہیں۔ پھر نفل بجالاتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہم سب پر اس سبب سے کہ ہم کو ان پر قادر بنایا گیا ہے فرض ہیں۔ ساری عمر عبادتیں
مشغول رہنا ہم پر فرض ہے خلاصہ یہ کہ وہ اپنے لیے نفل نہیں گنتے۔ اولیا اللہ کے لیے خبردار کرنیوالا ہی
جو انکو خبردار کرتا ہی۔ استاد ہی جو انہیں تعلیم دیتا ہی۔ حق عزوجل انکے لیے علم حاصل کرنیکے اسباب تیار کرتا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو ان المؤمن علی قلة جبل لقیض اللہ له عالما یعلمه (اگر مومن پہاڑ کی
چوٹی پر ہو تو خدا اسکے لیے عالم مقرر کریگا۔ جو اسے تعلیم دے) صالحین کے کلمات عاریتاً لیکر انسے کلام نکر
اور خود انکا دعوی نکر۔ مانگی ہوئی چیز چھپی نہیں رہتی۔ اپنے مال پر فخر نکر نہ مانگے ہوئے پر۔ اپنے ہاتھ سے
روٹی کی زراعت کر۔ اور اسے اپنے ہاتھ سے پانی پلا۔ اور اپنی کوشش سے اوسکی تربیت کر پھر اسکو پیس اور پکا
اور پہن۔ دوسرے کے مال اور دوسرے کے لباس پر خوش نہو جب تو دوسرے کا کلام لیکر اسے بولیگا اور اسکا دعوی
کریگا تو یاد رکھ اگر ... والے تجھے بُرا جانینگے۔ جب تو کرتا نہیں تو نہ کہہ۔ تمام مدار عمل پر ہی اللہ عزوجل نے فرمایا
ادخلوا الجنة بما کنتم تعملون (اسکی عوض جو تم عمل کرتے تھے جنت میں داخل ہو) اللہ عزوجل کی معرفت
حاصل کرنیمیں کوشش کرو۔ تحقیق وہ اسکے ساتھ غائب ہونا اور اسکی تقدیر اور قدرت اور علم کے ساتھ قائم
ہوتا ہی وہ اسکے فعلوں اور قضاؤں میں بالکل فنا ہو جاتا ہی۔ تیرا کلام تیرے دل کا حال بتاتا ہی۔ زبان دل کی ترجمان
جب دل صاف ہو تو کلام کبھی صحیح اور کبھی باطل ہوتا ہی تو کسی شے کو اسکی حقیقت سے نہ بدلا سکیگا۔ جب دل صاف ہو

Marfat.com

زبان صحیح ہو جاتی ہے جب اس سے شرک دور ہو جائے زبان صحیح ہوتی ہے اور جب شرک کرے خلق کا پیرو ہوتا ہے
تغیر پاتا ہے اور بدلتا ہے اور پھسلتا ہے اور جھوٹھ بولتا ہے۔ بعضے کلام کرنیوالے ایسے ہیں جو دل سے کلام کرتے ہیں
اور بعض ایسے ہیں جو منہ سے کلام کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو اپنے نفس اور ہوا اور شیطان اور عادت سے کلام
کرتے ہیں۔ اے خدا ہمکو مومن بنا۔ منافق نہ بنا۔ جب تو کسی سے محبت اور کسی سے دشمنی رکھے تو وہ محبت اور
دشمنی نفس اور طبع سے نرکھ۔ بلکہ ان دونوں کو قرآن اور حدیث پر پیش کر اسکی محبت میں وہ تیرے موافق ہیں تو
محبت میں بڑھ اور اگر مخالف ہیں تو محبت کو چھوڑ دے اور اگر اسکے موافق ہیں جس سے تو نے دشمنی کی تو اسکی
دشمنی کو چھوڑ دے اور اگر مخالف ہیں تو اسکی دشمنی میں مداومت کر۔ اور اگر یہ تجھے حاصل نہ ہو اور معلوم نہ کر سکے
تو صدیقوں کی طرف رجوع لا۔ اور انکی بابت اُنسے سوال کر۔ انکے دلوں کی طرف رجوع کر وہ صحیح ہیں
کیونکہ جب دل صحیح ہوتا ہے تو سب چیزوں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوتا ہے جب دل قرآن
اور حدیث کے بموجب عمل کرتا ہے قریب ہوتا ہے اور جب قریب ہو جاتا ہے تو اپنے فائدے اور ضرر اور اللہ عزوجل
کے حق اور اُسکے غیر کے حق کو اور اُسکو جو حق کے لیے ہے اور اسکو جو باطل کیلیے ہے جان لیتا ہے۔ مومن کیلیے
نور ہوتا ہے جس سے وہ دیکھتا ہے تو صدیقوں اور مقربوں کیلیے کس طرح نہ ہوگا۔ مومن کیلیے نور ہوتا ہے جس سے
وہ دیکھتا ہے۔ اسیواسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکی نظر سے ڈرایا ہے اور فرمایا ہے اتقوا فراسة
المؤمن فانه ینظر بنور اللہ عزوجل (مومن کی فراست سے بچتے رہو۔ تحقیق وہ اللہ عزوجل کے نور سے
دیکھتا ہے) اور عارف مقرب ہی نور عطا کیا جاتا ہے جس سے وہ رب عزوجل سے اپنا قرب اور رب عزوجل کا
اپنے دل کیساتھ قرب دیکھ لیتا ہے وہ فرشتوں اور نبیوں کی روحیں اور صدیقوں کے دل اور [illegible]
اُنکے حالات اور مقامات کو دیکھتا ہے [illegible] سب کچھ اپنے دل کے سویدا اور سیاہ نقطہ [illegible]
انکے رب عزوجل کیساتھ [illegible] واسطہ [illegible] لیتا ہے اور [illegible]
اور دیکھے بڑے علم والے ہیں اور بعض [illegible] علیم ہیں [illegible] منافق زبان کا علیم اور دل کا
گندہ ہے۔ اسکا سارا عمل زبان میں ہے اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اخوف ما اخاف علی امتی منافق
علیم اللسان (مجھے اپنی امت پر زیادہ خوف منافق زبان دراز کا ہے) [illegible]

Marfat.com

تحقیق خدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اور اسیواسطے ایک نیک آدمی سے روایت ہی کہ اُسنے اللہ عزوجل کیلیے اپنے بہائی کی زیارت کی۔ پہر اسے کہا۔ ای میرے بہائی آ۔ تاکہ اللہ عزوجل کے علم پر جو ہماری نسبت سے ہے زاری کریں۔ یہ کیا ہی اچہا ہی جو نیک بخت آدمی نے کہا تحقیق وہ اللہ عزوجل کو پہچانتا تہا اور تحقیق اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو سنا تہا ان الرجل لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی لا یبقی بینہ وبینہا الا ذراع او باع فتدرکہ الشقاوۃ فیصیر من اہل النار ویعمل احدکم بعمل اہل النار حتی لا یبقی بینہ الا ذراع او باع فتدرکہ السعادۃ فیصیر من اہل الجنۃ (ترجمہ) ایک جنت کے لیے عمل کرتا ہی حتی کہ اسکے اور جنت کے درمیان ایک گز یا ایک باع کا فرق رہتا ہے۔ پہر اسے شقاوت آلیتی ہے اور وہ دوزخی ہوجاتا ہی اور ایک دوزخکے عمل کرتا ہی حتی کہ اسکے اور دوزخکے درمیان ایک گز یا ایک باع کا فرق رہجاتا ہے پس سعادت آلیتی ہی۔ اور وہ جنتی ہوجاتا ہے اکسی نیک بخت آدمی سے پوچہا گیا۔ کیا تو نے اپنے رب کو دیکہا ہے۔ اُسنے جوابدیا۔ اگر نہ دیکہا ہوتا تو میں پہلے اسکو ریزہ ریزہ کردیتا۔ اگر کوئی کہے کہ کس طرح دیکہا تو جواب یہ ہی کہ جب بندے کے دل سے مخلوقات نکلجاتی ہی اور اسمیں سوئے رب عزوجل کے اور کوئی نہیں رہتا تو وہ اسے اپنا آپا دکہاتا اور اسے جسطرح چاہتا ہی مقرب بناتا ہی اسکو اپنا آپا باطنی طور سے دکہاتا ہے جیساکہ اسکے غیر کو ظاہری طور سے دکہاتا ہی اسکو اپنا آپا اسطرح دکہاتا ہی جسطرح کہ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں دکہلایا جیسا کہ مجہے اپنا آپا دکہاتا ہی اور مقرب بناتا اور خواب میں بھی مجہسے باتیں کرتا ہے کبہی میرے دل سے بیداری کیحالت میں باتیں کرتا ہے میری ظاہری آنکہیں بند ہوجاتی ہیں۔ پس میں اسے اپنی باطنی آنکہوں سے جیساکہ وہ ہی دیکہتا ہوں اور مجہے حقیقت عطا کرتا ہے جس سے میں اسے دیکہتا ہوں۔ اسکے قرب کو دیکہتا ہوں اسکو دیکہتا ہوں اسکے فضل اور احسان اور لطف کو دیکہتا ہوں۔ اسکے احسان اور حمایت کو دیکہتا ہوں اور اسکی عبودیت اور معرفت میں کامل ہوجاتا ہے۔ وہ نہیں کہتا مجہے دکہا۔ مجہے نہ دکہا۔ مجہے عطا کر یا نہ کر وہ فانی مستغرق ہوجاتا ہے اسیواسطے ایک بزرگ جو اسمقام تک پہونچا ہوا تہا فرماتا تہا مجہے کیا ہی اچہا ہے جو اسنے فرمایا۔ میں اسکا بندہ ہوں اور بندے کا اپنے سردار کے ساتھ کوئی اختیار نہیں ہے۔ ایک شخص نے ایک غلام خریدا۔ وہ غلام دیندار اور نیک بخت آدمی تہا۔ اس سے پوچہا اے غلام

Marfat.com

دکیا کہانا چاہتا ہے۔ اسنے جواب میں کہا جو کچھ تو مجھے کہلائیگا پھر اس سے پوچھا تو کیا پہننا چاہتا ہی اوسنے جوابدیا جو کچھ تو مجھے پہنائیگا پھر پوچھا تو میرے گھر میں کس جگہ بیٹھنا چاہتا ہی اُسنے جوابدیا جس جگہ تو مجھے بٹھلائیگا پھر پوچھا تو کونسا کام کرنا چاہتا ہی اُسنے جواب دیا جس امر کا حکم کریگا۔ وہ شخص رو پڑا اور کہا کہ اگر میں اپنے رب عزوجل کے ساتھ ایسا ہوتا جیسا کہ تو میرے ساتھ ہی تو بڑی خوش قسمتی تھی پس غلام نے کہا۔ اے میرے سردار۔ کیا غلام کا اپنے سیدکے ہوتے ہوے کوئی ارادہ اور اختیار ہوتا ہے۔ اس شخص نے کہا میں نے تجھے اللہ کیواسطے آزاد کیا اور میں چاہتا ہوں کہ تو میرے پاس بیٹھے تاکہ میں اپنے نفس اور مال سے تیری خدمت کروں جسنے اللہ عزوجل کو پہچان لیا اسکا ارادہ اور اختیار باقی نہیں رہتا۔ اور کہتا ہی مجھکو میرا کیا حق ہی اپنے اور اپنے غیر کے کاموں میں تقدیر کی مزاحمت نکرے اللہ عزوجل کے بندوں میں سے وہ نہایت ہی کم ہیں جو خلق سے پرہیز کرتے اور گوشہ نشینی سے انس پکڑتے ہیں۔ قرآن اور حدیث پڑھنے سے مانوس ہیں۔ پس لاچار انکے دل خلقت سے مانوس اور قریب ہوتے ہیں جنسے وہ اپنے اور اپنے غیر کے نفسونکو دیکھتے ہیں۔ انکے دل صحیح ہوتے ہیں اور تمہارا کوئی حال اُنسے پوشیدہ نہیں رہتا۔ تمہارے دلکی باتیں بتلاتے اور تمہارے گھروں کے حالات سے خبر دیتے ہیں۔ پھر افسوس عقلمند بن۔ اپنی جہالت سے اولیاء کا مزاحم نہو قرآن سے ماہر ہوکر تو لوگوں کو وعظ سنانے کے لیے بیٹھتا ہے۔ یہ امر ظاہر اور باطن کو محکم کرنے پر سب سے بے نیاز ہونیکا محتاج ہی۔ پھر دو ضرورتوں میں واقع ہونیکا محتاج ہے پہلے یہ کہ تیرے وجود میں تیرے سوا کچھ نرہے اور تو ضرورتًا لوگوں سے بوے اور دوسرے یہ کہ دلکی جہت سے تجھے کلام کرنیکا حکم ہو۔ اسوقت تو اس مقام سے ترقی کرے تاکہ خلق کو خالق کیطرف لائے تجھپر افسوس ... ہوکر صوفی ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ صوفی وہ ہی جسکا باطن اور ظاہر قرآن اور حدیث کی پیروی کر ... ہوگیا ہو جسقدر اسکی صفائی بڑھتی ہی وہ اپنے وجود کے دریا سے نکلتا ہی اور اپنے ارادہ ... مشیت کو دلکی صفائی کے باعث ترک کردیتا ہی۔ بہتری کی بنیاد قول اور فعل میں ... متابعت ہی جسوقت بندے کا دل صاف ہوجاتا ہی۔ خواب میں دیکھتا ہی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ... اور منع کرتے ہیں وہ بالکل دل ہوجاتا ہی اور اپنی نیت میں علٰحدہ ہوتا ہے۔ وہ سر ہوتا ہے بغیر جہرہ ... بغیر کدورت۔ اسسے اسکا ظاہری چھلکا علٰحدہ کیا جاتا ہے اور وہ چھلکے کے بغیر مغز ... رہجاتا

Marfat.com

وہ من حیث الباطن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتا ہی اسکا دل آپکے ساتھ اور آپکے حضور میں ہیبت یا
اسکا ہاتھ آپکے ہاتھ میں ہوتا ہی۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسکی طرف مخاطب اور اُسکے سامنے تمام چیزوں کو
اُنکا لینے کے واسطے حاجب ہوتے ہیں۔ مضبوط پہاڑ مجاہدوں کی کدالوں اور سختیوں اور آفات کے نازل ہونے
وقت صبر کرنیسے مدد کرتے ہیں۔ اسکو جو تمہارے ہاتھ میں نہ آئے طلب نہ کرو۔ اگر تم مسلمان ہو کر اس ہدا
تو سفیدی پر ہی عمل کرو تو تمہارے لیے بشارت ہی۔ تمہارے لیے بشارت ہو اگر تم قیامت کے روز
مسلمانوں کے گروہ میں ہو نہ کافروں کے گروہ میں۔ جنت کی زمین یا اُسکے دروازے پر بیٹھنے کی تمکو بشارت ہو
اصحاب و برکات سے نہ ہو۔ تواضع کرو۔ متکبر نہ بنو۔ تواضع عزت بخشتی ہی اور تکبر پست کرتا ہی۔ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا من تواضع للہ رفعہ اللہ (جو شخص اللہ کے لیے تواضع کرتا ہی خدا اسکو بلند کرتا ہی) جب
دل حق عز وجل کے ذکر پر مداومت کرے اوسکو معرفت اور علم اور توحید اور توکل عطا ہوتا ہی۔ خلاصہ یہ
سب چیزوں سے سرگرداں ہو جاتا ہی۔ ذکر کی ہمیشگی دنیا اور آخرت میں ہمیشہ کی نیکی کا باعث ہی جب دل ...
ہوتا ہی تو ذکر ہمیشہ اسکے کناروں اور اسکے کل پر لکھا جاتا ہی۔ پس اُسکی آنکھیں سوتی ہیں اور اسکا دل اپنے
رب عز وجل کو یاد کرتا ہی۔ یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وراثت میں ملتا ہی۔ ایک مرد صالح ایک رات لگا
سو رہا تھا اور حاجت کے بغیر سونیکی تیاری میں مشغول تھا اس سے اسکا باعث پوچھا گیا اُسنے جواب دیا تاکہ میرا دل رب
عز وجل کو دیکھ لیوے۔ اُسنے سچ کہا ہی اسلیے کہ سچے خواب اللہ عز وجل کیطرف سے ہیں اُسکی آنکھ نیند میں قوت پاتی ہے

ساٹھویں مجلس آپنے (خدا آپسے راضی ہو) منگل کے روز پچھلے پہر تیرہویں ماہ رجب ۵۴۵ھ کو مدرسہ میں
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی آپنے فرمایا من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ (آدمی کی اسلام
خوبی یہی ہی کہ بیفائدہ امور کو چھوڑ دے) جس شخص کا اسلام عمدہ اور متحقق ہوتا ہی وہ مفید امور میں متوجہ ہوتا اور
غیر مفید کاموں سے منہ پھیر لیتا ہی غیر مفید کاموں میں مشغول ہونا نکموں ستالجیوں کا شغل ہی۔ وہ شخص اپنے مولیٰ
عز وجل کی رضامندی سے محروم ہی جو امروں کو بجا نہیں لاتا اور منہیات میں مشغول رہتا ہی درحقیقت یہی محرومی
اور یہی بعدیت اور یہی دوری ہی۔ دنیا میں نیک نیتی سے مشغول ہونا چاہیے نہیں تو غضب الٰہی ہی۔ پہلے اپنے
دل کو پاک کر یہ فرض ہی پھر معرفت کے درپے ہو۔ جب تو اصل کو ضائع کرے تو شاخ میں مشغول ہونا مقبول

Marfat.com

ہیں۔ ولی نجاست کے ہوتے ہوئے ہاتھ پاؤں کی طہارت مفید نہیں۔ اپنے ہاتھ پاؤں کو سنت کی پیروی کرنے اور دل کو
اُن پر عمل کرنے سے پاک کر۔ اپنے دل کی حفاظت کر تاکہ تیرے اعضا محفوظ رہیں ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں
ہوتا ہے۔ جو چیز تیرے دل میں ہوگی تیرے اعضا پر ٹپکے گی۔ عقلمند بن یہ اس شخص کا عمل نہیں ہے جو موت پر
ایمان رکھتا اور اسکا یقین کرتا ہو یہ اسکا کام نہیں جو اللہ عزوجل کے دیدار کا منتظر اور اُسکے حساب اور
سے ڈرتا ہو۔ صحیح دل توحید اور توکل اور یقین اور توفیق اور علم اور ایمان اور اللہ عزوجل کے قرب
وہ تمام خلقت کو عاجزی اور ذلت اور فقر کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور باوجود اسکے وہ انہیں
ذلیل نہیں کرتا۔ وہ کافروں اور منافقوں اور نافرمانوں سے ملنے کے وقت اللہ عزوجل کیلئے غیرت
شیر کی طرح ہوتا ہے۔ وہ اُسکے سامنے گوشت کا ٹکڑا پڑا ہوا ہیں اور نیکو کاروں متقیوں پرہیزگاروں کی
تواضع کرتا اور اُنکے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ اور تحقیق اللہ عزوجل نے ان لوگوں کی تعریف کی ہے جنکی صفتیں بیان
فرمایا ہے اشداء علی الکفار رحماء بینھم (کافروں پر نہایت سخت اور آپس میں رحم کرنیوالے ہیں) آ
تجھ پر افسوس کیا وہ انی انا اللہ (تحقیق میں خدا ہوں) نہیں کہہ سکتا۔ خبردار ہمارا رب اللہ عزوجل کلام کرنے
ہے گونگا نہیں ہے۔ اسیواسطے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرتے وقت اُسنے تاکیدی طور پر فرمایا ہے وکلم اللہ موسیٰ
تکلیما (اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا حق کلام کرنے کا اُس کلام سنا اور سمجھایا ہے۔ حضرت
موسیٰ سے فرمایا انی انا اللہ رب العالمین (اے موسیٰ تحقیق میں خدا ہوں عالموں کا رب) یعنی فرعون کا قول انا ربکم
الاعلیٰ میں تمہارا بڑا خدا ہوں۔ وہ اپنی خدائی دعوے میں جھوٹا ہے الٰہ میں ہوں۔ فرعون یا خلقت
اور کوئی نہیں۔ جب حضرت موسیٰ اس سختی اور تنگی میں واقع ہوئے تو آپ ایمان اور ایقان میں کامل
جب آپ رات کے اندھیرے اور اپنی بیوی پر بسبب اس سختی کے جو اُنکو لاحق ہوئی
تو اللہ عزوجل نے آپکے لیے نور کو ظاہر فرمایا۔ پس آپ نے اپنی عادت اور اسباب کو
کلام فرمایا اور فرمایا امکثوا انی آنست نارا (ٹھیرو میں نے آگ دیکھی ہے) میں نے نور کو دیکھا ہے میرے سر اور قلب
اور باطن اور عقل نے نور کو دیکھا ہے۔ میری تقدیر اور ہدایت آگئی ہے اور خلق سے بے نیازی آگئی ہے
میری خلافت اور ولایت کا وقت آگیا ہے۔ مجھے اصل ملگیا اور مجھ سے فرع چلی گئی مجھے سلطنت

Marfat.com

اور مجھ سے ملکیت زائل ہوئی۔ فرعون کا خوف مجھ سے دور ہوا اور خدا کا خوف آگیا۔ آپ نے اہل کو وداع کیا اور انہیں اللہ عزوجل کے حوالہ کرکے چل دیئے۔ پس یقیناً وہ انہیں خدا کے خلیفہ ہوئے۔ یہی مومن کا حال ہے جب اللہ اسے اپنا مقرب بناتا اور اپنے قریب کے دروازے تک بلاتا ہے۔ اسکا دل دائیں اور بائیں اور پیچھے اور آگے دیکھتا ہے پس دیکھتا ہے کہ تمام جہتیں بند ہیں مگر حق عزوجل کی جہت کھلی ہوتی ہے پس وہ اپنے نفس اور ہوا اور اعضا اور عادت اور اہل اور تمام چیزوں کی طرف جن میں وہ تھا مخاطب ہوکر کہتا ہے۔ میں نے اپنے رب عزوجل سے قریب ہونیکی آگ دیکھی ہے میں اسکی طرف جاتا ہوں اگر میری قسمت میں لوٹنا ہوا تو تمہاری طرف واپس آؤنگا دنیا وما فیہا اور اسباب اور شہوتوں کو وداع کرتا ہے۔ تمام خلقت کو رخصت کرنا۔ اور ہر ایک حادث اور مصنوع کو ترک کرتا ہے اور صانع کی طرف چل دیتا ہے پس یقیناً حق عزوجل اسکے اہل اور اولاد اور تمام اسباب کا والی ہوتا ہے جلال جو کچھ کہ بعیدوں سے چھپایا جاتا ہے نہ قریبوں سے مبغضوں سے نہ محبوں سے۔ اکثر وہ چھپایا جاتا ہے نہ نادر دل ہو دل جب صحیح اور صاف ہوتا ہے ہر شش جہت سے حق عزوجل کی آواز سنتا ہے۔ وہ ہر ایک نبی اور رسول اور صدیق اور ولی کی آواز کو سنتا ہے پس اوسکی حیاتی اسکا قرب اور موت اس سے دور ہوتی ہے۔ اسکی رضا اسکی مناجات میں ہوتی ہے سب چیزوں سے اسی پر قناعت کرتا ہے۔ دنیا کے چلا جانے اور بھوک اور پیاس اور برہنگی اور عزت کے دور ہونے سے بے پرواہ ہوتا ہے۔ مرید کی رضا عبادات میں ہے اور عارف محبوب کی خوشنودی اللہ عزوجل سے مقرب ہونے میں ہے۔ اے بناوٹی جس حال میں تو ہے وہ یہ نہیں۔ یہ امر نفس اور ہوا اور طبع اور جہالت اور خلق کو دیکھنے کیساتھ دن کو روزہ رکھنے اور رات کو کھڑا ہونے اور طعام اور لباس کو سخت کرنے سے پورا نہیں ہوتا اس سے کچھ نہیں ہوتا۔ تجھپر افسوس۔ خلوص کر۔ اور اخلاص لا تصدیق کر۔ پھر تو پہنچا اور مقرب ہوا اپنی ہمت کو بلند کر تو بلند ہوگیا سپرد کر تو سلامت ہوا۔ موافق ہو تجھے توفیق دیگئی۔ راضی تجھ سے خوشنودی ہوئی تو طلب کر۔ پس عزوجل تیرا ہوگیا۔ اے اللہ دنیا و آخرت میں ہمارا والی ہو۔ ہمیں ہمارے نفسوں اور اپنی مخلوق میں سے کیلئے سپرد نکر۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا یقول اللہ عزوجل لجبریل یا جبریل انم فلانا واقم فلانا۔ اللہ عزوجل جبرئیل سے فرماتا ہے اے جبرئیل فلانے کو سلا اور فلانے کو کھڑا کر۔ اسکی دو وجہیں ہیں۔ فلانے یعنے محب کو کھڑا کر۔ اور

... مسافت کردن - اور اسکو اسکی جگہ پر قائم کردن

... میرے ساتھ اسکے وجود کے ٹکڑے کرجائیں - اسکو کھڑا کرتا کہ اسکے دعوے کی دلیل ظاہر ہو - تاکہ اسکی بات بادۂ ثبوت کو پہونچے اور فلانے کو سلا - اسلیے کہ وہ محبوب ہی - اسنے بہت دیر تک مشقت اٹھائی ہی - اسکے دل میں میرے غیر کا بقیہ ہی نہیں ہے - مجھ سے اسکی محبت متفق ہوئی - اور اسکا دعوی اور دلیل اور میرے عہد کو پورا کرنا تحقیق کو پہونچا - تو یہ میرے پاس آئی اور اسنے اپنے عہد کو پورا کیا - وہ یہاں ہے اور یہاں سے خدمت نہیں لیجاتی اور نہ تکلیف دیا جاتا ہے اسکو میرے لطف کی گود میں سلا اور میرے فضل کے دسترخوان پر کھلا - میرے قرب سے اسے مانوس بنا اور میرے غیر سے اسکو غائب کر - اسکی دوستی صحیح ہوئی - جب محبت صحیح ہو جاتی ہے تکلیف دور رہو جاتی ہی - دوسری وجہ یہ ہی کہ فلانے کو سلا - کیونکہ میں اسکی آواز کو برا جانتا ہوں اور فلانے کو کھڑا کر کہ میں اسکی آواز سننے کا مشتاق ہوں - محب محبوب تب ہوتا ہی جب اسکا دل اپنے مولی عزوجل کے غیر سے بالکل پاک ہو جاتا ہی - جب اسکی توحید اور توکل اور ایمان اور ایقان اور معرفت کامل ہو جاتی ہی تو وہ اسوقت محبوب بنتا ہی - شقاوت چلی جاتی ہی اور اسکی عوض راحت آتی ہی - جو شخص بڑے دور کے فاصلہ سے کسی بادشاہ سے محبت رکھے اور اسپر محبت غالب آجائے اور بے سروپا اسکے شہر کا ارادہ کرے - رات دن برابر لگاتار چلتا رہے مشقتیں اور خوف برداشت کرے اور اسکے دروازے تک پہونچنے سے پہلے نہ کچھ کھائے نہ کچھ پیئے اور بادشاہ کو اسکی خبر ہو پس اسکے غلام تکلیف اسے مرحبا کہیں - اور حمام میں لیجائیں اور اسکی میل کو دور کریں اور اسے عمدہ پوشاک پہنائیں اور خوشبو لگائیں اور بادشاہ کے پاس حاضر کریں - پس وہ اسسے انسیت اور مجلس کرے اور اسسے اسکا حال دریافت کرے اور اپنی لونڈیوں میں سے سب سے زیادہ خوبصورت کے ساتھ اسکا نکاح کرے اور اپنے ملک میں سے کچھ اسکو عطا کرے اور وہ اسکا محبوب بنجائے ... تو کیا تھکان باقی رہتا ہی یا وہ اپنے شہر کو لوٹنے کی تمنا کرتا ہی وہ اسکے فراق ...

... نزدیک باعزت وبارتبہ ہو گیا ہے - یہ دل جب حق عزوجل تک پہونچ جاتا ہی اسکے قرب اور اسکی ... پاتا ہی - اسکے پاس بے خوف ہو جاتا ہی اسکے غیر کی طرف رجوع کرنے کی تمنا نہیں کرتا - اور دل کا ... امر حق فرائض کے ادا کرنے اور حرام اور شبہوں سے صبر کرنے اور جائز اور حلال ... کو ترک ... اور

Marfat.com

اور شہوت اور وجود کے ساتھ نہ کہانے سے ہوتا ہی اور اول درجہ کی پرہیزگاری اور کامل زہد کو کام میں
جو اللہ عز و جل کے ماسوا کو ترک کرنا اور نفس اور ہوا اور شیطان کی مخالفت کرنا اور بالکل دنیا و خلقت سے پاک
اور تعریف اور مذمت اور عطا اور سونا چاندی کو مٹی اور پتہر کے برابر جاننا ہے - اس امر کی ابتدا لا الہ الا اللہ
شہادت دینا اور اختتام سونے چاندی کو پتہر مٹی کے برابر جاننا ہے جسکا دل صحیح اور اللہ عز و جل سے
واصل ہوا اس کے نزدیک سونا - چاندی - پتہر - مٹی تعریف اور مذمت بیماری و تندرستی - دولتمندی
اور فقیری دنیا کا بڑہنا اور پیٹہ دینا برابر ہے جس میں یہ صحیح طور سے پایا جائے اسکا نفس اور حرص مر
اور اسکی طبع کا شعلہ بجھ گیا - اور اسکا شیطان اس کا مطیع ہوا - دنیا اور اسکے مالک اسکے دلمیں حقیر ہوجا
اور آخرت اسکے مالک اسکے نزدیک باعظمت - پہر ان دونوں سے منہ پھیر کر اپنے مولا عز و جل کی طرف
بڑہتا ہی - خلقت کے درمیان اسکے دل کے لیے پہاٹک ہوتا ہی جسمیں سے خلقت کی طرف گذرتا ہی
اسکے داہیں اور بائیں ہو جاتے ہیں - کنارہ کرتے اور اسکے لیے راستہ چھوڑ دیتے ہیں اسکے صدق کی
اور اسکے سر کی ہیبت سے بہاگتے ہیں - جس کا یہ حال ہوا سے حق عز و جل کے دروازے سے کوئی رد
نہیں کرتا اور کوئی پھیرنیوالا پہیرتا نہیں - اسکا جھنڈا پہیرا نہیں جاتا - اسکے لشکر کو شکست نہیں ہوتی
اسکا پرندہ خاموش نہیں ہوتا - اسکی توحید کی تلوار کند نہیں ہوتی اسکے اخلاص کے قدم نہیں ہلتے
کام اسپر مشکل نہیں ہوتا - اسکے سامنے کوئی دروازہ اور تالا نہیں ٹہیرتا تمام دروازے اور تالے کہلتے اور ٹوٹ جاتے
ہیں - تمام طرفین کشادہ ہو جاتی ہیں - کوئی چیز اسکے سامنے نہیں ٹہیرتی - حتی کہ وہ خدا کے حضور میں
کھڑا ہو جاتا ہی - پس وہ اسپر لطف کرتا - اسے اپنی گود میں سلاتا ہے - اسکو اپنے فضل کا طعام کہلاتا اور
انس کی شراب پلاتا ہی - اسوقت وہ ان چیزوں کو دیکھتا ہی جو آنکھ نے نہیں دیکھیں کانوں نے نہیں سنیں
دل بشر کے ان پر نہیں گذریں - ایسے بندے کا خلقت کی طرف رجوع لانا انکی ہدایت اور عزت کا
سبب ہو جو اس تک پہنچا اور جس نے اسکو دیکھا وہ ان سب پر بادشاہ ہے اور اسکے سوا دنیاوی شغل ہی
خلقت کا سب داتا اور سفیر اور حق عز و جل کی طرف رہبر ہوتا ہے - اسوقت وہ ملکوت میں بڑا
پکارا جاتا ہی تمام خلقت اسکے دل کے قدموں کے نیچے اور اسکے ساتھ آرام لیتی ہی بیہودہ نیک تو ہر چیز کا دعوی

اہی جو تیرے لیے اور تیرے پاس نہیں ہے۔ تیرا نفس تجھپر غالب ہے اور خلقت اور تمام دنیا تیرے دلمیں ہے
دونوں تیرے دلمیں اللہ عز وجل سے زیادہ بڑی ہیں۔ تو اولیاء کی تعریف اور شمار سے باہر ہے۔ اگر تو اس مک
ی طرف پہنچ اشارہ کیا یہ پہنچنا چاہتا ہے۔ تو تمام چیزوں سے اپنے دلکو پاک کرنے میں مشغول ہو۔ امر کی
اعت کر۔ اور منہیات سے رکا رہ اور قدر پر صبر کر اور دنیا کو اپنے دل سے نکالدے اور اسکے بعد میری
رف آتا کہ میں تجھسے بولوں اور اس سے آئندہ کا حال بتاؤں۔ اگر تو نے یہ کیا تو جسکا ارادہ رکھتا ہے وہ تجھے
اصل ہو جائیگا۔ مگر اس سے پہلے کلام کرنا بیہودگی ہے۔ تجھپر افسوس۔ ایک لقمہ تجھے سختی میں ڈالتا ہے۔ اگر تیرا ایک
بہ چلا جائے یا کسی وجہ سے تیری بیعزتی ہو تو تیری قیامت قائم ہوتی ہے اور اللہ عز وجل پر اعتراض کرتا ہے
اور بیوی اور اولاد کو مارنیسے اپنا کلیجہ ٹھنڈا کرتا ہے اور اپنے دین اور نبی کو گالیاں دیتا ہے۔ اگر تو عقلمند صاحب
بیداری اور مراقبہ ہوتا تو اسکے حضور میں بیزبان رہتا اور اسکے تمام کاموں کو اپنے حق میں نعمت اور رحمت
جانتا جب تو اسکا ہو جائے اور جھگڑا نکرے اور شکر کرے اور فکر نہ کرے اور راضی ہووے غصہ نکرے اور ناسوتی
شکایت کری تو تجھے کہا جائیگا الیس اللہ بکاف عبدہ کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔ اے عقلمند صبر کر تو نے
عمدہ اور خوشگوار کھانا کھایا ہے تو اللہ عز وجل کو نہیں پہچانتا اگر اسے پہچانتا تو اسکے غیر کے پاس اسکی [illegible]
اگر اسے پہچانتا تو اسکے حضور میں بیزبان رہتا اور اس سے سوال نکرتا اور دعا میں اصرار نکرتا بلکہ موافقت [illegible]
کرتا عقلمند بن کیا تو ہر ایک کام کو پاک کرنے اور مصلحت کا محتاج نہیں وہ تجھے مبتلا کرتا ہے تو کہ دیکھے تو کس طرح
عمل کرتے ہو۔ تجھے آزماتا ہے کیا تجھے اسکے وعدے پر پورا اعتماد اور اسکے ناظر اور علیم ہونیکا علم [illegible]
معلوم نہیں کہ خدمتگار جب بادشاہ کے گھر میں ہو اور انعام طلب کرے تو اسکی بے [illegible] اور لالچ [illegible]
گھر سے نکالا جائیگا کہ یہ سوال کرنا ضروری تھا۔ مومن کا ایمان کامل نہیں ہوتا جبتک اسکا [illegible]
اور سوال خلق ہی سے اور خوف موجود ہو۔ یہ دائمی فکر اور اصول [illegible]
اور نیکوکاروں کے حالات میں فکر کرنیسے صحیح ہوتا ہے کہ حق عز وجل نے انکو دشمنوں کے ہاتھ سے کس طرح
بچالیا اور انکو ابھرت دی اور انکے کاموں میں کشائش اور کامیابی عطا کی۔ صحیح فکر کیساتھ توکل درست ہوتا
اور دنیا دل سے غائب ہو جاتی ہے اور جن وانس اور فرشتے اور تمام خلقت فراموش ہو جاتے ہیں اور حق [illegible]

Marfat.com

یاد آتا ہے۔ ایسے دلکا مالک ایسا ہوتا ہے کہ اس جیسا کوئی اور پیدا نہیں ہوا وہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا وہی مامور ہے نہ اور خلقت
اور وہی منع کیا گیا ہے نہ اور شخص وہی نعمت دیا گیا ہے نہ کوئی اور گویا کہ تمام تکلیفیں اسکے سر اور دل کی گردن پر ہیں وہ تکلیفوں کے
پہاڑوں کو مختلف جنسوں پر دیکھتا ہے کہ وہ مکلف یعنے اللہ کی طرف سے بھیجی ہوئی ہیں پس انہیں عبودیت اور عبادت
کو تحقیق کرنے کے لیے اوٹھاتا ہے۔ وہ خلق کا حامل (اٹھانے والا) ہوتا ہے اور خالق اسکا حامل وہ انکا طبیب ہوتا
ہے اور رب عزوجل اسکا طبیب۔ وہ حق عزوجل کی طرف خلق کا دروازہ اور انکے اور خدا کے درمیان سفیر ہوتا ہے
وہ سورج ہوتا ہے جس سے وے اُسکے راستے میں روشنی حاصل کرتے ہیں! وہ خلق کا طعام اور خراب ہوتا ہے
انسے غائب نہیں ہوتا۔ اسکی تمام نعمتیں انکی مصلحتیں ہوتی ہیں اور وہ اپنے نفس کو فراموش کرتا ہے اپنے
نفس کو فراموش کرتا اور مخلوق کو رب عزوجل یاد دلاتا ہے۔ اپنے دل کے ساتھ نفس اور خلق سے باہر آتا ہے اور اپنے
رب عزوجل کیساتھ رہتا ہے۔ اسکا تمام مقصود خلق کا نفع ہے اُسنے اپنا نفس رب عزوجل کی قضا کے ہاتھ میں
سپرد کیا ہے اور خود نفس سے بالکل کنارہ کش ہے۔ وہ شخص جو خلقت کو حق عزوجل کے دروازہ کی طرف کھینچنا چاہتا ہے
اسکی صفت یہی ہے تو اللہ عزوجل اور اسکے رسولوں اور اولیاؤں اور اسکے مخلوق میں سے خاصوں کو نہیں
جانتا۔ زہد کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ تو راغب ہے۔ تیرا زہد اپاہج ہے اسکے قدم نہیں دنیا اور خلق میں پورے طور سے
راغب ہے تجھے رب عزوجل کی طرف بالکل رغبت نہیں میرے حضور میں قائم ہو نیک گمان اور ادب کو
بجالا تاکہ میں تجھے رب عزوجل کی طرف رہنمائی کروں اور اسکا راستہ بتاؤں۔ اپنے آپ سے غرور کا لباس اُتار
اور تواضع کا لباس پہن۔ ذلیل ہو تاکہ تجھے عزت ملے۔ تواضع کر تاکہ تو بلند رتبہ کیا جائے۔ تو جس میں اور جسپر
وہ تمام ہو رہے ہیں۔ اللہ عزوجل تیری طرف نہیں دیکھتا۔ یہ حال صرف جسمانی اعمال کے ساتھ حاصل ہوتا بلکہ اول

دل کے عملوں پر پھر جسم کے عملوں سے حاصل ہوتا ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے زہد یہاں ہے
تقویٰ یہاں ہے اخلاص یہاں ہے اور اپنے سینہ کی طرف اشارہ فرماتے جسکو نجات منظور ہو اسے چاہیے کہ مشائخ
[illegible] ایسے مشائخ کی کیا صفت ہے۔ وے دنیا اور خلق کو ترک کرنے والے دونوں کو وداع کرنیوالے
[illegible] کی تمام چیزوں کو چھوڑنیوالے ہیں۔ وہ جنہوں نے تمام چیزوں کو ترک کیا اور اس شخص کی طرح

Marfat.com

وداع کیا جو پھر اُنکی طرف کبھی نہ لوٹے گا۔ انہوں نے تمام خلقت اور اپنے نفسوں کو وداع کیا انہیں پسے رب
عزوجل کے ساتھ تمام حالات میں اپنی ہستی کو ترک کیا جو شخص کہ اپنے نفس کی ہستی کیساتھ حق عزوجل کی محبت طلب
کرتا ہی وہ لایعنی اور بیہودہ گوہی۔ زاہد عابدوں میں اکثر خلق کے غلام اور انکے ساتھ شرک کرنیوالے ہیں۔ اسباب پر بھروسہ
اور اُنکے ساتھ شرک اور ان پر اعتماد نکرو نہیں تو حق عزوجل جو مسبب الاسباب اُنکا پیدا کرنیوالا۔ انمیں تصرف کرنیوالا
مدبر غضب میں آئیگا۔ اللہ عزوجل کی کتاب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے تابعداروں کا اعتقاد
ہی کہ تلوار بالطبع نہیں کاٹتی بلکہ اللہ عزوجل اس سے کاٹتا ہی اور یہ آگ بالطبع نہیں جلاتی بلکہ اللہ عزوجل اس سے
جلاتا ہی اور یہ کہ بالطبع طعام سیر نہیں کرتا بلکہ اللہ عزوجل اس سے سیر کرتا ہی اور یہ کہ پانی بالطبع سیراب نہیں کرتا بلکہ
اللہ عزوجل اس سے سیراب کرتا ہے اور اسیطرح مختلف جنسوں کے تمام اسباب کا حال ہی کہ اللہ عزوجل انمیں
اور اُنکے ساتھ تصرف کرتا ہی اور وہ اُسکے سامنے آلہ ہیں اُنسے کرتا ہی جو چاہتا ہی۔ جب درحقیقت کرنیوالا وہی ہی
تو تم اپنے کاموں میں اسکی طرف کیوں رجوع نہیں لاتے اور اپنی حاجتیں اُسکے حوالے کیوں نہیں کرتے اور اپنے
حالات میں اُسکی توحید کو کیوں لازم نہیں پکڑتے اسکا علم ظاہر ہے کسی عقلمند پر پوشیدہ نہیں شعر
عصا کافی ہی کمینوں کو ہی لاٹھی کی ضرورت ٭ کافی ہی شریفوں کو فقط ایک اشارت ٭ غلام کو لاٹھی سے مارا جاتا ہی
اور شریف کو اشارہ کافی ہی۔ اسکی اطاعت کرو۔ وہ اطاعت کرنے والیکو عزت بخشتا ہی۔ اسکی نافرمانی نکرو وہ نافرمان کو
ذلیل کرتا ہی مدد کرنا اور بے مدد چھوڑنا اُسکے ہاتھ میں ہی جسے چاہتا ہی مدد کرکے عزت دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی
خواری سے ذلیل کرتا ہی۔ جسکو چاہتا ہی علم کیساتھ عزت دیتا ہی اور جسے چاہتا ہی جہالت کیساتھ ذلیل کرتا ہی قرب کے
ساتھ عزت دیتا ہی جسے چاہتا ہی دوری کیساتھ ذلیل کرتا ہی۔

اٹھویں مجلس

آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) بیسویں ماہ رجب ۵۴۵ھ کو ... میں فرمایا
آپسے کسی نے خواطر کی بابت سوال کیا۔ آپنے فرمایا تجھے خاطر کس نے بتائی۔ تیری خواطر شیطان اور طبع اور ہوا
اور دنیا سے ہیں۔ تیرا اہم مقصود وہی جو تجھے رنج میں ڈالے تیرے خواطر بھی اسکی جنس سے ہیں حق عزوجل
کی خاطر کا یہ حال ہی کہ وہ سوا اس دل کے جو اُسکے غیر سے خالی ہو اور میں نہیں آتا جیسا کہ کلام الٰہی میں
حضرت یوسف علیہ السلام کے کلام کی حکایت ذکر کر آپنے فرمایا لا ناخذ الا من وجدنا متاعنا

عندنا یعنے ہم نہیں پکڑینگے مگر اسکو جسکے پاس اپنا اسباب پائینگے۔ جب اللہ عزوجل اور اسکا ذکر تیرے پاس ہو تو یقیناً تیرا دل اسکے قرب پر ہوتا ہے اور شیطان اور ہوا اور دنیا کی خاطر تجھسے فرار کر جاتے ہیں۔ دنیا و آخرت۔ ملک نفس۔ ولی سے ہر ایک کا خاطر ہے اور حق عزوجل کا بھی خاطر (خیال) ہے۔ اے صادق تو تمام خواطر کو دفع کرنے اور حق عزوجل کی خاطر سے اطمینان پانیکا محتاج ہے جب تو نفس اور ہوا اور شیطان اور دنیا کی خاطر سے اعراض کریگا تو آخرت کا خاطر آئیگا پھر ملک کا پھر سب سے پیچھے حق عزوجل کا اور یہی علم ہے جب تیرا دل صحیح ہو تو خطرہ سے واقف ہو کر اسے کہتا ہے تو کونسا خطرہ ہے اور کسکا ہے پس وہ اسے جواب دیتا ہے کہ میں فلاں ابن فلاں ہوں۔ میں خدا کی طرف سے سچا خاطر ہوں۔ میں خیر خواہ اور محب ہوں اور حق عزوجل تجھسے محبت کرتا ہے پس میں بھی تجھسے محبت کرتا ہوں میں سفیر ہوں۔ میں نبوت میں سے تیرا حصہ ہوں۔ اے غلام اللہ عزوجل کی شناخت کے درپے ہو وہ ہر ایک نیکی کا اصل ہے جب تو اسکی عبادت کثرت کیساتھ کریگا وہ تجھے اپنی معرفت عطا کریگا اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا اطاع العبد ربه عزوجل اعطاه معرفته جب بندہ اپنے رب عزوجل کی اطاعت کرتا ہے وہ اسے اپنی معرفت عطا کرتا ہے فاذا ترک طاعته لم یسلبها بل یبقیها فی قلبه لیحتج بها علیه یوم القیمة یقول له میزتک بمعرفتی تفضلت علیک بها لم لم تعمل بها علمت۔ پس جب اسکی عبادت ترک کردے اسکو اس سے سلب نہیں کرتا بلکہ اسکے دل میں باقی رہنے دیتا ہے تاکہ قیامت کے روز اس سے اسپر حجت پکڑے۔ اسے فرمائیگا میں نے تجھے اپنی معرفت کیساتھ اوروں سے متمیز کیا اور اس سے تجھے فضیلت بخشی۔ تو نے اپنے علم پر کیوں نہ عمل کیا۔ اے غلام تیرے اس نفاق اور خوش بیانی اور بلاغت اور چہرے کو زرد کرنے اور گودڑی کو چیتھڑے لگانے اور کندھے اکٹھا کرنے اور خاموش رہنے سے حق عزوجل سے تجھے کچھ نہیں ملیگا۔ یہ سب کچھ تیرے نفس اور شیطان اور خلقت کو شریک گردانتے اور انسے طلب کرنیکے باعث ہے اور ہونے کے بعد اپنے نفس کو حقیر جان اور اپنی حالت چھپا اور حق پر [illegible] حتی کہ تجھے کہا جائے۔ اپنے خدا کی نعمت بیان کر۔ ابن شمعون اپنر خدا کی رحمت ہو جب انکے پاس کوئی کرامت آتی تو فرماتے یہ فریب ہے اور شیطان سے ہے اور ہمیشہ انکا یہی حال رہا یہانتک کہ انسے کہا تو کون ہے اور تیرا باپ کون۔ ہماری نعمتیں جو تجھپر ہیں انکو بیان کر۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ عزوجل

Marfat.com

مناجات میں عرض کی۔ اے خدا مجھے وصیت کر۔ فرمایا میں تجھے اپنی اور اپنی طلب کی وصیت کرتا ہوں اسکو چار دفعہ
اسپر دہرایا۔ ہر ایک دفعہ ہی آپکو فرماتا اور پہلے کا سا جواب دیتا آپکو یہ نہیں فرمایا کہ دنیا کو طلب کر یا آخرت کو گویا کہ
آپکو فرماتا تھا۔ میں تجھے اپنی عبادت اور گناہوں کے چھوڑنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے قرب کی طلب کی تجھے
وصیت کرتا ہوں اپنی توحید اور میرے لیے عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں میرے غیر سے اعراض کرنیکی
وصیت کرتا ہوں جب دل صحیح ہو اور حق عزوجل کی معرفت حاصل کرے تو اسکے غیر کا انکار کرتا ہے اس سے
انس پاتا ہے اور اسکے غیر سے وحشت کرتا ہے۔ اسکے ساتھ آرام پاتا اور اسکے غیر کیساتھ تکلیف۔ اے غلام اگر وہ
کہ میں تیرے بندے کو نصیحت کرنے اور انکی اصلاح کرنے میں بڑا ساعی اور کوشاں ہوں میں ان چیزوں سے
جنمیں کہ ہوں کنارہ کش ہوں۔ میں ان سے اسیطرح علیحدہ ہوں جیسا کہ تم معنی اور سر کی بہت سے علیحدہ ہوا گر
اسکی تدبیر اور تصرفات میں اپنے آپکو کچھ سمجھوں تو میری کوئی بزرگی نہیں۔ اے صاحبان صومعہ۔ اور زرا دیا تو میرے
کلام کا مزا چکھو خواہی ایک حرف کیوں نہو۔ ایکدن یا ایک ہفتہ میری صحبت میں رہو تاکہ تم ایسی چیز دیکھو جو تمہیں
فائدہ بخشے۔ تم پر افسوس۔ تم میں اکثر حرص مجسم ہیں۔ عبادت خانوں میں خلق کو پوجتے ہو۔ یہ امر صرف خلوت نشینی
جنا کیساتھ بیٹھنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ تجھپر افسوس علم اور عامل عالموں کی تلاش میں نکل یہاں تک تجھے سفر کی
حاجت نہ رہے سفر کر۔ یہانتک کہ تیرے پاؤں رہجائیں۔ پس جب تو عاجز ہوجائے تو بیٹھ جا۔ اور دل اپنے ظاہر سے
پھر دل ور معنے سے۔ جب تو ظاہر اور باطن میں عاجز ہوجائیگا تجھے توفیق دی گئی تو نے اللہ عزوجل کا قرب حاصل کر لیا
اور اس تک پہونچگیا۔ جب اسکی طرف سیر کرنے میں تیرے دل کے قدم رہجائیں اور تیری طاقتیں جاتی رہیں تو یہ تیرے
لیے اسکے قرب کی علامت ہے پس اسوقت تسلیم اختیار کر اور عاجز تجھ پر اسکا اختیار رہ جائے [illegible]
معبد بنادے یا ویرانے میں ٹھہرادے یا بازی کیطرف پھیرے اور دنیا اور آخرت اور [illegible]
اور ارواح کو تیری خدمت میں لگائے جب کوئی بندہ کامل مقرب ہوجاتا [illegible] اور [illegible]
خزانوں کی تمام چیزیں اسپر پیش کیجاتی ہیں اور زمین اور آسمان [illegible] اسکے [illegible]
صفائی اور نور قلب کے باعث اسکے شفیع ہوتے ہیں اسلام اور ایمان کو [illegible] اسکے [illegible] خوف
اور روزہ اور نماز اور بیداری زیادہ ہوگی۔ [illegible]

Marfat.com

اور تالابوں کے پانیوں میں اُنکے مزاحم ہوئے۔ اور اُنکا اندھیرا سورج اور چراغ چاند اور ستارہ ہو گئے اُنہوں نے بیہودہ
اور قیل و قال اور مال کا ضائع کرنا چھوڑ دیا۔ بے ضرورت ہمسایوں اور دوستوں اور آشناؤں کے ساتھ زیادہ نہ بیٹھو کیونکہ
یہ ہوس ہے جھوٹھ اور غیبت اکثر دو کے درمیان واقع ہوتے ہیں اور گناہ دو سے کامل ہوتا ہے۔ تم میں سے
کوئی اپنے گھر سے نہ نکلے مگر اپنے یا اپنے اہل کی ضروری مصلحتوں کے لیے اسمیں بھی اگر تو پہلے کلام میں ابتدا نہ کر
بلکہ تیرا کلام جواب ہو۔ جب کوئی پوچھنے والا کسی چیز کی بابت تجھسے سوال کرے اگر اسکے جواب میں تیری یا اسکی
مصلحت ہو تو کلام کر نہیں تو جواب نہ دے۔ اولیاء اپنے تمام حالات میں اپنے رب عزوجل سے ڈرتے ہیں خائف
دلوں کے ساتھ اسکے عطیات کو لیتے ہیں۔ غفلت میں پکڑے جانیسے ڈرتے ہیں۔ ایمان کو عاریت سمجھنے سے
خوف کرتے ہیں انمیں ایسے بہت ہیں جنکے پاس اللہ عزوجل کی طرف سے منتیں اور نعمتیں آئی ہیں۔ پس اُنکے
دل اُسکے قرب کے دروازے میں داخل ہوتے ہیں اُنہیں اندر آنے کی اجازت دیجاتی ہے وہی اُنکو والی بناتا اور
اُنکا والی ہوتا ہے اُنکو اپنے دوست اولیاء اور نبیوں اور خلق میں سے برگزیدوں کا خلیفہ بناتا ہے اُنکو اپنے بندوں
شیوخ اور بادشاہ بناتا ہے۔ اُنکو زمین پر نائب اور خلیفہ گردانتا ہے۔ اُنکو خاص اپنوں میں سے کرتا ہے۔ اپنے علم سے اُنکو
تعلیم دینا اور اپنے حکم سے اُنکو ناطق کرنا اور اپنی کرامت سے اُنکو مکرم بنانا اور اپنی امداد سے اُنکو مدد دیتا ہے اُنکو
اُنکے منافع اور مضرات بتلاتا ہے۔ ایمان کے قدم اُنکے دلوں میں مضبوط ہوتے اور معرفت کا تاج اُنکے ایمان
کے سر پر رکھا جاتا ہے قدر اُنکی خدمت کرتی ہے اور انسان اور جن اور فرشتے اُنکے حضور میں کھڑے ہوتے ہیں
اُنکے دلوں اور اسرار کی طرف فرمان آتے ہیں۔ انمیں سے ہر ایک بجائے خود بادشاہ اور اپنی سلطنت کے تخت پر بیٹھا ہے
اور اُسکا لشکر زمین پر ابلیس کا مخالف خلق کی اصلاح کے لیے پھیلتا ہے۔ اے لوگو۔ اولیاء کے قدموں پر چلو۔ کھانے
اور پینے اور پہننے اور نکاح اور دنیا کو جمع کرنے میں مصروف نہ رہو۔ تمہارا کام عبادت کرنا اور عادت کا ترک کرنا ہے
[illegible] کو طلب کرو۔ اور وہاں پر خیمے لگاؤ۔ آفات کے باعث حق عزوجل کے دروازے سے نہ بھاگو۔ وہ تمہیں بلیات
اور آفات اور مرضوں اور دردوں سے آگاہ کرتا ہے تاکہ تم اسکو طلب کرو اور اُسکے دروازے سے نہ ہٹو۔ ان
لوگوں [illegible] غبطہ کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ حق عزوجل کا کیا ارادہ ہے۔ اسکی عبادت کرو۔ پھر عبادت
میں اخلاص کیا تم نے سنا نہیں کہ اسنے کسطرح فرمایا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

Marfat.com

ور میں نے جن و انس کو پیدا نہیں کیا ہے مگر اسلیے کہ وہ میری عبادت کریں۔ تم نے اسکو تحقیق کر لیا اور جانتے ہو پھر اسکی عبادت کیوں
ترک کرتے اور اسکی راہ میں خبط کرتے ہو جو اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کرتے وہ ان لوگوں سے ہیں جو نہیں جانتے کہ کس کام کیلئے
پیدا کئے گئے ہیں جو لوگ تحقیق اور حقیقت کے قدم پر ہیں انہوں نے یقیناً جان لیا کہ ہم عبادت کے لیے پیدا کئے گئے
ہیں اور ضرور مر جاینگے۔ پھر زندہ کئے جاینگے۔ پس وہ عبودیت کو متحقق کرتے ہیں۔ اے غلام بہت سے باطنی امر ہیں
جو منکشف نہیں ہوتے مگر حق عزوجل تک پہونچنے اور اسکے دروازے پر کھڑا ہونے اور ان یگانوں کی ملاقات کے بعد
جو وہاں کھڑے ہیں جب تو حق عزوجل کے دروازے تک پہونچے اور نیک ادب اور تواضع کے ساتھ وہاں
کھڑا رہے تو تیرے دل کے لیے دروازہ کھولا جائیگا اور اُسے کھینچیگا جو کھینچے اور مقرب بنائیگا جو مقرب بنائے
اور سلائے اور سنوارے گا جو سنوارے اور سرمہ ڈالیگا جو سرمہ ڈالے اور زیور پہنائیگا جو زیور پہنائے اور خوش
کرے گا جو خوش کرے اور امن دے گا جو امن دے اور اوس سے باتیں کریگا جو باتیں کرے اور کلام کرے گا
جو کلام کرے۔ اے نعمتوں سے غافلو۔ تم کہاں ہو اس امر سے جسکی طرف اشارہ کیا گیا ہے تمہارے دل بہت
دور ہیں۔ تم گمان کرتے ہو کہ یہ امر سہل ہے تمہیں بناوٹ اور تکلف اور نفاق سے حاصل ہو جائیگا۔ یہ امر صدق
اور قدر کی ضربوں پر صبر کرنیکا محتاج ہے۔ جب تو دولتمند تندرست حق عزوجل کی نافرمانی میں مشغول ہوئے
پھر تمام ظاہری اور باطنی گناہوں اور لغزشوں سے توبہ کرے اور جنگلوں اور بیابانوں میں جگہ لیوے
اور اللہ عزوجل کی ذات کو طلب کرے تو تجھے آزمایا جائیگا بلیات آئینگی اور تیرے نفس کو طلب کرینگی جو آمیں دنیا
اور عاقبت سے ہوگا وہ قبول نہیں ہوگا اسکے حوالہ ہوگا۔ اگر تو صبر کرے گا تو تجھے دنیا اور آخرت کا ملک حاصل ہوگا
اور اگر صبر نکرے گا تو یہ تجھسے جاتا رہے گا۔ اے توبہ کرنیوالے ثابت رہ اور مخلص بن۔ اور اپنے نفس کو امر کے بدلنے اور
بلیات کے آنے کی خبر کر۔ اور اسے جتلادے کہ حق عزوجل اُسے رات کو بیدار اور دن کو پیاسا
اور ہمسایوں اور دوستوں اور آشناؤں کے درمیان دشمنی ڈالدے گا اور اُنکے دلوں میں اُسکی دشمنی ڈالیگا اور
پہلے انہیں سے کوئی قریب اور نزدیک نہ آئیگا۔ کیا تو نے حضرت ایوب علیہ السلام کا قصہ نہیں سنا۔ جب اللہ عزوجل نے
انکی محبت اور برگزیدگی اور اس امر کا کہ اسکے غیر کا اسمیں کوئی بہرہ نہیں۔ متحقق کرنا چاہا تو آپکو مال اور اہل اور
اولاد اور نوکروں سے کس طرح علیحدہ کیا اور کوڑے پر ایک مٹی میں آبادی سے باہر بٹھلایا اور آپکے پاس آپکے

Marfat.com

[illegible] لوگوں نے مل کر ... سے آپکو کہلائی اور کسیکو باقی نہ رہا پھر آپکا گوشت اور ہڈ
[illegible] آپکے کان اور آنکھیں اور دل کو باقی رکھا تاکہ ان سے اسکی قدرت کے عجائبات مشاہدہ
[illegible] ذکر کیجئے اور دل سے مناجات کیجئے اور آنکھوں سے اسکی قدرت کے عجائبات
[illegible] میں کبھی باقی اور فرشتے آپکی زیارت کو آتے اور آپکے لیے دعا کرتے وہ السلام
[illegible] آپکے اسباب اور طاقت اور قوت علیحدہ ہوئی اور آپ اسکی عنا
[illegible] اور سابقہ مقدرہ کے مرہون ہو گئے۔ آپکے امر کی ابتدا صبر تھا پھر انتہا میں مشاہدہ ہوا
[illegible] آخر میں شیرینی حاصل ہوئی بلا میں آپکی زندگی اسی طرح خوش تھی جسطرح حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی زندگی میں۔ اولیا بلا پر صبر کرنے کے عادی ہیں تمہاری طرح اضطراب نہیں کرتے بلا میں مختلف
ہیں کچھ جسم میں کچھ دل میں۔ کچھ خلقت کے ساتھ ہونے میں کچھ خالق کے ساتھ ہونے میں جسکو انتہا نہیں پہونچی
خبر نہیں۔ بلا میں حق عز وجل کے اہل ہیں۔ زاہد کا مقصود دنیا میں کرامتیں اور آخرت میں جنت ہے اور عارف
مقصود دنیا میں ایمان پر ثابت رہنا اور آخرت میں اللہ عز وجل کی آگ سے خلاصی پانا ہے۔ اسکا مقصود اور
[illegible] کہ اسکے دل کو کہا جاتا ہے۔ یہ کیا ہی مطمئن اور ثابت رہ تیرا ایمان ثابت ہے اور مومن تجھ سے
ایمان کا نور حاصل کرینگے۔ اور تو کل قیامت کو سفارشی مقبول الکلام بہت سی خلقت کو دوزخ سے خلاصی دلا
[illegible] اپنے نبی کے ساتھ ہوگا جو شافعین کے سردار ہیں۔ اسکے سوا اور میں مشغول نہو۔ یہ فرمان ہے
[illegible] میں سلامتی اور نبیوں اور رسولوں اور صدیقوں کے ساتھ چلنے کا
[illegible] جس قدر اسپر احسان مکرر کیا جاتا ہے وہ خوف اور ادب اور زیادتی شکر میں
بڑھتا [illegible] جو چاہتا ہے کرتا ہے لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون فرمایا
[illegible] اور دوسرے سوال کیے جائینگے اور ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین
تم نہیں چاہتے [illegible] رب العالمین کا [illegible] چاہتے ہیں [illegible] اور یقین کیا کہ وہ فعال لما یرید ہے یعنی
جو ارادہ کرتا ہے [illegible] کل یوم ھو فی شان اور وہ ہر روز شان میں ہے
مقدم کرتا [illegible] عزت دیتا ذلیل کرتا معزول کرتا والی بناتا مارتا زندہ کرتا غنی کرتا فقیر بناتا

Marfat.com

ررو کرتا ہے ۔ اولیاء کے دلوں کا اللہ عزوجل کے ساتھ ایک حال نہیں وہ [illegible]

آتا اور بعید کرتا ہے انکو کھڑا کرتا اور بٹھاتا ہے انکو [illegible] اور [illegible] کرتا ہے [illegible]

لات مختلف ہوتے ہیں اور وہ عبودیت اور عبادت اور [illegible]

ے خدا ہیں اپنے اور اپنی خلق میں ناموس کے ساتھ [illegible]

ور اپر بھروسہ کرنے میں مبتلا ہو کر ہم کو [illegible]

رثابت رکھ [illegible] تول [illegible]

ور سچا وہی [illegible] کہ اللہ کو [illegible] نہیں [illegible]

ور وہ [illegible] نہیں ۔ اسمیں خلق کا وجود نہیں [illegible]

سر دل پر حاکم ہوا دل نفس مطمئنہ [illegible] اور نفس [illegible]

کامل ہو جاتے تو [illegible] اور اتباع اور فرشتے [illegible]

بیٹھا ہوا ہوتا ہے ۔ اسے مثالی [illegible] اور ظاہر [illegible]

ہر [illegible] میں [illegible] کہ لوگ [illegible]

نفس پر اور اپنے [illegible]

لوگوں کی باتوں پر نظر رکھ [illegible]

پنی تقدیر کے بموجب [illegible]

تو حق عزوجل کے مردوں کو [illegible]

اور ابلیسوں کے قبضے [illegible]

تب نامرد ہو کسی اپنے مرشد [illegible]

رہنمائی کرے جس نے [illegible]

دلیل اور مقدمہ اسکی [illegible]

جب رات ہو جائے اور لوگ سو جائیں اور [illegible]

Marfat.com

اور دو رکعت نماز پڑھ اور کہہ الٰہی مجھے اپنے نیک مقرب بندوں میں سے کوئی بندہ بتلا تاکہ میری رہنمائی کرے اور تیری راہ بتائے سبب کا ہونا ضروری ہے اللہ عزوجل کو طاقت تھی کہ پیغمبروں کے بغیر ہدایت دیتا۔ عقل کرو تم میں کچھ نہیں اپنی غفلتوں سے بیدار ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من استغنی برایہ ضل جو خود رائے ہوا وہ گمراہ ہوا۔ ایسے کی تلاش کر جو تیرے دین کے چہرے کے لیے شیشہ ہو جسطرح کہ تو شیشے میں دیکھکر اپنے ظاہری چہرے اور عمامے اور بالوں کو درست کرتا ہے عقل کر۔ یہ ہوس کیسی ہے تو قائل ہے کہ مجھے تعلیم دینے والے کی ضرورت نہیں حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المؤمن مراٰۃ المؤمن مومن مومن کا شیشہ ہے جب مومن کا ایمان صحیح ہوتا ہے وہ تمام لوگوں کا شیشہ ہے اسکی زیارت اور نزدیکی کے وقت اسکے کلام کے شیشہ میں اپنے دینوں کے چہروں کو دیکھتے ہیں۔ یہ ہوس کیسی ہے تم ہر گھڑی اللہ عزوجل سے سوال کرتے ہو کہ وہ تمہارے کھانے اور پینے اور لباس اور نکاح اور رزق میں زیادتی بخشے۔ یہ ایسی شے ہے کہ جو کم اور زیادہ نہیں ہوتی اگرچہ تمہارے ساتھ ہر ایک مقبول دعا والا دعا کرے۔ رزق میں ایک ذرہ کم اور زیادہ نہیں ہوگا۔ یہ ایسی شے ہے جس سے فراغت ہو چکی۔ اسکے امر میں مشغول رہو اور جس چیز سے اُسنے منع فرمایا باز رہو جسکا آنا یقینی ہے اسمیں مشغول نہ ہو کیونکہ اسکے آنیکا وہ تمہارے لیے ضامن ہے۔ مقسوم اپنے مقررہ وقتوں میں آئینگے۔ شیریں ہوں یا تلخ تمہارے پسندیدہ ہوں یا ناپسندیدہ اولیا ایسی حالت تک پہنچتے ہیں جس میں دعا اور سوال کی ضرورت نہیں رہتی مصلحتوں کو کھینچنے اور ضرورتوں کے دفع کرنیکا سوال نہیں کرتے۔ وہ تب دعا کرتے ہیں جب اُنکے دلوں کو حکم ہوتا ہے کبھی خود اُنکے لیے اور کبھی خلق کے لیے پس وہ دعا میں ناطق ہوتے ہیں اور خود اُس سے غائب ہیں اے خدا ہمیں تمام حالات میں اپنے ساتھ نیک ادب نصیب کر۔ اور روزہ اور نماز اور ذکر اور تمام عبادتیں اسکی سرشت میں اسکے گوشت اور خون میں مرکب ہو جاتے ہیں پھر اللہ عزوجل کیطرف سے اُسکے تمام حالات میں اسکی حفاظت کیجاتی ہے۔ حکم کی قید اس سے ایک لحظہ بھر بھی جدا نہیں ہوتی ہے اور وہ اسکے بیچ اصلی ہوتا ہے۔ حکم کشتی کی طرح ہوتا ہے اور وہ اسمیں بیٹھا ہوا۔ وہ اپنے رب عزوجل کی قدرت کے دریا میں سیر کرتا ہے اور ہمیشہ چلتا رہتا ہے یہانتک کہ آخرت کے کنارہ تک لطف کے دریا کے کنارے اور قرب کے ہاتھ کے پاس پہونچ جاتا ہے۔ پس وہ ایکدفعہ خلق کے ساتھ اور کئی دفعہ خالق کیساتھ ہے۔ خلق کے ساتھ اسکا فعل رنج ہے اور خالق کے ساتھ اس کا آرام۔ اسے منافق تجھپر افسوس۔ تیرے کاموں میں اس سے کوئی چیز نہیں۔ اے عبادتخانوں میں

Marfat.com

بیٹھنے والو تمہارے دل خلق سے پر ہیں۔ میرے چلانے کو جو میرا اور تمہاری طرف ہے نہیں سنتے ہو۔ گونگو۔ بہرو۔ اندھو۔ آؤ۔ کچھ ڈر نہیں میں تمہارے برے اسباب اور برے دلوں سے ہوں جب تم سے معاملہ اور خطاب نہیں کروں گا بلا اللہ عزوجل کی تعلیم اور اسکے اذن سے تم سے نرمی کروں گا میری گفتگو کان سے۔ کہا گویہ میری طرف سے نہیں میں اسکے ناطق ہوتا ہوں جسمیں وہ ناطق کرتا ہو۔ اے غلام اولیا حق عزوجل کی عبادت میں رات اور دن کو ملاتے ہیں اور خوف اور ڈر کے قدم پر قائم ہیں۔ بری عاقبت سے ڈرتے ہیں۔ چونکہ اللہ عزوجل کے علم سے جو ان میں ہے اور اپنے امر کے انجام سے ناواقف ہیں اسلیے دن کو رات سے غم اور رنج اور زاری سے ملاتے ہیں مع دائمی نا نادر رونے اور حج اور تمام عبادتوں کے انہوں نے اپنے رب عزوجل کو دلوں اور زبانوں سے یاد کیا۔ پس جب آخرت تک پہونچے تو جنت میں داخل ہو گیئے انہوں نے اپنی طرف حق عزوجل کی رضا اور کرامت کو دیکھا اسپر اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔ اوس خدا کا شکر ہو جس نے ہمارے رنجوں کو دور کیا۔ اور اللہ عزوجل کے بندے ہیں۔ حالانکہ استاد ہیں۔ مگر یہ اور انکے مشائخ اور رئیس اور امیر اور بادشاہ کہتے ہیں۔ اس کا شکر ہو جسنے آخرت سے پہلے دنیا میں ہمارے رنجوں کو دور کیا۔ جب انکے دل رب عزوجل کے دروازے تک پہونچتے ہیں۔ اسکو کھلا پاتے ہیں اور فوجوں کو جمع۔ انکے لیے قائم برگزیدہ انکے آنے کے منتظر پاتے ہیں۔ انپر سلام کہتے اور انکے سامنے سر نیچے ڈالتے ہیں۔ پس وہ قرب کے گھر میں داخل ہو جاتے ہیں اور دیکھتے ہیں جو آنکھوں نے دیکھا نہیں۔ کانوں نے سنا نہیں اور کسی بشر کے دل پر نہیں گذرا وہ کہتے ہیں اوس خدا کا شکر ہو جس نے ہم سے رنج دور کیا یعنے حجاب کا رنج۔ خدا کا شکر ہے جس طرح اسنے ہم کو دنیا اور آخرت اور خلق میں مشغول رکھا۔ اس خدا کا شکر ہو جسنے ہمکو اپنے نفس کے لیے برگزیدہ کیا اور اپنے قرب کے لیے مختار کیا اور ہم سے اپنی جدائی کے رنج کو دور کیا یعنے اسکے غیر میں مشغول ہونیکے رنج کو۔ اس خدا کا شکر ہو جسنے ہم کو اسی کا حضور نصیب کیا ان ربنا لغفور شکور۔ تحقیق ہمارا رب بڑا بخشنے والا بڑا شکر کرنے والا ہے۔

جب تو ایمان کو مستحکم کرے تو معرفت کے گھر تک پھر علم کے وادی تک پھر اپنے وجود اور خلق سے فنا ہونیکی وادی تک پہونچ جائیگا پھر اسکے ساتھ ہو گا نہ اپنے اور خلق کے ساتھ۔ اسوقت تیرا رنج دور ہو جائیگا۔ حفظ تیرا اقدام اور رحمت تجھے احاطہ کریگی۔ اور توفیق تیرے ساتھ ہو گی اور فرشتے تیرے گرد اگرد چلیں گے اور ارواح آکر تجھپر سلام کرینگی اور حق عزوجل تجھسے خلقت پر فخر کریگا اور اسکی نظر عنایت تیری حفاظت کریگی اور تجھے اسکے قرب کے دروازے تک

Marfat.com

اور اسکے اصل دل اسکو بنا جاتا ہے [illegible] باوجودیکہ تیرے [illegible] کی وزر کے ہٹ رہا۔ پھر افسوس
ہو میرے کلام میں [illegible] نہیں میری مزاحمت کرتا ہو۔ اس مزاحمت سے
تیرے ہاتھ کچھ نہ آئیگا۔ [illegible] آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہے۔ حق عز وجل نے فرمایا ان
من شیء الا عندنا خزائنه وما ننزله الا بقدر معلوم یعنے کوئی شے نہیں مگر اسکے خزانے ہمارے پاس ہیں
اور ہم اسکو نازل نہیں کرتے مگر مقدرہ اندازہ کے موافق پانی آسمان سے زمین پر نازل ہوتا ہے۔ پھر اس سے
نباتات پیدا ہوتے ہیں [illegible] آسمان سے دلوں کی زمین پر [illegible] نازل ہوتا ہے ہیں وہ ہر ایک خیر سے سرسبز ہوتا ہے
اور اگتا ہے [illegible] حکم اور توحید اور توکل اور مناجات اور اللہ عز وجل کا قرب اگتا ہے اس دل میں درخت
اور پھل پیدا ہوتے ہیں [illegible] اور پہاڑ ہیں وہ انسانوں اور جنوں اور فرشتوں اور
روحوں کو [illegible] باہر ہے۔ قادر قدرت اور ارادہ اور علم ہے جسکو اللہ عز وجل اور یہ لوگ دیکھ
[illegible] کرو کہ تم میرے کلام کی چال میں پھنس جاؤ میری
[illegible] کا منتظر ہوں۔ اس میں حق عز وجل کا [illegible] میرا
[illegible] اور تم پر رحم کرے تا [illegible] کہ میں تم کو حق عز وجل کے دروازے تک پہنچا دوں۔
[illegible] کی طرف بلاتا ہو اور جھوٹے شیطان کی طرف حق اور [illegible] باطل [illegible]
[illegible] ایک جو اپنے ایمان کے [illegible] دیکھتا ہو ظاہر ہیں۔ اے اہل عراق تم [illegible]
[illegible] درمیان فرق نہیں کر سکتے۔ تمہارے [illegible] پر غالب ہے اور [illegible]
[illegible] رکھنے والا۔ اسکی جنت کو نہیں چاہتا۔ اور خدا کے دوزخ سے ڈرتا ہے
بلکہ [illegible] قرب کی امید رکھتا اور اسکے بعد سے ڈرتا ہو شیطان اور [illegible] اور نفس اور دنیا
اور [illegible] اور تجھے کوئی خبر نہیں۔ تیرا دل قید میں ہے اور تو نہیں جانتا۔ ای خدا ہمکو اسکے قید
چھوڑا آمین [illegible] اور [illegible] مستحب ہے [illegible] کرنے کو لازم پکڑ [illegible] مستحب کو لازم پکڑا ہو
اور [illegible] ہے کیونکہ وہ بزرگ
اور زیادہ [illegible] اور [illegible] سوا [illegible] کے پیچھے ہو کیونکہ وہ زیادہ [illegible] آتی [illegible]

Marfat.com

تصنیف کو لازم پکڑ لیونکہ وہ بیمار [illegible] کی [illegible] اور [illegible] صفت سے [illegible] ہے۔
اسی نفس سے خدمت لے اور اسکو عبودیت کا عادی بنا کیونکہ جو اسپر [illegible]
نہ اٹھاتا نہیں تو وہ خلوت کریگا اور [illegible] [illegible]
غلام ہے سوائے [illegible] کے کام نہیں کرتا۔ اسکو سیر کر [illegible]
وہ سیری کے مقابلے میں اتنا ہی کام کریگا۔ حضرت سفیان ثوری [illegible]
بہت کھاتے تھے اور جب سیر ہوتے تو تمثیل دیتے کہ گدھے کو سیر کر [illegible]
کی طرف کھڑے ہوتے اور اس سے بہت سا بہرہ پاتے۔ ایک بزرگ سے [illegible]
کھاتے دیکھا اور اسے برا سمجھا پھر آپنے نماز پڑھی اور روئے حتی کہ [illegible]
سفیان کی پیروی کر اور [illegible] میں آپکی پیروی کر تو سفیان نہیں ہے اپنے نفس کو [illegible]
کہ دو سیر کر [illegible] نہیں جیسا کہ وہ اپنے نفس کے مالک تھے۔ حرام کو [illegible]
کر [illegible] اپنے ایمان اور ایمان کی [illegible] کے ساتھ پرہیز کر۔ تو اللہ عزوجل کے بندوں میں
ہو جائیگا جب تیرا [illegible] ہو جائیگا وہ تجھپر [illegible] اور انعام کریگا کسی واسطے سے یا [illegible] دیکھے یا تو
میں رکھدیگا۔ خاموش رہ حتی کر تو اللہ عزوجل کے بندوں میں سے ہو جائے [illegible] خلق اور [illegible]
[illegible] اور خطوط اور شہوات اور شیاطین کے بندے ہیں [illegible]
حاصل [illegible] اور [illegible] اور ادبار۔ انکی تعریف اور مذمت میں [illegible] کے بندے [illegible]
[illegible] دل [illegible] کے دروازے تک ایک قدم نہیں چلتا اور تو اپنی [illegible]
نفس [illegible] تجھ [illegible] خلق اور اسباب [illegible] مقید [illegible]
مجھے [illegible] آئی تا [illegible] دل [illegible] دیکھ [illegible]
جامع [illegible] دروازے کو کس [illegible] دیکھیگا [illegible]
دیکھیگا جب تو سب کو اپنی پیٹھ کے پیچھے چھوڑ دیگا [illegible] تو خلق [illegible]
جبتک تو دنیا کے ساتھ ہے آخرت کو نہ دیکھیگا۔ جبتک تو آخرت کے ساتھ ہے دنیا [illegible]

Marfat.com

نہ دیکھیگا۔ جب تو اُن سب سے نکلیگا تیرا رب عزوجل ملیگا نہ صورت کی جہت سے بلکہ معنی کی جہت سے عمل دلوں کے لیے ہے اور معانی اسرار کے لیے اولیا نے اپنے اعمال سے روگردانی کی۔ اپنی تمام نیکیوں کو فراموش کیا اور اُنپر عوض کے خواستگار نہوئے پس لاچار اُسنے اپنے فضل سے اُنکو دار امامت میں نازل کیا لا یمسھم فیھا نصب ولا یمسھم فیھا لغوب اسمیں اُنکو رنج اور ماندگی محسوس نہوگی اور نہ رہجانا اور کمزوری اس میں کسب اور محنت نہیں ہے۔ بعضے مفسرین نے اللہ عزوجل کے قول لا یمسنا فیھا نصب دہم کو اس میں رنج نہ چھوئیگا) میں فرمایا ہے یعنے روٹی کا اور اسکا حاصل کرنا اور عیال کی تکلیف۔ جنت تمام فضل ہے۔ تمام خیر۔ تمام راحت بے حساب عطا ہے۔ تمام بزرگی اللہ عزوجل کے آگے دل کے حاضر ہونے میں ہے نہ دنیا اور آخرت میں کسی سبب کے لیے ورنہ خلق کے لیے اللہ عزوجل کے آگے تیرے دل کا حضور صحیح نہیں ہوگا مگر موت اور اسکے ذکر کو تحقیق کرنے بعد اسطرح کہ اگر تو دیکھے تو موت کو دیکھے اور اگر سنے تو موت کو سنے حقیقتاً کامل بیداری میں موت کو یاد کرنا تمام شہوتوں کو مبغوض بناتا اور پوری خوشی کے سامنے کھڑا کرتا ہے۔ موت کو یاد کرو۔ اُس سے کبھی نہ بچو گے۔ جب دل صحیح ہو وہ حق عزوجل قدیم ازلی ابدی ہمیشہ رہنے والے کے غیر کو فراموش کرتا ہے۔ اس کے سوا ہر ایک نو پیدا ہے۔ جب دل صحیح ہو جائے تو وہ کلام جو اس سے نکلتی ہے ثواب اور حق ہوتی ہے۔ اسکو کوئی رد کرنے والا رد نہیں کرسکتا۔ دل دل کو خطاب کرتا ہے سر سر کو جلوت جلوت کو۔ معنی معنی کو۔ مغز مغز کو۔ صواب صواب کو۔ پس اسوقت دلوں میں اسکی کلام اس بیج کی طرح ہے جو نرم پاکیزہ۔ بے شور۔ اُگانے والی زمین میں بویا جائے جب دل صحیح ہوتا ہے وہ شاخدار اور پتوں والے اور پھلدار درخت کی طرح ہوتا ہے۔ اس میں خلقت کے نفعے ہوتے ہیں جب دل کے لیے صحت نہو وہ حیوانات کے دل کی طرح بے معنے صورت ہے برتن ہے جس میں انس اور جن اور فرشتے نہیں بے پھل درخت ہے۔ پرندے کے بغیر پنجرا ہے گھر ہے جسمیں کوئی نہیں رہتا۔ خزانہ ہے جس مین درہم اور دینار اور جواہر جمع ہیں۔ مگر خرچ نہیں کیے جاتے جسم ہے بغیر روح کے۔ ان جسموں کی طرح جو پتھر میں مسخ کیے گئے۔ وہ بے معنی صورت ہے وہ دل جو اللہ عزوجل سے پھرا ہوا ہے وہ کافر مسخ شدہ ہے اسواسطے اللہ عزوجل نے اسکو پتھر کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور فرمایا ہے ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فھی کالحجارۃ او اشد قسوۃ یعنے پھر اس کے بعد اُن کے دل سخت ہو گئے پس وہ پتھر کی مانند ہیں یا اس سے بھی زیادہ سخت۔ جب بنی اسرائیل نے توریت پر عمل نکیا

Marfat.com

اللہ عزوجل نے اُن کے دلوں کو مسخ کیا اور اپنے دروازہ سے جدا کر دیا اسیطرح تم ای محمدیو جب قرآن پر عمل نکروگے اُس کے احکام کی تعمیل نکروگے تمہارے دل مسخ ہو جاینگے اور وہ تمہین اپنے دروازہ سے لٹہکا دیگا انہین سے نہ ہو بنکو اللہ عزوجل نے اپنے علم سے گمراہ کر دیا۔ جب تونے خلق کے لیے علم پڑھا تو خلق کے لیے عمل کیا اور جب اللہ عزوجل کے لیے علم پڑھا تو اوسکے لیے عمل کیا اور جب تونے دنیا کے لیے علم پڑھا تو دنیا کے لیے عمل کیا اور جب تونے آخرت کے لیے علم پڑھا تو آخرت کے لیے کیا فروع اصول پر بنا پاتے ہیں کما تُدِینُ تُدان جیسا کرے گا ویسا پائیگا۔ کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس میں ہو۔ اپنے برتن مین رال ڈالتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس سے گلاب ٹپکے۔ تیرے لیے کوئی کرامت نہین تو دنیا میں دنیا اور اُس کے بیٹون کے لیے عمل کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کل تیرے لیے آخرت ہو۔ تیری عزت نہین خلق کے لیے عمل کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ کل قیامت کو خالق اور اُس کا قرب اور اسکی زیارت تجھے حاصل ہو جائے۔ تیری کوئی بندگی نہین اظہر اور اغلب یہی حال ہے اور اگر وہ تجھے عمل کے بغیر اپنے فضل سے عطا کرے تو اسکا اختیار ہے۔ فرمانبرداری جنت کا عمل ہے اور نافرمانی دوزخ کا عمل اور اُس کے بعد اختیار ہے خواہی ہم میں سے کسی کو عملوں کے بغیر ثواب بخشے یا کسیکو ہم میں سے عمل کے بغیر عذاب کرے۔ یہ اوسکی مرضی ہے فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ وہ کرتا ہے جو چاہتا ہے لَا یُسْأَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْأَلُوْنَ جو وہ کرتا ہے اوسکی بابت سوال نہین کیا جاتا۔ اور وے پوچھے جاینگے اگر وہ انبیا اور صالحین مین سے کسیکو دوزخ میں داخل کرے تو وہ عادل ہی ہوگا اور یہ کامل حجت ہوگی ہم پر واجب ہے کہ ہم کہین امیر نے بیج کہا اور نہ کہین کیون اور کس طرح۔ یہ ہو سکتا ہے اگر ہو تو عدل اور حق ہوگا۔ لیکن یہ ایسی شے ہے جو نہ ہوگی اور نہ اسکو وہ کرنا چاہے گا۔ مجھ سے سنو اور جو میں کہتا ہون اوسے سمجھو۔ میں پہلوانوں کا غلام ہون اُنکے سامنے کھڑا ہوتا اور اُن کے اسباب کو درست کرتا اور ا۔ سپر بولی دیتا ہون اور اُس میں اُنکی خیانت نہیں کرتا [illegible] کرتا ہون مین اُن کے کلام سے شروع کرتا ہون اور اُنکی تعریف کرتا ہون جو اُنکے پاس ہیں [illegible] برکت اللہ عزوجل طرف سے ہے مجھے اللہ عزوجل نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی برکت اور والدین کی اطاعت کی برکت (اللہ عزوجل اُنپر رحم کرے) لائق بنایا ہے۔ میرے والد نے باوجود دنیا پر قادر ہونے کے اُس سے پرہیز کیا اور میری والدہ بھی آپ کے موافق اور آپکے اس کام پر راضی ہوئی۔ وہ دونون نیکبخت دیندار لوگون [illegible]

Marfat.com

اور مجہیر ان دونوں اور خلقت سے کوئی ضرر نہیں ہیں رسول اور مرسل یعنے خدا کی طرف متوجہ ہون اُنہی سے
میری حاجتین پوری ہوتی ہیں میری تمام خیر اور نعمت اُنھین کیساتھ اور انھین کے پاس ہے مین خلق مین سوائے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور اسباب سے سوا اپنے رب عز وجل کے اورکسیکو نہیں چاہتا۔ ای عالم تیرا کلام۔ زبان سے ہو نہ دل سے
صورت سے ہے نہ معنی سے صحیح دل اس کلام سے بہاگتا ہے جو زبان سے نکلتا ہو نہ دل سے اُسکی سننے کیوقت
پنجرے مین پرندے کی طرح یا مسجد مین منافق کی طرح ہو جاتا ہے۔ جب صدیقوں مین سے کسی ایک کو منافق عالموں مین سے
کسی عالم کی مجلس مین بیٹھنے کا اتفاق ہو جائے تو اوسکی تمام آرزوا یمین سے نکلجاتی ہے۔ اولیاء یا کارون منافقون
دجالون بدعتیون۔ اللہ عز وجل اور اُسکے رسول کے دشمنون کو چہرے کی علامت سے پہچان لیتے ہیں۔ انکی
علامت اُنکے چہرے اور کلام مین ہے۔ وے صدیقون سے اسطرح بہاگتے ہین جیسے کہ شیر سے۔ وے ڈرتے ہین کہ
اُنکے دلونکی آگ سی جلجائینگے۔ انکو فرشتے۔ صدیقون اور صالحین سے دور کرتے ہیں۔ انین کا ایک عوام کے نزدیک
بڑا ہے اور صدیقون کے نزدیک حقیر۔ عوام کے نزدیک آدمی اور صدیقون کے نزدیک بلی۔ اُنکے پاس اسکی کوئی
قدر نہین۔ صدیق اللہ عز وجل کے نور سے دیکھتا ہے نہ اپنی آنکھوں سے اور نہ سورج اور نہ چاند کے نور سے۔ یہ اللہ کا عام
نور ہے۔ اور اسکے لیے خاص نور رہی جو اللہ عز وجل نے علم یعنی کتاب اور سنت سے محکم اور مضبوط کرنیکے بعد اسکو عطا کیا
ہے۔ ان دونو پر اُسنے عمل کیا پس علم کا نور عطا کیا گیا۔ ای خدا اپنا حلم اور علم اور قرب ہمارے نصیب کر۔ آمین
ای منافقو! خدا تم میں برکت نکرے تم کتنے زیادہ ہو تمہارا تمام شغل اس کا آباد کرنا ہے جو تمہارے اور خلق کے
درمیان ہے اور اسکو خراب کرنا ہے جو تمہارے اور حق عز وجل کے درمیان ہے۔ ای خدا مجھے انپر مسلط کر
کہ ان سے زمین کو پاک کرون۔ اس زمانہ مین منافق کے نفاق کی علامت یہہ ہے کہ نہ وہ میرے پاس آتا ہو اور نہ مجہپر سلام
کہتا جب مجھے ملے اور اگر یہ کرے تو اس کا تکلف ہوتا ہے یہ دین ہلاک ہوا اسکی دیوارین گرتی ہیں۔ ای خدا اسکے
بنانے پر مجھے مدد عطا کر۔ ای منافقو تمہارے ہاتھوں سے بنایا نہیں جائیگا تمہاری کوئی عزت نہین تاکہ
تمہارے ہاتھو نپر بنایا جائے۔ تم کس طرح بنا سکتے ہو تمہین بنانا نہین آتا اور نہ اسکے آلے تمہارے پاس ہین۔ ای
جاہلو اپنے دین کی دیوارین بناؤ پہر اور کی طرف متوجہ ہو جب تم مجھسے دشمنی رکھوگے تو مین تمکو اللہ عز وجل کی آزمائش میں
سونپ جاونگا کیونکہ مین ان دونوں کی مدد سے قائم ہون بغاوت نکرو تحقیق اللہ عز وجل اپنے امر پر غالب ہے حضرت سعد

Marfat.com

ہیا السلام کے بہائیون نے اپکے قتل کرنے میں کوشش کی پس قادر نہوئے کس طرح طاقت پاتے حالانکہ وہ اللہ عزوجل
ے نزدیک بادشاہ اور اوسکے نبیون میں سے ایک نبی اور اوسکے صدیقون میں سے ایک صدیق تھے مقرر ہوچکا تہا
خلقت کی مصلحتین اُس کے ہاتھ سے جاری ہون گی اسیطرح تم اے اس زمانہ کے منافقون مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو
ماری کوئی عزت نہین تمہارے ہاتھ اس سے قاصر ہیں۔ اگر حکم نہوتا۔ تو میں تم میں سے ایک ایک کو سزا دیتا۔ حکم کے
اتھ قائم ہونیکی حالت اور علم کے ساتھ قائم ہونے کی حالت میں ہے اس امر کی بنیاد ہے۔ اولیا خلق سے نہیں ڈرتے
ونکہ وہ اللہ عزوجل کے امن کے پہلو اور اسکی ولایت اور حفاظت میں ہیں۔ وے اپنے دشمنوں کی پرواہ نہیں کرتے۔
ونکہ وے جلدی انکو ہاتھ اور پانوٗن اور زبانین کٹی ہوئی پائینگے انہون نے جانا اور تحقیق کرلیا کہ خلق عاجز اور لاشی ہے
ن کے اختیار میں ہلاکت اور ملک اور دولتمندی اور فقیری اور ضرر اور نفع نہیں ہے۔ اُن کے نزدیک اللہ عزوجل
ے سوا کوئی بادشاہ نہیں اور نہ اُسکے سوا کوئی قادر اور دینے والا اور روکنے والا اور ضرر دینے والا اور نفع پہنچانیوالا
ور زندہ کرنیوالا اور مارنیوالا ہے۔ وے شرک کے بوجہہ سے آرام میں ہیں۔ وے اللہ عزوجل کے ساتھ انس رکھتے
ور اُس کے ہمراہ ہونیکی راحت میں برگزیدہ اور معزز ہیں۔ اسکی عنایت اور لطف اور مناجات میں لذت پاتے ہیں
ہیں کچھہ پرواہ نہیں دنیا ہو یا نہ ہو آخرت ہو یا نہو خیر اور شر ہو یا نہو۔ ابتداے حال میں انہون نے بہ تکلف دنیا
ور خلق اور شہوتون سے پرہیز کیا جب اسپر مداومت کی تو اللہ عزوجل نے انکے تکلف کو طبع اور موہبت بنادیا۔ زہد ہر
اور طبع طبع ہوگئی۔ اپنے عبادات کو بہ تکلف ادا کرنا سیکھو اور گناہون اور برے کامون کو چھوڑ دو۔ پہر تکلف طبع
ہوجائے گا۔ اپنے رب عزوجل کے کلام کو سمجھو اور اسپر عمل کرو اور اپنے اعمال مین اخلاص کرو۔

اے غلام۔ تو نفس اور ہوا اور طبع ہے اجنبی عورتون اور بچون کے ساتھ بیٹھتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ مجھے انکی پرواہ
نہیں تو جھوٹا ہے۔ شرع اور عقل تیرے موافق نہین۔ آگ پر آگ اور ایندھن پر ایندھن جمع کرتا [illegible]
تیرے دین اور ایمان کا گھر شعلہ زن ہوگا۔ شرع عام طور سے اس [illegible] کی ہے کوئی [illegible] اس
نہیں۔ ایمان اور اللہ عزوجل کی معرفت اور قرب کی قوت کو حاصل کر۔ پھر حق عزوجل کا خلیفہ بنکر خلق کے لیئے
طبیب ہوجا۔ تجھپر افسوس۔ تو کس طرح سانپون کو چھوئیگا اور پلٹائیگا تجھے انکا منتر معلوم نہین اور نہ تو نے تریاق
کھایا ہے خود اندھا ہے لوگونکی آنکھون کا کس طرح علاج کریگا۔ خود گونگا ہے۔ لوگون کو کس طرح تعلیم دیگا۔

Marfat.com

خود جاہل ہے۔ دین کو کس طرح درست کرے گا جو دربان نہین لوگونکو بادشاہ کے دروازے تک کس طرح پہنچائیگا تو
اللہ عزوجل ورا وسکی قدرت اور قرب اور مخلوقات پر اوسکی سیاست سے جو میرے اور تمہاری عقل سے خارج اور میرے
اور تمہارے احاطے سے باہر ہے ناواقف اوس کی تاویل سوا خدائے عزوجل کے اور کوئی نہیں جانتا سنو اور قبول
کرو۔ مین بادشاہ کی طرف بلانے والا۔ تم مین اوس کے رسول کا نائب ہون دین مین خلق سے بے حیائی کرتا ہون
اللہ عزوجل کی جانب اور اُسکے رسول کی جانب میں تم سے نہین شرماتا مین ان دونون کا خادم ہون اُن کے حضور
مین غلام ہوں۔ انکی طرف نسبت رکھتا ہون یہ دنیا فانی چلی جانے والی ہے۔ یہ آفات اور بلیات کا گھر ہے۔
اس مین کسی کی زندگی صفا نہین۔ خاصکر جب حکیم ہو جیسا کہ کہتے ہیں دنیا میں حکیم کی آنکھ ٹھنڈی نہین ہوتی یعنے
موت کو یاد کرنیوالی کی آنکھ۔ وہ شخص کہ درندہ اسکے مقابل مونھ کھولے ہوئے۔ اس سے نزدیک ہوا ہے کس طرح
آرام آتا اور نیند آتی ہے۔ ای غافلوں قبر اپنا مونھ کھولے ہوئے۔ موت کا درندہ اور اژدہا مونہہ کھولے ہوئے
ہین نزرکے بادشاہ کا جلاد ہاتھ میں تلوار لیے ہوئے امر کا منتظر ہے۔ کروڑون میں سے ایک ایسا حکیم ہشیار تارک
غفلت ہوگا ابتداء حال میں کسی صنعت کا ہونا ضروری ہے جس سے تو کمائے اور کھائے تاکہ تیرا ایمان قوی ہو جائے پھر
جب تو اُسپر ہمیشگی کرے اور ثابت رہے تو اللہ عزوجل تجھے توکل کی توفیق دیگا اور بے سبب کھلائیگا۔ ای سبب ست
شرک کرنے والے اگر تو توکل کے ساتھ کھانے کا ذائقہ چکھے تو البتہ شرک نکرے اور اُسکے دروازے پر اسی پر توکل اور لغو
کرکے بیٹھ رہے۔ مین کھانے اور پینے کو دو طریقون کے سوا نہین جانتا یعنی شرع کے بموجب کسب کرنا یا توکل۔ تجھپر
افسوس تو اللہ عزوجل سے نہین شرماتا کسب کو ترک کرکے لوگوں سے گدا کرتا ہے۔ ابتدا کسب ہے اور انتہا توکل مین تیرے
نہ ابتدا دیکھتا ہون نہ انتہا مین تجھے حق کہتا ہون شرم نہین کرتا سن اور قبول کر۔ حق عزوجل کا مقابلہ نکر۔ مین خلق کو تمہ
اور تمہارے مالوں اور تمہاری تعریف اور مذمت سے پرہیز کرتا ہون۔ اگر تم سے لیتا ہون تو غیرون کے لیے
نہ اپنے لیے۔ میرا کلام تمپر سخت طرب ہے۔ مین ایسے طریقے سے اُسکا امر کرتا ہون جسے جانتا اور اُس کی صحت کا یقین
کرتا ہون۔ کوئی شخص اللہ عزوجل کے حکم کو منسوخ نہین کرسکتا اور نہ روک سکتا ہے۔ تجھپر افسوس لوگونکی گفتگو تجھے
مغرور نکرے۔ تو اس حال کو جس مین اور جسپر ہے خوب جانتا ہے اللہ عزوجل نے فرمایا۔ بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِہٖ
بَصِیْرَۃٌ بلکہ انسان اپنے نفس پر بصیر ہے عوام کے نزدیک تو کیسا اچھا اور خواص کے نزدیک کیا ہی تہ

Marfat.com

ای دنیا میں رغبت کرنیوالو۔ اُس سے خوش ہونیوالو عقل اور حافظہ کے مدعیو۔ کیا تم نے ارب عز وجل کے کلام کو نہیں سُنا اِعلَمُوا اَنَّمَا الحَیٰوۃُ الدُّنیا لَعِبٌ وَّلَھوٌ وَّزِینَۃٌ جان کہ دنیا کی زندگی کھیل اور بازی اور زینت ہے کھیل اور بازی اور زینت جاہل بچون کے لیے ہے نہ عقلمند آدمیوں کے لیے۔ اُس نے تمکو تبلا دیا کہ یہ دنیا جاہلون ناقص عقل والون کے لیے ہے۔ اُس نے بتا دیا کہ تمکو کھیل کے لیے نہین پیدا کیا۔ دنیا میں مشغول ہونیوالا۔ لاعب۔ بازی کرنے والا ہے۔ آخرت کے بغیر اُسپر قناعت کرنے والا ناچیز پر قانع ہے۔ وہ تمام جو کچھ تمہین دنیا دیتی ہے سانپ اور بچھو اور زہر ہے جب تم اُسے نفسون اور ہواؤن اور شہوت کے ہاتھ سے لو آخرت مین مشغول ہو۔ اور اپنے دلون کو رب عز وجل کیطرف پھیر دو اور اُس مین مشغول ہو جاؤ پھر جو کچھ اُسکے فضل کے ہاتھ سے تمکو ملے۔ اُسے لو۔ دنیا اور آخرت میں فکر کرو اور ان دونوں میں ترجیح دو۔ اگر تو جان لیوے کہ دنیا کیا چیز ہے تو تجھے معلوم ہو جائیگا کہ میرے پاس اس سے زیادہ ہے میری زراعت پختہ اور نیک ہے اور تیری زراعت جب اُگتی ہے جلجاتی ہے عقل کر۔ اپنی سرداری کو چھوڑ۔ اور آ یہاں اور لوگوں کی طرح بیٹھ تا کہ میرا کلام تیرے دل کی زمین مین اُگے۔ اگر تجھے عقل ہو تو البتہ میری صحبت مین بیٹھے۔ اور مجھ سے ہر روز ایک لقمہ پر قناعت کرے اور میرے کلام کی سختی پر صبر کرے جس کے لیے ایمان ہو وہ ثابت رہتا اور اگتا ہے اور جس کا ایمان نہین وہ مجھ سے بھاگتا ہے۔

باسٹھوین مجلس آپنے خدا آپ سے راضی ہو۔ جمعہ کے روز صبح کے وقت ماہ رجب ۵۴۵ھ کے آخری روز مدرسہ مین فرمایا۔ حق عز وجل کو ایک جان یہانتک کہ تیرے دلمیں تمام خلق مین سے ایک ذرہ بہا ہے تو تو گھر اور نہ کسی باشندے کو دیکھے۔ توحید سبکو قتل کر دیتی ہے۔ حق عز وجل کو واحد ملنے اور دنیا کے سانپ سے اعراض کر تمہین ڈر لگتا ہے اس سانپ سے بھاگ۔ تاوقتیکہ تجھے منتر نہ آجائے جو اوسکی کچلیون۔ ڈارہون کو اکھاڑے اور اسکے زہر کو تاڑے اور تجھے اُس کے نزدیک کرے اور اُسکی صفت تجھے بتلائے اور اسکو تیری سپرد کرے جب اس [illegible] باقی نہ رہے پس تو اسمیں تصرف کرے اور وہ تجھے ڈس نہ سکے۔ جب تو حق عز وجل سے محبت [illegible] مجھ سے محبت کرے تو دنیا اور شہوتون اور لذتون اور نفس اور ہوا اور شیطانون کے شر سے تجھے کافی ہے۔ پس تو اپنے مقسوم کو بغیر ضرر اور کدورت کے لیے اے گواہون کے بغیر دعوی کرنے والے مشرک ہو کر توحید کا دعوی کبتک کرے گا کیا تجھے طاقت ہے کہ میرے ساتھ رات کے وقت خوفناک جنگلون مین چلے۔ مین ہتھیار رونگے بغیر اور تو ہتھیار پہنے ہوئے۔ پھر دیکھے کہ کون

Marfat.com

ڈرتا ہی میں یا تو دوسریکے کپڑونمین کون داخل ہوتا ہے میں یا تو۔ تونے نفاق میں تربیت پائی ہو اور جسنے ایمان مین

اے قوم۔ تم دنیا کے پیچھے دوڑتے ہو تاکہ تم اسے پاؤ اور وہ اولیاء اللہ کے پیچھے دوڑتی ہے تاکہ وہ اُنہیں پائے

اُنکے سامنے سر نیچے کیے ہوئے کھڑی ہوئی ہے اپنے نفس کو توحید کی تلوار سے قتل کر اور توفیق کی خود پہن اور اسکے

لیے مجاہدے کا نیزہ اور تقوی کی ڈھال اور یقین کی تلوار لے پس کبھی نیزہ زنی کر اور کبھی شمشیر زنی ہمیشہ اسیطرح

رہ تاکہ تیرے لیے ذلیل ہوجائے اور تو اسپر سوار ہو جاوے اسکی لگام تیرے ہاتھ میں ہو خشکی اور تری میں اسپر سفر کرے

پس اُسوقت تیرا رب عزوجل تجھسے فخر کریگا پھر ان لوگون کے آگے چل جو اپنے نفسون مین پھنسے ہوئے

ہیں اور اس سے اُنہوں نے خلاصی نہین پائی جسنے اپنے نفس کو پہچانا اور اُسپر غالب ہوا۔ وہ اسکی سواری بنگیا اُسکے

بوجھون کو اُٹھاتا ہے اور اُسکے حکم کی مخالفت نہیں کرتا تجھ میں خیر نہین تاوقتیکہ تو اپنے نفس کو پہچانے اور اُس سے

اُسکے بہرہ کو روکے اور اسکو اس کا حق دے پس اسوقت وہ دل کی طرف مطمئن ہوگا اور دل سر کی طرف اور سر

حق عزوجل کی طرف اپنے نفسون سے مجاہدہ کا عصا نہ اٹھاؤ اُسکے فریبون سے دھوکہ نہ کھاؤ۔ اسکی غفلت پر مغرور نہو

تسبیح کی نواب سے دھوکہ میں نہ پڑ جاؤ وہ تمہیں خواب کو ظاہر کرتا ہے اور تمہارے پچھاڑ کھانے کا منتظر ہے۔

یہ نفس طمانیت اور ذلت اور تواضع اور نیکی میں موافقت کو ظاہر کرتا ہے اور اُسکے باطن میں اس کا خلاف ہی۔ اسکی

ابجد جو وہ کرے اس سے کنارہ اور دنیا خلق سے روگرداں ہیں لیکن امر و نہی کی خاطر بہ تکلف انکو دیکھتے اور اُن کے

ہمراہ بیٹھتے ہیں۔ خلق کیساتھ اولیاء کی مثال اس قوم کی مثال ہے جس نے بادشاہ تک جانے کی خاطر دریا کو عبور کرنے کا ارادہ

کیا۔ پس انمین سے بعضونکو راستہ ملگیا وہ عبور کر گئے۔ جب بادشاہ کے پاس حاضر ہوئے اُنھنے باقی قوم کو حیران

غرق ہونیکے قریب۔ اور اس راہ کو بھولے ہوئے پایا جسپر پہلے چلے پس اُنکو جو اس تک پہنچگئے تھے حکم دیا کہ واپس

جاؤ اور انکو وہ راستہ بتاؤ جسپر تم آئے وہ واپس ہوئے اور گھاٹ پر کھڑے ہوکر انکو آواز دی کہ راستہ اس طرف ہے

انکو رہنمائی کرنے لگے جب وہ انکے قریب آئے تو انہون نے انکے ہاتھ پکڑ لیے اسکا اصل اللہ عزوجل کا فرمودہ۔

وَقَالَ الَّذِیْ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِیْلَ الرَّشَادِ (اور اُسنے جو مومن ہوا کہا اے قوم میری

تابعداری کرو مین تمکو ہدایت کی راہ بتاتا ہون) پس تم مین سے عقلمند دنیا اور اولاد اور اہل اور مالون اور کھانون اور لباس

اور سواریون اور نکاحون پر خوش نہین ہوتا۔ یہ سب کچھ ہوس ہے۔ مومن کی خوشی ایمان اور یقین کی

Marfat.com

مضبوطی اور دل کی رب عزوجل کے قرب تک پہنچنے میں ہے۔ خبردار دنیا و آخرت کے مالک اللہ عزوجل کو پہچاننے والے اور اسکے لیے عمل کرنے والے ہیں۔ ای غلام تیرا دل اور سرکب صفا ہوگا جبکہ تو خلق کو شریک ٹھہرانے والا ہی اور تو کس طرح نجات پائیگا۔ جبکہ تو ہر ایک رات اسکو تاڑتا رہتا ہے جسکے پاس جائے جسکے پاس شکایت لیجائے جس سے گدا گری کرے۔ تیرا دل کس طرح صفا ہوگا وہ توحید سے بالکل فارغ ہے۔ اس کا ایک ذرہ بھی ہمین نہیں۔ تو خالق سے خلق کیساتھ محجوب ہے اسباب کیساتھ مسبب سے محجوب ہے۔ خلق پر توکل کرنے اور اپنے اعتماد کرنے سے محجوب ہے، تو صرف دعوی ہے ساگ کے بغیر بے دلیل دعوی کیساتھ تجھے کیا ملیگا۔ یہ امر دو وجہوں سے صحیح ہوتا ہے۔ پہلے مجاہدہ اور رنج اُٹھانا اور سختیاں اور تکلیفوں کا برداشت کرنا ہے۔ اور یہی نیکو کاروں کے درمیان معروف ہے اور دوسری تکلیف کے بغیر خدا کی عنایت سے اور یہ نادر ہے خلق میں اکابروں کیلیے کسیکو اپنی معرفت و محبت بخشدیتا ہی اسکو اپنی صنعت سے لیتا ہے اور اسمیں اپنی قدرت کو ظاہر کرتا ہے اسکو دوبارہ مارنے سے لیتا اور عبادت خانہ تک پہنچاتا ہی۔ اوسکے دل سے خلق کو نکال دیتا اور اسکی طرف اپنے قرب کا دروازہ کھولدیتا ہے اور اسے بیہودہ گوئی سے بچالیتا ہی حتی کہ اُسکے لیے ادنی چیز کفایت کرتی ہی اسکو فہم اور حکم اور عزت عطا کرتا ہے۔ وہ ایسا ہوجاتا ہے کہ جسکو دیکھتا ہی اس سے نصیحت پاتا ہے۔ جو کچھ سنتا ہے اُس سے نصیحت حاصل کرتا ہے اور سوائے ان اعمال کے جو اُسے اسکا مقرب بنادین اور کچھ نہیں کرتا۔ ہدایت اور رعایت اور کفایت کا امر کرتا ہے اس سے باز نہیں رہتا۔ ایسا ہوجاتا ہے جسطرح کہ اللہ عزوجل نے حضرت یوسف علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کے حق میں فرمایا كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ (اسیطرح تاکہ ہم اس سے بدی اور برائی کو پھیرین۔ تحقیق وہ ہمارے خالص بندوں میں سے ہے) اس سے بدی اور برائی کو دفع کرتا ہے اور توفیق کو اسکی خدمت مین لگادیتا ہی۔ اللہ عزوجل کا اس کا عارف خلق کو ہر ایک طریقہ سے نصیحت کرتا ہے کبھی اپنے قول سے نصیحت کرتا ہے اور کبھی اپنی ہمت سے۔ انکو اسجگہ سے نصیحت کرتا ہے جسے وہ نہیں سمجھتے اور اس سے بے وہ بچتے ہین۔

ای غلام ضعف ایمان کے وقت خاص اپنے نفس کو لازم پکڑ تجھے تیرے اہل اور ہمسایہ اور اہل شہر اور ولایت سے کچھ نہیں پس جب تیرا ایمان قوی ہوجائے تو اہل و اولاد کی طرف نکل پھر خلقت کی طرف۔ ان کی طرف نکل۔ مگر بعد اسکے کہ تو تقوی کی زرہ پہن لے اور اپنے دل کے ایمان کی خود پہن لے اور تیرے

ہاتھ میں توحید کی تلوار ہو اور تیرے ترکش میں دعا کی قبولیت کا تیر ہو اور توفیق کے گھوڑے پر سوار ہو کر اور کروفر اور شمشیر زنی اور نیزہ بازی سیکھ لے۔ پھر حق عزوجل کے دشمنوں پر حملہ کرے پس اسوقت تیرے چھوں طرفوں سے نصرت اور مدد آ جائے گی تو خلق کو شیطان کے ہاتھوں سے لیگا اور انکو حق عزوجل کے دروازے تک پہنچائیگا اونکو جنت والوں کے عمل کا امر کریگا اور دوزخیوں کے عمل سے بچائیگا یہ کیونکر ہو۔ تو نے جنت اور دوزخ کو پہچان لیا اور اُن کے عملوں کو جان لیا جو شخص اس مقام تک پہنچا اُسکے دل کی آنکھوں سے پردے دور ہو گئے۔ اپنی چھوں طرفوں سے دیکھتا ہے اسکی نظر خرق عادت ہے اور اُس سے کوئی چیز پردے میں نہیں اپنے دل کا سر اوٹھاتا ہے اور عرش اور آسمانوں کو دیکھتا ہے اور جب سر نیچے ڈالتا ہے زمین کے طبقے اور اس میں رہنے والے جنوں دیکھتا ہے۔ ان سب کا سبب ایمان اور حق عزوجل کی معرفت مع حکم پر عمل رکھنے کے ہے۔ جب تو اس مقام تک پہونچے پس خلق کو حق عزوجل کے دروازے کی طرف بلا اور اس سے پہلے تجھسے کچھہ بن نہیں آتا۔ جب تو خلق کو بلائے اور خود حق عزوجل کے دروازے پر نہ ہو تو ان کو تیرا پکارنا تجھپر وبال ہے۔ جب تو حرکت کرے گا بیٹھ جائیگا جسوقت تو بلندی کو طلب کرے گا پست کیا جائیگا تیرے پاس نیکوکاروں کی کوئی خبر نہیں۔ تو زبان سے ٹرانے والا ہے تو زبان ہے بغیر دل کے۔ تو ظاہر ہی بغیر باطن کے جلوت ہے بغیر خلوت کے۔ جولان کرنے والا ہے بغیر حملہ کے۔ تیری تلوار لکڑی کی اور تیر گندھک کا ہے تو نامرد ہے تجھہ میں بہادری نہیں۔ ادنی تیر تجھے قتل کرتا ہے۔ ایک چھپر تجھپر قیامت برپا کرتا ہے۔ ای خدا ہے دین اور ایمان اور بدنوں کو اپنے قرب کیساتھ قوی بنا وَاٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَةً وَّ فِی الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اور ہمکو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی بخش اور دوزخکے عذاب سے نگہہ رکھہ۔

اور اسپنے [illegible] لی اُس سے راضی ہو۔ فرمایا میں کسیکے ساتھ نہیں بیٹھتا تھا اور اگر بیٹھتا تو ووتین کے ساتھ جو سہر [illegible] رانی ہوتے۔ قوم کی صحبت میں رہ۔ انکی صفتوں سے ہے کہ جب وہ کسی شخص کو دیکھتے ہیں اور اپنی ہمت اسکی طرف لگاتے ہیں اوسے زندہ کرتے ہیں اگرچہ وہ جسکی طرف دیکھیں یہودی ہو یا نصرانی یا مجوسی اور اگر مسلمان ہو ایمان اور یقین اور ثابت قدمی بڑھ جاتا ہے جب دل صحیح ہوتا ہے نظر صحیح ہو جاتی ہے جب دل صحیح ہوتا ہے حق عزوجل کا مقرب بنجاتا ہے اور جب قرب در معرفت کی آنکھ سے دیکھتا ہے تو اسکی نظر اللہ عزوجل سے ہوتی ہے اور قرب اسکے دل میں بادل اور نظر بجلی اور وعظ بارش ہوتی ہے۔ اسکی زبان اسکو جو اُسکے دلمیں ہے تعبیر کرتی ہے اسکی زبان قلم

Marfat.com

ہوتی ہے جسکی سیاہی معرفت کی دوات اور علم کے دریا سے ہے اسکا کلام اور نطق اسکے مافی الضمیر کی روشنی ہے۔ یہ دونون قوی اصل یعنی اللہ عزوجل کیجانب سے ظاہر ہوتی ہین۔ جو شخص مردنکی اطاعت اور نہیون سے باز رہنے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے مین پختہ ہوگیا۔ اسکے لیے یہ حالت صحیح ہوئی۔ اگر اسمین کچھ بقیہ رہجائے تو وہ مرسل اور اصل امر کی تلاش مین سراسیمہ ہوکر نکلتا ہے حتی کہ اس کا بقیہ چلاجاتا ہے اور اس کا علم اور قرب زیادہ ہوتا ہے۔ حق عزوجل کی طلب مین صدق نیک عملون کا ثمرہ ہے۔ اعمال صالح وہ ہین جو خاص اللہ عزوجل کے لیے ہون اور انمین کوئی شریک ہو۔ نیک عمل تجھے خدا کی رضامندی کے راستہ پر پہنچاتے ہین۔ پس تو اسمین سیدھا نہ دائین نہ بائین۔ اپنے دل کے سر اور معنی کے قدمون سے چلتا ہے سب سے مجرد ہوجاتا ہے نہ خلق کے ساتھ نہ دنیا کے ساتھ۔ نہ آخرت کے ساتھ۔ تو انمین سے ہوجاتا ہے جو اسکی ذات کے طلبگار ہین۔ اور کہتا ہے جیسا کہ موسی علیہ السلام نے کہا وَعَجِلْتُ إِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضَى یعنی اے میرے رب مین نے تیری طرف جلدی کی تاکہ تو راضی ہوجاوے جس نے اللہ عزوجل کی رضامندی اور اسکی ذات کو طلب کیا ایسا ہوا جیسا کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسی کے حق مین فرمایا وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِن قَبْلُ اور ہم نے پہلے سے دائیان حرام کردین۔ اس سچے محب کے دل پر ہر ایک امر نو پیدا مخلوق کا جو پہلے موجود تھا شل [illegible] حضرت موسی حرام کیے جاتے ہین۔ الٰہی غیرت سے تمام پستانون کا دودھ اسکے حلق مین ڈالا جاتا ہے سب کو اسکے دل سے دور کیا گیا تاکہ وہ اپنے محبوب کے سوا کسی چیز مین مقید نہ ہو۔ ایسا مومن عارف عامل [illegible] سے رسول کو راضی کرنے مین لگا رہتا ہے حتی کہ اسکے دل کو رب عزوجل پر داخل ہونے کے لیے اجازت دیجاتی ہے وہ [illegible] غلام کی طرح ہوتا ہے [illegible] خدمت مین رہتا ہے کہتا ہے اے استاد مجھے یاد شاہ کے دروازہ [illegible] آئین مجھے مشغول رکھ۔ مجھے ایسی جگہ پر کہ اگر وہان سے مین اسے دیکھون میرا ہاتھ اسکے قرب [illegible] ملنے میں رکھ دے۔ پس وہ اسے اپنے ساتھ لیتے اور دروازہ کے قریب کرتے ہین۔ [illegible] تیرے ہمراہ کون ہے۔ اے سفیر۔ اے رہبر۔ اے معلم آپ جواب مین فرماتے ہین تو [illegible] بالا اور اس دروازہ کی خدمت کے لیے پیدا فرمایا۔ پھر اسکے دل کو فرماتے ہین [illegible] غلام نیک عمل کر۔ اور رب العالمین کا قرب حاصل کر۔ اے غلام امید کو تاہ کر اور حرص کو کم کرکے اور [illegible] والے کی طرح نماز پڑھ۔ مومن کے لیے خواب کرنا لائق نہین مگر [illegible] اسکے پیچھے [illegible]

Marfat.com

پس اگر حق عزوجل اسکو خیریت کے ساتھ اوٹھا دے تو مبارک ہوگا اور نہین تو اسکے اہل اسکی وصیت کو حاصل کرکے اسکی موت کے بعد اس سے نفع پائینگے۔ اور اسکے لیے دعا و رحمت کرینگے۔ تیرا کھانا وداع ہونیوالے کے کھانیکی طرح ہو۔ تیرا وجود اہل کے درمیان وداع ہونیوالے کیطرح اور بھائیون سے ملنا وداع ہونیوالے کی طرح ہو یہانتک کہ تیرے دلمین وداع ہونے کا خیال جم جائے۔ وہ جبکہ امر دوسرے کے ہاتھ ہی کیون ایسا نہ ہو خلقت مین سے کم ایسے ہین جو حالات آئندہ اور موت کے وقت پر مطلع ہوتے ہین اور اپنے دلون مین غمگین رہتے ہین وہ اسکو مشاہدۃً دیکھتے ہین جیسے تم اس سورج کو دیکھتے ہو مگر اپنی زبانون سے بیان نہیں کرتے۔ پہلے سر اہم مطلع ہوتا ہے اور وہ قلب کو مطلع کرتا ہے اور قلب نفس مطمئنہ کو اور اسکو چھپاتے ہیں وہ اس امر پر اور حاصل کرے اور دل کی خدمت کرنے اور اس کیساتھ قیام کرنے سے مطلع ہوتا ہے۔ مجاہدون اور تکلیفون کے بعد اس کا اہل بنتا ہے۔ جو شخص اس مقام تک پہنچا وہ زمین میں حق عزوجل کا نائب اور خلیفہ ہے۔ وہ اسرار کا رازدار ہے اسکے ہاتھ مین دونون کے خزانون کی جو حق عزوجل کے خزانے مین چابیان ہین بسبب خلق کی سمجھ ظاہر ہے۔ تمام جو کچھ اسمین ظاہر ہوتا ہے وہ اسکے پہاڑ مین سے ایک ذرہ اور اسکے دریا مین سے ایک قطرہ اسکے سورج مین سے ایک روشنی ہے۔ ای خدا مین ان اسرار مین کلام کرنے سے تیری طرف عذر لاتا ہون۔ اور تو جانتا ہے کہ مین مغلوب ہون۔ درتحقیق بعضے بزرگون نے فرمایا ہے جس میں عذر کرنے کی حاجت ہو اس سے بچا رہ لیکن جب مین اس کرسی پر چڑھتا ہون تم سے غائب ہو جاتا ہون اور میرے دل کے سامنے ایسا کوئی نہیں رہتا جسکے آگے عذر کرون اور جسکے باعث تمہیر کلام کرنے سے غیرت کرون۔ تم سے ایکدفعہ بھاگا اور تمہارے درمیان ہی واقع ہوا مین نے پختہ ارادہ کیا کہ کسی ورجگہ رات گذارون اور ایک شہر سے دوسرے اور ایک گاون سے دوسرے گاون کی سیر کرون مرنے تک مسافر اور پوشیدہ رہون یہ میرا ارادہ تھا اور اللہ عزوجل کا ارادہ اسکے خلاف تھا پس مین اسمین واقع ہوا جس سے مین بھاگتا تھا۔ یہ دل جب صحیح ہو اور حق عزوجل کے دروازہ پر ثابت قدم ہو جائے تو تکوین کے جنگل اور اسکے کنارون اور اسکے دریا مین واقع ہوتا ہے کبھی بیٹھے کلام اور لئے ہی ہے کبھی اپنی نظر سے تکوین مین لایا جاتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل کا فعل ہوتا ہے وہی عزلت نشین ہوتا ہے فانی۔ اور وہی باقی ہوتا ہے۔ تم میں سے بہت کم اسپر ایمان لائے ہین اور تم مین سے اکثر اسکو جھٹلاتے ہین۔ اسپر ایمان لانا اور اسپر عمل کرنا نہایت ضروری ہے۔ صالحین کے حالات کا انکار نہین کرتا مگر منافق

Marfat.com

ودال ... [illegible]
معرفت اور اُسکے ... عمل کرنے والے ... [illegible] ... اور ...
کے درمیان علم۔ اسکے باطنی اعمال کی نسبت ظاہری اعمال ... [illegible]
لیکن اس کا دل ساکن نہیں ہوتا۔ اسکے سر کی آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن ... [illegible] ... نہیں سوتیں اسکا دل
عمل کرتا اور ذکر کرتا ہے اور وہ سوتا ہے۔ ان میں ایک ... [illegible] ... اسکے ہاتھ میں تسبیح تھی اور سو گیا پھر بیدار
ہوا اور دیکھا کہ تسبیح اسکے ہاتھ میں پھرتی ہے اور اسکی زبان ربِ عزوجل کا ذکر کرتی ہے ... [illegible] ... پس
وہ عمل کرتا ہے اور اس سر کو امر کیا جاتا ہے پس وہ باطنی عمل کرتا ہے۔ وَلَهُمْ أَعْمَالٌ مِّن دُونِ ذَٰلِكَ هُمْ لَهَا
عَامِلُونَ ۝ یعنی اُنکے لیے اسکے سوا اور بہت عمل ہیں جنکو وہ کرتے ہیں ہاتھ پاؤں کے ساتھ ظاہری عمل عوام
کے لیے ہیں اور خواص کے لیے دلوں اور اسرار کے عمل۔ اور انکے اور خدا کے درمیان خاص سر ہے ... اسکے
وہ اُسکے قرب میں خوف کے قدموں پر ہیں۔ وے حالات کے بدلنے اور مقامات سے زائل ہو جانے سے اغیار میں بدلنے
ڈرتے ہیں۔ وے دلوں کے مسخ ہو جانے کے خوف میں رہتے ہیں وے ڈرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انکے دل مسخ ہو جائیں
اور انکے سورج اور چاند منکشف ہو جائیں اور انکے قدم زائل ہو جائیں۔ وے ہمیشہ اسکے رب کے دروازے کے حلقے سے
تمسک ... [illegible] ... اور
آخرت نہیں چاہتے ... [illegible] ... معرفت طلب کرتے ہیں ہم ...
صادق کر ہم نے تیری رحمت ... [illegible] ... ایسا ... تحقیق ...
ارادہ کرتا ہے ... ہوتا ہے پس ہو جاتا ہے ... انکے افعال و اقوال ... [illegible]
خدمت کرو اپنے مالوں اور جانوں سے ... حاصل کرو ... [illegible]

کل روز قیامت میں وہ ... [illegible]
پس ... عذاب دیا گیا ... [illegible]
اور ... حالانکہ ... نہیں ... [illegible]
قدم پر اور تمہارے دل بے خوف ہیں وہ حقیقت میں دھوکا بازی ہے ڈرتے رہو ... [illegible]

Marfat.com

روایت ہے آپ نے فرمایا استعینوا علی کل صنعۃ بصالح اہلہا ہر ایک صنعت پر اُسکے ماہروں سے مدد طلب کرو یہ عبادت ایک صفت ہے اور اُسکے ماہر اعمال میں اخلاص کرنیوالے حکم کو جاننے والے اسپر عمل کرنے والے خلق کو انکی معرفت کے بعد وداع کرنیوالے اپنے نفسوں اور مالوں اور اولاد اور تمام ان چیزوں سے جو رب عزوجل کے سوا ہیں اپنے دلوں اور اسرار کے قدموں کیساتھ بھاگنے والے ہیں۔ اُنکے جسم خلقت کے درمیان آبادی میں نہ ہیں اور دل جنگلوں اور بیابانوں میں ہمیشہ اسی طرح رہتے ہیں حتی کہ اُنکے دل تربیت پاتے اور اُنکے بازو قوی ہو جاتے اور آسمان کیطرف اڑتے ہیں انکی ہمتیں بلند ہیں وہ دل اُڑے اور حق عزوجل کے نزدیک گئے ایسے ہی ان لوگوں کیلئے ہو گئے جنکے حق میں اللہ عزوجل نے فرمایا فانہم عندنا لمن المصطفین الاخیار اور تحقیق وہ ہمارے برگزیدہ اور پسندیدہ ہیں جب انکا یقین ہوجاے اور یقین معرفت علم اسوقت تو اللہ عزوجل سے واقف ہوا غنیوں کے ہاتھ سے لیتا اور فقیروں کو دیتا ہے تو صاحب حاجت نہ ہوتا ہے۔ رزق تیرے دل اور سر کے ہاتھ پر جاری ہوتے ہیں۔ اے منافق تجھے کوئی بزرگی نہیں حتی کہ تو اسکے ہووے تجھپر افسوس تو کسی شیخ پرہیزگار زاہد اللہ عزوجل کی حکم کو جاننے والے کے ہاتھ پر مہذب نہیں بنا تجھپر افسوس تو بے مشقت طلب کرتا ہے۔ تیرے ہاتھ کچھ نہ آئیگا جب دنیا بے مشقت حاصل نہیں ہوتی تو اللہ عزوجل کے پاس کسطرح بے محنت حاصل ہوگا۔ تو ان لوگوں سے کہاں ہے جنکی اللہ عزوجل نے اپنی محکم کتاب میں کثرت عبادت کے ساتھ تعریف کی اور فرمایا ہے کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون وبالاسحار ہم یستغفرون وہ راتکو کم سوتے تھے اور صبحکو معافی مانگتے تھے جب عبادت میں انکا صدق معلوم ہوا تو اُنکے لیے ایسا محافظ کھڑا کر دیا جو انکو جگا ئے اور فرش پر سے کھڑا کرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے یا جبریل اقم فلانا وانم فلانا یعنے اے جبریل فلانے کو کھڑا کر اور فلانے کو سلا۔ اسکی دو وجہیں ہیں فلانے کو کھڑا کر وہ عبادت میں سچا گناہوں سے بھاگنے والا ہے اس سے بے پرواہی اور جنگ کو دفع کر۔ اور فلانے کو سلا وہ جھوٹا منافق ہے باطل دعوے کرنے والا ہے لفت در لغت اسپر نیند کو غالب کرتا کہ میں کھڑا ہونے کرنے والوں میں اُسکے چہرہ کو نہ دیکھوں۔ دوسری وجہ یہ ہے۔ فلانیکو کھڑا کر۔ تحقیق وہ محب اور طالب ہے اور محبت شرط مشقت کا برداشت کرنا ہے۔ اور فلانیکو سلا کیونکہ وہ محبوب ہے اور محبوب کی شرط آرام کرنا ہے۔ سلایا جاے اور آرام دیا جاے کیونکہ اسنے روشنی کو اندھیروں کے ساتھ ملایا ہے حتی کہ عہد کو پورا کیا اور محبت میں سچا نکلا۔ پس جبتک اسکے لیے صحیح ہوا تو اللہ عزوجل کی وفا کا وقت آیا کیونکہ وہ ہر ایک کے لیے جو اسمیں رنج اُٹھا نے اپنے ساتھ آرام دینے کا ضامن

جب اولیا ء کے دل کے قدم رب عزوجل تک پہنچ جاتے ہیں وہ خواب میں وہ چیزیں دیکھتے ہیں جنکو بیداری میں نہیں
دیکھا انکے دل اور اسرار ان چیزونکو دیکھتے ہیں جنکو بیداری میں نہیں دیکھتے انہوں نے نماز پڑہی اور روزے
رکھے اور اپنے نفسونکو بھوکہا اور غیرت کو چھوڑکے مجاہدہ میں ڈالا اور طرح طرح کی عبادتوں میں روشنی کو اندہیرے
ملایا حتی کہ انکے لیے جنت حاصل ہوئی پس جب حاصل ہو گئی تو انکو کہا گیا راستہ انکے سوا ہے یعنی حق عزوجل کو
طلب کرنا انکے عمل دل ہوتے ہیں جب اس تک پہنچتے ہیں تو انکے نزدیک ثابت اور ظاہر ہو جاتے ہیں جس
اسکو چاہیے وہ طلب کرے پھر اسپر وہ جو اپنی قوت اور محبت اللہ عزوجل کی عبادت میں صرف کرتا ہے آسان ہوتی ہے
مومن ہمیشہ تکلیف میں رہتا ہو حتی کہ اپنے رب عزوجل سے ملے تجھپر افسوس تو میری ارادت کا دعوی کرتا ہے اور اپنا
مال مجھسے چھپاتا ہے ۔ تو اپنے دعوے میں جھوٹا ہے مرید کے پیچھے اور عیال اور سونا اور مال شیخ کے آگے کچھ نہیں
وہ صرف اس قدر رکھتا ہے کہ جسکو کہا بیگا وہ اسمیں امر کرتا ہو جو اس سے انکے امر و نہی کا انتظار کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا
ہے اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اسکی معاملت شیخ کے ہاتھ میں ہیں اور اسکی رد میں اسکا بت ہے اگر تو اپنے
شیخ کو تہمت لگائے تو اسکی ساتھ نہ رہ لیکے تجھے اسکی صحبت اور ارادت کی نہیں مریض جب طبیب کو متہم کرے تو
اسکے علاج سے اچھا نہیں ہوتا اور اپنے خود آپ سے راضی ہو کچھہ کلام کے بعد فرمایا جس نے صحیح طور سی خلقت سے پرہیز کیا
وہ اسمیں راغب ہوتے ہیں اور انکے کلام اور اسکو دیکھنے سے نفع حاصل کرتے ہیں جب تو خلق کو اللہ عزوجل کو علم کیسا
جانے اور اسکی معرفت سے انکو پہچانے تو تجھے انکی صفتیں ظاہر ہوں تجھے جن اور انسان اور فرشتے نابود ہوتے ہیں
تو اول او صفت سے متصف کیا جاتا ہے اور اسیطرح تیرا امر اس تیرے ہوا کا ہاتھ الگ کیا جاتا ہے یعنی بنی آدم کی عادت
چہاکام کیا کرتا ہے اور تجھپر مشغول ہو جاتا ہے جسکے ساتھ زمین پر اپنے نفس کے اور اپنے رب عزوجل کی خلق کو اسکے راستے
چلنے والا ہوتا ہے اور علم لدنی ربانی آتا ہے تیرے دل اور سر میں جب ہو جاتا ہے تو اسکو لازم کر

علیہ وسلم کی ابتدا ... حق کا ترک بیان ذلیل ہو اور ان کے ارادہ سے نکاح ہو ایک مدت میں اسکے
آگے اور غائب ہو در میں غضب عارف کے دل کے لیے راستے اور اللہ عزوجل کے درمیان حکم کو ضبط کرنے اور حق
عزوجل کے دروازہ پر ہمیشہ لگے رہنے کے لیے اور شے ہوتی ہے یہ وہی شے ہے جس وہ اسکا لائق ہوتا ہے کہ اسکی تابعداری کیجائے
اور اسکی کلام کو سنا جاوے اسیواسطے ان لوگوں کی تابعداری سے منع کیا گیا ہے جو حکم کے ... کرتا ہے ...

Marfat.com

اور یہی اس امر کی بنیاد ہے یعنی امر اسکا ہے جس نے اسکو عمل اور اخلاص کے ساتھ محکم کیا اور خلقت اس سے واقف ہوئی پس وہ اللہ عزوجل کے نزدیک بڑا ہے اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تعلم وعمل وعلم دعی فی الملکوت عظیما جس نے علم پڑھا اور عمل کیا اور پڑھایا وہ ملکوت میں بڑا کر کے بلایا جاتا ہے) جہالت کیساتھ عبادتخانہ مین گوشہ نشینی نکر کیونکہ خلق کیساتھ گوشہ نشینی بڑا کامل فساد ہے اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تفقہ ثم اعتزل فقیہہ بن پھر گوشہ پکڑ تجھے مناسب نہیں کہ عبادتخانہ مین بیٹھے اور روے زمین پر کوئی ایسا ہو جس سے تو ڈرے اور امید رکھے تیرے سواسے ایک ڈرانے والیکے اور ایک امیدگاہ یعنی اللہ عزوجل کے اور کوئی نہو۔ میں نہیں پہچانتا مگر اللہ عزوجل کو اور اوسکے حضور میں اس کا قرب حاصل کرنیکے لیے کھڑا رہتا ہوں اسکے دین کو قائم کرتا اور اس کی مدد کرتا ہوں۔ اسکی رضامندی کے لیے نہ اوسکے لیے۔ صدیق نے دین کی چیخ کو سنا۔ اسنے اسکے دل اور سر کو پکارا جب عوام الناس اسکی حدود کو توڑتے اور اسکی منہیات کو ترک کرتے اور اسکے امرون کو چھوڑتے اور اسکو اپنی پیٹھون کے پیچھے ڈالدیتے ہین تو وہ سنتا ہے کہ کس طرح چلاتا ہے اور اللہ عزوجل کے آگے فریاد کرتا ہے پس مستعد ہوتا اور اسکی طرف کھڑا ہو جاتا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اسکی مدد کرتا ہے اسکی خیر خواہی کرتا اور اس سے برائی دفع کرتا ہے۔ یہ اپنے رب عزوجل کی قوت سے کرتا ہے نہ اپنے نفس اور ہوا اور طبع اور رعونت اور جہالت اور نفاق سے عبادت عادت کا ترک کرنا ہے تیرے کہ عادت۔ عبادت کی جگہ ہو۔ دنیا اور آخرت اور خلق کے تعلق کو چھوڑ دو اور حق عزوجل سے تعلق پکڑو مت ہٹو کیونکہ پر کھنے والا بڑا دانا ہے۔ وہ تم سے نہیں لیتا مگر کسوٹی کیساتھ۔ وہ زینت جو تمہارے ساتھ ہے اسکو پھینکدو اسکو کچھ نہ شمار کرو جسے نہین دیا جائیگا۔ مگر وہی جو بھٹی مین داخل ہوا اور کھوٹ سے صاف ہو پس خیال نکرو کہ یہ امر سہل ہے تم مین اکثر اسکا دعوی کرتے ہین حالانکہ وے منافق ہین اگر امتحان نہوتا تو دعوے زیادہ ہوتے جسنے حلم کا دعوی کیا ہم اسکو غضب کے ساتھ امتحان کرینگے اور جسنے کرم کا دعوی کیا۔ مانگنے کیساتھ اسکو امتحان مین لائینگے اور جو کوئی کسی چیز کا دعوی کرے اوسکی ضد کے ساتھ ہم اوس کا امتحان کرینگے ہوس کو ترک کرو اور تمام حالات مین تقوی کو لازم پکڑو۔ خدا متقین کا ہے۔ اصل مین شرک کرنے اور فروعات مین نافرمانی کرنیسے بچو پھر دو رسون قرآن اور حدیث سے تمسک کرو۔ اور انکو اپنے ہاتھون سے نہ چھوڑو۔ حق عزوجل کریم ہے کسی بندے پر دو خوف جمع نہیں کرتا۔ اور یہ دنیا مین کھانے اور پینے اور پہننے اور نکاح کرنے اور اپنی تمام تصرفات مین سے خوف مین رہ چکے۔ انہون نے حرام اور مشتبہ کو اور

Marfat.com

حلال میں سے زیادہ لینے کو اپنے رب عزوجل کے حساب اور اسکے بڑے عذاب کے خوف سے چھوڑ دیا۔ اپنے کھانے اور پینے اور
تمام حالات میں پرہیزگاری کی چیز انکو انسے پرہیز کرنے کے باعث ماترک کیا جب زہد کامل ہوگیا تو معرفت حاصل ہوئی جب
معرفت کمال کو پہونچی تو اللہ عزوجل کا علم آیا اور انکے سرون پر تاج ہوگیا پس لاچار حرام اور شبہہ اور مباح انسے جدا ہوا
اور انکے پاس حلال مطلق رہگیا جو ان صدیقون کا حلال ہے وہ اسکے لیے اہتمام نہین کرتے۔ اور نہ انکے دلونمین گذرتا ہے
جب دنیا و آخرت کو چھوڑ دے اور حق عزوجل کے غیر سے بری ہوجائے۔ اور اس کا دل اسکے قرب اور منت اور لطف کے
گھر میں موجود ہوجائے تو وہ اسے طعام اور شراب اور لباس باقی مصلحتون کے حاصل کرنیکی تکلیف نہین دیتا اس کا
دل ہمین مشغول ہونے سے پاک ہوتا ہے مقربین کے دل ہمیشہ قرب اور علم خاص کی کتاب مین لگے رہتے ہین انکے
دلون اور اسرار کو ارادون سے فنا ہونے اور حق عزوجل کے حضور مین گرنیکی تعلیم دیجاتی ہے پس وہ خود انکا والی ہوتا ہے
اور انکو اپنے غیر کے سپرد نہین کرتا۔ یہ خلقت کی سمجھ سے باہر ہے اس ظاہر سے پوشیدہ ہو۔ وہی انکو فنا کرتا ہے
پھر جب چاہتا ہے انکو اٹھاتا ہے اور واپس کرتا ہے۔ علم اول علم ثانی کی تائید پاتا ہے۔ اول جہل ہے پھر علم پھر عمل اور
اخلاص پھر دوسرا علم اور دوسرا علم خاموشی ہے۔ پھر کلام۔ اول فنا ہے پھر وجود۔ اے مردہ دلو۔ تم ہمیشہ یا [illegible]
بیٹھے ہو۔ اے دنیا اور بادشاہون کے بندو۔ اے دولتمند و۔ اے گرانی اور ارزانی کے بندو تم پر افسوس
اگر گیہون ایک دانہ کی قیمت ایک دینار تک پہونچ جائے تو مومن کچھ پرواہ نہین کرتا۔ اور نہ اسکو اللہ کا رزق
اسکے یقین کی قوت اور اپنے رب عزوجل پر توکل کرنیکے باعث رنج مین ڈالتا ہے تو اپنے آپکو مومنون سے [illegible]
[illegible] تمام بیٹھین اللہ عزوجل کا لشکر اور اس کا گروہ ہین۔ خلق سے اعراض کرنا حق ہے اور نفاق مین [illegible]
رہنے مین تکلف نہین کہ تم میرے لیے کو تجنبہ ہو تمہین توحید کی علامتین اور صدیقون اور اولیا [illegible]
[illegible] کلام اللہ عزوجل کی طرف سے [illegible] کی طرف [illegible] اور انکے امر [illegible]
[illegible] بولتے ہین۔ تو ہوس سے اپنا کلام کتابون سے جمع کرتا اور اسکو کلام [illegible] [illegible]
تو کیا کرے گا یا جلجائے یا تیرا چراغ گل ہوجائے جس تو دیکھتا ہے جب تیرا مٹکا ٹوٹ جائے اور پانی جو اس مین ہے
گرجائے تو تیرا جھاق اور دیا سلائی کہان ہے جس نے علم پڑھا اور عمل کیا اور اخلاص کیا تو چقماق اور دیا سلائی
اللہ عزوجل کا نور ہوتا ہے اور اسکو اسکے اردگرد روشنی دیتا ہے۔ اے قیل و قال سے بیٹھو۔ اے جمع کرنے [illegible]

Marfat.com

صحیفون کے غلام ہو۔ نفسون اور ہوا کی زبان ہاتھون سے علیحدہ رہو۔ تجہپر افسوس خاصون کے ساتھ جہگڑتے ہو تم شکست پاؤگے اور ہلاک ہوگے۔ اور اپنے بہرہ کو نہ پہونچوگے سابقہ اور علم تمہارے کوشش سے کس طرح بدل سکیگا مومن مسلمان بنو۔ کیا تم نے اللہ عزوجل کا فرمودہ نہیں سنا اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ (وہ لوگ جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور مسلمان ہوئے) اسلام کی حقیقت استسلام (تابعداری) ہے اونیا حق کی حضور مین کرے انہون نے چون و چرا اور اگر اور مگر کو بہلا دیا۔ طرح طرح کی عبادتین کرتے ہین اور خوف کے قدمون پر کہڑے ہین اسیواسطے اللہ عزوجل نے انکی تعریف فرمائی اور فرمایا یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُھُمْ وَجِلَۃٌ (دیتے ہین جو کچہہ کہ دیتے ہین اور انکے دل ڈرتے ہین) اللہ عزوجل کے امرون کی اطاعت کرتے اور اسکی منہیات سے باز رہتے ہین اسکی بلا پر صبر کرتے اور اسکی عطا پر شکر کرتے ہین اور اپنے نفسون اور اموال اور اولاد اور عزتون کو سابقہ کے ہاتھ مین سپرد کرتے ہین اور دلون مین اس سے ڈرتے اور خوف کہاتے ہین۔ عارف جب آخرت سے پرہیز کرتا ہے اسے کہتا ہے تجہسے دور ہوجا مین حق عزوجل کے دروازے کا طالب ہون۔ تو اور دنیا میرے نزدیک یکسان ہے دنیا مجکو تجہسے حجاب مین رکہتی تہی اور تو مجہے رب عزوجل سے حجاب مین رکہتی ہے۔ جو چیز مجکو اس سے حجاب مین رکہے اوسکی کوئی عزت نہین ہے اس کلام کو سنو۔ یہ اللہ عزوجل کے علم کا مغز خلق مین اور خلق سے اسکے ارادے کا مغز ہے اور یہی پیغمبرون اور رسولون اور اولیا اور نیکوکارون کا حال ہے۔ اے دنیا کے بندو۔ اور اے آخرت کے بندو تم اللہ عزوجل اور دنیا اور آخرت سے جاہل ہو۔ تم دیوارین ہو تم مین سے کسی کی ہمت دنیا اور کسی کا آخرت اور کسی کی خلق اور کسی کا شہوتین اور کسی کا لذتین اور کسی کا حمد و ثنا اور خلق کے نزدیک قبولیت ہے۔ جو چیز اللہ عزوجل کے سوا ہے وہ بت ہے اولیا دنیا اور آخرت کو حق عزوجل کے دروازے اور طبیب کے گہر مین سپرد کرتے ہین تاکہ وہ اپنی مرضی کے موافق انسے بیمار مریض کو کہلائے اے منافق تم کو انکی کوئی خبر نہین۔ منافق اسمین سے ایک حرف بہی نہین سن سکتا کہ اسپر قیامت قائم ہوجاتی ہے کیونکہ وہ حق سننے پر قادر نہین ہے۔ میرا کلام حق ہے اور مین حق پر ہون۔ میرا کلام اللہ عزوجل کی طرف سے نہ مجہسے۔ شرع سے ہے نہ ہوس سے لیکن تیرا فہم سقیم آفت زدہ ہے۔ تجہپر افسوس تونے علم پڑہا اور اپنے علم پر عمل نہ کیا پس تیرا علم تجہے کیا فائدہ دیگا۔ تونے جوانی کیحالت مین مشائخ کی خدمت نہ کی تو بڑہاپے کی حالت مین کس طرح کریگا۔ کوئی مومن نہین ہے مگر کہ موت کیوقت اوسکی آنکہہ سے پردہ دور ہوجاتا ہے پس وہ جنت میں

Marfat.com

اپنا حصہ دیکھتا ہے۔ حوریں اور ولدان اسکی طرف اشارہ کرتی ہیں اور اسے جنت کی خوشبو آتی ہے پس اسکے لیے موت اور سکرات موت آسان ہو جاتی ہے۔ حق عزوجل اسکے ساتھ اسطرح کرتا ہے جس طرح حضرت آسیہ علیہا السلام کیساتھ کیا اور انہیں سے بعض ایسے ہیں جنکو موت سے پہلے اسکا علم دیا جاتا ہے وہ مقرب لگتے اور محبوب ہیں اے حق عزوجل پر اعتراض کرنیوالے تجھپر افسوس بیفائدہ بیہودہ گوئی نکر۔ قضا کو کوئی رد نہیں کرسکتا اور کوئی روکنے والا روک نہیں سکتا تسلیم کر۔ تو راحت میں ہوگیا۔ کیا رات اور دن کو تو رد کرسکتا ہے جب رات آجائے تو آجاتی ہے خواہ تو برا مانے یا راضی ہو وے اسیطرح دن کا حال ہے وہ دونو تیری مرضی کے برخلاف آجاتے ہیں۔ اسیطرح اللہ عزوجل نے قضا کی اور مقدر کیا۔ تیرے فائدے میں ہے کہ تو ضرر میں جب فقر کی رات آئے تو تسلیم کر اور دولتمندی کے دن کو وداع کر۔ جب مرض کی رات آئے تو تسلیم کر اور عافیت کے دن کو رخصت کر۔ اور جب وہ رات آئے جسے تو مکروہ جانتا ہے تو تسلیم کر اور اسدن کو جسے تو پسند کرتا ہے وداع کر۔ مرضوں اور بیماریوں اور فقر اور غربتوں کے زائل کرنیوالی رات کا خوشدلی کیساتھ استقبال کر۔ اللہ کی قضا اور قدر سے کیکو رد نکر نہیں تو تو ہلاک ہو جائیگا اور تیرا ایمان جاتا رہے گا اور تیرا دل مکدر ہوگا۔ اور تیرا سر مر جائیگا اللہ عزوجل نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا اِنَّا اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا مَنِ اسْتَسْلَمَ لِقَضَآئِیْ وَصَبَرَ عَلٰی بَلَآئِیْ وَشَکَرَ عَلٰی نَعْمَآئِیْ کَتَبْتُہٗ عِنْدِیْ صِدِّیْقًا وَمَنْ لَّمْ یَسْتَسْلِمْ لِقَضَآئِیْ وَلَمْ یَصْبِرْ عَلٰی بَلَآئِیْ وَلَمْ یَشْکُرْ عَلٰی نَعْمَآئِیْ فَلْیَطْلُبْ رَبًّا سِوَآئِیْ میں وہ خدا ہوں جسکے سوا کوئی معبود نہیں جس نے میری قضا کو تسلیم کیا اور میری بلا پر صبر کیا اور میری نعمتوں پر شکر ادا کیا میں اسکو اپنے پاس صدیق لکھتا ہوں اور جس نے میری قضا کو تسلیم نہ کیا اور میری بلا پر صبر نہ کیا اور میری نعمتوں پر شکر نہ کیا۔ پس چاہیے کہ میرے سوا اور رب کی تلاش کرلے۔ جب تو قضا پر راضی نہوا اور بلا پر صبر نہ کرے اور نعمتوں کا شکر نکرے تو وہ تیرا رب نہیں ہے اسکے سوا اور رب کی تلاش کر۔ مگر اس کے بغیر کوئی رب ہی نہیں۔ ارادت ہے تو قضا پر راضی ہو اور قدر پر نیر ہو یا شر شیرین ہو یا تلخ ایمان لا اور اسپر کہ جو تجھے پہونچتا ہے پرہیز کرنے کے ساتھ تجھ سے خطا نہیں کرتا اور جس نے تجھے خطا کی وہ کوشش اور طلب کیساتھ تجھے نہیں ملتا جب یہ ایمان ثابت ہو جاے تو ولایت کے دروازہ تک آ کے کیا جائیگا پس سوقت تو اللہ کے ان بندوں میں ہو جائے گا جو عبودیت کو ثابت کرنیوالے ہیں ولی کی علامت یہ ہے کہ تمام حالات میں اپنے رب

Marfat.com

عزوجل کے موافق ہو۔ بالکل موافق ہو جاوے چون و چرا نہ کرے امر ان کو ادا کرے اور منہیات سے باز رہے یقیناً وہ
خدا کیساتھ ہوتا ہے۔ اسکے قرب میں رہتا ہے نہ دائیں نہ بائیں نہ پیچھے بلکہ بالکل آگے۔ وہ سینہ ہوتا ہے بغیر پشت
کے قرب ہوتا ہے بغیر بعد کے۔ صفا ہوتا ہے بغیر کدورت کے خیر ہوتا ہے بغیر شر کے۔ تیرا امید خلق سے ہے اور تو ان
سے ڈرتا ہے یہ اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے تو عطا کے وقت خلق کی تعریف کرتا ہے اور نہ ملنے کے وقت انکی مذمت
کرتا ہے اور یہ اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کرنا ہے تجھپر افسوس وے کچھ نہیں کر سکتے۔ انکے پاس خیر نہیں ہے
تو موحد نہیں۔ تمام چیزیں اللہ عزوجل کی ایجاد اور راہ سے پہچانی ہیں۔ نہ اسکے خلق سے اسکے دروازے کی طرف
رجوع کرنے سے پہچانی ہیں اسکی راہ کو طے کرنیکے بعد پہچانی ہیں۔ ابتدا میں سبب ہے اور انتہا میں مسبب۔ مبتدی
سبب سے استعانت طلب کیا جاتا ہے جیسے کہ بچہ اپنی ماں باپ کو طلب کرے تاکہ اوسکی پرورش کریں۔ پس جب وہ
بڑا ہوتا اور اونکا سیکھ جاتا ہے تو اپنے بازوؤں کی قوت اور رزق کو خود طلب کر لینے کے باعث انسے بے پرواہ
ہو جاتا ہے کیا تم میں سے کسی نے کبھی اپنے رب عزوجل پر توکل کرنیکے ہاتھ سے بغیر اپنی طاقت اور قوت اور تحقیق اور
رنج اونکی کوشش کے کوئی لقمہ کھایا ہے۔ تم پر افسوس اسکا دعوی کرتے ہو جو تم میں نہیں ہے تو اسلام اور ایمان اور ایقان
اور توحید کا کس طرح دعوی کرتا ہے حالانکہ اپنی طاقت اور قوت اور اسباب پر بھروسہ رکھتا ہے جو عمل کہ یہ ام
ہوں سے حاصل نہیں ہوتا۔ تجھپر افسوس۔ تو اس مقام پر بیٹھتا ہے لوگوں کو وعظ سناتا ہے پھر انکے درمیان ہنستا ہے
اور ہنسی کی حکایتیں کرتا ہے یقیناً نہ تو نجات پائیگا اور نہ وہ نجات پاوینگے واعظ معلم اور مؤدب ہے اور سننے والے
بچوں کی طرح۔ بچہ علم نہیں پڑھتا مگر سختی اور دور اندیشی اور ترش روئی کو لازم پکڑنے کے ساتھ۔ انھیں سے نہایت کے
ایسے ہیں جو عزوجل کی عنایت سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ایسے بہت ہیں جو ظاہر میں اسلام کا دعوی کرتے
ہیں ہیں جیسے کفار نے کہا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيٰى وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ
(نہیں ہے مگر ہماری دنیا کی زندگی مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں اور نہیں ہلاک کرتا ہے ہم کو مگر زمانہ)
انہوں نے یہ کہا اور تم میں سے بہت ہی ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں اور اسکو میری مرضی کے موافق عمل کر
سے چھپاتے ہیں۔ پس انکی میرے نزدیک کوئی قدر نہیں اور نہ مچھر کے پر جتنا وزن ہے۔ حق عزوجل کو
واضح ہے۔ انکو عقل نہیں اور نہ تمیز ہے جس سے وہ مضر اور مفید میں فرق کریں۔ اللہ عزوجل نے یوسف علیہ

Marfat.com

وعلیہ الصلوۃ والتسلیم کے قصہ میں فرمایا۔ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗ (خدا سے
پناہ ہے کہ ہم کسیکو پکڑیں مگر اسکو جسکے پاس اپنا اسباب پائیں) جسکے پاس ولایت اور توحید اور ایمان کا اسباب پایا
وہ کامل ہے جب دل اللہ عزوجل کے لیے صحیح ہو جائے وہ اسے خلق اور اسباب کے ساتھ نہیں چھوڑتا۔ اور راستہ خرید
وفروخت اور اسباب کو لینے کیساتھ نہیں چھوڑتا۔ اسے تمیز کرتا اور خالص کرتا اور گرنے سے اٹھاتا۔ اور اپنے
دروازے پر بٹھلاتا اور اپنے لطف کی گود میں سلاتا ہے۔ تجھ پر افسوس [illegible] تیرے اسلام کا کرتہ پھٹا ہوا ہے تیرے ایمان کا
کپڑا پلید ہے تو برہنہ ہے تیرا دل جاہل ہے۔ تیرا سینہ اسلام کے ساتھ کھلا نہیں تیرا باطن خراب اور
تیرا ظاہر آباد ہے۔ تیرے صحیفے سیاہ ہیں۔ وہ دنیا جس سے تو محبت کرتا ہے تجھ سے کوچ کرجانیوالی ہے اور قبر اور
آخرت تیری طرف آتے جاتے ہیں اپنے امر کے لیے اور اسکے لیے جسکی طرف تجھے جلد نقل کرنا ہے۔ ہوشیار رہو۔
شاید کہ تیری موت آج یا اسی ساعت میں آجائے۔ تیرے اور تیری امیدوں کے درمیان پردہ ہوجائے۔ دنیا سے
جسکی تو امید کرتا ہے اسے نہ پائے اور نہ اس سے مل سکے اور جسے تونے بھلا دیا وہ تجھے آلے۔ اللہ کے غیر میں
مشغول ہونا اور اسکے غیر سے ڈرنا اور امید رکھنا ہوس ہے۔ سوا اللہ عزوجل کے کوئی ہم کو ضرر اور نفع [illegible]
پہونچا سکتا۔ وہی ہے جس نے ہر ایک شے کے لیے سبب بنایا ہے۔ حکم سب پر وارد ہے۔ جب تو اسکے حکم پر عمل کر
اور عمل کو متحقق کرے۔ تو اسباب تجھ سے اسطرح گر جاتے ہیں جسطرح کہ درخت سے [illegible] مسبب ظاہر ہوتا اور سبب
دور ہوجاتے ہیں مغز ظاہر ہوتا اور چھلکا دور ہوجاتا ہے۔ مغز کیا ہے مسبب کے ساتھ جڑا اصل ہے تعلق [illegible]
درخت کے پھل کی طرح ہے۔ موحد حالات میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ مثلاً کنوئیں کی طرف نقل کرتا ہے [illegible]
سے نہر کی طرف اور نہر سے دریا کی طرف۔ فرع سے اصل کی طرف نقل کرتا ہے والا سے والا کی طرف [illegible]
طرف۔ صنعت سے صانع کی طرف۔ عاجز سے قادر کی طرف۔ فقر سے دولتمندی کی طرف۔ ضعف [illegible]
قلیل سے کثیر کی طرف۔ تجھ پر سختی نہ آگیا۔ تم میں سے اکثروں کے دل ایمان سے خالی [illegible]
کوئی حاجت ہو تو چاہیے کہ دل کو خاموشی اور نیک ادب کی لگام دے اور تقویٰ کی درع پہنا سکے [illegible]
طمانیت اور اپنے رب عزوجل تک پہنچنے کا سبب ہے۔ [illegible] عام اور خاص عام موت کے بعد اللہ عزوجل [illegible]
اور خاص نادر فردوں کے دلوں کا موت سے پہلے اللہ عزوجل تک پہونچنا ہے [illegible]

Marfat.com

مخالفت میں جہاد کرتے ہیں اور خلقت سے نفع اور ضرر کو دیکھنے سے باہر اُٹھتے ہیں۔ پس جب اسپر مداومت کرتے ہیں اس تک پہونچ جاتے ہیں جسطرح کہ عوام موت کے بعد پہونچتے ہیں جسکے لیے یہ صحیح ہو جائے تو اسکو قدرت اور فراخی اور کلام اور موانست حاصل ہوتی ہے۔ اسوقت یہ پہونچنے والا کہتا ہے۔ اِئْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ میرے پاس اپنا سارا کنبہ لاؤ۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام گڑھے اور قید خانہ سے نکلے اور ان سختیون پر صبر کیا تو قادر ہوے اور سب کچھ آپ کے ماتحت ہوگیا تو آپ نے اپنے بھائیوں سے کہا اِئْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ (اپنے سارے کنبے کو میرے پاس لاؤ) آپکو دولتمندی اور سلطنت حاصل ہوئی اور تنگی جاتی رہی اور فراخی آگئی۔ اس سے پہلے آپ گڑھے اور قید خانہ میں گونگے تھے جب نکلے تو فصاحت آئی۔ اے قوم سبکو سبکے خالق سے طلب کرو سبکو اُسکی طلب میں خرچ کرو۔ اولیا نے ارواح کو رب عز وجل کا قرب طلب کرنے میں خرچ کیا۔ انہوں نے اسکو جان لیا جسے طلب کرتے ہیں پس انپر ارواح کا خرچ کرنا آسان ہوا جس نے اسکو جسے طلب کرتا ہے جان لیا اسپر وہ جسے خرچ کرتا ہے آسان ہوا۔ **حکایت** ہے کہ ایک آدمی دلال کے حجرے کے پاس سے گذرا دیکھا کہ اس میں ایک لونڈی بڑی خوبصورت ہے اسپر شیفتہ ہوگیا۔ آگے قدم اُٹھانے کی طاقت نہ رہی وہ ایک بیش قیمت گھوڑی پر جو ایک سو دینار کے برابر تھا خوب لباس پہنے ہوئے اور ایک تلوار کو جس کا میان زر سے مرصع تھا لگائے ہوئے سوار تھا اسکے آگے آگے حبشی غلام زین پوش اُٹھائے ہوئے چلتا تھا۔ فوراً اُسکے مالک کی طرف بڑھا اور اس سے اُس کے بیچڈالنے کی درخواست کی اُسنے جواب دیا اسمین شک نہین کہ تو میری لونڈی پر عاشق ہوگیا ہے اور عاشق اپنے معشوق کی طلب میں اپنی تمام ملکیت کو صرف کردیتا ہے میں کبھی نہین بیچونگا مگر اون تمام چیزون کی عوض جو اسوقت تیری ملکیت میں ہیں ... اُسیوقت وہ گھوڑے سے اُترا اور اپنے تمام کپڑے اُتار ڈالے اور دلال سے ایک قمیص ... اور سبکو مع اُس غلام کے جو اوسکے ساتھ تھا سپرد کردیا اور لونڈی کو لیکر اپنے گھر کی طرف برہنہ پانون برہنہ سر چلدیا۔ جب اُسنے قیمت صرف کی تو قیمت دار چیز لی اُسنے اوسکو پہچانا جسے طلب کیا پس اسپر وہ جو خرچ کیا آسان ہوا۔ محبت میں سچا محبوب کے سوا کسی اور چیز پر متوجہ نہین ہوتا جب خلق میں سے کوئی کہے پنے جنت کی اور اُن نعمتوں کی جو اوس میں ہین خبر سنی ہے اور اللہ عز وجل کے فرمودہ وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ اور اس میں وہ ہے جسے نفس چاہتے اور آنکھیں لذیذ جانتی ہین معلوم کیا ہے پس اُسکی

Marfat.com

ت کیا ہے ہم اسے کھینگے اللہ عزوجل نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ
لَھُمُ الْجَنَّۃَ تحقیق خدا نے مومنون سے اُن کے نفس اور مال خرید لیے ہین اسپر کہ اُنکے لیے جنت ہی نفس اور مال کو
پھر دکر لیس تیرا ہو گیا اور دوسرے نے کہا مین چاہتا ہون اُن میں سے ہو جاؤن جو اوسکی ذات کو چاہتے ہیں میرے
ں نے قرب کے دروازے کو دیکھا اور مین محبون کو بادشاہانہ پوشاک پہنے ہوئے اس میں مدفت کرتے دیکھتا ہون
اسمین داخل ہونیکی قیمت کیا ہے ہم اسے کہین گے پہلے اپنا سارا مال خرچ کر اور اپنی شہوتون اور لذتون کو چھوڑ اور اپنے
ود کو اسمین فنا کر ڈال۔ اور جنت اور اسکی نعمتون کو ترک کر اور نفس اور ہوا اور طبع کو چھوڑ دے اور دنیوی اور اخروی
تون کو ترک کردے اور سبکو اپنی دل کی پیٹھ کے پیچھے ڈالدے پھر داخل ہو پس تو دیکھے گا جو آنکھون نے نہیں دیکھا
ر کانون نے نہیں سنا اور کسی بشر کے دلپر نہین گذرا جسکے لیے یہ کامل ہوا اور اسکے دل کا قدم اس مین ثابت ہوا
یا اور آخرت اسکے لیے ہو گئی۔ یہ دونون اسکے لیے نعمت ہو جاتی ہیں۔ بلا زحمت دونون اسکی مہمان ہوتی ہین
ر اس کا انجام قرب اور نظر ہے۔ قرب دنیا میں دل کے ساتھ اور نظر قیامت کے روز آنکھ کے ساتھ۔

ا غلام! قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ کہہ اللہ ہی ہے انکو چھوڑ قُلِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ کہہ وہ جسنے مجھے پیدا کیا
ہی مجھے ہدایت بخشیگا۔ اے دنیا سے پرہیز کرنیوالے جب تیرا دل اس سے آخرت کو طلب کرتا ہوا نکل آئے
کہہ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ اور تو اے حق عزوجل کا ارادہ کرنے والے اسمین رغبت کرنے والے اسکے
یر سے پرہیز کرنیوالے۔ جب تیرا دل جنت کے دروازے سے اپنے مولی کو طلب کرتا ہوا نکلے تو کہہ اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ
فَھُوَ یَھْدِیْنِ۔ راہ کی سختی سے اوسکی ہدایت مین مشغول ہو سا ای کہ تو ان دونوں راستوں میں چلنے کا ارادہ کرتا ہے
لیے راہ طلب کے جو اُنپر چلے اور انکی خوفناک جگہون سے واقف ہیں وہ کون مین مشائخ علم پر عمل کرنیوالے اعمال
میں اخلاص کرنے والے۔ اے غلام۔ رہبر کا غلام ہو۔ اسکی تابعداری کر۔ اپنے پالان کو اسکے
اور اسکے ساتھ چل کبھی اُسکے دائین اور کبھی اسکے بائین اور کبھی اُسکے پیچھے اور کبھی اسکے آگے۔
اسکی راستے سے باہر نہ جا اور اسکے ارشاد کی مخالفت نکر یہانتک کہ تو اپنے مقصود کو پہنچ جائے گا اور راستے ہی کمراہ نہ ہو
اپنے رب عزوجل کو واحد تسلیم کر۔ تحقیق تو مہمات سے کفایت کیا گیا اور تجھسے تنگیان زائل ہو گئین حضرت ابراہیم
علیہ السلام جب گوپھیے میں رکھے گئے تا کہ آگ مین ڈالے جائیں تو انہون نے ذریعون کو قطع کیا اور

رب عز و جل کے بغیر کسی اور کی طرف متوجہ نہوئے لاچار اُسنے آگ کو فرمایا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِ
(اے آگ ابراہیم پر خنک اور سلامت ہو جا) اے آگ علیحدہ ہو اور تغیر کر اور بدل جا اپنی گرمی اور شر کو روک لے۔ اپنی
روشنی اور تیزی اور گرمی اور غضب کو باز رکھ سست ہو جا۔ نمناک ہو جا۔ سرد خنک ہو جا بغیر اذیت کے
... سب کچھ اس توحید اور برکت سے ہے جو آپکو حاصل تھی بندہ جب اپنے رب عز و جل کو واحد جانتا ہے اور اسکا
لیے اخلاص کرتا ہے وہ کبھی اسکو وجود میں لاتا ہے پس وہ اُسکی تکوین میں داخل ہوتا ہے۔ اور کبھی تکوین کو اسکے سپرد
کرتا ہے اور وہ خود آپ تا ہے۔ یہ خلق میں سے خواص کیلیے ہے۔ جو شخص جنت میں داخل ہوگا وہ جب کسی شے کو کہیگا
بس وہ ہو جائیگی۔ عزت آپکی تکوین میں ہے نہ کل میں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بچپن اور بڑی عمر میں توکل کے قدم
رہے جب تمہاری ہمسائے تم سے دور ہو جائینگے اور فقر اور معیشت کی تنگی اور نرخ کی گرانی کیوقت عیال بہت
ہو جائیگا اور بہائی تمہارے موہنوں پر دروازے بند کرینگے تو تم میری باتوں کو یاد کروسگے اور شر منارہ
ہو گے مجھسے سنو میں رسول اللہ کا اور انکا جنکو اُسنے بھیجا نائب ہوں۔ اے خدا میں انبیاء میں تجھسے معا
اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اس امر پر جسمیں کہ میں ہوں میری مدد کر میں پیغمبروں اور رسولوں کو تیری طرف شفیع
لاتا ہوں اور تونے مجھے پہلی صف میں کھڑا کیا ہے میں تیری خلقت کا رنج برداشت کرتا ہوں پس میں تجھسے معا
اور عافیت کا طلبگار ہوں۔ انسانوں اور جنوں کے شیطانوں اور تمام مخلوقات کی شر سے مجھے پناہ میں رکھ۔ آمین اور آپ
خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ اے زاہدو۔ اے عابدو۔ اخلاص کرو نہیں تو تابعداری نکرو۔ تمکو روزہ اور نماز اور کھانے او
صحبت ہونا بغیر نیت اور اخلاص بلکہ نفس کے حضور اور ہوا کو دخل دینے کیساتھ اچھا معلوم ہوا ہے تم پر افسوس
... اولوگ ہوتے ہیں وہ تقدیر کے ساتھ حکم کی صحبت اور ظاہر و باطن اور سر و علانیہ خالق اور خلا
... کی حفاظت سے گردش کرتے ہیں۔ ہر ایک صاحب فضل کو اسکا فضل اور ہر ایک صاحب حق
اسکا حق دیتے ہیں۔ اللہ عز و جل کی کتاب یعنی قرآن کو اسکا حق اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اسکا ح
اللہ عز و جل کے علم کو جو اونکے دلوں میں ہے اسکا حق دیتے ہیں۔ وے صبر کرنے اور قادر ملنے اور قید اور آزاد
ہونے اور دینے میں ہیں۔ حدود کو دلوں اور اسرار اور نفوس پر قائم کرتے ہیں۔ خلقت پر نیکی کرتے ہیں۔ یہ جو
تمہاری معلومات سے بالا ہے۔ مومن جب اپنے بہائی کو وعظ کرتا ہے اور وہ نہیں مانتا تو اُسے کہتا ہے عنقریب تو با...

Marfat.com

سکو جو میں کہتا ہوں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ (اور میں اپنا امر خدا کے سپرد کرتا ہوں) عارف خلق کے نفسوں کیساتھ توحید اور معرفت کی تلوار سے لڑتا ہے اور جو شخص ان میں سے اسکے اسرار میں آجائے اسکو اس بادشاہ کی درگاہ پر لے جاتا ہے جو اپنے بندوں پر بصیر ہے۔ مومن کے نزدیک تمام چیزوں سے بہت پیاری چیز عبادت ہے۔ اسکے نزدیک سب سے پیاری چیز گھر میں بیٹھے ہوئے نماز میں کھڑا رہنا ہے اسکا دل موذن کا جو حق عزوجل کی طرف بلانے والا ہے منتظر رہتا ہے جب اذان کو سنتا ہے اسکے دل میں خوشی پیدا ہوتی ہے اور مساجد کی طرف جاتا ہے جب سائل اسکے پاس آئے تو خوش ہوتا ہے جب اسکے پاس کچھ موجود ہو تو اسے دیتا ہے کیونکہ اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اَلسَّائِلُ هَدِیَّةُ اللّٰہِ عزوجل اِلٰی عَبْدِہٖ (سوالی بندہ کی طرف اللہ عزوجل کا ہدیہ ہے۔) کو سنا ہے کیونکر خوش نہو حالانکہ بتحقیق اسکا رب عزوجل فقیر کے ہاتھ پر اس سے قرض مانگتا ہے۔ یہ مومن عابد کے آداب ہیں لیکن عارف پس وہ حدود شرع کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے دل کو اس میں رب عزوجل کا غیر داخل ہونے سے محفوظ رکھتا ہے۔ وہ اس سے پرہیز کرتا ہے کہ اپنے دل کی طرف دیکھنے سے غیر خدا کا خوف اور اسکے غیر کی امید اور غیر پر توکل کرنا چاہا جائے۔ اپنے دلکو خلقت اور اسباب کے ساتھ لگا کرنے سے نگاہ رکھتا ہے۔ وہ خلق کے دیدار کو مکروہ جانتا ہے حالانکہ اس کا ہونا انکے لیے ضروری ہے اسلیے کہ وہ بیمار ہیں اور یہ طبیب۔ وہ اپنے رب عزوجل کے قرب کی عزت سے ہوا کی تمام آرزو اور اختیار سے دنیا میں زندہ رہنے اور آخرت میں زندہ رہنے کو مکروہ جانتا ہے۔ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا یقول اللّٰہ عزوجل یوم القیمۃ لعبادہ المؤمنین اٰثرتم اٰخرتکم علی دنیاکم وَاٰثرتم عبادی علی شہواتکم وعزتی وجلالی ما خلقت الجنۃ الا لکم (اللہ عزوجل قیامت کے روز اپنے مومن بندوں کو فرمائیگا۔ تم نے آخرت کو دنیا پر پسند کیا اور میرے بندگی کو اپنی شہوات پر اختیار کیا مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے میں نے جنت کو نہیں بنایا مگر تمہارے لیے۔) اور لیکن اسکا فرمان محبوبوں کیلیے یہ ہے۔ تم نے مجکو تمام خلقت اور دنیا اور آخرت پر اختیار کیا۔ اپنے دلوں کے ساتھ خلق سے عزلت کی اور اپنے اسرار کے ساتھ اس سے کنارہ کش ہوئے پس تمہاری طرف میری توجہ اور میرا قرب تمہارے لیے ہے اور تم میرے حقیقی بندے ہو۔ اولیا میں سے بعض ایسے ہیں جو ہر روز جنت کا کھانا کھاتا اور اسکی شراب پیتے اور جو کچھ اسمیں ہے اسکو دیکھتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کمانے اور پینے سے فانی ہوتے اور خلق

گوشہ نشینی میں اور انسے پردے میں رہتے ہین اور مرنے کے بغیر زمین پر ساری عمر بسر کرتے ہین الیاس اور خضر علیہما السلام
کی طرح انہین سے بہت اللہ عزوجل کی طرح پردے مین رہتے ہین لوگونکو دیکھتے ہیں اور لوگ انہین نہین دیکھتے
ایسے اولیا بہت ہیں اور انہین سے ہزار مین کم ہین۔ چند روز دیکھا نے ہین اور باقی انکی طرف آتے۔ انکی مقرب ہوتے
ہیں یہ وہ لوگ ہین جنکی برکت سے زمین اگاتی اور آسمان برساتا ہے اور انکی برکت سے خلق کی بلائین دفع ہوتی ہیں
فرشتون کا طعام اور شراب حق عزوجل کا ذکر اور تسبیح سبحان اللہ والحمد للہ الخ پڑھنا ہے اور تہلیل لا الہ الا اللہ
کہنا ہے اور اولیا میں سے نادر ایسے ہیں جنکا طعام ایسا ہے۔ تمہین اسکے سننے سے کیا فائدہ۔ تم مین سے اکثر شیطان کی
ٹھنڈک اور اسکے غلام ہیں تمہاری اور اسکی کوئی عزت نہین۔ ای دیر نشین اسکی خدمت کو ترک کرو۔ اس سے مفارقت کرو
حق عزوجل سے اپنے دلون کے قدمون کے ساتھ رہو اور اسے سوال کرو کہ وہ تمہین ان اعمال کی طرف راہ بتائے جنکو وہ تم سے
پسند کرتا ہے۔ اس سے سوال کرو کہ تم سے خدمت لیوے اس سے سوال کرو کہ وہ تم کو ایسے خزانے پر رہنمائی کرے جو کبھی ختم نہ
ہوگا۔ ایسے مددگار کو بتلائیگا جو کبھی رنجیدہ نہو۔ اس سے مانگو کہ وہ دنیا کو تمہاری طرف مکروہ اور آخرت کو محبوب بنادے
بس یہ عطا کرے تو اس سے سوال کرو کہ وہ آخرت کو تمہارے لیے مبغوض بنائے اور خالص عمل اور اپنی محبت اور غیر کو
ترک کرنا تمہاری نصیب میں کرے تو خلق کا بندہ سب کا بندہ ہے۔ اگر تو حق عزوجل کا بندہ ہوتا تو اپنے تمام کام اسکے
سپرد کرنا اور اپنی حاجتین اسکی خدمت مین پیش کرتا۔ تم کیوں کسی چیز کو برا کہتے ہو اور تمہارے فعل تمہارے کلام کی تکذیب
کرتے ہیں۔ کیا تم نے سنا نہین تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (ای ایمان والو کیون کہتے ہو وہ جو نہین کرتے۔ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے
کہ تم وہ کہو جو نہین کرتے) تمہارے فرشتے تمہاری بیحیائی سے تعجب کرتے ہین۔ تمہارے اپنے حالات مین یا وہ جھوٹ بولنے
سے تعجب کرتے ہین۔ توحید مین تمہاری جھوٹ بولنے سے متعجب ہوتے ہیں۔ تمہارے تمام باتین گرانی اور ارزانی اور
بادشاہون اور دولتمند و نکے حالات سے وابستہ ہین۔ فلانے نے کہا یا فلانے نے پہنا۔ فلانے نے نکاح کیا اور فلانا غنی ہو
فلانا فقیر ہوا یہ سب ہوس ہے اور غضب الہی اور عذاب ہے۔ توبہ کرو۔ اور اپنے گناہون کو ترک کرو۔ اور اپنے رب عزوجل
کیطرف رجوع لاؤ نہ اسکے غیر کی طرف اسکا ذکر کرو اور اسکے غیر کو بھلاؤ۔ میرے کلام پر ثابت رہنا ایمان کی علامت ہے اور اس سے
بھاگنا نفاق کی علامت ہے کہ تو مجھے طعنہ دیتا ہے۔ آنا کہ ہم اپنی حالتونکو شرع سے پرکھین بس جسکی حالت پوتھ اور چاندی

ہو تو وہ مستحق ہے کہ طعنہ دیا دائے اور چھوڑا جائے بسم اللہ نکل مخنثوں کی طرح دل نہ چرا اور نہ بھاگ یہ امر جسمین تو ہے
بیچ اور ہوس ورستی ہے۔ تجھپر افسوس۔ قریب ہے کہ تجھے اپنا حال معلوم ہو جائیگا۔ ای خدا ہماری توبہ قبول فرما
اور دنیا و آخرت میں ہمکو خوار نکر۔ ای غلام تیرا امر بے بنیاد ہے پس یقیناً تیری دیواریں گر جائینگی۔ تیری بنیاد
بدعت اور گمراہیاں ہیں اور عمارت ریا اور نفاق پس یہ ہوا اور طبع کی عمارت کس طرح ثابت رہیگی۔ تو ہوا
اور طبع سے کھاتا اور پیتا ہے اور نکاح کرتا اور جمع کرتا ہے۔ ان چیزون میں کیسکے درمیان تیری نیت نیک
نہیں۔ مومن کی اپنی تمام حالات اور تمام اعمال میں نیت نیک ہوتی ہے وہ سوا امر خدائے عزوجل نہیں کھاتا اور
نہ پیتا اور نہ پہنتا اور نہ نکاح کرتا ہے اسی طرح دنیا اور آخرت میں۔ خدا دنیا میں اسکو شرع کے ذریعہ امر کرتا ہے اور
آخرت میں بے واسطہ۔ وہ اس دنیا اور اُسکے جلدی فنا ہو جانیکو دیکھتا ہے پس اس سے پرہیز کرتا ہے اور مقسوم
کے حاصل ہونیکو یاد کرتا ہے۔ اسے شرع اور دل کی شہادت کیساتھ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے اسکی حاجت نہیں
مین اسکو نہین چاہتا اور اُس کا دل دائین اور بائین بھاگتا ہے اور اسپر اسکا لینا لازم کیا جاتا اور
اسے مجبور کیا جاتا ہے دنیا میں اسکا حال اسطرح ہے لیکن آخرت میں وہ اپنی آنکھ جنت کی طرف نہیں کرتا تا وقتیکہ اپنے
رب عزوجل سے نہ ملے اور جب اس سے کوئی چیز تناول کرنی ہو تو سوای پختہ امر اور پیش کیا جانے اور اشارے کے
نہین کرتا۔ پس وہ امر کو جنت کا حق ادا کرنیکے لیے قبول کرتا ہے حور اور جنت کے غلامون اور ان شہوات کا حق ادا کرتا ہے
اور وقتاً فوقتاً اس میں پیغمبرون اور رسولون اور شہیدون اور نیکوکارون کی موافقت کرتا ہے نہین تو اسکا بڑا
وقت رب عزوجل کے پاس صرف ہوتا ہے جب تو اللہ عزوجل سے ڈرے تو اسکی طرف سے تمام حالات میں تجلّہ ...
ہوگی۔ کیا تونے نہیں سنا کہ اُسنے کس طرح فرمایا ہے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ
لَا يَحْتَسِبُ (اور جو اللہ سے ڈرے وہ اسکے لیے کشائش کرتا اور اُسے اُن مقام ...
نہیں) اور اس آیت نے اسباب پر بھروسہ کرنیکے دروازے کو بند کر دیا ہے ... اور بادشاہ ہونیکے ...
بند کیا اور توکل کے دروازیکو کھول دیا ہے جو اس سے ڈرے وہ اُسے اُن چیزوں میں جو لوگوں پر سخت ہیں ...
کشائش بخشتا ہے۔ میں کیا کرون تمکو کیا کہون شعر زندیکو گر پکارے تو بیشک سنا سکے گو زندہ ہی جو نہین ...
تیرا دل سلام اور ایمان اور ایقان سے فارغ ہے تجھے معرفت اور علم نہیں تو ہوس ہے تجھے کلام ...

Marfat.com

اے منافقوں ! تم صرف توکل میں زبانی کلام کرنے پر قانع ہو اور تمہارے دل خلق کو شریک ٹھہرانیوالے ہیں۔ میرا دل تمہیر اللہ عزوجل کے لیے غیرت کے باعث غصے سے بھرا ہوا ہے اگر تم سکوت کرو اور مزاحمت سے باز آؤ تو فبہا نہیں تو تمہارے گھر تم پر جلا دونگا۔ اے شور اور شیرین پانی میں خیانت کرنیوالو۔ اے خدا ہماری اور تجھپر غصہ لانے اور تیری تقدیروں میں تجھ سے مقابلہ کرنے کے درمیان پردہ کر۔ اپنی رحمت کیساتھ ہماری اور گناہوں کے درمیان بنا دے آمین۔ اے غلام اگر تو بلا آنے سے پہلے رب عزوجل سے ڈرنیوالا۔ اس کا ذکر کرنیوالا۔ اسکو واحد ماننے والا اسکی طرف اشارہ کرنیوالا ہوگے تو جب بلا میں واقع ہوگا وہ آگ کو فرمائیگا یا نار کونی بردا وسلاما اے آگ سرد اور سلامت ہو جا۔ اے خدا ہمارے ساتھ بھی اسیطرح کر اگرچہ ہم مستحق نہیں ہیں ہمارے ساتھ اپنے کرم سے معاملہ کر۔ ہماری حقیقت کو نہ کھول ہم سے مقابلہ نکر ہمیں محروم نہ چھوڑ۔ عارف حق میں ادب فرض ہے جیسے کہ مجرم کے حق میں توبہ وہ کیونکر مودب نہو حالانکہ وہ تمام خلقت سے خالق کے زیادہ قریب ہے۔ جو شخص جاہل ہے بادشاہوں کی معاشرت کرے اسکی جہالت اسے قتل کی طرف مقرب بنائیگی اور جو مودب نہیں خلق اور خالق کا مغضوب ہے۔ جس وقت میں ادب ہو وہ عذاب ہے اللہ عزوجل کیساتھ نیک ادب ضروری ہے نیک ادب کرو۔ آخرت پر متوجہ ہو۔ اور دنیا سے اعراض کرو اور اسپر زبردار ہو جیسے کہ کافر رہتا ہے کیونکہ وہ نادانی کے باعث اسپر متوجہ ہوتے اور اس سے محبت کرتے ہیں۔ بندہ اپنے گناہوں اور لغزشوں اور خطاؤں سے توبہ کرتا اور دن کو روزہ رکھنے اور رات کو نماز پڑھنے میں مشغول ہوتا اور اپنے کسب سے بموجب حلال شرعی کے کھاتا ہے۔ پھر ترقی کرتا اور پرہیز گار ہو جاتا ہے پس حرام میں واقع ہونیکے خوف سے اسکا کسب کم ہوتا ہے۔ پھر ترقی کرکے منزہ بنتا ہے پھر ترقی کرکے زاہد اور اس سے ترقی کرکے عارف دلکو اللہ عزوجل میں لگانے والا ہو۔ آخر اسی سے مجالس رکھتا ہے اور اسی سے باتیں کرتا ہے۔ اسکا دل خلق سے فارغ ہو جاتا ہے۔ انسے بے نیاز ہوتا اور اسکی طرف احتیاج رکھتا ہے پیغمبروں اور برگزیدوں کی روحوں کے ہمراہ اس سے مجالس رکھتا ہے اسی انس پانیوالا اسی سے قریب ہو جاتا ہے۔ مگر یہ آہستہ تدریجا ہوتا ہے۔ تجھپر افسوس تو حالات کو نہیں جانتا انہیں کیوں کلام کرتا ہے تو حق عزوجل کو نہیں پہچانتا۔ پس اسکی طرف کیوں بلاتا ہے تو اس دولتمند اور اس بادشاہ کے سوا اور کو نہیں پہچانتا۔ تیرا کوئی رسول اور مرسل نہیں۔ تو حلال نہیں کھاتا صرف حرام کھاتا ہے۔ دین کی عوض دنیا کھانا حرام ہے تو منافق دجال ہے اور میں منافقوں کو برا جاننے والا اور پیٹنے والا انکی عقلوں کو جلانے والا ہوں میری کدال اس منافق کے گھر کو

Marfat.com

گرا تی اور اسکے ایمان کو جس کا وہ دعوی کرتا ہے دور کرتی ہے منافق کے پاس کوئی ہتیار نہیں جس سے وہ لڑے اس کا کوئی گھوڑا نہیں جسپر سوار ہو کر حملہ کرے اور خلق اور خالق اور ظاہر اور باطن اور سبب اور مسبب اور حکم اور علم کے درمیان قرار پکڑے ۔ آفات کیوقت ایمان کا اثر اور ایقان کا عمل اور توحید اور توکل اور اللہ عزوجل پر بھروسہ کرنیکی قوت ظاہر ہوتی ہے ۔ ایمان دعوے پر دلیل ہے ۔ مومن اللہ عزوجل سے اپنے دلون کیساتھ روڑتے ہیں ۔ اسی سے امید رکھتے ہین نہ اُسکے غیر سے اپنی حاجتیں اُسکی پاس پیش کرتے ہیں نہ اُسکے غیر کے پاس ۔ اُسیکے دروازے کی طرف رجوع لائے ہیں نہ اور کے دروازے اور نشانوں کی طرف کسطرح ہوگا تم اللہ عزوجل کو نہیں پہچانتے جسنے دنیا کو پہچانا اسکو ترک کیا اور جسنے آخرت کو پہچانا اوسکو مخلوق اور حادث دیکھا اسکو بھی ترک کیا اور اسکے خالق سے ملگیا پس دنیا اور آخرت اُسکے دل کی آنکھون میں حقیر ہوتی ہیں اور حق عزوجل اُسکے سر کی آنکھون میں بڑا ہوتا ہے اسی کو طلب کرتا ہے نہ اسکے غیر کو خلق اُسکے حضور مین چیونٹی کی طرح ہوتی ہے ۔ انہیں ان بچونکی طرح دیکھتا ہے جو مٹی سے کھیل رہے ہون حاکمون اور بادشاہون کو معزول دیکھتا ہے اور دولتمند ونکو مغرور ۔ انکو جو رب عزوجل کے غیر مین مشغول ہیں پردہ کیے گئے دیکھتا ہے ۔ مین تمہین دیکھتا ہون کہ تم اللہ عزوجل کی کتاب یعنی قرآن اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث اور نیکو کار بندونکے کلام سے کھیلتے ہو اپنی جہالت کے باعث اسی سے بازی کرتے ہو اگر تم قرآن اور حدیث کی پیروی کرو تو عجائبات کو دیکھو گے اولیا ہمیشہ اسکی مراد پر صبر کرتے رہے حتی کہ اُسنے انکو عطا کیا جو وہ چاہتے ہیں ۔ بے صبری کیساتھ فقر اور بلا عذاب ہے اور اُسکے ساتھ بزرگی ۔ مومن بلا مین اپنے رب عزوجل کے قرب اور مناجات میں خوش ہوتا ہے اور اس مکان سے ہٹنا نہیں چاہتا ۔ میرا کلام کیسی بے قرار ہے تمہارے نفسون اور ہواؤن مین اثر نہین کرتا یہ زمانہ آخری ہے نفاق کا بازار گرم ہے ۔ اور مین اوس بازار کو قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہون جسپر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اور تابعین گذر چکے ہیں یہ زمانہ ہے لوگون میں سے اکثرون کا معبود دینار اور درہم ہیں یہ موسی علیہ السلام کی قوم کی طرح ہیں جنکے دلون میں بچھڑے کی محبت پلائی گئی تھی اس زمانے کا بچھڑا دینار اور درہم ہیں ۔ تجھپر افسوس ۔ تو اس بادشاہ سے مرتبہ اور مال کس طرح طلب کرتا ہے اور اپنی مہمات میں اسپر اعتماد رکھتا ہے ۔ وہ تو عنقریب یا معزول کیا جائے گا یا مر جائیگا ۔ اسکا مال اور ملک اور مرتبہ جاتا رہے گا اور وہ اپنے قبر کی طرف جو

Marfat.com

اندھیرے اور وحشت اور تنہائی اور غم اور رنج اور کیڑے مکوڑون کا گھر ہے نقل کیا جاوے گا۔ وہ ملک سے ہلاکت کی طرف منتقل ہوگا۔ مگر جب کہ اسکے عمل نیک اور خلق کے لیے نیت درست ہو پس خدا اسکو اپنی رحمت سے ڈھانپیگا اور اسکا حساب سہل کریگا۔ ایسے پر جو معزول کیا جائے یا مر جائے بھروسہ نکر نہیں تو تیری اُمید خالی اور تیری امید منقطع ہوگی مومن کی ہمت زمین اور دنیا اور دنیا اور اُسکے بیٹوں اور آخرت اور اسکے بیٹوں سے اٹھ گئی اُنے جانا اسکا رب عزوجل اُنہی بیٹوں سے محبت رکھتا ہے پس اسکی ہمت بلند ہوئی حتی کہ اس تک پہنچی اور اسکے سامنے سجدہ کرتی ہوئی گری پس اُسے سجدہ سے اُٹھنے کا حکم نہ ملا حتی کہ دل اور سر کو بلایا گیا اور انکو نیابت اور ریاست اور امارت اور خلقت پر قدرت عطا کی گئی۔ وہ دنیا میں بھی رئیس ہے اور آخرت میں بھی وہ دنیا میں بادشاہ ہے اور آخرت مین بھی اے قوم۔ اللہ عزوجل کا اسکی نعمتون پر شکریہ ادا کرو۔ اور انکو اُسکے غیر کی طرف نسبت نکرو۔ کیا تم نے نہیں سنا وہ فرماتا ہے وَمَا بِكُم مِّن نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے وہ اللہ کی طرف سے ہی۔ فقیرون کو تلاش کر۔ اور انپر عطا کر اور سعی کر کہ تجھپر کسی منافق مکار جہوٹے کا جو دولتمند ہو کر اپنے آپکو فقیر ظاہر کرتا اور فقیرونکی اپنی صورت اور رونے اور ذلت سے مزاحم ہوتا ہے حیلہ نہ چلے۔ جب تجھسے اس جنس مین کوئی سوال کرے تو ایک ساعت توقف کر اور اپنے دل سے فتوی طلب کر کہ آیا یہ غنی اپنے آپ کو فقیر ظاہر کیے ہوئے ہی یا نہیں غور کر کہ تیرے دلمیں کیا گذرتا ہے اپنے نفس سے فتوی طلب کر۔ اگرچہ اور مفتی تجھے فتوی دین۔ مومن خلق کو پہچانتا ہے اُسکے لیے اُنکی علامتین ہین۔ اسکا دل حس کرنے والا۔ اللہ عزوجل کے نور سے دیکھتا ہے جس نے اس نور کو اُسکے دلمین جگہ دی۔ تجھپر افسوس تو سست ہے پس یقیناً تیرے ہاتھ کچھ نہ آئیگا۔ تیرے ہمسایون اور بھائیون اور رشتہ دارون نے سفر کیا اور تلاش کی اور کہو واپس خزانون کو پہونچے۔ ایک درہم مین انکو دس اور بیس کا منافع ہوا اور وے غنیمت حاصل کر کے واپس آئے اور تو اپنی جگہہ پر بیٹھا ہوا ہے عنقریب یہ قلیل مقدار جو تیرے ہاتھ میں ہے چلی جاے گی اور بعد اسکے تو لوگوں سے سوال کریگا۔ تجھپر افسوس حق عزوجل کے طریق کو حاصل کرنے میں سعی کر اور اپنی قدر پر بھروسہ نکر۔ کیا تونے نہین سنا کہ اُسنے فرمایا ہے وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا اور وہ جنہون نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انکو اپنا راستہ بتلائینگے تو شروع کر۔ وہ آئیگا اور تیرے کام کو پورا کریگا۔ ہر ایک شے اللہ عزوجل کے ہاتھ میں ہے۔ پس کوئی شے اسکے

Marfat.com

یرے سے نہ مانگ کیا تونے نہین سنا وہ فرماتا ہے وَاِن مِّن شَیۡءٍ اِلَّا عِندَنَا خَزَآئِنُهٗ اور کوئی شے نہین مگر اسکے
زانے ہمارے پاس ہین وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ہم اسکو نازل نہین کرتے مگر مقررہ اندازہ سے
س آیت کے بعد کوئی کلام باقی نہین رہا۔ ای دینار اور درہم کے طالب یہ دونون شے ہین داخل ہین
دونون اللہ تعالی کے ہاتھ مین ہین۔ انکو خلق سے طلب نکر اور انکو شریک گردانے اور اسباب پر اعتماد کرنے
لی زبان سے نہ مانگ۔ آہ ای خدا ای خلق کے پیدا کرنیوالے۔ ای اسباب کو بنانے والے ہمکو خلق اور اسباب
ساتھ شرک کرنے کی قید سے خلاصی بخش۔ وَاٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا حَسَنَةً وَّفِی الۡاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
ورہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی عطا فرما اور دوزخکے عذاب سے بچا۔ اور آپنے تئین آپ سے راضی ہو فرمایا
ی اللہ کے بندو۔ تم حکمت کے گہر مین ہو۔ واسطہ کا ہونا ضروری ہے۔ اپنے معبود سے ایسے طبیب کو
مانگو۔ جو تمہارے دلون کے مرضون کا علاج کرے۔ معالج جو تمہارا علاج کرے۔ رہبر جو تمہاری رہنمائی
کرے اور تمہارے ہاتھوں کو پکڑ لے۔ اسکے مقربون اور مودبون اور اسکے قرب کی حاجبدان اور اسکے دروازہ
کے دربانون کا قرب حاصل کرو تم اپنے نفسونکی خدمت اور خوہان اور طبیعتون کی تابعداری پر راضی ہو مین
تمہاری اخلاق کو درست کرنا اور اللہ کے دینے مین تم سے بجپائی کرتا ہون۔ ان لوگونکی نسنو جو تمہارے
دلون کو خوش کرتے ہین۔ بادشاہون کے آگے ذلیل ہوتے اور انکے حضور مین جیسے نٹی کی طرح ہین انکو
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہین کرتے اور اگر کرتے ہین تو نفاق اور تکلف کی روسے۔ خدا انسے اور ہر ایک
منافق سے زمین کو پاک کرے یا انہین توبہ کی توفیق بخشے اور اپنے دروازے کی طرف ہدایت کرے مجھے غیرت
آتی ہے جب مین کسیکو اللہ اللہ کہتے ہوئے اور دلمین اور کو دیکھتے ہوئے سنتا ہون ای ذکر کرنے والے اللہ
عزوجل کا ذکر انکے نزدیک کر اور زبان سے ذکر کرنا کیا ہے اور دل اسکے غیر مین لگا ہو مجھ سے دشمنی رکھنے والا اور دوستی رکھنے
والا میرے نزدیک مساوی ہین سب زمین پر میرا کوئی دوست اور دشمن نہین رہا۔ یہ توحید کی درستی اور خلق کو
عاجزی کی آنکھ سے دیکھنے کے باعث ہے نہین تو جو اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے وہ میرا دوست اور جو اسکی نافرمانی کرتا
ہے وہ میرا دشمن ہے۔ وہ متقی ایمان کا دوست اور یہ اس کا دشمن ہوا۔ ای خدا میرے لیے اسکو ثابت کر اور ظاہر کر
اور مجھے اسپر ثابت رکھ اسکو وہبت بنا۔ عاریت نہ بنا میری ۔۔۔ اور آرزو کرنے اور

ناموں اور لقبوں اور زبانی ترانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ صدق اور اخلاص اور ریا کو ترک کرنے اور نفس
اور ہوا اور شیطان کے ساتھ دشمنی رکھنے سے حاصل ہوتی ہے عقل کرو میں تمکو بیدل اور دلی معرفت سے خالی پاتا ہوں
تمہارے نفس سدھائے ہوئے تعلیم یافتہ نہیں۔ وہ غرور اور برائی سے پر ہیں حق عزوجل کی راہ میں آنا (میں) لِیْ
(میرا) مَعِیْ (میرے ساتھ) نہیں ہے۔ یہ راہ بالکل محو اور فنا ہے۔ ابتدا میں ضعف ایمان کے وقت لا الٰہ الا اللہ
نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ ہے اور انتہا میں قوت ایمان کے وقت لا الٰہ الا انت نہیں ہے کوئی معبود مگر تو ہے
اسلیے کہ وہ مخاطب حاضر اور دیکھا گیا ہے جس نے خلق سے طلب کیا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہوا۔ اسکی
خدمت اور صحبت میں نہیں ہے اگر جوانی کی حالت میں اسکی خدمت کرتا تو وہ اسے بڑا ہونے کی حالت میں غنی کرتا
وہ اسکو دیتا ہے جو اسکی خدمت نہیں کرتا۔ پس کسطرح اسکو نہ دیتا جو اسکی خدمت کرتا ہے۔ مومن جسقدر بوڑھا
ہوتا ہے اسکا ایمان طاقتور ہوتا ہے اور وہ حق عزوجل سے قریب ہونیکے باعث خلق سے غنی ہوتا ہے اگرچہ
اسکے پاس ایک ذرہ لقمہ اور ایک چیتھڑا نہ ہو تو بھی وہ اُنسے غنی ہوتا ہے۔ جو میں کہتا ہوں اسکے لیے ہٹ جا
ہو جاؤ اور اسکو پیٹھ کے پیچھے نہ ڈالو۔ میں حق در حق کہتا ہوں میں تجربہ سے کہتا ہوں میں تم سے اکثر کو حجاب میں
دیکھتا ہوں۔ اسلام کا دعوی کرتے ہو اور تم اسکی حقیقت سے واقفیت نہیں تم پر افسوس صرف اسلام کا
نام تمکو مفید نہو گا۔ تم اسکی شرط پر ظاہر اعمل کرتے ہو نہ باطن میں تمہارے عمل رائی کے برابر نہیں نیکو کار وں
کے نزدیک لیلۃ القدر کی علامت ہے اللہ عزوجل کے بندوں میں سے بعض ایسے ہیں جنکی آنکھوں سے پردہ اُٹھایا جاتا
ہے پس وہ ان جھنڈوں کے نور کو دیکھتے ہیں جو فرشتوں کے ہاتھوں میں ہیں اور ان فرشتوں کے چہروں کے نور کو اور
آسمانوں کے دروازوں کے نور کو اور حق عزوجل کی ذات کے نور کو دیکھتے ہیں کیونکہ وہ اس رات اہل زمین کے لیے
تجلی فرماتا ہے۔ بندہ جب حق عزوجل کو پہچانتا ہے تو وہ اسکے دل کو کامل طور سے مقرب بناتا ہے اور اسے ہر
قسم کی عطا کرتا ہے اور اسکے ساتھ ہر ایک وجہ سے اُنس کرتا ہے اور اُسے پوری عزت عنایت فرماتا ہے جب
وہ اچھے طور سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اُنسے اپنے سے جدا کرتا ہے اسکے ہاتھ کو فقیر بناتا اور اُسے نفس کیطرف
کرتا ہے اور اسکے اور اپنے درمیان پردہ ڈالدیتا ہے۔ اسکو آزماتا ہے تاکہ دیکھے وہ کس طرح کرتا ہے
بھاگ نکلتا ہے یا ثابت رہتا ہے پس جب ثابت رہتا ہے تو اس سے حجاب کو دور کرتا اور پہلی حالت پر رد کرتا

Marfat.com

حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اکثر وقت فرمایا کرتے ۔ مجہپر مجہسے کونسی شے ہے ۔ بندہ اور اُسکی ملکیت مولیٰ کی ہے انہوں نے اپنے نفس کو رب عزوجل کے سپرد کیا تہا اور اپنے اختیار اور اسکی مزاحمت سے دست بردار اور اسکی تقدیر پر راضی تھے ۔ آپکا دل صلاحیت پذیر اور نفس مطمئن تہا پس آپکے فرمودہ اِنَّ وَلِیَّ اللّٰہُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْکِتٰبَ وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ ۝ اور تحقیق میرا حاکم وہ ہے جسنے کتاب نازل فرمائی اور وہی نیکو کارون کا والی ہی ، پر کاربند ہوئے ۔ حضرت فضیل بن عیاض اپر خدا کی رحمت ہو ۔ جب سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کرتے تو فرماتے آؤ ہم تم اللہ عزوجل کے علم میں جو ہمارے متعلق ہے زاری کرین ۔ یہ کلام کیسا اچھا ہے ۔ یہ اللہ عزوجل کے عارف کا کلام ہے ۔ اُس کا کلام ہے جو اُسکے تصرفات کا واقف ہی وہ علم جسکی طرف اُنسے اشارہ کیا ہے وہ اُس کا فرمودہ ھٰؤُلَاءِ اِلَی الْجَنَّۃِ وَلَا اُبَالِیْ وَھٰؤُلَاءِ اِلَی النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ (یہ لوگ جنت کی طرف ہیں اور مجہے کچہ پرواہ نہین اور یہ لوگ دوزخکی طرف ہین اور مجہے کچہ پرواہ نہین) ہے اُسنے سبکو ایک جگہ رکہا ہے پس معلوم نہین کہ وہ کونسی گروہ مین سے ہیں ۔ اولیا اپنی ظاہری اعمال پر مغرور نہ ہوئے اسلیے کہ عملون کا اعتبار خاتمون پر ہے ۔ بہت لوگوں نے بادشاہونکو خدا مقرر کیاہے اور بہتون نے دنیا دولتمندی اور تندرستی طاقت اور قوت کو تیرا افسوس تم نے شاخ کو اصل مرزوق کو رازق اور مملوک کو مالک فقیر کو دولتمند عاجز کو قوی مردے کو زندہ مقرر کیا ہے ۔ تمہاری کوئی عزت نہین ۔ ہم تمہاری تابعداری نہین کرتے اور تمہارے مذہب پر نہین چلتے تاکہ تم سے سلامتی کے ٹیلے پر سنت اور ترک بدعت کے ٹیلے پر ۔ توحید اور اخلاص کے ٹیلے پر ۔ ریا اور نفاق اور خلق کو عاجزی اور ضعف اور قہر سے دیکہنے کے ٹیلے پر علیحدہ رہتے ہین جب تو دنیا کے جابرون اور فرعونوں اور بادشاہون اور دولتمندون کو بڑا جانے اور اللہ عزوجل کو فراموش کرے اور اسکی عظمت نکرے تو تیرا حال بت پرستان حال کی طرح ہے تو بہی اُنہین میں سے ہے جو اپنے بتون کی تعظیم کرتے ہین تجہپر افسوس کی عبادت کر ۔ یقیناً بُت تیرے آگے ذلیل ہوجائین گے ۔ تو اللہ عزوجل کی طرف نزدیک یقیناً خلق تیری مقرب ہوجائے گی جسقدر تو اللہ عزوجل کی تعظیم کریگا اوسیقدر خلقت تیری تعظیم کریگی جسقدر تو اُس سے محبت رکہیگا اوسیقدر خلق تجہسے محبت کریگی جسقدر تو اس سے ڈریگا اسیقدر خلق تجہسے ڈریگی جسقدر تو اُس کے امرون اور نہیون کی عزت کرے گا اسیقدر خلق تیری عزت کریگی جس قدر تو اس سے مقرب بنیگا اسیقدر خلق تجہ سے

Marfat.com

مقرب ہوگی جسقدر تو اسکی خدمت کریگا خلق تیری خدمت کریگی موت کا ذکر دلونکی بیماریونکی دوا اور انکو جڑ سے اُکھاڑنے والی ہے مین کئی سال رات اور دن موت کو بہت یاد کرتا رہا۔ اُسکے ذکر سے مین نے نجات پائی اور اپنے نفس کو مغلوب کیا پس ایک رات مین نے موت کو یاد کیا اور رات کے شروع سے صبح تک روتا رہا۔ اس ساعت مین روتا اور کہتا ای خدا میرا سوال ہے کہ ملک الموت میری جان کو قبض نکرے تو خود اسکے قبض کرنیوالی بنے۔ پس میری آنکھین بند ہوگئین اور مین نے ایک شیخ وجیہہ خوبصورت پہرے والیکو دیکھا کہ دروازہ سے اندر آیا مین نے اس سے پوچھا تو اوسنے جواب دیا مین ملک الموت ہون مین نے کہا میشک تو اللہ عزوجل سے یہ سوال کیا تھا کہ وہ خود میری جان کو قبض فرمائے اور تو نہ قبض کرے اسنے کہا تو نے یہ سوال کیون کیا میرا کیا قصور ہے مین ایک محکوم بندہ ہون کسی قوم کیساتھ نرمی کا امر کیا جاتا ہون اور کسی قوم کیساتھ سختی کا۔ اور مجھ سے گلے ملکر رویا مین بھی اُسکے ساتھ رویا پھر مین بیدار ہوا اس حال مین کہ روتا تھا حضرت امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ وہ دل جنکو دنیا کی محبت نے جلایا حالانکہ اُسکے سینون مین قرآن ہے مجھپر چیکر نہ دیکھ نہایت سخت ہین۔ نیکوکارون قائم رہنے والون رکوع کرنیوالون سجدہ کرنیوالون امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنیوالون سے اکثر ایسے مین جنکو پرہیزگاری نے کسب کی نیت سے مقید کیے اور انکی ہمت رب عزوجل کو طلب کرتا ہے اپنے مال اپر خرچ کرو کیونکہ کل قیامت کے روز انکے لیے اللہ عزوجل کے نزدیک بڑی دولت ہو آپسے کسی سائل نے سوال کیا خوف اور شوق کی آگ ان دونون مین کونسی زیادہ سخت ہے۔ آپنے فرمایا۔ مرید کے لیے خوف کی آگ اور محب کے لیے شوق کی آگ اعلیٰ ہے۔ ای سوال کرنیوالے تیری پاس کونسی آگ ہے ای اسباب پر اعتماد کرنیوالو نفع پہنچانیوالا اور ضرر پہنچانیوالا ایک ہی ہے وہی تمہارا مالک ہو وہی تمہارا بادشاہ ہے۔ تمہارا ایک خدا کیا تم نے سنا فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا جو شخص اپنے خدا سے ملنے کی اُمید رکھتا ہے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اسکی عبادت مین کسیکو شریک ٹھہرائے تیرے اور خدا کے درمیان تیرا وجود حجاب ہے اپنے وجود سے جدا ہو تو اُسے دیکھ لیگا۔ اگر کوئی کہے کہ مین اپنے رب سے کب موافقت کرون تو مین کہتا ہون اپنے نفس سے مخالفت اور جہاد کرنے اور اسکا کہا ماننے سے پھرنے خطا کے ساتھ مفارقت کر شہوتون اور لذتون اور عورتون کی طرف سے آنکی بات نہ مان پس اسوقت وہ ذلیل ہوگا

تیرے دل کے چہرے سے یکسو ہو جائیگا وہ ایک گوشت کا ٹکڑا بے حرکت پڑا ہوا ہو جائیگا پس اسمین خدا بینی کی روح ڈالی جائیگی جب اُسکے وجود کی روح اس سے نکلجائیگی تو طمانیت کی روح اسمین پہریگی پس وسوقت وہ اور دل اپنے رب عزوجل کو دیکھ لیوینگے۔ جب نفس مطمئن اور موافق ہوجائے تو اس مین پہلی روح کے علاوہ اور روح ڈالی جاتی ہی ربوبیت کی روح عقل کی روح خلق سے پرہیز کرنے کی روح حق عزوجل کے ساتھ ہونے کی روح۔ اسکی طرف مائل ہونے اور اوسکے غیر سے نفرت کرنے کی روح۔ وہ شخص جو اپنے عمل مین صادق ہو شیوخ کو وداع کرتا اور ان سے تجاوز کرتا ہے اور انکی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہان بیٹھو تاکہ مین اسجگہ تک جاؤن جسکی طرف تمنے مجھے رہنمائی کی۔ مشائخ تیری فہم کا دروازہ ہین۔ اچھا ہے کہ تو دروازیکو لازم پکڑے اور گھر مین داخل نہو۔ کہ ویَضرِبُ اللّٰہُ الاَمثَالَ لِلنَّاسِ یعنی اور خدا لوگون کے لیے مثالین بیان کرتا ہے۔ اللہ اور اُسکے رسول پر ایمان لاؤ۔ اللہ اور اوسکے رسول کی ان باتونمین جنکی اُنسے خبر دی ہے تصدیق کرو۔ اللہ عزوجل تک پہونچنے کی بنیاد ایمان ہے۔ تمام نیکی کی بنیاد ایمان ہے اور اخلاص نبوت کی بنیاد ہی اور نبوت رسالت کی بنیاد اور یہ ولایت اور بدیت اور قطبیت کی بنیاد۔ جب حضرت علی فضیل ابن عیاض کے بیٹے فوت ہو گئے تو آپکے باپنے آپ کو خواب مین دیکھا اور پوچھا اللہ نے تجہسے کیا سلوک کیا اُنہون نے جوابدیا ای باپ مینے بندیکے لیے خدا سے زیادہ اچھا کوئی مہربان نہین دیکھا۔ ای میرے بیٹے اللہ کو لازم پکڑ۔ اُسکے غیر مین مشغول نہو کہ سب کا اور رزق اسیکا دیا ہوا ہے۔ اُسنے اُسمین اُنکی روزی مقدر کی ہے۔ فرشتے تیرے رزق پر موکل ہین تیرا دوز اوسی کیطرف سے ہے وہ بندیکی طرف آفات کے تیر چلاتا ہے حتی کہ جب بندے کی آنکھین تیر و کمان کی ہو جاتی ہین تو قرب کا طبیب آتا۔ اُسکے زخم کا علاج کرتا ہے اور خیر کا طبیب اُسکو اوٹھاتا ہے اور شوق کا طبیب اسکو ... انتہا مین سختیان ہین جب جنت سختیون سے گہرا ہوا ہے تو حق عزوجل کے قرب کا کیا حال ہوگا بادشاہ حاصل ہو۔ جب سر آسمان ہوا اور دل زمین تو دل کو سر کے آسمان کے ... جب ... سے ان دونون کو جمع کر دیتا ہے۔ پہر وہ اللہ کی رحمت کو قریب پاتا ہے اور اپنے ہاتھ کو لمبا کرتا ہے گویا وہ کسی سے معانقہ کرنا چاہتا ہے۔ پہر فرمایا ای خلیل الو مجھے معذور رکھو مین حال کی قید مین ہون ... گونگا ہون مین پہرا ہون مینے اپنے باپ آدم علیہ السلام کو دیکھا۔ اُسنے کہا۔ ای میرے بیٹے ...

Marfat.com

نسب کو صحیح کر دیا ہے۔ دنیا سے وحشت ضروری ہی جب تیری موت آئیگی تو ہر ایک دوست تجھسے جدا ہو جائیگا اور ہر ایک رشتہ دار علیحدہ ہو گا۔ اُنکے جدا ہونیسے پہلے اُنسے جدائی کر اور اُنکو چھوڑدے۔ قبر حق عز وجل کی طرف راہ اور دلیل ہے مرنے سے پہلے مرجا۔ اپنے وجود اور ان سے مرجا۔ پھر تو خدا کے ساتھ زندہ ہوا تو میت کی طرح ہوگا اور سابقہ مقدر کا ہاتھ تجھے لقمہ دیگا اور پلٹائیگا۔ بے ارادہ اپنے مقسوم کو حاصل کریگا جب یہ حالت کامل طور سے حاصل ہو جائے اللہ عز وجل کے قرب مین حیاتی اور اس کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اگر یہ پرندہ یعنی روح اڑ جائے تو اسے کچھہ پروا نہین ہوتی۔ قیامت قائم ہو یا نہ ہو موت پیدا ہوجائے یا نہ اس کا اور ہی شغل ہی وہ خدا تک پہنچگیا اور احکام اسکے نزدیک حفاظت کیے گئے اور نگاہ رکھے گئے ہین۔ پاک ہے وہ جس نے تم کو حکم سے چلایا علم کے ساتھ خوش بیان کیا۔ اگر تم مین سے کوئی مکر صالحین کے لباس اور صوف کو پہنتا ہے تو وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ بندہ اپنے کسب سے کھاتا ہی حتی کہ جب اسکا ایمان قوی ہو جاتا ہے تو اسپر کسب سے کھانا حرام کیا جاتا ہے اور اسکو کہا جاتا ہے کہ تکوین کا خزانہ کھول دے علم کے خزانون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تفرغوا من هموم الدنيا ما استطعتم جہانتک ہو سکے دنیا کے غمون سے فارغ رہو موت اور اُسکے بعد کے حالات اور پلصراط اور اُسکے بعد کے حالات کو زیادہ یاد کر آخرت کا۔ اسکی نعمتون اور عذابون کو ذکر کر۔ دلون اور اسرار کو پاک کرنے اور نفسون سے لڑنے اور شیطانون سے مقابلہ کرنے کیساتھ اللہ عز وجل مین مشغول اور دنیا سے اللہ عز وجل کے لیے ہو جاؤ اور اُسکے ہو رہو۔ توحید کیا ہے خلائق کا نابود کرنا اور انقلاب طبع سے فرشتونکی طبیعت پر منتقل ہونا۔ پھر فرشتونکی طبیعت سے فنا ہو کر رب عز وجل سے ملجانا۔ تاکہ وہ تجھے پلائے جو پلائے اور ایسے علمون کے ساتھ اسکے نزدیک متحقق ہو جو عمل ظاہر پر درجہ رکھتے ہین۔ اسلام ظاہر ہے اور ایمان اسکی [illegible] ہے۔ پھر اُسکے بعد اللہ عز وجل کی معرفت پھر اللہ عز وجل کے ساتھ موجود رہنا پس جب تو اُسکے ساتھ موجود ہو تو وہی [illegible] مومن اپنے کسب اور سبب سے کھاتا ہے اور جانتا ہے کہ یہ اللہ عز وجل کیطرف سے ہی پھر جب قوی ہو جاتا ہے اپنے توکل سے کھاتا ہے اور اسے اللہ عز وجل کی طرف سے دیکھتا ہی۔ اور دوسری نظر بھی اُسپر نہین پڑتا۔ اگر وہ ہزار سال دجلہ مین بیٹھا رہے اس کا دل اللہ عز وجل کیسا متعلق ہوگا۔ تجھپر خدا رحم کرے نصیحت پکڑلے۔ تو کس چیز سے [illegible] ملیگا حالانکہ تو اُسکی قضا اور تقدیر مین اس کا معارض ہے معارضہ نکر اور نہ جھگڑ حضرت عزیز علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام نے پیدا کرنے میں اپنے رب عز وجل کا مقابلہ کیا کہ

Marfat.com

کس طرح مخلوقات کو پیدا کرتا ہے پھر عذاب دیتا ہے۔ اللہ عزوجل نے اس کا نام نبوت کے دفتر سے مٹادیا اور معزولی کی حالت میں سو سال اسکو مارے رکھا پھر زندہ کیا اور نبوت کو اسپر رد کیا۔ استغفار کو اپنی زبان کی حقیقت اور اقرار کرنیکو اپنے دل کی خصلت اور سکون کو اپنے سر کی حقیقت بنا۔ ذکر اول زبان سے ہوتا ہے۔ پھر دل کی طرف تجاوز کرتا ہے۔ پھر محبت اور شوق زبان کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ میں مشائخ کی صحبت میں رہا میں نے انہیں سے کسیکو نہیں دیکھا کہ انھوں نے لذیذ چیزوں کو اپنے دانتوں سے چبایا ہو اور مجھے لقمہ نہ دیا ہو۔ مودب بنو۔ اپنے غیر کو سیر ہونے دے اور خود بھوکا رہ۔ تیرا غیر عزت پائے اور تو ذلیل ہو جا۔ تیرا غیر غنی ہو اور تو فقیر۔ میں تمہاری اسلیے تربیت کرتا اور تمکو مہذب بناتا اور تعلیم دیتا ہوں مجھے یقین ہے کہ تم مجھے نفع اور ضرر نہیں پہونچا سکتے اور نہ میرے رزق میں ایک ذرہ کمی اور زیادتی کر سکتے ہو میں تم کو وعظ کرتا ہوں۔ اسکو محکم کرتا اور خود خمگلوں اور بیابانوں میں ہوں۔ شہوات کی پیروی دل کو سیاہ کرتی اور سر کو متغیر کرتی اور دانائی کو دور کرتی اور نیند اور غفلت کو بڑھاتی اور حرص کو قوی کرتی اور امید کو دراز کرتی ہے۔ ای حرص کے قیدخانہ میں قیدی۔ ای خلق کے بندے۔ ای اپنے انجام کار سے جاہل۔ ای خلق اور حق عزوجل سے اپنے فائدہ اور ضرر سے غافل۔ اگر تو نہیں سمجھتا تو موت کو یاد کر۔ کیونکہ اسکا ذکر ہر ایک نیکی اور سلامتی کی چابی ہے جب موت کو یاد کریگا تو فضول امور کو ترک کر دیگا۔ جب تیری حرص کم ہو اور امید کم ہو جائے بس تو والیٰ ہو گیا۔ تیری تمام کام اللہ عزوجل کی کفالت میں آ گئے۔ ای غلام تجھے نجات نہیں تاوقتیکہ تو اسکی نعمتوں کا اقرار کرے نعمتیں تجھے اسکی توحید میں مستغرق کرینگی۔ پھر تو غیر کی رویت سے اسکی توحید میں فنا ہو جائیگا۔ وہ جو اسکی شکایت کرتا اور اس سے مقابلہ اور جھگڑا کرتا ہے وہ کس طرح اس سے محبت رکھتا ہے آئین محبت اور شوق اور اس کا قرب ثابت نہیں ہوتا جب محبت صحیح ہو تو تقدیروں کے نزول کیوقت رنج محسوس نہیں ہوتا جب محبت متمکن ہو جائے تو ... ہے تو جو قدم اٹھاتا ہے وہ قبر کی طرف ہے تو قبر کی طرف سفر کرنے میں ہے بعض ... عارف کو اسکی نیکی قبولیت اور رد اور تعریف اور مذمت روک لیتی ہے جب نفس زائل ہو جائے تو اسکی جگہ اسرار آ لیتا ہے جب دنیا زائل ہو جائے تو اسکی جگہ آخرت ہو جاتی ہے اور جب آخرت زائل ہو جائے تو اسکی جگہ اللہ عزوجل کا قرب ... اسکے قریب انس پاتا ہے اور اسکی طرف راحت حاصل کرتا ... [illegible]

Marfat.com

پھیرا کرتا ہو اور صدقہ تجھے گھر میں داخل کرتا ہی اسیطرح بعض مشائخ نے فرمایا۔ اللہ کی طرف دا سطہ طو کرنیمیں صبر اور نماز
سے طلب مدد کرو۔ وای تنہائی، وای غربت کوئی سالک نہیں۔ اگر حکم کی حفاظت ہوتی تو حضرت یوسف علیہ السلام کا جماع
تمہارے اسرار اور احوال سے ناطق ہوتا لیکن حکم علم کے دامن سے متعلق اور اس سے پناہ لینے والا ہے۔ تاکہ وہ ظاہر ہو کبھی منعم
میں مشغول ہونے کے باعث نعمت سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ اور نعمت کو اس سے علیحدہ سمجھا جاتا ہے تاکہ اس نعمت میں مشغولی
ہو جب یہ شغل مداومت کرتا ہے تو وہ اسے مقرب اپنا بناتا اور اسکے ہاتھ میں تکوین کو رکھدیتا ہے میں تمہاری کچھ پروا
نہیں کرتا اور تم سے نہیں ڈرتا ہی وجہ ہے کہ تمہاری دنیا اور آخرت سے در کنار ہوں میں تمہارے درمیان غور
کی تو معلوم ہوگیا کہ تمہارے اختیار میں ضرر و نفع۔ دینا یا روکنا کچھ نہیں اور اللہ ہی تمہارے درمیان تصرف
کرنیوالا ہے۔ اللہ عز وجل کے حکم کے بغیر تم ضرر نہیں پہنچا سکتے۔ اسلیے میں اُسکی طرف رجوع لایا اور دنیا کو میں نے
زائل ہونیوالی چلے جانیوالی تحمل کرنیوالی غیر نہیں پایا پس اُسکے جلدی چلا جانیکے باعث اسکی طرف مائل ہونے
اور اسپر اعتماد کرنیسے کراہت کی اور آخرت میں میں نے ایک ساعت توقف کی اور اُسکے حال میں غور کیا پس مجھے اُسکا
سبب معلوم ہوگیا۔ یہ کہ وہ نو پیدا اور مشترک ہی ہے اور دیکھا کہ خدا نے اس میں نفس کی شہوت اور ان چیزوں کو جو
آنکھوں کو اچھی لگیں اور جن سے آنکھیں لذت پاتی ہیں جیسا کہ فرماتا ہے وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ (اور
وہاں وہ چیزیں ہیں جنکو نفس چاہتے اور جن سے آنکھیں لذت پاتی ہیں) پس میں نے کہا کہ دلی شہوت کہاں ہے اور اس سے
روگردانی کرنے اسکے مولی اور پیدا کرنیوالے اور بنانے والے اور ناپید کرنیوالے کی طرف متوجہ ہوا جب انسان اللہ
عزوجل سے دور رہے تو اسے جہالت کے بدلے علم اور بعد کی عوض قرب اور خاموشی کے بجائے ذکر اور وحشت کی عوض
انس عطا کیا جاتا ہے۔ ای نفس و ہوا اور طبع اور ارادہ کے بندو۔ اگر تم توحید اور خلق کو
چھوڑ دینے اور مخلوق سے قطع کرنیکو اختیار کرو تو اچھا ہے میں تم سے جبتک تم خدا کے نہ ہو
جاؤ نہیں ملونگا۔ تمہیں قسم ہے کہ بالکل نہ کھاؤنگا نہ پیونگا اور جب مرجاؤنگا تو اپنے سر کیساتھ
حق عزوجل کی طرف اٹھاؤنگا۔ ہمارے نبی کے دین کی دیواریں گرگئی ہیں کسی بنانیوالے سے فریاد کرتی ہیں انکی
بنا کا پانی خشک ہوگیا ہے کہ رب کی پرستش نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو ریا اور نفاق سے کون ہے جو دیواروں کو
پھر اکرنے اور نہر جاری کرنے اور اہل نفاق کو ہلاک کرنے میں مدد کرے۔ میں اس علم سے گفتگو کرتا ہوں جسکو ضبط

ملکیت نہ بیان کر سکتے ہیں۔ نہ جانتے ہیں وہ کسی پر ظاہر نہیں کیا جاتا ... ہیں انکو شیطان نہیں دیکھتا تاکہ بگاڑے
اور نکوئی بادشاہ اسپر غالب ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوہ طور کی قسم کھائی ہے اسلیئے کہ اپنے حبیب اور کلیم سے اسپر کلام کیا اور اپنی
تجلی دکھائی جب دل حق عزوجل کو پہچان لے تو اسکی گنجائش رکھتا ہے یہانتک کہ جن و انسان اور فرشتے اسمین سما جاتے ہین
حتی کہ جب کوئی ایسی شے جو مانع ہو یا وہ اسے دیکھے ... تو وہ ... ہوجاتا ہے کیا تو نے موسیٰ علیہ السلام کے
عصا کی بابت نہیں سنا کہ بہت سی لاٹھیوں اور رسون کو بوجھون کو نگل گیا اور ویسے کا ویسا ہی رہا کامل ملاح نے امام
حسن بصری سے پوچھا جب عالم زاہد ہو تو وہ اپنے زمانے والوں پر عذاب ہے۔ انپر عذاب کیون ہوا۔ آپنے فرمایا آپسے راضی ہو
فرمایا اسلیئے کہ وہ بے عمل اور بے اخلاص بولتا ہے پس انکے دلونمین اُسکے کلام کی تاثیر نہیں ہوتی اور نہ وہ ثابت رہتی ہے
وہ سنتے ہیں اور عمل نہیں کرتے۔ دل جب صحیح ہو اور علم کے نور سے منور ہو تو اُسکے نور سے خلقت کے گناہون کی آگ اسطرح
بجھ جاتی ہے جس طرح کہ مومن کا نور دوزخ کی آگ کو اسپر گذرنے کے وقت بجھائیگا۔ بزرگون کا قول ہے کہ گوشہ نشینی نفس شہوات
اور خلق کی مخالفت اور رفیق سے کامیاب ہونا پھر بیٹھنا ہے۔ خلوت آخرت کی راہ ہے اور نفس راستہ مین رفیق ہونیکی
صلاحیت نہین رکھتا اسیطرح ہوا کا حال ہے وہ گمراہ کرتی ہے اور شیطان دشمن ہے ساتھ ہونیکے لائق نہین اور شہوتین نفس
اس رستہ مین تیری دانائی کی آنکھون کو اندھا کردیتی ہیں اور خلق راہزن ہے ... ہوا کو خلوت کے دروازہ پر
چھوڑ پھر تنہا ہو کر داخل ہو تجھے خلوت مین انس ملجائیگا۔ حواریون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا ہمکو علم کیا پڑھایئے۔
آپنے فرمایا۔ اللہ عزوجل سے ڈرو اور اللہ کی قضا پر راضی ہو اور اللہ کے ... محبت کرو ... خلوت
مین گناہ کرنا اور عبادت اور پرہیزگاری کون ... تجھے کچھ ... نہین۔ تجھپر افسوس ...
کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کسی خراسانی آدمی کو کوئی قریبی رشتہ دار ... عراق مین ... تھا ہوا ... اور
بہت سا مال چھوڑ جاے اور ... خراسانی کے ... اور رشتہ دار ...
اسے مقام معلوم نہین ملیگا یا نہین۔ تم ... ہو تمہارے ... اور ... کو کلام سلامت رکھنی ہی
ہمیں ... ہم اُسکے بغیر کلام نہین کرتے۔ دل نفس کی ... دور کرتا ہے ... اللہ عزوجل کی ...
لئے جب تیرے دلمین ایک آدمی کی محبت اور دوسرے کی دشمنی ہو تو کیا کرتا ہے اپنی طبیعت سے محبت اور دشمنی
رکھنا ہے کچھ نہین۔ ہمکو قرآن اور حدیث ... اگر ...

Marfat.com

صحت کا فتوی دین تو اپنے دل کی طرف رجوع لا جب دل قرآن اور حدیث پر عمل کرے تو مقرب ہوا اور جب مقرب ہوا عالم ہو گیا اور جب عالم ہوا تو اپنے ضرر اور نفع کو پہچان لیا اور اسکو بھی جو حق عزوجل کے لیے ہی اور اسکو جو باطل کے لیے ہی اور جو شیطان کے لیے ہی اور جو رحمان کے لیے ہے پہچان لیا وہ رب عزوجل سے اپنا قرب اور رب عزوجل کا قرب اپنی پاس ہمیشہ دیکھتا ہی وہ رحمان عزوجل کیساتھ خوشی مین رہتا ہے۔ وہ بادشاہ کا دلال ہوتا ہے خریدتا ہے اور خلق پر تقسیم کرتا ہے۔ جب تو یہان تک داخل ہو تو علم کے لباس کو اتار ڈال اور برہنہ ہو کر داخل ہو اور اسیطرح زہد اور پرہیزگاری اور اپنے احوال کا لباس اتار ڈال کیونکہ جب تو جہپر اس قسم کا لباس پہنے ہوئے داخل ہوگا تو اس سے جو اسجگہ ہے محجوب رہیگا اپنے جسم سے یہ لباس اتار ڈال اور داخل ہو کر جو یہان ہے اسکو پہن لے وہ تجھسے فوت نہوگا مین بعض مشائخ پر داخل ہوا اور وہ کلام کرتے تھے انھون نے پوچھا کیا تو اسحال سے جسپر ہم ہین محبت رکھتا ہے۔ مین نے کہا ہان۔ ایک نے کہا مین تمام زمانہ روزہ رکھتا ہون اور ہر صبح افطار کرتا ہون اور اس شہر کا طعام طیب نہین اس سے پرہیز کر۔ سری سقطی رح نے جنید رح کو وعظ کہنے کا اشارہ کیا پس جنید رح نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ نے بہی اس کا امر کیا جب سری سقطی ملے تو انھون نے فرمایا۔ ای جنید تو نے ہمارا کہنا مانا حتی کہ تجھے اس درگاہ سے امر ہوا۔ تجہپر افسوس تو وعظ کرتا ہے اور تیرے اعمال بد ہین۔ روئے زمین پر اور نہ آسمان پر اور نہ دنیا اور آخرت مین سوائے حق عزوجل کے کوئی ایسا جس سے مین ڈرون اور امید رکھون کسی صالح سے پوچھا گیا۔ کیا تو اپنے خدا کو دیکھتا ہے اسنے جواب مین کہا اگر مین نہ دیکھون تو یہ امکان گرجاتا۔ آپ سے پوچھا گیا کسطرح دیکھتا ہے کہا اسکے وجود کی آنکھین بند ہوتی ہین پس دل اپنے خدا کو دیکھتا ہی جیسے کہ وہ اپنا دیدار آپ جنت والونکو جنت مین جسطرح چاہیگا دکھلائیگا۔ اس کا دل دیکھتا ہے اسکی صفتون اور احسان اور لطف اور عنایت کو دیکھتا ہے۔ ابو القاسم جنید رضی اللہ عنہ فرماتے تھے۔ جہپر تجھسے کیا ہے صوفی وہ ہے جو [illegible] ہو اس کا دل اسکے اور رب عزوجل کے درمیان سفیر ہو نا ہی کوئی صوفی نہین بنتا جبتک کہ نبی صلی اللہ علیہ [illegible] کو اپنی [illegible] فرماتے اور امر کرتے اور نہی کرتے ہوئے نہ دیکھے اسکا دل ترقی پاتا ہی اور اسکا سر بادشاہ کے دروازے پر حاضر ہوتا اور اوسکا ہاتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ہوتا ہی۔ اول حضرت آدم علیہ السلام نے سریانی زبان مین کلام کیا اور قیامت کے روز لوگونکا حساب سریانی زبان مین ہوگا اور جب جنت مین داخل ہونگے تو عربی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مین کلام کرینگے بعض بزرگون نے فرمایا جب انسان اللہ تعالے کی فرمانبرداری کرے تو وہ اسے معرفت عطا کرتا ہے اور جب نافرمانی کرے تو اس سے چھینتا نہین تاکہ قیامت کے روز

Marfat.com

اسپر حجت قائم کرے۔ فرشتے کی طرف سے مومن کے دلمین خاطر آتا ہے اور اسکے پاس توقف کرتا ہے مومن اُس سے پوچھتا ہی تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے وہ جواب دیتا ہے مین نبوت الٰہی سے تیرا پہرہ ہون میرا حق ہون مین جبیب کی طرف سے ہون مین رقیب نگہبان کی طرف سے ہون یہ خاطر اُسکے باطن اور سمع و بصر کو پُر کر دیتا ہے۔ اسکو خلوت دوست بنا دیتا اور اسے وطن کے قید سے نکال دیتا ہے۔ پہر اُسکے پاس امر آتا ہی اور اسے کسیقدر لرزہ دیتا ہی پہر اور بہی اُسے لرزا تا ہے حتی کہ سکوت کا دورہ آجاتا ہے۔ پس جب سکوت آتا ہے ہمیشہ خاموشی رہتی ہے۔ گویا کہ وہ اپنے کانون کو کسی طرف جو اُس سے بات کر رہا ہے جہکائے ہوئے ہے ایک شخص دنیا سے کچہہ مانگنے کے لیے کہڑا ہوا آپنے اسکو ٹہا دیا اور فرمایا کہ مین تجھے دنیا پہر آخرت سے پرہیز کرنے اور اللہ عز وجل سے سوال کرنیکا امر کرتا ہون پرہیزگاری کر تاکہ تجھے حق عز وجل عطا کرے اور تو نہ لیوے اللہ عز وجل نے حضرت عیسی علیہ السلام کی طرف وحی کی۔ ای عیسی مجکو ہاتھ سے دینے سے بچا رہ اور موسی علیہ السلام نے اپنے رب عز وجل کے آگے عرض کی۔ ای خدا مجہے وصیت کر۔ فرمایا۔ مین تجھے اپنی وصیت کرتا ہون۔ پہر عرض کی مجھے وصیت کر فرمایا۔ مین تجھے اپنی وصیت کرتا ہون اسی طرح چار مرتبہ سوال کیا اور جواب یہی تہا کہ مین تجھے اپنی وصیت کرتا ہون۔ کچہہ اعتبار نہین تاوقتیکہ تیرے وجود کا بیضہ تجہسے پہٹ جائے اور شرع کا بازو تجھے اپنے ساتھ ملا دے اور تجہہ مین اسوقت آواز اثر کرے اور تو فضل کے دانے چگے اور اُسے اثر پذیر ہووے۔ مراد اس سے یہ ہے کہ تو لوگون کو وعظ کہنا اور انکو اللہ عز وجل کی طرف بلانا چہوڑ دے حتی کہ تجہہ مین اللہ کی طرف سے جاذب موجود ہو۔ اور تجھے لوگونکو وعظ کہنے اور اللہ عز وجل کی طرف بلانے کی لیاقت حاصل ہو جائے۔ اس حکم ظاہر کو اسپر عمل کرنے سے محکم کر دے پہر فنا کر دے کہ اُسکے لذیذ قرب اور مناجات سے تمہین کیا حاصل ہوا ہے۔ عوام الناس طعام کے عاشق ہین مین کلام کر رہا ہون اور تو میرے نزدیک عدم ہوا ہے بلحاظ آسمان اور زمین میرے نزدیک معدوم ہین مجھے سوائے اللہ عز وجل کے کوئی نفع اور ضرر نہین

دسوان استرلجنہ کا کلام خذ المرید قبل ان یفطن (مرید کو پیشتر اسکے کہ وہ صاحب فطانت ہو جا پکڑ) سے کیا مراد ہے۔ آپنے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اسکو عبادت اور نماز اور روزہ مین اجتہاد کرنے سے پیشتر اس سے کہ وہ اُسکے قرب اور لطف سے واقف ہوئے بیل وہ اسے مقرب بنا اور اسپر لطف کرے وہ اپنے حلم سے سست ہو جائیگا قبل اسکے کہ وہ شرک اور اُسکے اسباب سے واقف ہو

Marfat.com

تو اس طریق کو طلب کرتا ہے اور ہم تجھے بلاتے ہیں انہیں سے ہر ایک شغل رکھتا ہے۔ کوئی تو جاہ اور درہم کا بندہ اور کوئی اپنے غلبہ کا بندہ۔ اور کوئی اپنے نفس اور کپڑے کا بندہ انہیں سے ہر ایک کا شغل ہے کوئی روزے رکھتا ہے اور کوئی نماز میں۔ اور کوئی روایت میں۔ اور کوئی دوزخ سے ڈرتے ہیں اور کوئی بہشت سے محبت رکھنے میں مصروف ہے وہ شخص جس کا دل اللہ عزوجل کے ساتھ اور اللہ سے متعلق ہے اور وہ خلق سے پرہیز کرتا ہے وہ اسکے دین کی مدد کے لیے کھڑا ہوا ہے۔ دنیا میں تلاش کرو اگر تم کو ایسا ملجائے تو اس سے تعلق پکڑو مومن کا بشارت اسکے چہرے میں ہے اور اسکا غم اسکے دلمیں پھر اسکا عکس ہوتا ہے۔ اسکا غم چہرے میں ہوتا ہے اور بشارت اسکے دلمیں چہرے میں غم کی خلق کی ادب کے لیئے اور اسکے دلمیں بشارت ظاہر ہے قضا او قدر انکی طرف ہنستی ہے اُنسے خوش ہوتی ہے۔ دنیا مومن کا قید خانہ ہے وہ اسکا قید خانہ ہے جبتک وہ مومن ہے پس جب اُس کا تقویٰ ہمیشگی کرتا ہے اس سے نکلتا ہے یعنی اپنے قید خانہ سے اسکی تنگی سے باہر آتا ہے وَمَن يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (اور جو اللہ سے ڈرے وہ اسکے لیے فراخی کرتا ہے اور اُسے اوس جگہ سے رزق پہونچاتا ہے جو اوسکے گمان میں نہ تھی) اس سے اُسکے وجود کا بیضہ پھٹ جاتا ہے۔ وہ حکم کے وانے چنتا ہے۔ قرب کے بازو اُسے ہیں وہ اپنی طرف اسکو بلاتا ہے وہ صاحب اطباق ہے وہی صاحب دفتر ہے۔ اے احمق تیرے ساتھ برق ہے جسے ثبات نہیں۔ تیرے ساتھ عرض ہے جیسے آتی ہے ویسے چلی جاتی ہے تو ہزار مرتبہ کی فنا اور موت کا محتاج ہے پھر انجام کار ثابت رہیگا جس طرح رات اور دن آتے رہتے ہیں تو ہمیشہ رہیگا اور متغیر نہ ہوگا۔ تو آرزو کرے گا اور اپنے سایۂ میں سایۂ رحمت سے سخاوت کریگا بعد اسکے کہ تو ساتوں زمینوں کے نیچے پہنچ ہوجائیگا نہ صرف اسی ایک کے لیے مدعی نہ بن اگر تجھے ایک مچھر کاٹے تو تیرے لیے قیامت قائم ہوتی ہے۔ رات کے کھانے سے ایک لقمہ نہ ملے تو قیامت قائم ہوتی ہے۔ اس حالت کو بلا تاکہ تجھمیں داخل ہو اور تیرے دل سے نکل کر تیرے نیچے اُڑنے کے لائق ہوجائیں تو اپنے سر کے منبر پہ چڑھے خواب میں مشرق و مغرب تک چلا جا دریا و خشکی میں پہونچے۔ فقیر کے لیے لائق ہے کہ قناعت کی ازار پہنے اور عزلت کی چادر اوڑھے تاکہ حق عزوجل تک پہونچجائے اور صادق کے قدموں کے ساتھ قرب کا دروازہ تلاش کرتے ہوئے دنیا و آخرت اور خلق اور وجود سے بھاگتے ہوئے دوڑے حق عزوجل کی عنایت اور مہربانی اور رحمت اور اس طرف کا شوق اور جذبات اور نظر عنایت اور اس کا فخر کرنا

له غرض وہ ہے جو غیر کے ساتھ قائم ہو خود اُسکا وجود مستقل نہو ۱۲

Marfat.com

اور انبیا کی ارواح اور فرشتے اسکا استقبال کریں فرشتے اور نبیوں اور رسولوں کی ارواح اسکے ساتھ ہوں اور اسکا
سنوار کر خدا کیطرف لیجائیں آی دلوں کے مردو تمہارا ساجنت کو طلب کرنا خدا سے مانع ہے دور رہو جاؤ دور ہو جاؤ۔ باز آؤ۔ باز آؤ
امید کو کوتاہ کرتا کہ تیرا دل قریب ہو اور تیرا سر خلق سے صفا اور حق کی طرف قریب ہوجائے اور تو اپنے مقدر کو پڑہے اور
سطر سطر پر واقفیت حاصل کرے اور کلمہ کلمہ اور حرف حرف کو مع وقتوں اور زمانہ اور ساعتوں اور لحظوں سے جان لیوے اور
تجھے اپنا مرجع معلوم ہو جائے جسوقت تجھے خوف اسکی طرف جذب کر قریب اسے تیرے پاس کھینچ لائیگا اسوقت تیبات
ہی کچھ پرواہ نکر عمر لمبی ہو یا کوتاہ قیامت ہو یا نہ ہو خلق تجھسے محبت کرے یا دشمنی تجھپر عطا کریں یا محروم چھوڑیں فرماکر
آپ چلاتے ہوئے اٹھے اور اپنے چہرہ کو ڈہانپا پہر پردہ اٹھایا اور کہا یَا نَارُ کُونِی بَرْدًا وَّ سَلَامًا ای آگ سرد
اور سلامت ہوجا، ای خدا ہمارے بہیدونکو ظاہر نکر پہر بیٹھ گئے اور فرمایا سفیان ثوری نے فضیل بن عیاض کو
خدا اون دونوں سے راضی ہو۔ کہا آؤتا کہ ہم اللہ کے علم پر جو ہمارے درمیان ہے روئیں وہ خوف کرنیوالے ڈرنیوالے تھے
پہ تو تن ما تو قلد بہ دجلہ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور دل انکے ڈرتے ہیں وہ ڈر گئے تا کہ ایسا نہو کہ انکے عمل مقبول نہ ہوں
برے انجام ہو اور حضرت امام احمد خدا اون سے راضی ہو۔ فرمایا کرتے تھے یہ صرف لباس ہے سوائے لباس کے اور طعام ہے
سوا طعام کے اور چند روز ہیں۔ ای غلام خلق کی منت کا دروازہ بند کر پہر تیرے لیے حق عز و جل کی منت کا دروازہ
کہولا جائیگا پہر آپ کہڑے ہوئے اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھکر اپنی پستانونکو پکڑے ہوئے کبھی دامیں اور کبھی بائیں ٹہلنے لگے
پہر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ ای اندہے کھلے دروازے میں داخل ہوجا۔ یہ دو دروازے میں ایک کہلا ہوا اور ایک بند اس کہلے
ہوئے میں داخل ہوجا سنت کے موجب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شرع کو زندہ کرنیکے لیے سبب کیساتھ ہو پہر سبب کی طرف
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال میں آپکی پیروی کرنیکے لیے کسب سنت ہے اور توکل آپکی حالت ہے پہر اگر تجھے اللہ
ہوکر اپنے سے فانی ہوجائے تو ہوجا نہ سبب کے ساتھ ہو نہ حال کیساتھ کل کام حق کے سپرد کر وہ تجھے
اور مقرب بنائیگا بلکہ تجکو ایسی چیزیں عطا کریگا جنکو تو نہیں پہچانتا وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ اور خدا جانتا ہے
اور تم نہیں جانتے اوسکی قدر کی موجوں کو تسلیم کرتے ہوئے جہاں تو گریگا اللہ عز و جل کے فضل کو اٹہائیگا جہ طرف
متوجہ ہوگا پس ہاں موجود ہے ذات اللہ کی تو نے اسکے قرب اور عنایت اور انس اور رحمت کو دیکھ لیا۔ دولتمند کی
مثال اندہے کی مثال ہے جسکے پاس کئی طبقوں میں کہانا آتا ہے اور اسے اسکی جہت نہیں معلوم ہوتی جب اسکی

Marfat.com

جان لیتا ہی اس جہت کو طلب کرتا ہی اور باقی تمام جہات کو بند کرتا ہی اسی طرح یہ انسان جب پہچان لیتا ہی کہ خدا ہی عمل
کرنیوالا ہی وہی دینے والا اور وہی اسکو اسکی طرف بھیجنے والا ہے تو اسکا دل اللہ تعالی سے تعلق پکڑتا ہی تیرا نفس تیری
معشوقہ ہی اگر تو جان بوجھے کہ وہ تیرا دشمن اور قتل کرنیوالا ہی تو ضرور اسکی مخالفت کری اسے طعام اور شراب کو روکے
مگر اسقدر قلیل کو جو اسکے لیے ضروری ہی اور اسکا حق ہو تیرے لیے گوشہ نشینی لائق نہیں بلکہ بازار مناسب ہی تجھے
صلاحیت نہیں کہ اللہ تعالی کے اسرار پر اطلاع پاسکے وہ جو اللہ تعالی کے اسرار پر مطلع ہوتا ہی وہ گونگا ہوتا ہی۔ وہ
شخص جو اپنی سر پر قابو نہیں رکھتا اور حکم اور علم کو جمع نہیں کرسکتا چاہیے کہ خلقت سے علیحدہ رہی اور چاہی کہ اسکا
ٹھکانہ غار میں اور دریاؤں کے کنارے اور جنگل اور میدان میں ہو بھگوانی بادشاہ کا کوڑا ہی اسے ادب دیتا ہی آپنے
بدبختی اور فاقہ کے وقت میں فرمایا۔ تجھپر افسوس دنیا اور آخرت کو طلب کرتا ہی اور محبت کا دعوی کرتا ہی۔ ای احمق محبت کا
مدعی بنکر اس سے ضرر کو دفع کرنے اور نفع پہنچنے کا سوال کرتا ہی علیحدہ ہو تو اولیا سے نہیں ہی تو خلق کا بندہ ہی نفس اور ہوا اور
شہوات کا بندہ ہی تمہاری کسوٹیاں ہمارے پاس ہیں ہمارے پاس صراف اور پرکھنے والے ہیں۔ ای مدعی یہ کیا
تو بے موقع بات کہتا ہی دعا کا موقع ہوتا ہی کلام کرنیکا وقت اور ہی اور خاموشی کا اور دیکھنے کا اور حال اور جسم اور فہم
اور عمل کرنیوالا کہاں ہے تاکہ ہم اسکی صحبت میں رہیں صدیقوں کے لیے ہر وقت عبادت بڑھتی ہی جو منعم کے
شکر کے باعث وہ انپر واجب ہوتی ہی۔ نعمتوں کا عبادت اور شکر سے مقابلہ کرتے ہیں وہ تجھے تھوڑے حلال کا امر کرتا ہی
اس حلال کو کم تناول کر۔ اگر تو زیادہ کریگا تو تجھے اسکا لینا اس مباح کے لینے پر جو مسلمانوں میں مشترک ہی برانگیختہ
کریگا۔ اور اگر تو اسے لیگا تو وہ شبہہ کے لینے تک پہنچائیگا اور شبہہ حرام ہی اور حرام دوزخ کیطرف لیجانیوالا ہی تو
وہ ہی جو حلال سے پرہیز کرتا ہی لیکن حرام سے پرہیز کرنا کہ نہایت ضروری ہی پس واجب ہی کبھی پیر حکم الٰہی آتا ہی پس
اسکے اٹھانے سے عاجز رہ جاتا ہے جیسا کہ والدہ کے پاس جب بیٹے کے مرگ کی خبر آتی ہی وہ چلاتی اور اپنے کپڑوں
پھاڑتی ہی عقل اسکے اوٹھانے سے عاجز رہجاتی ہے۔ مراد اس سے سماع اور وجد ہی ہم لوگوں کے ساتھ دعا سے ملتے
جلتے ہیں اور انکی موافقت کرتے اور دعا کیساتھ انسے معاشرت کرتے ہیں اور ہمارے دل ٹھنڈی اللہ وعدوں کے
دیکھتے ہیں فضل کے طعام کو کھاتے ہیں یہانتک کہ ثابت ہو جاتے ہیں اپنے ارادہ پر پہنچکر کہ تو حق عز وجل کے
ارادہ پر کامیاب ہو جائیگا محبت کی شرط مشیت اور ارادہ کو ترک کرتا ہی اسحال میں کہ تو ایسا ہوگا تیری زبان بولیگا

Marfat.com

اور کان سنینگے اور آنکھیں کہلجائینگی لطف اور کرامتیں آئینگی اور اسرار کی صفائی ہوگی اور جو ہو کر آئینگی خادم اور
نوکر آئینگے سب تیری خدمت کرینگے اور کل تیری تعریف کرینگے اور خدا تیرے ساتھ فخر کریگا اللہ عزوجل نے فرمایا ہے
وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا اور جو رسول تمہارے پاس لائے اسکو پکڑو اور جس سے
منع کرے اس سے باز رہو ۔ اللہ عزوجل اور اسکے رسول کے امر کی فرمانبرداری کرو۔ اپنے عمل کرو اس راہ میں حیل اور وہم کی
گنجائش نہیں مگر انت انت تو تو ہے وہی اول ہے وہی آخر وہی ظاہر ہے وہی باطن اور آپنے خدا آپ سے راضی
اللہ عزوجل کے فرمودہ والسماء والطارق قسم ہے آسمان اور رات آنیوالے کی بابت فرمایا۔ اللہ عزوجل نے
آسمان اور طارق کی قسم کہائی ہے ۔ طارق کون ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اول آپکی ہمت نے عروج کیا۔
پھر آپکے جسم نے ساتویں آسمان تک اور خدا سے ہم کلام ہوئے اور سر کی آنکھوں اور دل کی آنکھوں سے اسکو دیکھا تھا
چونکہ آپکو وہانتک سیر کرنا تہا آسمان پر چڑھ گئے زمین میں اسکو دل کی آنکھوں سے دیکھا اور آسمان پر سر کی آنکھوں سے اسیطرح
جسکا دل صحیح ہوتا ہے وہ دل سے اپنے خدا کو دیکھتا ہے اور اسکے اسرار اور آسمان کے درمیان کے حجاب اُٹھ جاتے ہیں
اور ہمتیں رات کو چلتی ہیں اور اسرار سیر کرتے ہیں صدیقوں کے سینے رب العالمین کے اسرار کے نوروں سے روشن ہیں
مومن کی فراست سے پہر جو دل جب قریب ہوجاتا ہے ایسا آسمان بنجاتا ہے جسمیں علم کے تارے اور معرفت کا سورج
چمکتا ہے فرشتے اُنکے نوروں سے روشنی طلب کرتے ہیں کوئی نفس نہیں مگر اُسپر اللہ تعالی کیطرف سے نگہبان ہے جو شیطان
کے جہپٹنے سے اُسکو حفاظت میں رکھتا ہے اور بہت کم فرد ہیں جنکی محافظ صفیں باندھکر خلقت کی جفا کیلیے
کھڑے ہوتے ہیں) واللہ من ورائہم محیط اور اللہ انکے پیچھے گھیرنے والا ہے تو نصارا اور بلاد تونے اپنے گھر کو خراب
کردیا اپنے مکان میں گردش کرنیسے نہیں ملتا گویا کہ تو خراس کا اونٹ ہے شاید تجہپر کسی اللہ کے دوست نے
بددعا کی ہے تیری بصیرت کی آنکھیں اندہی ہیں تونے خدا کو بھلایا پس خدا نے تجھے راستے میں بھلا دیا
میں بیماری حل ٹھہر گئی ہے تیرے رنج زیادہ ہوئے اور تیرے قصد کے بازو ٹوٹ
ہوا انکڑا ہے تو تصدیق کا محتاج ہے جو تیرے لیئے بعد تیرے دامن کا اقرار کرنے کی دعا کرے۔ اولیا ایک تنہا جانس کرتے
پھر فرشتوں کے ساتھ تو جب ان سے انس کریگا تیرے لیئے اور دروازہ کھولا جائیگا جب تو مخلوقات میں سے انسانوں کے ساتھ انس کرے
پھر وہ اسکو بند کردے تو تیرے لیئے جنوں کے ساتھ انس کرنیکا دروازہ کھولا جائیگا جب اسکو بھی بند کرے تو فرشتوں کے

Marfat.com

اُنس کرنیکا دروازہ کہولا جائیگا۔ چیز پس بنا تہا کچہ اثر نہیں کرتی گراپنی طبع سے نہیں جلاتی اور نہ پانی بالطبع سیر کرتا ہی
نمرود کی آگ نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ جلایا اَبو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جب آگین ڈالے گئے تو نہ جلے
سمندر کو آگ نہیں جلاتی جب تو اپنے عمل نہیں اخلاص کرے تو خلق سے خالص ہو اُسکے درمیان سے نکل آئیگا تو حق عزوجل
سے تب ملیگا جب آپ سے نکلے اور اس عزوجل کو طلب کرے۔ اس مسافر آدمی کیطرح جو کوچہ کے دروازہ میں داخل ہوا
اپنے دوست کی تلاش کرتا ہی انتہا تک پہنچکر پہر ابتدا کی طرف لوٹتا ہی اسی دروازہ کا پتہ نہیں ملتا۔ اور صدیق اوسکی
طرف دیکہہ رہا ہی حتی کہ جب اُسکی حیرت کو دیکہا تو محبت نے جوش کیا اور اُسکی طرف نکلا اور اس سے گلے ملا اور اپنے ساتہہ ملا لیا
جسطرح حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بہائی ابن یامین سے کہا کہ مین تیرا بہائی ہوں اللہ نے دلکی زمین معرفت اور خدا کی
علم کی جگہ بنائی ہی رات اور دن میں تین سو ساٹہہ مرتبہ اوسکی طرف نظر فرماتا ہی اگر دلکو ایسی جگہ نہ بناتا تو پہٹ جاتا
اور چور چور ہوجاتا۔ دل جب صحیح ہو اور حق عزوجل کا قرب حاصل کرلیوے تو اُسکے درمیان حکمت کی نہرین مخلوق کی
نفع پہونچانیکی خاطر جاری ہوجاتی ہیں انکو دین کا مضبوط پہاڑ بنایا ہی جن میں سے بڑا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت
ہی اور چہوٹا صحابہ رضی اللہ عنہم کی جگہہ اور اس سے چہوٹا تابعین کی جگہ۔ انہوں نے جو کچہہ کہا ظاہر اور باطن میں
آپکے قول اور فعل کی تابعداری کے لیے اُسپر عمل کیا۔ ان سے نبیوں کی آنکہیں ٹہنڈی ہوئیں اور اللہ
عزوجل نے ان سے فرشتوں میں فخر کیا۔ بشارت ہو اُسکے لیے جسنے انکی تابعداری کی اور اُنسے دنیا اور عیال
کے بوجہہ کو خفیف کیا اولیاء کو شغل ہی جو کسب کرنیسے روکتا ہی وہ خلق کی مصلحتوں کے لیے قائم ہیں لوگ انکے نزدیک
اولاد کی طرح ہیں وہ دنیا سے تعلق نہیں رکہتے اور دنیا اپنے آپکو انپر پیش کرتی ہی اور وہ اس سے اعراض کرتے ہیں جو
ہاتہہ میں ہی تیرا نہیں بلکہ مشترک ہی ہمسایے تیرے شریک ہیں۔ تیرا کسب یعنی کمانا مواخذہ اور پکڑنے کے لیے
تیرے ہاتہہ میں لکہا ہی وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ لینظر کیف تعملون اور اسمیں سے جسمیں تمکو خلیفہ
بنایا ہی خرچ کرو تاکہ وہ دیکہے کہ تم کسطرح عمل کرتے ہو اپنے ہمسایوں سے مواسات کر فقیروں کو کہانا کہلا تحقیق صدیق
گہر تنگ ہی اور اسکا صحن فراخ وہ کہاں ہی جسنے خلق کا دروازہ بند کیا اور خدا کے دروازے پر کہڑا ہوا اور اپنی
حاجتیں اپنے خدا کے آگے پیش کیں۔ اسباب کو قطع کر اور لوگوں کو چہوڑ پہر دیکہہ کیا دیکہتا ہے اُسکے دروازے
پر کہڑا ہو اور رنجوں پر صبر کر لیہ کر تکیہ لگا اسطرح کہ اسکی قدر اور قضا قطع کرے اور نہ تجہے رنج معلوم ہو

Marfat.com

سوقت تو عجائبات دیکھیگا تکوین کو دیکھیگا کہ وہ تیرا حال کسطرح بتاتی ہی اور رحمت تجھے کسطرح پالتی ہی اور محبت تجھے کسطرح ترقی دیتی ہی تمام مدار حاجت کے بعد خاموشی پر ہی اور یہی حالت ہی جسمیں حق عزّ وجل بندیکے ساتھ ذکر تاہی اُسپر خلق اسباب کی پستان حرام کردیتا ہی۔ اُسکو اپنے قرب کی طرف اپیلاتا ہی جب خدا حاصل ہوجاتے تو اُسکے لطف کی خوشبو کفایت کرتی ہی رنجوں کی خوشبو کفایت کرتی ہی اُسکی رحمت کفایت کرتی ہی امن یجیب المضطر اذا دعاہ دروہ کون ہی جو مضطر کی دعا قبول فرماتا ہی جب وہ اُسے پکارے) تجھے مضطر کرتا ہی تاکہ تو اُسے پکارے دعا میں اصرار کرنیکے سبب دیکھتا ہی۔ تیرے سامنے اور دروازے بند کردیتا ہی تاکہ تو اُسکے دروازے پر کھڑا ہوجائے دوستوں نے رب کے دروازے کو کھلا پایا ماں کی طرح اپنے بیٹے پر دروازہ بند کرے اور ہمسایوں کو وصیت کرے کہ دروازہ کھولیں سی مطلب کے باعث جسکا وہ ارادہ رکھتی ہے وہ نکلا اور روتا ہوا شرمندہ ہوکر بیٹھ گیا جس دروازے کیطرف وہ متوجہ ہوتا ہی اُسکو بند پاتا ہی آخر اپنی ماں کی طرف لوٹتا ہی۔ خدا اپنے بندے پر تنگی کرتا ہی تاکہ اسکو اپنی طرف رد کرے اور اُسکا دل خلق میں نہ لگائے سچے فقیر کے لیے ضروری ہی کہ وہ اپنے نفس کی آرام کا سوال نکرے اور اگر ضروری ہو تو اسقدر مانگے جسقدر اُسکے لیے کفایت کرے جب وہ تجھے مقرب بنائے اور مبتلا کرے تو اُسکی بلا سے غمگین نہو کیونکہ وہ تجھے اپنی بلا میں مشغول کریگا پیروں کی طرف رغبت تجھے پھر اللہ عزّ وجل کے قریب اور بلا پر صبر کرنیسے مشوش کردیتی ہی جو اللہ تعالی سے نہیں ڈرتا اسے عقل نہیں شہر سے سکونت خراب ہے چرواہے کے بغیر بکریاں بھیڑیئے کی خوراک ہیں دین خوف ہی جو ڈراتا ہے شروع میں چلا وہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا بلکہ سیر کرتا ہی اولیا کے سفروں کا انجام خدا کا قرب ہے سیر دلوں کی سیر ہی اسرار کی سیر جب وہ دروازے تک پہونچتے ہیں سر اجازت طلب کرتا ہی اسے اجازت دیجاتی ہی پھر دل کیسا انس حاصل کرنیکے بعد اجازت طلب کرتا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مبارک کا ستارہ قمر تھا اور سورج اور خلوت اور جلوت اور باطن اور ظاہر۔ بندہ دو حالتوں میں ہاتھ لمبا کرتے اور
قمیص کی تہ اور سر کے قبہ میں داخل کیا خلاصہ یہ کہ وہ دریا کے نیچے کے جواہرات کی طرف ہاتھ لمبا کرتا ہی دیکھتا ہی انکی طرف جو اُسکے پاس موجود ہیں اشارہ کرتا ہی اسی فلانے تو اتنا لیلے اور تو اتنا لیلے دربار زمین اور آسمان کے بادشاہ حق عزّ وجل کے حضور میں نائب اور خلیفے ہیں میں بادشاہ کے دروازے پر انتظار کرتا ہوں بیداری اور خواب میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں تمہارے لیے تکلیف اٹھاتا ہوں۔ اس شہر

Marfat.com

انکی آفات کے نیچے صبر کرتا ہوں غم اور ہم اور فکر و غور میں دن کو رات سے ملاتا ہوں جسوقت ایک قدم بڑھتا ہوں واپس جاتا ہوں ابراہیم بن ادہمؒ اپنی دعا میں حیران ہوئے۔ پس آپنے اپنی آنکھیں بند کیں اور اللہ عز وجل فرمان کو کہ ای ابراہیم کہہ (قل اللھم رضنی بقضائک وصبرنی علی بلائک واوزعنی شکر نعمائک واسئلک تمام نعمتک ودوام عافیتک والثبات علی محبتک یعنی ای خدا مجھے اپنی قضا پر راضی کر اور اپنی بلا پر صبر عطا کر اور اپنا نعمتوں پر شکر کرنے کی توفیق بخش اور میں تجھسے تیری نعمتوں کی ہمیشگی اور دائمی تندرستی اور تیری محبت پر قائم رہنے کا سوال کرتا ہوں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر آوازا القا کی گئی جس سے آپکا دل اہل سے اچٹ گیا تو حرا کی طرف جو طور سینا کا ایک ٹکڑا ہی نکلے۔ وحی کی خوشبو دار ہوا آئی اسمیں ایک غار تھا جسمیں ایک عابد ابو کبشہ نام رہتا اسی جگہ اپنے رب کی عبادت کرنے لگے اسی حالمیں خواب میں دیکھتے جو صبح کے پھوٹنے کی طرح صادق نکلتے ناگاہ غیب سے آواز آئی۔ ای محمد ای محمد۔ آپ آواز سے بہاگے اور گہر آکر فرمایا زملونی دثرونی مجھے کمبل میں لپیٹ دو میں آواز سنتا ہوں کوئی کہتا ہی ای محمد یہ کمبل میں لپیٹا جانا تجھے نہیں سمجھا جاتا واللہ غالب علی امرہ اور اللہ اپنے امر پر اس کی مثال ایک گٹھلی کی ہی جو اس گہر کے صحن میں ہی جسپر چھت نہیں اسکی چار دیواریں کھڑی ہوئی ہیں جاڑے کی بارش اور گرمی کا سورج اسپر پڑتا ہی وہ اگتی ہی اور کوئی اسکو نہیں دیکھتا جب اسکا پودا ظاہر اور بلند اور پھلدار پختہ ہوتا ہی اسکے پھل چنتے ہیں اور اسے برباد نہیں کرسکتے اسی طرح دل کو جب چاہتا ہی اٹھاتا ہی ولایت پوشیدہ چھپی ہوئی ہی ولایت کی مثال خاص بادشاہی فراش کی ہی کہ وہ ہمیشہ اسکے حضور میں رہتا ہی مگر جب سوا اللہ عز وجل سے سوائے طعام اور شراب اور لباس میں ہامن ہونیکے کچھ نہ مانگ اسسے نہ بہاگ ان چیزوں کی طلب کے لیے اسکی عبادت نکر۔ نور رحمت کے مقابلہ میں کیا کرسکتا ہی پھر فرمایا ہمکو اپنے غیر سے بے نیاز کر اور اپنے غیر میں مشغول نہ کر یہ کیا چیز ہی آپ غضبناک ہوے اور تند چہرے سے فرمانے لگے۔ پھر اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور چلاتے ہوئے اٹھے پھر بیٹھ گئے اور کھڑے ہوئے اور فرمایا ولتعلمن نباہ بعد حین (اور تم اسکی خبر کچھ مدت کے بعد معلوم کروگے) اولیاء اللہ عز وجل سے سوال کرنیکو برا جانتے ہیں تاکہ لالچ کرنے اور تفویض اور تسلیم کو چھوڑ دینے سے نسبت نہ کیے جائیں شوق انکے قدموں کو جلدی لیجاتا ہی جب تو دنیا میں زاہد بنے تو اسکا خرچ کرنا تجھے آسان معلوم ہوگا۔ اولیاء اللہ کے حالمیں عز انہیں سے خاص ہیں [illegible] ل نہیں بنتا اوقتیکہ خلقت کے بوجھ اسکی پیٹھ پر ہوں اور رب عز وجل

Marfat.com

فسے اٹھاتا ہوا اسلیئے کہ وہ اُسکے حضور میں ہے دور نہیں ہوتا ظاہر میں بوجہ اُسکے ہی اور باطن میں اسکی رحمت کا تھونے
صدیق اور دلوں سے تہمت کو نکال دینا لازم پکڑو۔ اور آپنے خدا آپ سے راضی ہو اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّ نَاشِئَۃَ اللَّیْلِ
ہِیَ اَشَدُّ تحقیق رات کا اٹھنا زیادہ سخت ہے کے بارے میں فرمایا۔ یہ نیند کے بعد ہے خلق اور نفس اور طبع اور ہوا اور
ارادے کی نیند کے بعد پھر دل کا طعام اور شراب اللہ عزوجل سے مناجات اور اسکے حضور میں قیام اور رکوع اور سجود
رتا ہے کیا تجھے معلوم نہیں وہ جسنے کہ دنیا سے پرہیز کیا تاکہ وہ اسے حق عزوجل کی طلب سے نہ روکے اور اسی طرح آخرت سے پرہیز
کیا ہے تاکہ وہ اُسے اللہ عزوجل سے نہ روکے اوسکی آرزو یہ ہوتی ہے کہ آخرت نہ پائی جائے اسلیئے کہ وہ شیریں ظاہر رحمت سے
دل در سرچیرہ ہوجاتا ہے جو اسکے دل میں ہے نہ ہی ظاہر ہوتا ہے وہ دنیا کی ہمیشگی چاہتا ہے اسلیئے کہ وہ اللہ عزوجل کی
پوشیدہ عبادت کرتا اور اس سے پوشیدہ معاملہ کرتا ہے تو حق عزوجل سے وحشت میں ہے تیرا دل خلق سے کب وحشت
در خدا سے اُنس لینے والا پائیگا ایک دروازے سے دوسرے دروازے تک حتی کہ کوئی دروازہ باقی نہ رہیگا۔ ایک شہر سے دوسرے
شہر تک ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک سیر کرتا ہے یہانتک کہ جب کوئی آسمان باقی نہ رہے تو اپنے نفس کو قیام تک
قائم کرتا ہے۔ حق عزوجل کے حضور میں کھڑا ہوکر اپنی نیکیوں اور بدیوں کے صحیفے کو پڑھتا ہے اور ڈرتا ہے کہ بدیں
اسکو ہلاکت میں نہ ڈالدیں پس اسی حالمیں کہ وہ خوف اور رجا اور آگ میں گرنے اور گذر جانیکے درمیان ہوتا ہے۔ اللہ
عزوجل بہ سبب لطف سے اسکو آلیتا ہے۔ آگ کو اپنی رحمت کے پانی سے بجھا دیتا ہے آگ آواز کرتی ہے اے مومن جلدی عبور کر
تیرے نور نے میرے شعلہ کو بجھا دیا ہے تین ہزار سال کی مسافت کو ایک لحظہ میں طے کرلیتا ہے حتی کہ جب بادشاہی کے
قریب ہوتا ہے اپنی عقل اور ارادے اور اپنے مولی کی محبت اور شوق کی طرف رجوع لاتا ہے کہتا ہے میں داخل نہیں
ہوں گا مگر محبوب کیساتھ کیا یہ نہیں کہ حسنین وہ بچہ جو ماں کے پیٹ میں سے گر جائے جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا اور کہیگا میں
داخل نہیں ہونگا جبتک کہ میرے والدین داخل نہ ہوں۔ ہمسایہ کہاں ہے شہید کہاں ہے وہ داخل نہیں
علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک اسکو محبوب پر داخل کرتا ہے حتی کہ جب یہ اسکے لیئے کامل ہوجاتا ہے تو وہ دنیا کی طرف مقسوم کو پورا
حاصل کرنیکے بعد رد کیا جاتا ہے تاکہ علم نہ بدلے اور نہ منسوخ ہووے اور نہ گھٹے۔ تیرا خدا خلق سے فارغ ہوا کوئی نفس
دنیا سے نہیں نکلتا مگر جبکہ اپنا مقسوم پورا حاصل کرلیتا ہے پس خدائے عزوجل سے ڈرو اور خدا سے نیک طلب کرو
خلقت سے اسباب پڑے ہیں۔ بادشاہ دروازے بند ہیں جب تو اُنسے اعراض کریگا تو تیرے لیئے آسمان دروازہ کھولا جائیگا تو

Marfat.com

پہونچتا ہے کہ دروازہ بند ہے تیری طاقت اور قوت کے بغیر کھولا جائیگا مومن اپنے رب کا قصد کرتے ہوئے اپنی طبیعت کو
اسی حالمیں پاتا ہے کہ ناگاہ راستے میں نفس اور مال کی آفات کے ہاتھ میں پکڑا جاتا ہے اپنے گناہوں اور بے ادبیوں اور حد
شرع میں خود اندازیوں کی طرف رجوع لاتا ہے دعا سے مدد نہیں لیتا غیر خدا سے مدد نہیں مانگتا بلکہ اپنے گناہوں کو یاد کرتا اور اپنے
نفس کی ملامت کرتا ہے حتی کہ جب اس سے فراغت پاتا ہے تو دل سے قدر اور تسلیم اور تفویض کی طرف رجوع لاتا ہے اسی حالمیں ہوتا ہے
کہ ناگاہ ایک دروازہ کھلا دیکھتا ہے و من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا اور جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ اسکے لیے وجہ نجات بنا دیتا
آزمایا جاتا ہے تاکہ وہ دیکھے کہ کسطرح عمل کرتا ہے و بلوناھم بالحسنات والسیئات (ہم نے انکو نیکیوں اور بدیوں
آزمایا) ابن آدم کا دل خیر اور شر عزت اور ذلت دولتمندی اور فقیری میں ہی مستقیم ہوتا ہے حتی کہ جب اللہ عزوجل
کی نعمتوں کا اقرار کرتا ہے یعنی شکر بجا لاتا ہے اور شکر عبادت ہے زبان اور اعضا حرکت نہیں کرتے اور بلا کیوقت صبر کر
و گناہوں اور قصوروں کا اقرار کرتا ہے حتی کہ جب نیکی کا قدم منتہی ہوتا ہے تو ناگاہ وہ بادشاہ کے دروازے پر ہوتا ہے اپنے
شکر کا قدم اور صبر کا قدم اٹھایا اور رہبر توفیق ہے بادشاہ کے دروازیکو دیکھا۔ وہاں وہ چیزیں دیکھیں جو آنکھوں
نے دیکھیں نہیں کانوں نے سنی نہیں کسی بشر کے دل پر نہیں گذریں نیکیوں اور بدیوں کی نوبت ختم ہوجاتی ہے
اور ہم کلامی اور باہم ملکر بیٹھنے کا وقت آتا ہے۔ ای عراقی کیا تو اسے سمجھتا ہے۔ ای خراسان کے اونٹ ای احمق تو
اخلاص کھڑا ہونے اور بیٹھنے میں ہے لوگوں کے لیے نماز پڑھتا ہے اور روزے رکھتا ہے حالانکہ تیری آنکھیں
لوگوں کے طبقوں اور ان چیزوں کی طرف ہیں جو انکے گھروں میں ہیں۔ ای خلقت سے نکلے ہوئے۔ ای صدیقوں اور
خدا والوں کی صفت سے علیحدہ ہونیوالے کیا تو نہیں جانتا کہ میں تمہارا پردہ پوش تمہاری کسوٹی ہوں سخت کوشش
مجھے لالچ نہ دے جو کچھ کر سکتا ہے کر سے تیری کوئی حقیقت نہیں ای جاہل میں تیری رتی کو بل دیتا ہوں تیری خیرخواہی
کرتا ہوں اور تجھپر رحم کرتا ہوں مجھے خوف ہے کہ تو زندیق ریاکار دجال ہوکر قبر میں عذاب کیا جاوے منافقوں کا عذر
اعمال سے جنہیں تو ہی ہاتھ کوتاہ کر۔ اور برہنہ ہو۔ تقوی کا لباس پہن تو جلدی مرجائیگا۔ میری اور تیری در
کوئی عداوت نہیں تو جلدی یاد کریگا اسکو جسے میں کہتا ہوں صالح آدمی کی صورت اسکے حال ہی خبر دیتی ہے
جسنے خدا کو پہچانا اسکی زبان گنگ ہوئی اسی سے وہ ناطق ہے اسکے ساتھ غنی اور اسکی احتیاج رکھتا ہے میں
بچپن کی حالت میں جب اپنے شہر میں تھا کہنے والیکو کہتے ہوئے سنا کرتا تھا ای مبارک پس ہیں اس کا مدد

Marfat.com

انکا اور اب خلوت میں سنتا ہون کوئی کہنے والا کہتا ہی میں تجھے خیر کیساتھ دیکھتا ہون اگر تو نجات کا ارادہ رکھتا ہی تو میری
ہمت اختیار کر جب تو کسی آدمی کو دیکھے کہ وہ مجھسے بہاگتا ہی تو جان لے کہ وہ منافق ہے ۔ مومن وہ ہی کہ جب اپنے سر کی
آنکھیں بند کرے تو اوسکے دل کی آنکھیں کہلجائیں جو کچھ کہ وہان ہے اوسے دیکھے اور جب دل کی آنکھیں بند کری تو اوسکی
دل کی آنکھیں کھل جائیں ۔ اللہ عز وجل کی جگہ اور خلق میں اوسکے تصرفات کو دیکھے جن سے اللہ عز وجل نے موسی علیہ السلام کو
خطاب کیا اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَاتِي وَبِكَلَامِي (میں نے تجھکو اپنی رسالت اور کلام کے
سبب لوگون سے برگزیدہ کیا) اور تجھے اپنا مقرب بنایا ۔ تو ایک روز بکریان چرا رہا تھا پس ان میں سے ایک بہاگ نکلی
تو اسکے پیچھے ہولیا حتی کہ تو نے اسکو پکڑا ۔ مگر تو بھی ماندہ ہوگیا اور وہ بھی پھر تو نے اسکو اپنے گلے لگایا اور کہا تو نے اپنے
تئین تکلیف دی اور مجکو بھی محجوب کی [illegible] کے سبب میں غور کرنا اور اس سے توبہ کرنا اور خدا پر یقین رکھنا ہی وہ جو معصوم
ہر وجہ سے حفاظت میں ہیں اسکے [illegible] نہیں [illegible] رہا ہیں ہی ۔ کوئی کلام نہیں تا وقتیکہ تو بیابانون جنگلون
خشکیون اور دریاؤن خلق کی خشکی اور نفس کی خشکی [illegible] دریا اور [illegible] دریا اور ساحل کو طے کرے اور [illegible]
رات اور دن نہیں ہی اونکی خورش بیمارون کی [illegible] اور خواب [illegible] ہوؤں کی طرح اونکا کلام [illegible]
خدا کو پہچانا اوسکی زبان کند ہوئی لیکن [illegible] چاہتا ہے [illegible] اوٹھاتا ہے ۔ وہ بلا حرف بولتا ہی [illegible]
علت اسکی زبان اور انگلی کے درمیان کوئی فرق نہیں ۔ اسکے لیے اذان [illegible] بغیر [illegible] اور بغیر [illegible]
ہاں اور کوئی اذن لینا نہیں ۔ کوئی [illegible] ولایت نہیں [illegible] نہیں ۔ کوئی شیطان نہیں کوئی
نفس کوئی دل نہیں ۔ پھر فرمایا [illegible] پہلے قدم میں نہیں آتا دوسرے [illegible]
اوسکے گہر سے نکلنا اور دوسرے [illegible] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (تمام تعریف اللہ کے لیے [illegible]
[illegible] اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے [illegible]
اسکے دیکھنے کیوقت [illegible] بعد ہم نعمتوں [illegible]
نہیں [illegible] تیرے نفس میں کوئی نعمت نہیں [illegible]
تیرے ظاہر کو کوئی اعتبار نہیں [illegible] تیرا باطن تیرے لیے اور تیرا سر رب عز وجل کیلیے خاص [illegible]
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس [illegible] آپ نے کئی سال چھپایا آپکے پاس [illegible] جمع ہو گئے

Marfat.com

حتیٰ کہ آپ ارشاد ہوا بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ (پہونچا جو تیری طرف تیرے رب کی طرف سے نازل کیا گیا)
اور تو ایک شئے کو دیکھتا ہے اُسے ظاہر کرتا ہے اور چھپاتا نہیں، اگر تیرے گھر میں کپڑوں کی ایک گٹھڑی گرے تو اپنے
دروازے کو کھولتا اور کہتا ہے مجھ سے خرید لو شاید کہ وہ ہمسایوں کیلئے عاریت اور ودیعت ہو۔ چار چیزیں ہیں جن سے
دل کی اصلاح ہوتی ہے۔ پہلے لقمہ میں دیکھنا۔ دوسرے عبادت کیلئے فارغ ہونا۔ تیسرے کرامت کو نگہ رکھنا۔ چوتھے ان چیزوں
کو ترک کرنا۔ جو تجھے اللہ عزوجل سے روکیں لیکن لقمہ میں نظر کرنے کی تجھے کوئی خبر نہیں۔ یہ امر کامل پرہیزگاری اور
اسکے حضور میں کھڑا ہونے اور دین کی حفاظت کا اس سے سوال کرنے سے صحیح ہوتا ہے۔ مومن اپنے کھانے اور پینے میں
ٹھہر جاتا ہے۔ قرآن اور حدیث سے اذن طلب کرتا ہے۔ حتیٰ کہ جب اپنے مولیٰ عزوجل سے قریب ہو جاتا ہے پھر اسکے امر سے
امر کیا جانا اور اسکی نہی سے منع کیا جاتا اور اسکے علم سے جان لیتا ہے۔ اسکی مدد سے مدد حاصل کرتا ہے موت سے پہلے اسکے ساتھ
عہد کو نیا کرو تو قریب ہے کہ دیکھیگا جب غبار کھل جائیگا۔ اے باطلو۔ اے جاہلو۔ اے غافلو۔ لَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعْدَ حِیْنٍ ط (تم
کچھ مدت کے بعد اسکی خبر جان لوگے۔ کسی نے سوال کیا نفس خیانتی ہے۔ اسکے فتنے پر کس طرح قناعت کی جائے آپ نے
جواب میں فرمایا۔ اس سے جہاد کرتا کہ وہ مرجائے تاکہ وہ پھر اور حیات میں اسکو زندہ کرے اس حال میں کہ وہ فقیہ عالم مطیع
ہو جائے اپنی شہوتوں اور لذتوں کے دروازے کو بند کرے اسکو اسکی شہوتوں سے روک۔ حتیٰ کہ جب لاغر ہو جائیگا اور
اسکی شہوتیں تیرے سر کی طرف رجوع لائیں تو مجاہدے کے ساتھ خالص ہو جائیگا۔ اولیا رات کے آنے اور عیال کے
سو جانے کی آرزو کرتے ہیں اس لئے کہ وہ مکلف ہیں۔ عیال اور اسباب کے بوجھ کو اٹھاتے ہیں۔ انکے دل رب عزوجل کی طرف
مائل ہیں۔ انکے اعضا اسباب میں حرکت کرتے ہیں جب تو بلا سے پہلے متقی ہووے تو بلا کے وقت بھی اسی کی طرف رجوع لائیگا
بغیر اسکے کسی کو اسکا دور کرنے والا نہ دیکھیگا۔ تو دیکھیگا کہ خیر اور شر اور ضرر و نفع اور عزت اور لذت اور دولتمندی اور
فقیری اسکی طرف سے ہے۔ (سوال) اس قول اِنْ لَّمْ یَنْفَعْکَ لَحْظَتُہٗ لَمْ یَنْفَعْکَ وَعْظُہٗ (اگر تجھے نظر
فائدہ نہ بخشے تو وعظ فائدہ نہ بخشیگا) کے معنی کیا؟ جواب۔ آپنے۔ خدا آپ سے راضی ہو فرمایا یہ وہ قوم ہے
کہ دنیا اور آخرت انکے دلوں اور آنکھوں سے غائب ہے انہوں نے اپنے خدا کو دیکھ لیا۔ اگر وہ تیری طرف دیکھیں تجھے
فائدہ دینگے۔ جب وہ خشک زمین کی طرف دیکھے خدا اسکو زندہ کرتا اور اگاتا ہے۔ اور اگر یہودی یا نصرانی کی طرف
دیکھے تو خدا اُسکو ہدایت دیتا ہے۔ کسی نے آپ سے کہا کیا سبب ہے کہ ہم آپکے پاس لکڑی یعنی کرسی کے مینار کو گلے

Marfat.com

...لتے ہوئے دیکھتے ہیں فرمایا اسلئے کہ یہ مجھ سے قریب ہے اور بہت چیزیں ہیں جنکو دیکھتی ہے اور انکو ظاہر نہیں کرتی اور ...ن چھپی نہیں۔ اسلئے میں اسکو گلے لگاتا ہوں۔ اس نے عرض کی کہ ہم آپکے دل کے زیادہ نزدیک ہیں۔ آپنے فرمایا۔ ...ے بھائی تم ایسے اسوقت بنتے ہو۔ جب اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اسکا مراقبہ کرنا اور اس سے خوف رکھو۔ اور اسکے طلب ...د۔ اسوقت میں تمہارا خادم ہوتا ہوں۔ جب انسان اللہ کا بنتا اور رجوع لاتا اور رہتا ہے اللہ اسکے لئے دروازہ ...ولتا ہے اور اسے مقرب اور نزدیک بناتا ہے۔ علم پر اطلاع پانے سے اس نے آنکھ بند کی اسکو علم دکھا دیا اور اسپر ...اقف کیا۔ گمنامی اور لاغری اور شرمساری نیک لوگوں کی عادت میں سے ہیں۔ اولیا اپنے ہاتھ پاؤں اور دلوں اور سرار اور ...واتکے ساتھ اپنے رب کی سخنوں سے ناطق ہوتے ہیں۔ وے برگزیدہ۔ اور اسکے نزدیک معزز ہیں۔ تم میں سے ہر ایک کا ...عبود درہم اور دینار ہے۔ جب اس سے گم ہو جائے تو اسکی قیامت قائم ہوتی ہے اور جمعہ یا جماعت کے فوت ہونے کی کچھ پرواہ ...ہیں کرتا یا اسکا بدکار فاسق بیٹا مرجائے تو حد درجہ کا روتا پیٹتا ہے اور خلق میں سے کسی کے ساتھ دل بہلانا چاہتا ہے ...ور فرشتے جو اسکے ساتھ ہیں ان سے انس پذیر نہیں ہوتا جب انسان کا دل صاف ہوتا ہے فرشتوں سے انس پاتا ہے ...ور اپنی خلوت میں انسے کلام کرتا ہے۔ اے خدا سے غائب ہونے والے۔ اے شرع اور دین سے غائب۔ اے ...نیا اور نفس اور طمع کے ساتھ ٹھہرنے والے۔ اے خلق کو پوجنے والے۔ اے خدا کو فراموش کرنیوالے اللہ تعالیٰ سے ...ضرور ملنا ہے اس سے ابھی مل۔ خلق اور نفس کو چھوڑ تو خدا کے پاس امن میں ہو گیا۔ سوائے اسکے ذکر کے اور سب باطل ہے ...سوائے اسکے علم کے سب کچھ باطل ہے۔ جو معاملہ کہ اسکے غیر کے لئے ہو خسارہ ہے۔ دنیا کے طالب بہت ہیں اور آخرت ...کے طالب کم اور حق عزوجل کے طالب نہایت کم۔ تو رات اور دن دنیا کے ساتھ ہے تجھ سے خدمت لیتی اور تجھ چور ...چور کرتی ہے ہم اس سے اور اسکے تصرفات سے خدمت لیتے ہیں۔ اے کمبخت تیرا حال کیسا ہے۔ اس میں شرع اور علم ...کا ہاتھ ضروری ہے۔ جسکا وہ فتویٰ دیں لے اور جسپر فتویٰ نہیں اس سے باز رہ۔ تو اپنے رب ...کر سکتا۔ اپنی خرید و فروخت اور لقمہ ڈالنے اور لینے اور دینے اور بات کرنیکی وقت توقف کر جو اللہ کیلئے ہو اسے ...غنیمت جان۔ اور جو غیر کیلئے ہو اس سے باز رہ۔ جب محبت غالب آتی ہے تو دنیا اور آخرت اور عطا اور منع اور قبول اور ...رد کے درمیان سے تمیز اٹھ جاتی ہے۔ دل محبت سے پر ہو جاتا ہے محبوب کا خیر اور شر یکساں ہوتا ہے اسلئے دروازے ...اور حقیقتیں واحد ہوتی ہیں محبت انکی جامع ہے خبر اور مشاہدہ اور ضرر نفع یکساں ہوتا ہے ... دل ...

رہتا ہے کبھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے جلال پاتا ہے اور کبھی اوسکے ذکر سے جمال۔ تمام دن حیران رہتا ہے جس قدر اسکے
قریب ہوتا ہے وہ بعید ہوتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کی آگ کی طرح۔ آپ جس قدر اسکے قریب ہوئے بعید ہوتی چلی گئی حتی کہ
کہا إِنِّي أَنَا اللهُ (تحقیق مین اللہ ہون) تاکہ منتہی ہوسکے اسی طرح وہ انکے قریب کے نوروں کو دیکھتا ہے جسقدر آگے بڑھتا ہے
وہ دور ہوتے ہیں حتی یبلغ الکتٰبُ اَجَلَہٗ (یہانتک کہ کتاب اپنے وقت کو پہونچے) قدموں کے ختم ہونیکی اجل امر کا
بڑھتا ہے۔ طالب مطلوب تک جائے۔ قاصد مقصود۔ اور مرید مراد ہو جائے۔ حضرت ذوالنون نے ایک جماعت چمن دانش کے
تمام علوم سے اچھا ہے اس کا بندہ اپنی طبع اور شہوات اور ہوا سے نکلتا ہے علم کے دروازے کرتا اور شہوات کو
ترک کرتا ہے۔ اسکی طلب میں چہرے کا رنگ بدلا ہوا رہتا ہے کبھی کھڑا ہوتا اور کبھی بیٹھتا ہے بے توشہ بے سوار
بے رفیق نماز اور روزے اور مجاہدے سے رات کو دن سے ملاتا ہے اس حال میں کہ وہ ایسا ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے آپکو
اسکے قرب کے دروازے اوسکے لطف کی نوید اسکے فضل کے دسترخوان پر اپنی سابقہ کیطرف نظر کرتے ہوئے
پاتا ہے تو تعالیٰ سے محبت کرتا ہے حالانکہ تو زمینوں کی تدبیر و رغبت سے محبت کرتا ہے اور اسکے لیے عمل نہیں کرتا بعض
بزرگوں نے کہا۔ اپنے نفس کو خواہشوں سے روک جیسے طبیب مریض کو روکتا ہے سوائے فرمان الٰہی کے کوئی لقمہ تناول نکر اوسکے بغیر
بغیر دوا نہ پی۔ طب کی کتابوں اور فتووں سے مزاج بدل جائیگا وہی نیکوکاروں کا والی ہے حبیب گر رہے ہیں محبوب
ہے وہ خدا کھلانے اور پلانے کا والی ہے پھر سخت چیخیں ماریں اور اٹھے اور کبھی دائیں اور کبھی بائیں جھکنے لگے
اور اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمانوں کیطرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھایا اسی طرح آخر مجلس تک یہی پھر فرمایا۔
دا محبت تیرا پھر دونوں ہاتھ دعا کیلیے لمبے کیے اور دعا سے بیٹھ گئے اور کلام نکیا۔ پھر لوٹے اور اٹھ کر
ہوئے انکی چہرے کا رنگ بدلتا کبھی زرد کبھی سرخ ہوتا۔ پھر فرمایا۔ دل جب دنیا سے اٹھے اور اللہ عزوجل کی قرب کا
مہمان ہو جائے تو فی الجملہ خلق سے معصوم ہونیکا انکار کرتا ہے۔ عرش سے زمین تک گویا کہ خلق پیدا نہیں ہوئی گویا کہ خدا
نے کچھ پیدا نہیں کیا۔ گویا کہ اسکے سوا اور خلق نہیں یعنی ایسے دل کا صاحب موصوف ایک ایک ہی محبت ایک
ہے وہی طالب وہی مطلوب وہی ذاکر وہی مذکور۔ اپنے غیر کو نہیں دیکھتا اور آپنے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا۔ مجھے اس کی
خبر ہوئی ہے جو اس شہر پر واقع ہوگی۔ پھر شہر والوں کے لیے اوسکے دفع ہونے کی دعا کی پھر عاجزی سے فرمایا مجھے
اپنی حیات کی قسم ہے کہ اس میں بعض لوگ قتل اور بربادی کے مستحق ہونگے لیکن اگر اسکے کوئی ہزار آنکھ خدا کیجاتی ہے

Marfat.com

تو ہمیں انکی شامت سے ہلاک کرتا ہے اُنکے گناہوں سے ہماری گرفت کرتا ہے ہم نے کیا کیا ہے سخت دہشت ناک کلام میں فرماتے تھے۔ تو نے دوست اور دشمن کو قدر کی بھٹی میں ڈالا دو نو نکل گئے۔ دو نو نکل کر ایک ڈلی بنگئی کرامتوں اور معجزوں سے کچھ نہ طلب کر۔ تو انبیا کا معجزات میں اور اولیا کا کرامات میں مزاحم نہ ہو اگر تو خدا کا قرب چاہتا ہے جب صحبت ہمیشہ رہے تو تجھے وہی کھلاتا اور پہناتا ہے۔ یہ چیزیں حجاب ہیں اور انکی آنیکے بعد انکار کرنا بیجا ہے۔ ہاں جب حق عزوجل کیطرف چلتے ہیں تو جن اور انسان اور فرشتے انکی خدمت کرتے ہیں جہاں کہ قدم ہیں اٹھائے جاتے ہیں حتی کہ وہاں تک پہونچ جاتے ہیں حتی کہ ان سے دنیا کا اور [illegible] شغل دور ہو جاتا ہے وہاں ان [illegible] اور ناز انکی خدمت کرتے ہیں حتی کہ جب قریب سکہ دروازے میں انکو داخل ہونیکی اجازت دیجاتی ہے تو جلال کی آمتین انکو صدمہ پہونچاتی ہیں تاکہ اُنکے نفس اور بقیہ وجود گل جائیں اور ظاہری قیچین ظاہری طعام اور لباس اور عادت اُنسے روکے جائیں۔ وہ صرف دل اور صاف سر رہجائیں فضل کا طعام اور انس کی شراب کرامت کا خلق اور منت کا لباس اسکے آگے پیش کیے جاتے ہیں علم لدنی اور حکمت کے لقمے دیئے جاتے ہیں پھر انکا اُنکے تمام تیرا ہاتھ انکو پہلے اور حال کی نعمتیں یاد دلا دیتا ہے اور یہ سب چیزیں انکی سکونت کا باعث ہوتی ہیں پھر انکو وجود کی طرف لوگوں کی اصلاح اور ہدایت اور رہنمائی اور سفارت کیلیے بھیجتا ہے پھر اُنکے دلوں کو تمکین اور انکی زبانوں کو مقبول اور دعا پر قدرت عطا کی جاتی ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے نفاق اور دائمی غرور اور دائمی کفر کا زمانہ ہے [illegible] کا [illegible] تجھے رب عزوجل کی نظر سے گراتا ہے۔ دونوں نعمتیں ہیں راہ کا پردہ۔ اگر کوئی پوچھنے والا پوچھے نفاق کیا ہے تاکہ ہم اس سے پرہیز کریں تو اسے کہہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُنَافِقُ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ یعنے جب منافق وعدہ کرتا ہے خلاف کرتا ہے اور جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب امانت رکھا جائے خیانت کرتا ہے۔ مومن جبتک اپنی [illegible]

زمین سے اپنے سابقہ اور اہم کو خلوت میں دیکھ نہ سے [illegible] نہیں کھاتا نہیں نکاح کرتا نہیں آ خوشی نہیں ہوتی اسکو امن نہیں قرار نہیں پھر جنگلوں اور بیابانوں میں [illegible] فرشتے اسکی حالت کو دیکھتے اور اسکا لقب سنتے ہیں اور آپس میں [illegible] کہتے ہیں یہ کون ہے وہ اسے جواب دیتے ہیں یہ فلانا محبوب صدیق ہے چالیس میں سے ایک سات میں باقی [illegible] کا یہ رتبہ یہ درجہ [illegible] قدرت سے پلٹاتی ہے اور اسے

Marfat.com

لقمہ دیتی ہے وَاللّٰہُ مِنْ وَرَائِھِمْ مُحِیْطٌ اور اللہ انکو احاطہ کرنیوالا ہے۔ دل کی جہت سے اسکو معرفت آتی ہو لیسے

کہا جاتا ہے اپنے گہر کی طرف لوٹ اپنے خزانہ کو نگہ رکہہ۔ اپنے آپکو چھپا۔ اسکو ایسا بنا گویا کہ خواب ہے۔ تیرا دل

اور سر اوسکی طرف بلند ہوگا۔ علم کی کتاب میں بیٹھ۔ پہر علم کی کتاب میں خواب کرتا کہ تو بالغ ہو جائے اور تیرا بچپن

جاتا رہے اسوقت وہ تجہے پہنائیگا اور کہلائیگا۔ تو یہ چاہتا ہے حالانکہ تو طمع اور ہوا اور شہوات سے بہرا ہوا ہے

تو جب نماز میں کہڑا ہوتا ہے تو دل میں اپنے وسواس سے بیچتا اور خریدتا اور کہاتا اور پیتا اور نکاح کرتا ہے۔ آپ سے

پوچہا گیا اسکا علاج کیا ہے۔ آپنے فرمایا حرام اور شبہ سے لقمہ کا پاک کرنا اور دوسرا علاج نفس کی مخالفت۔ اس

میں جو تجہے نہیات کے اختیار کرنیکا امر کرتا ہے۔ جب بندہ کسی کلمہ سے جو اسکے دل پر القا کیا جائے مضطرب اور

بیقرار ہو تو اسے اور کلمہ القا کیا جاتا ہے جب اسکا اضطراب اور بیقراری کم ہوتی ہے تو اسکے ساتہ اور ملایا جاتا

ہے۔ پہر سکون اور آرام حاصل ہوتا ہے اور اسکی بیقراری زائل ہو جاتی ہے۔ راستہ میں اسکو ثابت رکہنے اور تسکین دینے

کے لئے پتہر اور مٹی کے ڈہیلے اس سے مخاطب ہوتے ہیں اسے کہتے ہیں۔ اے اللہ کے ولی۔ اے اللہ کے مرد۔ اسے

اسکے حبیب اور اسکے مقرب۔ ایک شخص نے آپ سے عرض کیا۔ آپ میرے لئے دعا فرمایئے۔ آپنے فرمایا۔ اے اللہ عزوجل

مجکو خلقت سے اپنی ساتہ غنی کرما اور اسکو اپنے ذکر کے ساتہ سوال سے غنی کر جب خلقت سے غنی ہوگا حق عز

کے دروازے کو لازم پکڑیگا پس وہ اسے اپنے قرب سے غنی کریگا اور جب تو اس سے غنی ہوگا تو سوال کے بجائے اسکے ذکر

اور شکر میں مشغول ہوگا۔ جب تو جنگلوں میں طعام اور شراب کی تلاش سے رک رہے تو تیرے لئے تیرے گہر میں چشمہ

پہوٹ نکلیگا۔ شیطان کا بڑا مضبوط ہتیار تجہیر خلقت ہے۔ اپنے دل کو نیک بنا۔ پہر ظاہر کر۔ بڑا شغل خلق کے

گہر اور کپڑے ہیں۔ ہم محب اپنے محبوب کی طلب کے لئے نکلتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام

کی طلب میں نکلا جسنے دیکہا اس سے محبت کرتا اور اسپر عاشق ہو جاتے۔ برقع پہنا اور قید کئے گئے۔ آپکا مقصود یعقوب تہا۔

شعر مجہہ میں اور تجہہ میں ہے جو وہ کہیں آباد ہو + مجہہ میں اور جگہ ہو جو گر وہ نہیں آباد ہو + خدا کی طرف سے شاد

کرنیوالا آیا ہے خلق کی عمارت کو توڑ ڈال حَتّٰی یَبْلُغَ الْکِتَابُ اَجَلَہٗ یہاں تک کہ کتاب اپنی اجل کو پہونچے۔ کوئی کلام

نہیں تا وقتیکہ تیرے رخسار پر پانی جاری ہو۔ تا وقتیکہ تو جنگل میں اسکی عبادت کے لئے خلوت کرے۔ تیرا

سر اسکے پاس اور اسکی قدرت کی کشتی میں ہو وہ اسے دریائے علم میں بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا یعنی اس کا

Marfat.com

جاری ہونا اور ٹھہرنا اللہ کے نام سے ہو اسکی تلقین کرے۔ خدا کے بندوں کی صحبت اکسیر کی صحبت کی طرح ہے۔ خوف اور ڈر کے ساتھ وہ جو تیرے غیر سے سیر ہو تجھ میں مشغول نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ وہ غیر میں مشغول ہے۔ پس اگر تو اسکی طرف رجوع لانیکے بعد توجہ کریگا تو تجھے پھاڑ کھائیگا۔ صدیق کی صحبت کا یہی حال ہو اس لئے کہ وہ بادشاہ کی صحبت میں ایسے ہیں۔ جنیدؒ کے اصحاب میں سے ایک کی خاطر کی تہمت لگائی گئی تھی۔ جنیدؒ کو اس امر کی خبر دی گئی آپ نے پوچھا کہ کیا سچ ہے جو تیری نسبت کہتے ہیں اُسنے کہا ہاں۔ تو اپنے دل سے کلام کرتا ہے اسنے کہا ہاں میں نے کلام کیا۔ آپنے فرمایا۔ بتلاؤ وہ کونسی بات ہے اس نے کہا میں نے فلانی اور فلانی بات کی ہے آپنے فرمایا نہیں۔ پھر اسنے دوسری دفعہ کلام کیا اور آپکو اسکی خبر دی۔ آپنے فرمایا نہیں۔ پھر اسنے تیسری مرتبہ اپنے دل سے کلام کیا اور آپکو خبر دی آپنے فرمایا نہیں۔ پس اسنے کہا۔ اے شیخ جو میں کہتا ہوں حق ہو آپ غور فرمائیے۔ آپکے پاس کیا ہے۔ آپنے فرمایا تونے تمام نوبتوں میں سچ کہا تھا مگر میں تیرے دل کی صفائی اور ثبات کو آزمانا چاہتا تھا۔ انکے دل اسکے ارادے کی نہریں ہیں انکے علم کے خزانے کھاسکے سر کے سینے قدر کے خزانے اور قدر کے وادیاں ہیں جس وقت انکے اسرار قدر کے گھر کے کونوں میں گردشار کرتے ہیں علوم اور اسرار ملجاتے ہیں۔ خشک لکڑی سے کیا پایا جاتا ہے۔ یعنی صورت سے کیا ہوسکتا ہے۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۙ (بہرے گونگے اندھے ہیں وہ باز نہیں آتے) لوگوں میں سے ایک نے تین سو ساٹھ قصے لکھے ہر روز ایک قصہ امیر شہر تک پہنچاتا اور ملول نہ ہوتا آخر کار اسکی مراد کا فرمان نکلا اور تو اللہ تعالے سے چند روز یا چند آنیں سوال کرکے بھول جاتا۔ اور خلق کے دروازے کی طرف لوٹتا ہے۔ تونے صاحب قصص کو کیوں نہ یاد کیا جبتک تو خلق کے ساتھ ہوگا نجات نپائیگا۔ خلق سے حق کی طرف رجوع لا اور اسکے دروازہ قرب کی دہلیز پر توقف کر۔ تجھے محبت اور قرب کا ہاتھ کھینچ گا۔ پھر تو اس گھر کا جلیس ہو جائیگا حتی کہ جب تو ان نعمتوں اور برکات کو دیکھے گا تجھے تمام طرفوں سے فراخی حاصل ہوگی۔ تیرے بازو قوی ہونگے۔ اس گھر کے کنگروں کی طرف اڑنا ممکن ہونگے اگر تو گریگا تو گھر کے صحن میں گریگا گھر کے مالک کے روبرو بلایا جائیگا۔ تو بلانے والا مقبول ہوگا اگر تو خلقت کا نفع چاہتا ہی تو اسی طرح کر اور بیہودہ بے مطالب بک۔ آپ خدا آپسے راضی ہو اس کلام سے جو وعظ لوگوں پر بیان کرتے ہیں یہ ارادہ رکھتے تھے۔ نماز اللہ تعالی سے ملنا ہو اسکے غیر سے الگ ہونیکے بعد۔ ہم دونوں میں تجزی نہیں ہوتا خلق سے انفصال (جدا ہونا) اور خدا سے اتصال (ملنا) ہے۔ یہ اولیا کی نماز ہے۔

Marfat.com

لیکن عابدوں کی نماز یہ ہی کہ جنت کو دل کے داہنے اور دوزخکو اُسکے بائیں اور پل صراط کو اپنے آگے رکھیں اور رب کو اوپر مطلع جانیں اور محبونکی نماز خلق سے الگ ہونا اور حق سے ملنا ہے نفس کے طعام [illegible] کرنیکی علامت یہ ہے کہ تو اپنے باطن سے جو [illegible] کی آواز کی طرح چیخنا سُنے۔ اوسوقت اسے وہ پہونچا جس [illegible] تعالی نے فرمایا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا یعنی اسکو اسکی برائی اور پرہیزگاری کا الہام کیا [illegible] ذاکی اُسی نے رُلایا اور ہنسایا [illegible] پر عمل نہیں کریگا مگر [illegible] دل [illegible] داخل ہو۔ اسوقت فعل اور الہام [illegible] اس [illegible] کے درمیان جو [illegible] باطن پر [illegible] شیطان کا الہام طبع کا الہام نفس کا الہام فرشتہ کا الہام فرق کیا جائے۔ اگر تو چاہتا ہے کہ [illegible] کی راہ میں کسکی صحبت اختیار کرے تو [illegible] اور لوگوں سے سو جانیکے [illegible] نماز کیطرف متوجہ ہو۔ نماز کے دروازے کو وضو سے [illegible] کو نماز سے کھول [illegible] اس سے سوال کر کہ میں کس کی صحبت اختیار کروں [illegible] کون ہے منفرد کون ہے خلیفہ کون [illegible] دلکو الہام کریگا تیرے سر کی طرف [illegible] بیان کریگا اور [illegible] کو واضح کریگا جس نے تلاش کی اور کوشش کی [illegible] وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا [illegible] ہماری راہ میں کوشش کی ہم انکو اپنی راہ بتلا دینگے مرض تجھہ میں ہے اسلیے کلام میں [illegible] ایک جا ہیں اور ایک کے معین کرنے پر امر غالب تو اسکو لازم پکڑ اور اس کا ارادہ کر اسکے ساتھ تیری [illegible] صحبت کیطرح [illegible] اور اسکے نقصان اور اپنے حال کی خرابی اور [illegible] اور اپنی عادت کے [illegible] اسکے [illegible] ظاہر ہیں [illegible] چہرے میں ہیں کلام سے ظاہر نہیں کیے جاتے اور انکے [illegible] نہیں [illegible] اسکے قائم [illegible] انتظار کر [illegible] کاتب ہو وہی خیر کو امر کرنیوالا [illegible] اور طبق اسکے [illegible] تغیر کرنیوالا ہے اور عبادت اسکے غیر کی ہے پس تو قبول کر [illegible] کھولتا اور اسکی نظر سے [illegible] اسکی [illegible] ہمیشہ سر نیچے کیے ہوئے ڈرتا [illegible] اُسے تہمت نہ لگا نہ کسی [illegible] میں نہ کسی فعل میں متہم کر ہر ایک صاحب عقل پر [illegible] اسکے پاس سے

Marfat.com

پنے رب کی طرف نقل کرنا اسکے غیر کی طرف ۔ وہ خوش ذائقہ ہے اوسے مٹھا کلام کرنے والا ہی اور اسے جواب دے
ری طبع چوپاؤں کی سی ہی لیکن عقل تمیز کرتی ہے ۔ شرع تمیز کرتی ۔ علم تمیز کرتا قرب تمیز کرتا معرفت اور اطاعت تمیز کرتی ہی
حاصل ایک ہی جبکہ وہ آپکے علم پر عمل کرتے ہیں ۔ میت پر گذرتے ہیں اسکو زندہ کرتے ہیں اسکو زندہ کرتے ہین یا گنہگار ہو تو
سے فرمانبردار بنا دیتے ہین ۔ اُسکے گھر میں غیر کے لیے طبق آتے ہیں خراج کے حاصل کرنیمین سعی کرتا ہی جب حاصل کر لیتا ہے
سے بادشاہ کے سپرد کرتا ہی اُسکے پاس کچکول ہی خلق سے لیتا ہی اپنے لیے نہیں لیتا جب خدا تجھسے بہتری کا ارادہ
لے تجھے ہشیار بنا دیتا اور نفس کے عیوب پر واقف کر دیتا ہے تمہارے عالم جاہل ہیں تمہارے جاہل سست ۔
ارسے زاہد رغبت کرنیوالے ۔ اپنے دین سے نہ کہا دین سے صرف آخرت حاصل کیجاتی ہے ۔ آپنے خدا آپسے راضی ہو خدا سے
وجل کے قول اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ (اپنے خدا کو عاجزی سے اور چپکے
نیدہ پکارو وہ حد سے بڑھنے والوں کو نہیں چاہتا) مین فرمایا اسکو ظاہر پر حمل کرکے فرمایا کہ (حد سے بڑھنے والا) وہ
ہو اُسکے غیر سے مانگتا ہی اوسکے غیر سے سوال کرتا ہے ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود اپنے اصحاب کو فرماتے تھے تم میرے ہی
تنی ہو جو اللہ کے کلام سنتا اور اوس سے نفع حاصل کرتا ہے وہ جلا ہوتا ہے نہیں تو میرے پاس حاضر ہو ورنہ وہ مکدر
یدا ہوگا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے نکلے اور آپکے پاس چوپائے غلام بہت ہو گئے تو ملک شام میں ایک گھر
سے دروازوں والا بنایا وہان قیمت کے ادا کرنے اور اپنی قوم کا علاج کرنیکے بعد گوشہ گزین ہوئے ۔ اُسکے بعد تربیت
اختیار کیا خلقت کیا ہی صحبت ۔ اور محبت کیا ہی وصلت ۔ **سوال** قال کی پیروی کیجاتی ہے یا حال کی ؟
پ نے خدا آپ سے راضی ہو فرمایا ۔ عوام قال کی پیروی کرتے ہیں اور اہل میں سے خواص حال کی پیروی کرتے ہیں
ون ہی مجھے اپنے نفس دکھلا تجھے تیرے حال پر ٹھہراؤنگا اور تیرے مرض کی شدت تجھے دکھلاؤنگا اور اس سے
ا کرونگا آپ صلے اللہ علیہ وسلم طریقہ بیماروں کی بیماری پر مبنی تھا اور ہم اس سے منع کیے گئے ہیں لیکن [illegible]
تے ہیں ۔ ہماری کم ہمتی کے باعث ہمارے پاؤں تمہارے گھروں کی طرف چلنے سے [illegible] تمہارا قال لیکر
ما کیے گئے ہیں ہم حال اور قدر کی بہتے ہو رکیے گئے ہیں ہم آپنے خدا آپسے راضی ہو فرمایا ہو سکتا ہی کہ ایک آدمی
ہلاک اور وصی کے جیل [illegible] اُسکے [illegible] اور بیٹی ہوں اُسکے ترکہ کو اہو تو
برابر تقسیم کیا اور انمیں ایک ایسا شخص کہ پاپ [illegible] کل ترکہ کا وارث ہو اتھا تا

Marfat.com

وہ سب یکے بعد دیگرے مرگئے اور وہی ایک باقی رہگیا۔ اسنے تمام ترکہ کو لے لیا اور قضا وقدر دونوں جمع ہوئے کیا اس میں کچھ عیب ہے۔ ای خدا خلقت کو ہم سے روک۔ ای خدا نفس اور ہواؤں اور طبیعتوں کو ہمسے روک۔ اگر تو کہے کہ تو ایسے دریا سے ڈرتا ہی حالانکہ اس میں تیرتا ہے اور خوف اُسکی ضد ہی تو جواب یہ ہوا اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا خدا سے اُسکے بندے عالم ہی ڈرتے ہیں جب انکو علم ہوا تو ڈرے میں نے شے کی ضد کو دیکھ لیا۔ پس اس سے ڈرتا اور پرہیز کرتا ہوں۔ موت کا آنا ضروری ہے اُسکے لیے عمل کر۔ ای کہ تیرے گھر کی چھت نہیں تیرے عیال کے لیے آٹا نہیں نہ اندرونی لباس نہ بیرونی لباس ہے جاڑا آگیا۔ پس تیار ہو جا امیر آگیا پس کوچ کر درندہ آگیا پس موت کے ڈنڈے سے بچ۔ نماز میں جو تو ایاک نعبد و ایاک نستعین خاص ہم تیری عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں کہتا ہی اُسکے کیا معنے ہیں۔ ہم تیری اطاعت کرتے اور تجھی کو واحد جانتے ہیں۔ تو نے حق عزوجل کو کب واحد تسلیم کیا تو نے عمل اخلاص کب کیا تو نے خلق اور ریا اور نفاق بری صحبت سے کب پرہیز کیا تو خدا کے لیے کب قبل ہوا ذلت دل کی جہت سے ہے خلوت کی جہت سے ہے جب نفس کی شہوت خدا کی رویت کیساتھ جمع ہو تو اوسکی رویت سے حیا کر۔ اور اپنی نفس کی شہوت کو ترک کر۔ تو شہوت کی شدت کی وقت اپنی خلوت میں حضرت یعقوب علیہ السلام کو اپنی انگلیاں کاٹتے ہوئے کب دیکھے گا تو اپنی عصمت کو کب دیکھیگا اللہ عزوجل کی عزت کی عصمت ہو جب حضرت یوسف علیہ السلام اس عورت کے ساتھ جمع ہوئے غیرت آئی پیٹھ پھیرتے ہوئے بھاگے کَذٰلِکَ لِنَصْرِفَ عَنْہُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ اِنَّہٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ۝ (اسی طرح تاکہ ہم اس سے بدی اور گناہ کو پھیر دیں تحقیق وہ ہمارے خالص بندوں میں سے ہے) یتری حالت یوسف علیہ السلام کی حالت کی طرف کب پہنچیگی جب یوسف علیہ السلام نے خدا کے گھر اور کو دیں عصمت کو بے تکلف حاصل کیا۔ تو قید میں [illegible] رب کے موافق ہوئے خلوت کیوقت اُسنے عصمت اُنکے نصیب کی ای اللہ کے بندو ای مریدوں آنحضرت [illegible] کی حالت کو مانگ لو۔ اسکو خدا سے طلب کرو۔ توکل اسباب کا قطع کرنا اور سبکو چھوڑ دینا ہی۔ دل جب بدلتا ہی تو فرشتہ ہو جاتا ہے وہی سنتا ہی جو فرشتے سنتے ہیں۔ اسے پہچانتا ہے جسے فرشتے پہچانتے ہیں پھر بڑھتا ہی اور فرشتوں حفاظت میں ہو جاتا ہے آپنے خدا آپ سے راضی ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں فرمایا۔ سر کا سر اپنے اہل کو ترک کر دیتا ہے جبکہ اُسنے اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا (طور کی جانب سے آگ کو دیکھا) کیا چیز دیکھی۔ سر کی آنکھوں نے آگ کو۔ اور دل کی آنکھوں نے نور کو دیکھا سر کی آنکھوں نے خلق کو اور دل کی آنکھوں نے

Marfat.com

حق کو دیکھا قَالَ لِاَھْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا اپنے اہل سے کہا ٹھہرو میں نے آگ کو دیکھا ہے۔ اسنے اسکے دلکو جذب کرلیا۔ اور بیوی اور اولاد میں زہد کرنے کی ترغیب دی۔ اُسنے بیوی کو کہا ٹھیرو۔ بلند آواز میں آمین قدر کے ابابیل آئے اولیا کو اہل اور اولاد سے سالب کیا۔ ای حلم ثابت رہ۔ ای اللہ کے سر کے علم آگے بڑھ۔ ای نفس ثابت رہ ای دل ای سر آؤ۔ ای بے نصیبی اسکی جو اسکو نہ سمجھے اور اس سے محبت نہ رکھے اور اسپر ایمان نہ لائے ای بے نصیبی ای بے نصیبی وائے اسکا حجاب ٹوٹے اسکا عذاب لَعَلِّیْٓ اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ شاید کہ میں اس سے تمہارے پاس کوئی خبر لاؤں، یہاں ٹھیرو تا کہ میں تمہارے پاس رستے کی خبر لاؤں اسلیے کہ وہ راہ سے بہول گیا تھا اس سے اسکے نشان غائب ہو گئے ایک دفعہ آپکی خدمت میں چج بداروں کا رئیس حاضر ہوا اس سے پہلے کبھی حاضر نہوا تھا آپ نے اوسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کاش تو نہ پیدا ہوتا اور جب پیدا ہوا تو جانتا کہ کیوں پیدا ہوا۔ ای سوئے ہوئے بیدار ہو تحقیق رو (سیل) نے تیرے آگے کو گہیر لیا تو قیامت کے روز پکارا جائیگا۔ تیری کتاب کہاں ہے تیرا معلم کون ہے تیرا بلانے والا کون ہے تیرا نبی کون ہے تیرا کوئی نسب نہیں اللہ اور اُسکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک صحیح نسب اسے اہل تقوی ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا ای اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپکی آل کون ہیں آپنے فرمایا کُلُّ تَقِیٍّ اٰلُ مُحَمَّدٍ (ہر ایک پرہیزگار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے) خاموش رہ تجھے عقل نہیں تیرا گہر دجلہ کے کنارے پر ہے اور پیاسا مرتا ہے۔ دو قدم ہیں پہر تو خدا سے ملگیا نفس اور خلق اور تو ای مرید دو قدم ہیں۔ پہر تو دنیا اور آخرت میں اس سے ملگیا۔ اگر تو نجات کو چاہتا ہے تو میرے کلام کے ہتوڑوں پہ صبر کر جب میرا جنون مجھے آئیگا تو میں تجھے نہیں دیکھوں گا جب میرے سر کی طبیعت میرے اخلاص کی طبیعت جوش میں آئیگی تو میں تیرے مونہہ کو نہ دیکھوں گا اور تیری اصلاح اور تیرے دل سے برائی کو دور کرنیکا ارادہ کروں گا۔ تیرے گہر سے آگ کو بجھاؤں گا اور تیرے حرم کو بچاؤں گا۔ اپنی آنکھیں کہول اور دیکھ کہ تیرے آگے کیا ہے تیرے پاس عذاب اور گرفتاری کے لشکر آگئے۔ ای احمق تجھپر افسوس تھوڑی دیر کے بعد تو [illegible] چیزوں میں تو ہے تجھسے دور اور متفرق ہو گئے اپنی اولاد اور گہر اور جورو سے علیحدہ ہو [illegible] اور عذاب کے فرشتوں یا رحمت کے فرشتوں سے تیرا پالا پڑیگا۔ ای کوچ کرنیوالے ای دور ہونیوالے۔ ای نقل کرنیوالے ای عاریت۔ ای عاجز وہ پاک ہے جس نے تجھپر احسان کیا اور تم نہیں دیکھتے۔ ای کمبخت کیا تو میرے پاس ہر ایک سال میں ایکدفعہ یا ہر ایک مہینے میں ایکدفعہ یا ہر ایک ہفتہ میں ایکمرتبہ خالی ہاتھ بغیر ایک ذرہ یا [illegible] کے

Marfat.com

نہیں آسکتا تاکہ تو آج مفت کچھ لیوے اور کل کو کڑوڑ ہا میں تیرے بوجھوں کا اُٹھانیوالا ہوں مجھے ڈر ہوگا کہ میں اپنا
بوجھ اُٹھانیکی تجھے تکلیف دونگا مجھے اُسکے لیے فقط اللہ عز وجل کافی ہے پھر مجھے ایک بات سننے کیلیے ہزار میل
سفر کریگا اب تو میرے اور تیرے درمیان چند ایک قدم ہیں۔ تو سست ہی۔ جاہل ہے۔ بخیل ہی۔ تیری خیال میں یہ
کچھ دیا گیا ہے۔ دنیا نے تیرے جیسے بہتوں کو فربہ کیا اور کہایا مرتبے اور کثرت کیسا اسکو موٹا کیا پھر کھالیا اگر ہم
اسمیں بہتری دیکھتے تو ہم سے تو اسکی طرف سبقت نہ کیجاتا الا الی اللہ تصیر الامور خبردار اللہ کی طرف
تمام امور کی بازگشت ہی جس میں ہم ہیں وہ سب اللہ کی طرف سے ہی جب آپ کرسی سے اُترے تو آپکے کسی شاگرد نے
عرض کی آپنے اوسکو بڑی نصیحت کی اور اُسکے لیے کلام میں سختی کی۔ آپنے فرمایا اگر میرے کلام نے اسمیں اثر کیا
تو پھر بھی آئیگا پس اسکے بعد وہ آپکی مجلس میں حاضر ہوتا اور مجلس کے وقت کے علاوہ بھی آتا اور آپکے سامنے
تواضع اور ذلت کیساتھ بیٹھتا۔ اللہ تعالیٰ اُسپر رحم کرے اے خدا صبر عطا کر اور معاف کر۔ اے خدا ہماری مدد کر جب
خلقت ہمسے کسیکے سامنے ان چیزونکو طلب کرنیکے لیے جو اُسکے پاس ہیں ذلیل ہوتا ہے تو اللہ اُسکو دشمن جانیگا جو شخص
خلق کے آگے اس حال کی خاطر جو اُسکے ہاتھ میں ہے ذلت کرے تو اُسکے دین کے دو ثلث جاتے رہتے ہیں تو خلق سے
طلب کرنے کا عادی ہی کیا اس حال پر خدا سے لجائیگا۔ میں نے موضع رصیہ میں ایک شخص کو دیکھا لوگوں سے بھیک مانگتا
تھا اُسنے ایک دیبا کا کوٹ پچیس دینار کو فروخت کیا۔ میں اُسکے پیچھے ہو لیا وہ راستہ میں ایک شخص کے جو ہریسہ
کھا رہا تھا کھڑا ہو گیا اور نہ ہٹا حتی کہ اُسنے اُسکو ایک لقمہ دیا۔ میں نے اس سے کہا کیا تو نے اتنے اور اتنے میں کوٹ
نہیں بیچا۔ اُسنے جواب دیا کیا میں تیرے لیے اپنا پیشہ چھوڑ دوں۔ جو ولایت کی غایت کو پہنچ جاتا ہے تمام خلقت کے
بوجھ اُٹھاتا ہے وہ قطب ہو جاتا ہے اُسے تمام خلقت کے دائیں ہاتھوں کی طاقت عطا کی جاتی ہے تاکہ
اسپر جو اُسنے اُٹھایا طاقت پائے تو میری قمیص اور چادر کو نہیں دیکھتا۔ یہ موت کے بعد کا لباس ہے یہ کفن ہے
اور میت کا کفن عمدہ ہوتا ہے۔ یہ میرے کمبل کو پہننے اور سخت کھانے اور بھوک کے بعد ہی اے بغداد والو تمہے
تمہارے غیر کیساتھ کیسا شغل ہی جو تم سے روکتا ہے عقلمند بنو۔ اے زمین والو۔ اے آسمان والو ویخلق مالا تعلمون
(اور وہ پیدا کرتا ہے جو تم نہیں جانتے) یہ لباس تقوے حاصل نہیں ہوتا یہ ظاہر ہے باطن اُسکی تصدیق کرتا ہی اور
باطن ہے ظاہر اسکی تصدیق کرتا ہی۔ کوئی کلام نہیں آتا وقتیکہ تو بہت سے ربوں کو چھوڑکر ایک رب کو جانے

Marfat.com

اور سب جہتوں کو چھوڑ کر ایک جہت کی طرف متوجہ ہوئے اور تیرا محبوب ایک ہو تیرا دل واحد ہو خدا کا قرب تیرے والدین کب تک ہمیشہ لگا رہیگا تیرا دل مجذوب کب ہوگا اور سر کب مقرب بنیگا تو خلق سے نکلنے کے بعد کب اپنے خدا سے ملیگا رسول صلعم نے فرمایا مَنِ انْقَطَعَ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَفَاهُ مُؤْنَتَهُ وَمَنِ انْقَطَعَ إِلَى الدُّنْيَا وَكَلَهُ اللهُ إِلَيْهَا نَحْتَ الْعَادَاتِ قِيلَ (جو اللہ عزوجل کا ہو رہا وہ اسکے رنج کی کفایت کرتا ہے اور جو دنیا کا ہو رہا خدا اسکو اُسکے سپرد کرتا ہے - اس میں عادتوں کا خلاف ہوتا ہے) جو خدا کے پاس ہے حاصل نہیں ہوتا مگر دل کیساتھ بالکل امید کا ہو رہنے سے - اللہ تعالی فرماتا ہے مَنْ عَمِلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ غَيْرِي فَأَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ هُوَ لِشَرِيكِي دُونِي (جسنے کوئی ایسا عمل کیا جس سے میرے غیر کا ارادہ رکھتا ہے تو میں اُسے غنی ہوں وہ میرے سوا اور کے لیے ہے) اخلاص مومن کی زمین ہے اور اعمال اسکی دیواریں - دیواریں بدلتی اور تغیر پاتی ہیں مگر زمین نہیں بدلتی - عمارت کی بنیاد تقوی پر ہے - اگر کوئی کہے کہ میں اللہ عزوجل کا ہو رہا لیکن اُسنے میرے رنج کی کفایت نکی - تو جواب یہ ہے کہ تُو خلل تجھ میں ہے نہ رسول میں دمانطق عن الهوى (وہ ہوا سے نہیں بولتا) کیا تم کو اللہ تعالی کی کوئی خبر ہی نہیں خدا کی قسم بلکہ تم دنیا اور اسکی زینت کے عاشق ہو - اگر تو اپنے دعوی میں سچا ہوتا تو حقیر چیزوں کی طلب میں حیلہ نکرتا - اپنے نفس کو قدر کے وادی میں ڈال دے کہ جب وہ اپنا امر حاصل کریگا تو تیرے درجہ کا سر قرب کے دروازہ سے ملجائیگا ایسی صورت جو کہ دنیا اور آخرت کی زینت سے اچھی ہے تیرا استقبال کریگی - تمہارے درمیان دوستی کامل ہوگی اور حجاب اور زریعے اُٹھ گئے تو رکے دادی سے استغاثہ کو سنا - اپنی امانتیں سپرد کر اور میری خدمت کو اپنے لیے پورا کر - میں تجھپر اور تیرے رو کا ہوا ہوں - تیرا قرب اسکی قبولیت میں سفارش کریگا - اسوقت علم کا ہاتھ اسکی طرف دراز ہوگا اور حکم کا ہاتھ اُسکی امداد لے گا ابتدائے حال میں طبع اور ہوا اور ارادہ کی مخالفت سے پہلے اپنے آپکو مقرب اور محبوب ہوکر تیسا تیرا اس میں فکر کرنا حسرت ہے - جو تجھے ملازم رہے گی اور محرومی ہے جو تجھے [illegible] تو جانے کہ دنیا تجھسے جدا ہوگی تو اس سے سوال نکرے جب تو اپنا باطن اللہ عزوجل کیلیے آراستہ کرے دنیا تیرے لیئے آراستہ ہوجائیگی - اسکی شراب زہر ہے وہ شیرینی کو ظاہر کرتی ہے اور پھر تلخی یہ ہونی ہوجتی ہے کہ جب تیرے دلین اور اسکے بازوؤں کے بیچ ہوجائے تو زہر ہوجاویگی اور تجھے ذبح کریگی جو بزرگ پہلے گذر چکے ہیں زاہدوں کی طرح انقطاع کرنے سے پہلے خواطر کے درمیان تمیز کیا کرتے تھے - ای وہ کہ تو نے نفس اور شیطان

Marfat.com

دکی خاطر میں تمیز نہین کی شیطان کی خاطر گناہ اور لغزشین اور اصل میں کفر کرنے اور فرع میں گناہ گاری اور فرشتے کی
خاطر عبادتون اور نیک عملوں کو کس طرح الگ کریگا۔ اسکو جو سولی دیا گیا یعنی حلاج کو کسی نے کہا مجھے وصیت کر۔ فرمایا تیرا
نفس ہی۔ اگر تو اسپر سوار ہوا تو فبہا ورنہ وہ تجہپر سوار ہوگا۔ اگر تو چاہتا ہی کہ بادشاہوں کے ساتھ ملکر شراب پیئے تو ویرانہ اور
جنگلون اور میدانوں کو لازم پکڑ یہانتک کہ تیرا نشہ دور ہو جائے تاکہ اونکے اسرار کو ظاہر نکرے وہ تجھے ہلاک کر دینگے
اسیواسطے انکا کوچ انکی ایک جگہ ٹہیرنیسے اچھا ہی۔ اگر تو اپنے خدا سے ملنا چاہتا ہی تو یہ دنیا سواری بنائی گئی ہی خلوت
شرع کو مضبوط کرنیکے بعد ہے اللہ عزوجل کے دروازہ کیلیے استعانت اور قصد کا ہونا ضروری ہے جس کا سبب آگے آئیگا
علم کا دروازہ حلم کی راہ میں ہی۔ حلم کیا ہی امر اور نہی ہم قبول کرتے ہیں جس کا حکم امر کرتا ہی اور سنتے ہیں اور اطاعت کرتے
ہیں اسوقت ہمپر آفات آتی ہیں اسجگہ ضروری ہی کہ انسان عالم ہو۔ اگر ہم میں سے کوئی کہے کیا باعث کہ باوجودیکہ میں
عبادت میں قائم ہون پہر مبتلا کیا جاتا ہون۔ اسے کہا جائے کہ تو تہوڑے سے علم کا محتاج ہی۔ حلم کا صاحب ذخیرہ کرتا ہی اور
علم کا صاحب خرچ کرتا ہی۔ حلم زاہدوں کیساتھ ہی اور علم صدیقوں محبوبوں۔ انس پانیوالوں کیساتھ ہے حلم کیساتھ ہی اور
علم کیساتھ یہ اسکا شریک ہی اور وہ اسکا وزیر۔ تبکلف زاہد بننے والا محمود ہی اور زاہد سل کا بیمار اور عارف موت کے بعد
ہی اس متزہد نے شہوتوں کو چہوڑا اور روزے رکھے پس اپنے نفس کو حفاظت میں رکھا اور زاہد ہمیشہ ترک میں ہی اسلیے
اسکا مرض دائمی ہی جس سے اسکو سل پیدا ہوگئی۔ اُسکے نزدیک دنیا مرگئی۔ اس حال میں کہ وہ اللہ عزوجل کے لطف کو فرش
ایسا ہوتا ہی ناگاہ اپنے زہد کے دروازے پر طرح طرح کا طعام پاتا ہی اور صحنوں پر لٹکتی ہوئی پوشاک جو تغیر پاگئی۔ وہ دنیا
جبتک کہ اپنے مقسوم کو پورا حاصل نکرے نہیں نکلتا۔ کافروں اور نافرمانوں نے حلال وجہ سے طلب نہیں کیا حرام کو لیا
اللہ تعالی نے اس [illegible] یکو زندہ کیا پہر دوسری دفعہ اسکو پیدا کیا۔ گوشت پراگندہ ہوگیا۔ ہڈیاں کمزور ہوگئیں چمڑا ابتلا ہوگیا
پگہل گیا۔ اُسنے اسکو عذاب دیا ہوا معزول ہوئی طبع مغلوب ہوگئی پہر دل میں روح اور معنی اور معرفت اور توحید آئے کو
شخص کامل فرشتہ نہین بنا مگر کہ دل اور حق اسکا والی ہوتا ہی اسکو اسکی موت کے بعد زندہ کرتا ہی اسکی شہوتین اور لذتیں
باطنی طور سے مرگئین جیسے علم کی موت صدیق کی موت کے قریب ہی خدا نے اسکو بعد اسکے کہ اسکو وہاں جگہ دے دی جو
زندہ کیا۔ وہ جسکو اپنے دروازے پر مردہ کرتا ہے اسکو بہت سے حلم اور اسرار۔ بہت سے لشکر اور رعایتین دکھلاتا
پس جب دیکھتا ہی اسکو مالک بناتا ہے اوسکو مالک بناتا اور گا اپنے سر پر اطلاع دیتا ہی اس سے پہلے اسکے روح اور جسم

Marfat.com

باطن کو مقسوم حاصل کرنیکے لیئے جمع کر دیتا ہے۔ اگر اسپر مشرق اور مغرب کے مقسوم پیش کیے جائیں اُنسے ایک ذرہ اور تھوڑی سی مقدار
راد٘نا اللہ عزوجل کے حکم کے بغیر نہیں لیتا۔ انبیاؤں اولیاؤں اور خلق میں سے خواص کی شہوتوں کے درمیان پردہ کیا جاتا ہے
انہیں ایک ذرہ شہوت اور ارادہ نہیں رہتا حتیٰ کہ اُنکے باطن اُسکے یعنے خدا کیلیے صفا ہو جاتی ہیں۔ پس جب وہ چاہتا ہے
انکو اُنکے مقسوم پورے طور سے دے تو مقسوم کو پورا حاصل کرنیکے لیے انکو وجود میں لاکر زندہ کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے نکاح نہیں کیا کوئی ملکیت اکٹھی نہیں کی۔ آخری زمانہ میں خدا آپکو زمین کی طرف اُتاریگا اور قریش قبیلہ کی کسی عورت سے
آپکا نکاح کریگا اور اس سے آپکے ہاں اولاد پیدا ہوگی۔ عارف علم اور زہد کو مضبوط کرنیکے بعد اپنے مقسوم کو تمہارے ساتھ
تناول کرتا ہے۔ شہوات کو بعد اُسکے کہ اُنمیں زہد کرتا ہے شک کی حالت میں تناول کرتا ہے اور جب معلوم کرلیتا ہے تو اسکے
لیے طیب ہو جاتی ہیں۔ سرد پانی اور قیمتی طعام زاہد کے نزدیک شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانیکے برابر ہیں بہت سے
زاہد ہیں جو اپنے زہد کے باعث حق سے محجوب ہیں اور بہت سے عارف ہیں جو معرفت کی طرف نظر کرنیسے محجوب ہیں مگر یہ نادر ہے
اور اغلب یہ ہے کہ وہ سالم رہتے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ دنیا داروں کا قرب تجھے اللہ عزوجل سے بعید کرتا ہے تیرے لیے بہتر یہ ہے کہ
آخرت اور عبادت پر متوجہ رہے تاکہ تو نجات حاصل کرے۔ تیرا مقسوم جبراً تیرے پاس آئیگا اول تجھے حکم کریگا کہ طبع سے خارج
ہو اور اسکی جگہ رخصت شرعی کو دے پھر تجھے حکم کریگا کہ قدر ضرورت رخصت سے کم کرتا جا یہانتک تیرے تمام کام عزیمت
ہو جائیں پس جب تو عزیمت پر صبر کریگا تو اللہ عزوجل کی حمیت تیرے دلمیں جگہ لیگی پھر جب تو ثابت رہیگا تو اللہ عزوجل کیطرف سے
محبت اور ولایت تجھے ملیگی اگر تو عقل کرے تو اپنے آپکو دوزخی شمار کرتا کہ تجھے یہ امر عمل میں اخلاص کرنیکی ترغیب دے پس اگر
تو جنتی ہوگا تو تو نے اس کا شکر ادا کیا جب تو اپنے گھر سے نکلے تو ایسا نکل گویا کہ تو لڑائی کی طرف نکلا ہے شاید کہ اپنی جگہ
واپس نہ ہو اور جان لے کہ تو اپنے کسب میں ابتلا کیا جاتا ہے اور یقین رکھ کہ اللہ تعالیٰ اسپر قدرت رکھتا ہے کہ تجھے بغیر سعی اور
کوشش کے رزق دے۔ مومن کبھی پہاڑ کی طرح ہوتا ہے اور کبھی پر کی طرح کہ قدر کی ہوائیں اسکو ہلاتی ہیں
کی طرح ہوتا ہے اور حق عزوجل کی حمیت کیوقت پر کی طرح قدر کی ہوائیں اسکو ہلاتی ہیں۔ اے ہماری قوم تم سے
رسالت اور نبوت جاتی رہی لیکن ولایت فوت نہیں ہوئی۔ اس بادشاہ کی حمیت و غیرہ تجھے کیسا نہیں ہے تو ایسا ہے گویا
کہ تو اندھا ہے دیکھتا نہیں گویا کہ تو بہرا ہے سنتا نہیں گویا کہ تو مردہ ہے تجھ میں حرکت نہیں۔ ان محجوبوں پر افسوس ہے
جو اپنے محجوب ہیں نیکو نہیں جانتے تو نیکی نہیں کرتا اور نہ نیکی کرنیوالوں کی نیکی کرنے پر مدد کرتا ہے۔ تو بہتر ہے آخرت کے بغیر

Marfat.com

دنیا سے محبت رکھتا ہے۔ ظاہر کو چاہتا ہے نہ باطن کو۔ تجھے تیری ولایت تیری دولت مندی کیا کریگی جب کچھ فائدہ نہ دیگی
قریب ہے کہ تو مر جائیگا اور اسکے بعد ذلیل ہوگا۔ جو شخص عزت کو چاہتا ہے پس عزت اللہ اور اسکے رسول صلعم اولیاء
اور صدیقوں کیلئے ہے۔ دنیا دریا ہے اور شرع بہنور اور ملاح اللہ عزوجل کا لطف۔ پس جسنے شرع کی تابعداری ترک کی وہ دنیا کے
دریا میں غرق ہوا اور جسنے شرع کے جہاز میں پناہ لی اور وہاں ٹہیرا تو ملاح اوسے اپنا نائب بنائیگا اور جہاز کو مع اسباب کے
جو اسمیں ہے اسکے حوالے کریگا اور اس سے رشتہ کریگا۔ اسی طرح جسنے دنیا کو ترک کیا اور علم میں مشغول ہوا اور ایذا پر صبر کیا تو شرع کا
محبوب بنگیا۔ پس ایسی حالت میں ہوگا کہ اللہ عزوجل اپنے لطف سے اسپر توجہ کرے گا۔ اسے اسکی معرفت اور خاص
خلعت حاصل ہوگی تیرے لیے ولایت پر ولایت ہے۔ اللہ میں اسکے غیر کے فوت ہونے سے فراخی ہے جب تجھسے کوئی شے فوت
ہو جائے تو اسپر غم نکر اسلیئے کہ وہ اپنے مال میں تصرف کرتا ہے۔ غلام اور اسکی ملکیت آقا کی ہیں۔ وہ جو کچھ تجھسے لیتا ہے
کل تو اسے پاویگا اس سے آگ کہیگی ای مومن جلدی گذر جا تیرے نور نے میرے شعلے کو بجھا دیا اسطرح دنیا میں جب ایمان
قوی ہوا اور باطن حق عزوجل کے قرب سے ملجائے آفات کی آگ آتی ہے دلونکے راستہ میں گرتی ہے مجاہدات کی آگ آتی ہے۔
مریدوں کی راہ میں ٹھہرتی ہے پس وہ مرید جسمیں دنیا کا بقیہ اور خلق کی رویت ہو اسکو آلیتی ہے اور کامل ایمان والے کو کہتی ہے
ای مومن جلدی گذر جا تحقیق تیری نور نے میرے شعلہ کو بجھا دیا۔ دنیا میں انکو وہ تیر جو بے خطا ہیں ضرر نہیں دیتے۔ خالص عمل کرو
دنیا اور آخرت کی آگ تم کو ضرر نہیں دیگی وہ اللہ عزوجل کے بندے ہیں جنکا نام وہ طبیب رکھتا ہے۔ انکو عافیت میں زندہ
رکھتا اور عافیت میں مارتا ہے اور جنت میں انکو عافیت کے ساتھ داخل کرے گا جسنے اللہ عزوجل کو پہچانا شہوتوں
اور لذتوں سے الگ ہوا وہ صرف مقسوم کو پورا کرنیکے لیے مجبور کیا جاتا ہے ہمسایہ گھر سے پہلے ہی اسکو ہمسایہ ملگیا۔
بہ مبارک گھر سے کامیاب ہوا اس سے بادشاہ کے نزدیک عزت پائی بادشاہ نے فرمایا اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ اَمِينٌ
(کہ تحقیق تو آج ہمارے نزدیک عزت والا امین ہے) جسنے اللہ عزوجل کو پہچانا اور اسپر داخل ہوا وہ اپنی آنکھیں اسکے
گھر میں اسلیے شے کی طرف نہیں اٹھاتا۔ اور نہ اپنے ہاتھ اس عروس کی طرف جو بادشاہ کیطرف آراستہ کر کے
بھیجی گئی دراز کرتا ہے اسکا طعام اور شراب بادشاہ کا قرب ہے وہ اپنی تمام شہوتیں اسکے قرب میں پاتا ہے جب
تو تابعدار ہو جائے تو دل کیسا پگل جاتا ہے وہ اس کا ہم سخن ہو جاتا ہے اور دل قید خانہ سے نکل آتا ہے۔
ائتونی بہ بادشاہ نے کہا اسکو میرے پاس لاؤ اسکی بزرگی کے ظاہر ہونے اور اسکے نیک اخلاق اور

نیک ادب کے واضح ہونیکے بعد حکم دیا۔ لاؤ اسے عزت کیساتھ اس کا استقبال کیا اوسکو مقرب بنایا اور اوسپر احسان
کیا اور خلعت عطا کی اور سب کے واسطے اس سے مخاطب ہوا اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ (تو آج ہمارے پاس عزت والا امین ہے)
وہ اوسے اپنے غیر میں مشغول نہیں کرتا پھر آپنے خدا آپ سے راضی ہو چلائے اور کہا یا اللہ یا اللہ یا اللہ حبیب غائب
تجھ میں مشغول رہنے کیلئے آگے بڑھا تاکہ تیرے غیر میں مشغول ہو کے جب اسکی صحبت دراز ہوئی اور سفر کا رنج
زائل ہوگیا تو گوشت اگا اور ہڈیاں مضبوط ہوگئیں اور زندگی خوش ہوئی اور خوف جاتا رہا اسوقت بادشاہ کا راز دار ہوگیا
اُسنے اسکو اپنی رعیت اور اصحاب ور ولایت پر والی اور حاکم بنایا اور اُسنے دریا کی طرف بھیجا تاکہ ڈوبے ہوؤں کو خلاصی دے
اور جنگل کی طرف بھیجا تاکہ مردوں اور بچوں کو درندوں کے موہنوں سے بچالے جب اپنی طبع کے گھر سے نکلا نائب اور امین
ملنے کا مستحق ہوا اُنکے دونو پر اسی طرح خلعت دیتا ہے جس طرح کہ نبیوں اور رسولوں کے اونکو دیا۔ انکے لقب اولیا اور ابدال
ہیں ای بازاریو اسجگہ۔ بادشاہی بھید ہیں میں انکی طرف جو اس مجلس میں اولیا اور فرشتے حاضر ہیں اشارہ کرتا ہوں وہ
پوشیدہ ہیں حاضرین انکو نہیں جانتے کسی نے سوال کیا۔ بسط کب قبض ہوتا ہے اور بدل کب جدہ آپنے فرمایا جب
وہ تجھے سبط کرے تو بسط میں ہو جائیگا۔ تیری رخصت عزیمت اور عزیمت تازہ ہوجاتی ہے حتی کہ جب تو بالکل عزیمت
ہو جائے تو وہ تجھے فضل اور اُنس کے گھر میں داخل کریگا۔ یہ تو بے رخصت کے عزیمت صرف فعل رہجائیگا تیری
مثال اوسکی مثال ہوگی جسکے سامنے طبق رکھا ہوا ہے اور اسمیں سے اسنے کسی قدر تناول کیا۔ اسے کہا گیا۔ دوسرے
گھر میں داخل ہو اور جو اسجگہ ہو اسے تناول کر رخصتیں بڑے ناقص کے لیے ہیں اور عزیمتیں کامل مومن کے لیے۔ اور
ملک فنا ہونے والوں کے لیے ہیں اس سے پہلے زمین پر نہیں بیٹھا اگر خلوت میں اور بیٹھا کے برخلاف ہو۔ میں امین
ہوں اپنے حال کا اقرار نہیں کرتا [illegible] اسلیے کہ میں کیسکو دوجگہوں میں اپنا مودب نہیں پاتا دنیا ترک کرنے اور
لینے میں خلوت جہالت [illegible] داخل ہو مہذب بننے سے پہلے اسکو اختیار کر [illegible]
جو مجلس میں حاضر ہوتے ہیں اور ایک بات پر بھی عمل نہیں کرتے۔ بہت ایسے [illegible] اہل دل کو دیکھا اور اس
نیک نصیحت طلب کی۔ اس ولی نے اسکو نصیحت کی اور اُسنے اسپر عمل کیا اور اسکو [illegible] بنایا اور تو [illegible] پر اطلاع پاتا
اور آثار کو دیکھتا اور مجالس خط میں حاضر ہوتا [illegible] تو اپنی جگہ پر [illegible]
بلکہ جس قدر تو بڑھتا ہے اور [illegible] ہٹتا ہے جسکے [illegible]

Marfat.com

ختم کرے دنیا ایک گھڑی کا سامان ہے اوسکی طرف مائل نہوا دلیا وہ لوگ ہیں جنکو ہیبت نے کمزور بنایا اور اُنکے ہاتھ پاؤں سفید ہو گئے
ان کے دلوں پر خلق کی دہشت غالب ہوئی پس انکے حالات میں لزوم (لازم پکڑنا) اور قعود (بیٹھا رہنا) ہے جب مقسوم کو پورا حاصل
کرلیگا وقت آتا ہے تو فوت ایسے کو بیچا نتا ہے جو اسکو نقد دے مجھ پر پہلوں اور پچھلوں کا کوئی اعتراض نہیں ہے اصل دین کی حفاظت
کرتے ہیں تو جیسے نسبت اور دوستی کو قطع کرے جاہل نہ بن گھر میں بیٹھکر بیہودہ بکتا ہے بہت سی دوائیں ہیں اور انہوں نے [illegible]
[illegible] ایک مجرب چیز جو ہمارے پاس بتلاتے ہیں اُسکے ڈرسے جسمیں مال اور اولاد فائدہ نہ دیگی مال کیا چیز ہے جسکو تو حلال
وجہ سے جمع کیا اور گنایا اور دعوی کیا کہ وہ کل تجھے مع اولاد کے مفید ہوگا جیسے کہ پہلے عرب نے زعم کیا اللہ عزوجل فرماتا ہے یوم لا ینفع
مال و لا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم ۔ جسدن کہ مال اور اولاد فائدہ نہ بخشینگے مگر جو اللہ کے پاس سلامت
دل سے حاضر ہوا) اپنے دل کیساتھ اُسنے اپنے مال اور اولاد کی طرف نہ دیکھا اور دلکو انمیں نہ لگایا بلکہ [illegible] دیکھا کہ وہ ان میں
وکیل ہے اپنے رب عزوجل کیساتھ موافقت کرنیکے لیے انکے ساتھ رہتا ہے اسلیئے اس کا دل مال اور اولاد کی
آفتوں سے بچا رہتا ہے اس آدمی کی طرح جسے خبر لگی کہ بادشاہ کسی لونڈی کے ساتھ اسکا نکاح کرنا اور اسے [illegible]
کے ہاتھ سے اسے قتل کرانا چاہتا ہے ۔ اسنے اپنے دل میں [illegible] کہا اگر [illegible] کروں گا تو [illegible] بادشاہ [illegible]
پائیگا اور اگر اسکی مخالفت کروں گا تو وہ اپنے غلبہ سے مجھے قتل کرا دیگا اور اگر [illegible] لونڈی کے
[illegible] بادشاہ [illegible] ایک کے ساتھ اسکو نکاح کرنیکا امر کیا اور اسکو حکم دیا کہ اسکو زیب
[illegible] جب [illegible] تو اُسے قتل کر ڈالیو [illegible] جو آج مجھسے پیچھے ہٹا نہ پایا ادب اور دلی خوف کیساتھ
موافقت کو ظاہر کرنا [illegible] اسنے سر و چشم تسلیم کیا واصل ہوا اور نکاح اور ہدیہ کو قبول کیا زفاف کا
[illegible] آنکھوں میں [illegible] اسکی حرکات اور سکون اور کام کو
[illegible] اور غلام [illegible] کرتے تھے اور اسے مضبوط کرتے تھے آخر وہ اُن [illegible]
[illegible] مال و لا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم مگر جو سلامت دل کیساتھ اسکے پاس حاضر ہوا وہ عورت
دنیا ہے [illegible] اور آخرت کی طرف [illegible] اسکا دین شہدا کا تھا
[illegible] دنیا سے پرہیز کرنیوالا آخرت میں رغبت کرنیوالا جب
[illegible] پیغام لائے [illegible] دنیا سے ایک جماعت کو ملانا چاہتا ہے تاکہ صدیقوں کے

Marfat.com

لونکی حیات ہو اور یہ ایک قسم کا شغل اور تکلیف اور کدورت اور التفات ہی ہو غور کر کس طرح کریگا دل اور سر کو سپرد کر
کے سر اسکے سپرد رہے [illegible] سر اور دل دونوں کو خرچ کر کے بادشاہ کے دروازہ [illegible] جائے اور عرض کریں کہ [illegible]
[illegible] کیا کرنا چاہتا ہی کیا تو ہم کو بھی درگاہ سے محجوب کرنا اپنے دروازہ سے [illegible] کرنا چاہتا ہی ہماری خوشی کو ترش
کرنیکا ارادہ رکھتا ہے ہم [illegible] لیکن اگر جہود اور بیابانون کے ساتھ وہ نہیں دور سوچے کہ وہ انکو کہتا ہو لا تخافا
[illegible] [illegible] [illegible] تمہارے ساتھ ہون [illegible] اور دیکھتا ہون پس وہ دنیا کی طرف
[illegible] اور [illegible] قطعون [illegible] اللہ کے پاس [illegible] جو آفات اور ریا اور نفاق اور
[illegible] کو [illegible] سے سلامت ہو واپس [illegible] جنگل میں [illegible] ضرور [illegible]
[illegible] کو صاف کرے [illegible] دنیا [illegible] ہو ضرورت [illegible]
دنیا اور شہوتون اور لذتوں اور تمام بیہودگیون سے فارغ کرے [illegible] اور موت کے بعد کے
[illegible] اس میں امید کو تازہ کرنیکی کیمیا [illegible] [illegible]
[illegible] کرنیکے ساتھ صاف ہو جاتے ہیں مگر جب تو امید کو لیا کرے تو دیکھیگا کسی سے تعلق [illegible]
[illegible] اسکو چھوڑتا [illegible] کرتا ہو زندگی کا لباس [illegible] رسول صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا اکفلوا لی بست اکفل لکم بالجنة اذا حدث احدکم فلا یکذب واذا اؤتمن فلا یخن
اذا وعد فلا یخلف کفوا ایدیکم وغضوا ابصارکم واحفظوا [illegible]
[illegible] روایت کیا کہ میرے لیے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہارے لیے جنت [illegible]
[illegible] بولو اور جب امانت رکھے جاؤ تو خیانت نکرو اور جب وعدہ کرو تو خلاف نکرو اپنے [illegible]
[illegible] جب تیرا سر صفا اور موافق ہو جائے تو تو اپنے رب کی [illegible]
[illegible] تو تیرے رب اور دل کا [illegible]
تجھے کچل ڈالے یا [illegible]
اور اگر وہ تجھے فوت ہو جاتا تو اس تعلق [illegible] تیرے [illegible]
بنے گا تو انکا [illegible] عمل کو

Marfat.com

نئے سرے سے شروع کر سبکو بند کر جب میں وعظ کہنے کے لیے بیٹھوں تو گھر میں بیٹھا رہنے ہی توبہ کر اس جگہ
ولائتین میں اسجگہ رہتے ہیں۔ ای عیال میں پہنچنے ہوئے چاہیے کہ تو عیال کے کسب کرے اور تیرا دل خدا کے
فضل پر متوجہ ہو۔ بعضے ایسے ہیں جنکا حلال انکی اپنی کمائی میں ہے اور بعضے ایسے ہیں جنکا حلال وہ ہی
جو دعا کے ذریعے انکو ملتا ہے اور بعض ایسے ہیں جنکا حلال وہ ہے جو انکو بے سوال اور روٹی ملتا ہو اور
بعض ایسے ہیں جنکا حلال وہ ہے جو لوگوں کے ہاتھوں سے طلب کرتے ہیں مگر یہ ریاضت کی حالت ہمیشہ
نہیں رہتی پہلا یعنے کسب سنت ہے۔ دوسرا یعنے سوال صنعت ہے اور تیسرا عزیمت ہی اور گدا کرنا انکے بیچ
میں رخصت ہی اور کبھی ایسے ہی گدا کرتے ہیں جو خود نہیں کہاتے صرف اسکے لیے ابتلا اور آزمائش ہوتی ہیں جب
مانگتے ہیں ایسے بندے کا سوال رات کے سوالیون کا سا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لَا تَرُدُّوا سُوَالَ
اللَّيْلِ فَإِنَّهُ قَدْ يَأْتِيكُمْ مَنْ لَيْسَ بِجِنٍّ وَلَا إِنْسٍ لِيَنْظُرَ مَا تَصْنَعُونَ فِيمَا خَوَّلَكُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ)
رات کے سوال کو رد نکرو کیونکہ تحقیق کبہی ایسا سوالی آتا ہے جو جن وانس میں سے نہیں ہوتا تاکہ وہ دیکھے
کہ تم اوس میں جو خدا عز وجل نے تمکو دیا کیا کرتے ہو) اسیطرح یہ بندہ سوال کرنیکا امر کیا جاتا ہے
تاکہ خدا ظاہر کرے کہ تو ان نعمتوں میں جو اسنے تجھے دیں کیا کرتا ہی۔ علما کی مجلس اور قبرون اور نیکوکاروں کی زیارت
زیادہ کر تاکہ تیرا دل زندہ ہو جب بندے امروں کی تابعداری اور منہیات سے باز رہنے کو مضبوط کرتے ہیں تو
تقدیرین اونکی مدد کرتی ہیں حضرت عبد اللہ ابن زبیر ایک ہفتہ میں ایک مرتبہ کہا کرتے تھے تیرا حال درست
ہوگا جبتک کہ تو اوس رخنہ دار برتن کی طرح نہو جائے جس میں کوئی پتلی چیز نہیں ٹہیر سکتی مسکینوں کی اس کشتی کیطرح
جسمین حضرت سوار ہوئے اوسکو عیب دار کیا پہر درست کیا کسی حالت میں جمع ہی کسی میں تفرقہ کسی میں قلت ہے کسی میں
کثرت جو شخص ہمارے سامنے سے دوزخ کی طرف نکلا خدا اوسپر رحم نکرے۔ اے خدا معاف کر۔ ای خدا پردہ ڈال
ای خدا ثابت رکھ۔ ای خدا رضا عطا کر جب تو حق عز وجل تک پہونچ جائے تو وہ تجھسے فرائض کے ادا کرنے
راضی ہوجائیگا۔ بادشاہ کا باورچی بوڑہا ہوا عقل اور نظر اور کان اور اشارے جاتے رہے۔ جو کچھہ علم کی حالتمیں اوسکو
ملتا تھا وہی عطا کیا گیا۔ اپنے زعم میں ایسے مرید تونے ہوتے ہوئے اپنے ہمسائے کو کب اپنے نفس پر
فضیلت دی۔ اپنی قمیص پر اپنے عمامے پر اپنے مصلے پر اپنے مال پر تونے اسکو اپنے نفس سے کب بہتر

Marfat.com

اصحاب کہف نے اپنے نفسوں اپنی طبیعتوں اور ہواؤں اور طعام و شراب کو فنا کیا حتی کہ باطنی مردے ہوگئے باطن
میں فنا ہوگئے قدرت کا ہاتھ قدرت کا عمل جیسے اللہ انکا حال ہوا کہ انکو داہین اور بائیں پلٹاتا ہے وکلبھم باسط
ذراعیہ بالوصید (اور ان کا کتا اپنے دونوں بازو غار کے آگے پھیلائے ہوئے ہے) زندگی کی دہلیز کے
نیچے بچھے ہوئے ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی دوا آٹھ بیٹے کبیرہ اور صغیرہ گناہوں سے رک رہنا ہے تیرے ہاتھ چوری اور مارنے
سے بند رہیں اور پاؤں گناہوں کی طرف اور بادشاہوں کی طرف چلنے سے رکے رہیں تو اولاد آدم سے لیوے اور اس آنکھ کو
خوبصورتوں کی طرف دیکھنے سے باز رکھے۔ نفس سو گیا یا حکم دل محبوب کی صحبت میں اترا۔ اللہ تعالی کا دوست
جب نیاب وب کرتا ہے تو نبوت کی صفات سے موصوف ہوجاتا ہے حکم طبع اور علم کے درمیان حیران رہجاتا ہے کبھی طبع پر
وارد ہوتا ہے اور کبھی علم پر اور کہتا ہے ما اتاکم الرسول فخذوہ (جو کچھ رسول تمہارے پاس لائے اسکو پکڑو)
حکم دلکو کہتا ہے کیا تجھے کافی نہیں کہ میں تیرے لیے خادم اور محافظ کی طرح کھڑا ہوں اور تو بادشاہ کے ساتھ وزارت
انکے بادشاہ کا تخت ہے۔ خلوت انکے عروس کا چھپر کھٹ ہے دن انکو کسی قدر اسباب کے لیے دھوکہ دینا ہے یابنی لا
تقصص رؤیاک علی اخوتک (اے میرے بیٹے اپنا خواب بھائیوں پر ظاہر نکر) باہم ایکدوسرے کی عزت کرتے
ایکدوسرے کی حفاظت کرتے ہیں۔ ایکدوسرے کی مدد کرتے ہیں یہانتک کہ کتاب اپنی اجل کو پہونچے جب منکر اور نکیر
قبر میں تیرے پاس آویں تو انسے میری بابت پوچھیو وہ تجھے میرا حال بتلائینگے تیرا نام گنہگار ہے کل کو تیرا نام محاسبہ
مناقشہ حساب میں سختی کیا گیا ہے۔ تو قبر میں بحال ہے تجھے معلوم نہیں کہ آیا تو دوزخی ہے یا جنتی تیری
عاقبت نامعلوم ہے۔ اپنے حال کی صفائی پر مغرور نہو تجھے معلوم نہیں کہ کل تیرا کیا نام ہوگا۔ اے میرے بیٹے جب تو
صبح کرے تو اپنے نفس سے شام کی بات نکر اور جب شام کرے تو صبح کی بات نکر۔ کل جمع اسکے رنج سے ہے
اور تجھے اس میں شاہد ہے چلا گیا اور معلوم نہیں کہ آئندہ کل تو پائیگا یا نہیں تو صرف آج کا دنیا ہے مگر
غافل ہے تیری غفلت کی علامت کیا ہے۔ غافلوں سے مجلس کہتا۔ اے احمق جسکی ...
کیوں مجلس کہتا ہے ایسے سے جسکی بنیاد سست اور ظاہر نہ گیا اور اسکے باطن میں حق عز وجل جیسا نہ ہو اور
چالاکی ہے کیوں مجلس کہتا ہے ایسی شے ہے جو کاندھوں کو جمع کرنے اور آنکھوں کو ... نہ بیداری سے سرگین کرنے کے
ساتھ حاصل نہیں ہوتی تمام خلقت کا کوئی اعتبار نہیں تمام تکلف کا کوئی استیار نہیں۔ اے احمق کبھی اسکے

Marfat.com

اور کبھی اُسکے دروازے پر جا کر اپنی جمع کو زیادہ کرنیکے لیے سوال کرتا ہو تیرے لیے نجات کی کس طرح اُمید ہو۔ کبھی جا کر بادشاہ کے دروازے پر دربان کی طرح کیوں نہ بنا جو آتا بادشاہ کو اُسکے آنیکی اطلاع دیتا۔ تجھے اُسکے قیدے سے دور کا رہتا اُسکی وحدت سے اُنس کرتا تو نے خلقت کو اپنا عیال کیوں بنایا اور خود اُنسے الگ رہا۔ گھر میں بیٹھکر صنعت میں مشغول ہوا کہ جب وہ تیرے دروازے پر آتے تو اپنے حال کی اصلاح کرتے تیرا گھر تیری خلوت ہوتا تیرا گھر تیرا دل ہوتا تیرا گھر تیرا سر ہوتا تیرا گھر تیرا باطن ہوتا تیری صحبت اپنے ربکے ساتھ اُسکے امر پر قائم رہنے اور اُسکی نہی سے باز رہنے اور اُسکی قدر میں اُسکی موافقت کرنیسے ہوتی ہے خلقت کے رزق تیری دعا اور ہمت میں ہوتے۔ ایک اندھے کیلیے ہزار آنکھوں کی عزت کیجاتی ہے جب تو اپنی خلوت میں بزرگ نیکوکاروں کی عزت کرے۔ اپنے مولا کی تابعداری کرے۔ اُسکی نافرمانی نکرے۔ قوم کی عزت کرے اور اپنے نفس کو اُنکے نزدیک خوار کرے تو تیرا نام کریم رکھا جائیگا پس جب تو کریم ہو جائیگا تو تیرے سبب سے ہزار آنکھ کی عزت کی جائیگی تیرے اہل اور ہمسایہ اور اہل شہر کی بلا تیرے سبب سے دفع کیجائیگی تو ہمیشہ لوگوں کے دروازوں سے گدا کرتا ہے۔ تجھ سے کب گدا کیا جائیگا تجھسے کب کچھ مانگا جائیگا تیرے دروازے پر لوگ کب آئینگے تو اپنی تلاش سے کب فارغ ہوگا تو اپنے گرد خیمہ کب لگائیگا تو بادشاہ کے قریب میں کب پچھلی راتکو نازل ہوگا تو بادشاہ کے قریب کب ہوگا اپنی شرافت اپنی قابلیت اپنی لیاقت کب ظاہر کریگا اور کب اپنے لقبوں کو واضح اور اپنے فخروں کو ظاہر کریگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے زیادہ کب تجیب ہوگا تاکہ آپکی برکت تجھے سپرد کی جاسکے عالم قول اور فعل عامل اور مقابل کی جہت سے انبیاء کے وارث ہیں نہ صرف اسم اور لقب سے نبوت اسم ہو اور رسالت لقب۔ ای جاہل نبوت اور رسالت تو گذر چکی ولایت قطبیت۔ بدلیت تجھے فوت نہیں ہوئی أَرَضِيتُم بِالْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ (کیا تم آخرت سے دنیا کی حیات پر راضی ہو) دنیا کی حیات تیرا نفس ہوا اور طبع ہے جو کچھ شہوات میں سے زائل ہو جائے وہ دنیا نہیں وہ تیرا مقسوم ہے۔ دنیا وہ ہے جسے تو [illegible] اور اختیار سے لیتا ہے جو بادشاہ تجھپر لازم کرے وہ دنیا سے نہیں جو تیرے لیے ضروری ہو وہ دنیا نہیں [illegible] تجھے [illegible] دیتا۔ لباس جو تجھے ڈھانپتا روٹی جو تجھے سیر کراتی ہو عورت جس سے تو آرام لیتا ہو دنیا سے نہیں [illegible] خلقت پر متوجہ ہونا اور خدا سے پیٹھ پھیرنا ہے۔ ہوا کفر کی ضد ہے۔ ہوا عبادت کی ضد ہے [illegible] ظاہر باطن کی ضد ہے جب تو ظاہر کو محکم کرے تجھے باطن کو مضبوط کرنیکا امر

Marfat.com

کیا جائے گا جب تو حکم کو اسپر عمل کرنے سے محکم کرے گا تو اس کا غلام اس کا تابع اس کا صاحب طبع سے فانی
جسم والا ہو جائیگا وہ تجھے علم کی لگام ڈالیگا اور تجھسے عشق رکھیگا تو دو روحوں کے درمیان ایک روح
ہو جائے گا تو بادشاہ اور اوسکے وزیر کے درمیان حاجب ہو گا تو دنیا اور آخرت اور خلق اور حق عزوجل
اور فرشتوں کا محبوب ہو جائے گا دلوں کے لیے خوشی ہو گا ہماری ایسی حالت ہی جو تمہارے حضور سے
غائب ہی حضرت داؤد نے اپنے بیٹے حضرت سلیمان سے ان دونوں اور تمام نبیوں اور رسولوں اور
مقرب فرشتوں اور اولیاء اور صالحین پر سلام ہو کہا اے بیٹا مسکنت کے بعد گناہ کیا ہی برا ہے
اور اس سے زیادہ برا وہ آدمی ہے جو عابد تھا پس اس نے اپنے رب کی عبادت چھوڑ دی اَرَضِیْتُمْ بِالْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا مِنَ الْاٰخِرَۃِ کیا تم آخرت سے حیات دنیا پر راضی ہو دنیا کی حیات تیرا وجود ہے
اور آخرت تیری فنا ہے خاصوں کے لیے تغیر ہے اور اسرار کے لیے تغیر اور عوام کے لیے تغیر
اور خواص کے لیے تغیر ہے ... تو دنیا کو نہ دیکھیگا اور آخرت تیرے لیے نہیں کھولی
جائیگی وہ جسکو تو سمجھتا نہیں تیرے پاس آئیگا تو حیران رہے گا اور تجھے معلوم ہو جائیگا جو عقل شریک کے
ذریعہ تیرے پاس آئے وہ دنیا میں سے ہے اور جو اس عقل کے ذریعہ جو عقلوں کی عقل ہے آئے وہ
وہ آخرت کا حق ہے تیرا آخرت ہو اور تیرا اظہار دنیا۔ دنیا کے حالات حق عزوجل سے غیر ہیں اور آخرت
مولی سے تعلق رکھنا اور بیہودہ قیل و قال سے اور تعریف اور ثنا اور مذمت سے [illegible]
اور غم کے ساتھ سیر کرنا ہے تیرا مقصد وہ ہے جو تجھے رنج میں ڈالے جب تو اپنے ارادہ سے
سچا ہو وے تو حق عزوجل تیرے ہاتھ کو پکڑے گا۔ قدر کی صحبت میں تجھے چلائیگا تیرے [illegible]
حضرت آدم علیہ السلام کے قدم سے بباعث تیرے ارادہ کے سچا ہونے اور تیرے [illegible]
جو ہونیکے زیادہ فراخ ہو گی آدمی جاہل تو ہلاک ہووے تو خدا اور اسکے نبی [illegible]
لیے اسکے پاس ہیں غافل ہے اولیا نے سنا اور اطاعت کی ولی اول اپنا مقسوم لوح محفوظ میں پڑ
اپنے اہل اور اولاد کا مقسوم دیکھتا ہے حتی کہ جب متعجب ہوتا ہے تو اوسکے باطن میں آواز آتی ہے
اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ نہیں ہے مگر بندہ کہ ہم نے اسپر انعام کیا۔ [illegible]

Marfat.com

لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ اور تحقیق وے ہمارے نزدیک برگزیدہ و پسندیدہ ہیں اور یہ خبر سابقہ قسمت سے حاصل ہوتی ہے پھر مشائخ کے قدموں کی پیروی کرنے سے صفا ہوتی ہے اور آپ حالت اور وجد کی حالت میں تھے کہ ایک کاغذ جس میں کسی فقیہ نے کوئی مسئلہ دریافت کیا تھا لایا گیا۔ آپنے فرمایا ٹھہر و حتی کہ میں کلام میں اجازت طلب کرلوں اور مجھے الہام کیا جائے۔ پھر فرمایا کہ آیا نکاح واجب ہے یا نہیں اسمیں اختلاف ہے بعضوں نے کہا سنت ہے اور بعضوں نے کہا جب اپنے نفس سے خوف ہو تو عبادت میں مشغول رہنا اولی ہے۔ امام شافعی رح اور امام احمد رح کے نزدیک اور امام ابوحنیفہ رح نے کہا نکاح میں مشغول ہونا افضل ہے تو جبتک مرید ہوے تو عبادت میں مشغول ہونا افضل ہے اور اگر مراد ہو وے تو اپنے نفس میں تیرا کوئی اختیار نہیں خواہی وہ نیز انکاح کر دیوے یا اُسکے سوا اور عبادت مین رکا دے۔ اگر وہاں تیرا کچھ مقسوم ہوگا تو تو اسکو پالیگا۔ مقسوم تیرا دامن پکڑے گا اور خدا کے آگے عرض کرے گا کہ اس سے جو مجھ سے بہاگتا ہے حالانکہ تونے مجھے اسکی قسمت کیا میرا حق ہے۔ میں کیا کروں یہ مجھسے نفرت کرتا ہے پس وہ تجھے اسکی طرف متوجہ کرے گا لیکن مرید کے لیے نکاح کرنا باطن کی جہت سے حرام ہے اسیطرح زیادہ لباس اور زمین کی ملکیت۔ وہ سیاح ہے اسکو ایک جگہ قرار نہیں۔ اُسکے پاس کپڑے اور اسباب نہیں۔ وہ اپنے تمام لباس سے برہنہ ہوتا ہے بس جب اپنے مقصود کو حاصل کرلے اور سیاحت ختم ہو جائے پھر اُسکے مالک کا ارادہ ہے۔ اس کا نکاح کرے اسکو وجود میں لائے یا گم کرے۔ جو احمق کیساتھ ہوا وہ احمقوں کا احمق ہے جس نے اللہ عزوجل کو شناخت نکیا وہ آخرت سے دنیا کی حیات پر راضی ہوا۔ اے غلام تیرا مقسوم تیرا غیر نہ کھائیگا۔ اپنی طبع اور ہوا کے ساتھ شیطان کے ہاتھ سے نہ کہا بلکہ ایک ساعت انتظار کرتا کہ تو جنت یا اپنے [illegible] رب کے گھر میں پہونچ جائے۔ ایک آدمی نے آپکی خدمت میں عرض کی بچپن سے ابتک میرا ایک ورد اور وظیفہ تہا۔ اب جب میں کھڑا ہوتا ہوں دو رکعت پڑھنے کے بعد مجھے مرض کی عارض ہو جاتا ہے۔ آپنے فرمایا اسپر سابقہ لحہ کا جھگکار نہ پڑا ہوگا۔ صدیق کی آنکھ نے حق عزوجل کی طرف گذرنیکے وقت تجھے دیکھا اور پسند کیا۔ پس اپنے ساتھیوں سے کہا اسکو اپنے ہمراہ لیلو۔ تمہاری عمر کے دنوں میں اللہ عزوجل کی طرف سے خوشبوئیں ہیں اسکی نفحات کو حاصل کرو۔ اپنے دل کو توڑا نہ بنا اسکے مالک نے اُسے قرب کے ورود ہونے پر پہلا یا ہے۔ ظاہری ضعف اور باطنی قوت والا بنا ہوگا۔ تیرے دل کی کمزوری نہوگی۔

Marfat.com

اس کا جگر ازم ہوا۔ غیرت اور منت نے اسکے سر کو جہپٹ لیا یہ تیرے دل نے اپنے رب کے دروازیکو دیکھا قرب کی ہیبت اسپر چھا گئی اسنے پہاڑ دیا دل کی حفاظت مین بڑا شغل ہے دل کی اعمال سے ایک ذرہ ظاہر کے اعمال سو ہزار درجہ اچھا ہی جبتک کہ تو فرائض اور سنن کو لازم پکڑے تجھے کوئی ضرر نہیں۔ جنید رح سے کہا گیا کہ ایک شہری چکی پیس رہا ہے کچھ کھاتا اور پیتا نہیں آپنے فرمایا نماز کے وقتون میں اسکے حال کو دیکھو۔ عرض کیے گئے جب بانگ دیتا ہے ٹہر جاتا ہے۔ آپنے فرمایا کچھ ہرج نہیں بعضے ایسے ہیں جو بچپن سے موت تک اعمال پر قدرت رکھتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو ضعیفی تک عمل کرتے ہیں۔ اگر یہ قرب کے جہت سے علم کی جہت سے مشاہدہ کی جہت سے تو کچھ ڈر نہین اور اگر اسکے سوا ہو تو شیطان ہے جو تجھے گمراہ کرتا اور نفس ہی جو تجھے ایذا دیتا ہی حکم کی صحبت علم کا نتیجہ دیتی ہے انکا سر نتیجہ پیدا کرتا ہی کیا تجھے اسکی کوئی خبر ہی الگ ہو پہر مل اور مل پہر ملا ای خسارہ انکا جو حرص اور امید اور غرور کے مکانون پہ بیٹھے ہیں لاچار تیرا سر مر جائیگا اور تیرا دل سیاہ ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ الْقُلُوْبَ لَتَصْدَءُ وَاِنَّ جِلَاءُ هَا الْقُرْاٰنُ تحقیق دلون کو زنگار لگتا ہے اور تحقیق انکا صیقل قرآن ہے ای خدا ہمکو ہدایت دے اور ہمین ہادی بنا۔ ای خدا ہمپر رحم کر اور ہمارے ذریعہ اورونپر رحم کر۔ ہمیں اپنی معرفت عطا کر اور ہمارے ذریعے اورون کو معرفت عطا کر جہان کہیں کہ مین ہون تجھے مبارک بنا۔ مل۔ پہر علیحدہ ہو پہر ملا۔ فقیہ ہو پہر گوشہ نشین کر جسنے جہالت کیساتھ خدا کی عبادت کی اسکا فساد اصلاح سے زیادہ ہوتا ہے۔ اپنے ساتھ اپنے رب کی شرع کے حکم کا چراغ لے اور علم پر داخل ہو اسباب کو قطع کر بہائیون اور ہمسایوں سے جدا ہو مقسومات اپنی اچھا نہیں اپنی عورت کو اپنی پیٹھ دکہا مقسومات کی طرف پیٹھ کر زہد کر۔ پہر ہا مین تکلف ان کا [illegible] کیساتھ اعراض کر۔ اپنی حرص کو چہوڑ نیک ادب کر۔ اسکے سوا اورون سے قطع کر۔ غبار اور اسباب

چراغ کے گل ہوجانے اور ہمیشہ کے اندہیرے سے ڈرتا رہ پس اسحال میں کہ تو ایسا ہو خدا اپنی امداد کا [illegible] تیرے چراغ مین اپنا نور تیرے علم میں ڈالیگا جسنے اپنے علم پر عمل کیا البتہ اسکو وہ علم عطا کرتا ہے جو اسنے حاصل نہیں کیا جو چالیس روز خدا کے لیئے خلاص کرتا ہے اسکے دل سے اسکی زبان پر حکمت کے چشمے جاری ہوتے ہیں۔ اسحال میں کہ وہ ایسا ہوتا ہے ناگاہ حق عزوجل کی آگ کو دیکھتا ہے جس طرح حضرت موسیٰ

علیہ السلام نے جب آگ کو دیکھا فقال لاھلہ امکثوا انی آنست نارا اپنی بیوی کو کہا ٹھیرو میں نے آگ دیکھی ہے جدائی
آگ کے ذریعے اسکو پکارا تھا کہ اس کو قرب بنایا اور اسکو دیکھنا اپنی طرف دلیل بنایا وہ اپنے دل کے درخت سے آگ کو دیکھتا
ہو اپنے نفس اور ہوا اور اسباب اور وجود کو کہتا ہے یہاں ٹھیرو میں نے آگ دیکھی ہے تو آواز آئی انی انا ربک
تحقیق تیرا رب ہوں میں تیرا خدا ہوں پس میری عبادت کر میرے غیر کے بیچ ذلیل ہو مجھے پہچان اور میرے غیر سے
جاہل ہو مجھ سے مل اور میرے غیر سے جدا ہو مجھے طلب کر اور میرے غیر سے اعراض کر تیرا علم میرے قریب میرے
ملک میری بادشاہت کی طرف متوجہ ہوئی کہ جب یہ تیرے بیچ کامل ہو جائیگا [illegible]
جو کچھ گذرا فاوحی الی عبدہ ما اوحی اسنے وحی کی اپنے بندے کی طرف [illegible] جواب [illegible]
نفس نے آرام حاصل کیا سکون آگیا اے دل فرعون کی طرف جا شیطان اور نفس اور ہوا کی طرف [illegible]
طرف کا رستہ تھا انکو میری طرف [illegible] انکو کہہ یا قوم اتبعون اھدکم سبیل الرشاد [illegible]
تابعداری کرو میں تجھے ہدایت کی راہ بتاؤنگا [illegible] کہ تیری حقیقت تجھے
جدا اور خیانت کی [illegible] اور تو دنیا کے نفع اور آخرت کے عذاب [illegible]
[illegible]
اور تیری [illegible] دوزخ کی طرف [illegible] اے ہماری قوم اگر
یعنی دنیا میں نیک [illegible]
[illegible]
طرف اور [illegible]
[illegible]
[illegible] تیری حالت [illegible] ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم [illegible] خدا کسی قوم کی حا
نہیں بدلتا جبتک کہ وہ اپنی حالت کو نہ بدلے [illegible] سے [illegible] بدلا ہیں
گویا کہ [illegible] انکے ہاتھ پاؤں [illegible] اعضا کو کاٹ [illegible] گئے ہیں انہیں گوشت خورد ڈالا
گیا وہ بے حرکت ہوں [illegible] عقلیں یعنی بشریت باقی رہی تھی کہ جب بیہوشی کے دن جاتے رہے اور عقل

Marfat.com

انکی طرف واپس آئی تو انکے رب کی مہربانیاں تغیر دینے اور بدلانے کیلیے آئیں۔ یہو کہ بعد طعام ہی پیاس کے
بعد شراب ہے برہنگی کے بعد لباس ہی۔ جبتک تو راہ میں ہو تو وہ تجھے کسی کام کا امر کرتا ہے تاکہ تیری شہوت کی آگ بجھ جائے
تو اس حکم کا حق ادا کرے شرعی امروں کے بموجب ہووے اور اسکی منہیات سے باز رہے۔ یہ دن ختم ہو جائیں اور تیرے قدم
راہ کی چلا جانے اور دن کے آنیکے ساتھ حق عز وجل کی طرف قریب ہوں۔ اولیاء کی کئی قسمیں ہیں بعض ایسے ہیں جنکا
سفر دن اور مہینے اور سالوں میں ختم ہوتا ہی اپنے وقت کو کیوں اور کس طرح اور قریب ہی ایسی باتوں میں ضائع نکر بلکہ ہمت
کی کمر کو باندھ عمل کر [illegible] کہ جب تو اسکے گھر میں کام کرے تجھے کاتنے والی آلیوے شاید اسکی لونڈیوں میں کوئی لونڈی
تجھپر عاشق ہو جائے پس تو اسے نکاح کرے اپنی صورت کو بدلائے۔ اپنی زنبیل اور کلہاڑی کو بیچڈالے سردار یا بادشاہ
بنایا جائے اور وزیر کیا جائے جسنے اللہ کو پہچانا اسکو یہ زیادہ معلوم نہیں ہوتا جب تو اس تک پہونچ جائیگا وہ تیری
خواہش کریگا زہد اور ترک معرفت سے پہلے ہے بادشاہ تک پہونچنے کے پہلے اس سے پہلے کہ تو اپنے آپکو پہچانے کہ
تو کون ہے اور تیرا لقب کیا اور تیرا نام کیا ہے بندہ اپنے خطوظ نفس۔ اپنے کپڑے اپنی پوشاک اپنے گھر اپنے
اہل اور اولاد اور ہمسایوں اور بھیری اور دوستوں کو ترک کر دیتا ہی ایک پاؤں آگے کرتا ہی اور دوسرا پیچھے امید
و خوف [illegible] قدم اٹھاتا ہے [illegible] پڑھتا ہے وہ [illegible] سے جدا [illegible] اپنے فائدہ اور ضرر پر ناواقف
[illegible] جب سبکو ترک کیا تو بادشاہ کا دروازہ آگیا [illegible] اپنے غلاموں [illegible] اپنے چوپایوں کے
[illegible] ہوا [illegible] اسے معلوم نہیں کہ اس سے کیا معاملہ کیا جائیگا۔ حالانکہ بادشاہ اسکی طرف دیکھتا
اور [illegible] اپنے غلاموں کو کہتا ہی کہ اسکو سب پر فضیلت دو پھر وہ ہمیشہ ایک شغل ہے دوسرے
شغل [illegible] جاتا ہے [illegible] سامنے [illegible] بنایا جاتا اور [illegible] اسکے سامنے ہوتا [illegible] خلعت [illegible]
[illegible] اور [illegible] حاصل کرتا ہی اپنے اہل کی طرف [illegible]
[illegible] بعد اسکے بادشاہ سے عہد لیتا ہے [illegible] اسکے لیے
دائمی صحبت اور دائمی ولایت کا فرمان [illegible] معرفت کیسا [illegible] نہیں رہتا اور ایسا [illegible]
ایک [illegible] سابقہ اور [illegible] حاصل ہوتی ہے تو ان لوگوں سے نہیں جنکے [illegible] فرمایا
[illegible] کی قسم کہتا ہوں [illegible] اپنے نفس سے حساب لیتے ہوئے

Marfat.com

کہتا ہے میں نے اپنی بات سے کیا ارادہ کیا۔ اپنے قدم اٹھانیسے کیا ارادہ کیا آپنے کہا نیسے کیا مقصد رکھا۔ کرتے ہوئے کہتا ہے میں نے کیون کیا کس لیے کیا آیا یہ قرآن اور حدیث کے موافق ہے۔ محاسبہ کے بعد تم یقین کو لازم پکڑو کیونکہ وہ خلاصہ ایمان ہے یقین کے بغیر فرائض ادا نہیں ہوتے یقین کے بغیر دنیا مین زہد نہیں ہے دعا کی قبولیت کیوقت سکون اور آرام ہے پس اگر وہ تیری دعا کو قبول نہ کرے تو تو اعتراض کرتا ہے ہر ایک شے میں اللہ عز وجل کی طرف رجوع لانا۔ صدیقوں کی علامات سے ہے اور جب وہ اپنے حال کو چھپانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ تو لینے اور عطا میں خلقت کیطرف رجوع لاتے ہیں انکے دل اُنکے ساتھ ہیں اور بدن خلق کیساتھ ابن آدم کو اس دنیا میں عمل کرنیکی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی طبع کو بدلائے۔ اپنے نفس اور شیطان اور ہوا سے جہاد کرے تاکہ چوپاؤن کی صفات سے انسانی اخلاق کی طرف نقل کرے أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا کیا تو نے اس رب سے کفر کیا جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر تجھے ٹھیک آدمی بنایا کیا اسکی جزا یہی ہے کہ تو اس کا کفر کرے۔ اس کا انکار کرے لوگوں کی آنکھوں سے شرماتا ہے تاکہ تجھے دیکھ نہ لیں خدا سے نہیں شرماتا۔ حالانکہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اے کہ تو ظاہر میں ولایت کا دعوی کرتا ہے اور ظاہر خدا کی نافرمانی کرتا ہے تو اس سے نہیں شرماتا حالانکہ وہ تیرے سر اور سریرت پر مطلع ہے۔ اور اے کہ تو فقر کو ظاہر کرتا اور دولتمندی کو چھپاتا ہے کیا تجھے شرم نہیں آتی دین کو دنیا کی عوض فروخت کرتا ہے وَمَا بِكُمْ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللَّهِ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے خدا کی طرف سے ہے تیرا شکر کہاں ہے۔ اے غلام اپنے خالق کی راہ میں کسیکو تہمت نہ لگا شاید کہ تو خطا کرے۔ اور وہ صواب کو پہونچے اور دل پر عیب نہ رکھ تاکہ تیرے عمل نیک ہو جاوین نیک کہنا اور برا کہنا شرع کا کام ہے نہ عقلون کا۔ یہ ظاہر کی وجہ سے ہے اور تو اپنے حالات میں اس طرح رہ کہ برا کہنا اور نیک کہنا باطن کے سپرد ہو۔ دل کا فتوی فقیہ کے فتوے پر غالب ہے اسلیے کہ فقیہ اپنے اجتہاد سے فتوا دیتا ہے اور دل فتوی نہیں دیتا مگر عزیمت سے کہ اسپر خدا راضی ہے۔ اُسکے موافق ہے۔ یہ حکم پر علم کی قضا ہے۔ اول حکم کے علاوہ پھر علم کے۔ مع حکم کے غلامی کے۔ اسطرح کہ اسکے موافق اور اُسکے آگے ذلیل ہو جاؤ۔ علم کے ساتھ عمل کی صحبت میں داخل ہو جو طریقت کہ شرع اسپر شہادت نہ دے وہ زندقہ یعنے مرتد ہونا ہے جب تو اہل عرفان پر داخل ہووے تو پھر انہوںمین وہ کھڑی ہوئے اسی سے کہا جسے اونہوں نے کمایا اور سر اور خلوت میں انہون نے اللہ عز وجل کا شکریہ ادا

Marfat.com

ای اس شہر کے باشندو ان جن حالات میں تم ہو۔ ان سبکو میں برا جانتا ہون اور جن حالات میں ہون تم ان سبکو
برا جانتے ہو۔ ہم دونون ضدین ہیں متفق ہونگے ہین تمہارے درمیان آسمانوں کے مالک کی قوت سے زندگی بسر کرتا
ہون۔ ہماری دلوں کی خبر دن کو قرار نہیں۔ تیری جوانی خالق عزوجل کے غضب باطل ہوئی۔ اپنی عورت اور
اولاد ہمسائے اور بادشاہ کو راضی کرتا ہے اور فرشتوں اور حق عزوجل کو غصے کرتا ہے والیہ المصیر حالانکہ
اسکی طرف بازگشت ہے۔ موت کی اجابت تجھے ضروری ہوگی۔ تو بابون اور ماؤن اور [illegible] دوستون
اور بادشاہون سے ملیگا تم میں سے کوئی نہ کہے کہ قیامت کب قائم ہوگی اسلیے جب وہ مرتا ہے تو اسکی قیامت قائم ہو جاتی
ہے اللہ عزوجل کے دوست وہان اسکے قرب میں ہیں۔ خدا کے نزدیک زندہ ہیں وہ کئی مومنین دنیا پہلی حرام سے
دوسری شبہہ سے تیسری مباح سے چوتھی حلال مطلق سے۔ پانچوین ہر ایک شئے سے جو اللہ عزوجل کے سوا ہے
وہ ان چیزون سے مردہ ہیں نہ انکو طلب کرتے ہیں اور نہ انکے قریب جاتے۔ گویا کہ معانی [illegible]
ہیں پھر اللہ تعالی نے انکو زندہ کیا بسم اللہ مجریہا ومرسہا [illegible]
دل قدر کے دریاؤن پر چلین تو انکے لنگر ڈالنے کی جگہ خدا کے علم [illegible]
وصلت جب بندہ نماز میں مصروف ہوتا ہے تو اللہ اوسکے ساتھ فرشتوں [illegible]
پرندہ۔ اہل معرفت کے نزدیک خلق کہیون پھڑون اور ریشم کے کیڑے کی طرح [illegible]
نہیں کر سکتے۔ عقلمند ذوق اکا مقابلہ نہیں کرتا مگر احمق۔ اور اوسکے مقابلے [illegible]
جو شخص مجکو خرچ کرنے اور سخاوت کا حکم کرے وہ تیرا دوست ہے۔ [illegible]
اسکا محتاج ہوا۔ حضرت [illegible] سلام کے ساتھ تجھے قناعت [illegible]
[illegible]کت کریں تو جان لو کہ تحقیق میرا دل جلگیا۔ ای دنیا [illegible] حال میں [illegible]
دوست نہ رکھیں اور آخر [illegible] ان کی خدمت [illegible]
عیسی علیہ السلام مریم کے [illegible]
جس طرح وہ عورت [illegible] ابن آدم کے لیے [illegible]
ذکر کیا جاتا تو سلوت اختیار کرے تو [illegible]

Marfat.com

زیادہ دیر پھیرنے سے رنجیدہ ہوا اسلیے کہ اسنے ہوا اور نفس اور طبع اور شیطان کے غلبہ کے باعث چیزون کے بدلنے اور خلق کی طرف محتاج ہونے اور خدا سے حجاب میں ہونے کا خوف تھا۔ جو شخص اس دنیا میں بےخوف ہوا وہ بڑا سخت جاہل ہے ای غلام جسقدر خوف زیادہ ہوگا عقل زیادہ ہوگی مجھے اپنی حیات کی قسم وہ تجھے مقرب بنائیگا۔ تجھے اپنے قریب کریگا اور تجھہ سے باتین کریگا اور تجھے لقمہ دیگا اور تجھے واقف کرائیگا اور تجھے مشاہدہ کرائیگا اور تیرے لیے دروازونکو کہولدیگا اور اپنے فضل اور قرب کے دسترخوان پر تجھے بٹہائیگا اور تجھسے خوش طبعی کرے گا لیکن وہ تجھسے رنج طلب کرتا ہو آپکی طرف ایک آدمی کچھہ سوال کرنیکے لیے اٹھا لیکن آپنے اسکی طرف نہ دیکھا اور فرمایا یہ موقع رنج کا ہے تجلی چمک رہی ہو اور عنقریب ہوگا کہ دل اور زبان تھک جائینگی [illegible] کے قریب ہوگا اور قرب احکام کو مضبوط کرنے اور یقین کی کتاب کو اپنے ہاتھون میں لینے اور اسکے اسرار اور ان چیزون پر جو اسکی طرف سے ہونگی اطلاع پانے کے بعد [illegible] خواہش نفس [illegible] دقیقہ کے پیچھے [illegible] ساتون قرآنون سے واقف اور فقیہہ تھا نصرانی بنگیا اور کفار کے شہرون مین اسحال میں [illegible] اسکے گلے میں [illegible] اس سے پوچھا گیا کہ ان قراتون اور عبادت کا کیا حال ہے اسنے جواب دیا [illegible] قرآن [illegible] سوا ایک آیت کے [illegible] یاد نہیں ہے وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنثُورًا [illegible] انہون نے کچھ جانچا اور انکو غبار پراگندہ بنایا [illegible] ضروری ہو اَلْمُنَافِقُ فِی الْمَسْجِدِ كَالطَّيْرِ فِی الْقَفَسِ [illegible] پنجرے [illegible] ظاہر شرع اسکا پنجرہ ہے اگر ہم ظاہر پر چھوڑتے [illegible] اور [illegible] لیکن شرع نے ہمارے ہاتھون کو اس سے بند کر لیا [illegible] علم کو طلب کرو اسلیے کہ علم تمہارے [illegible] ظاہر کریگا علم پڑھ پھر گوشہ اختیار کر پس اگر تو اسکے [illegible] ہوگا تو وہ تجھے اپنے علم پر اطلاع دیگا جب نفس تجھے اپنے مولی تک لیجائے تو تو دروازے پر [illegible] اور بادشاہونکی طرح داخل ہوگا جب تو دروازے کو کہلا پائیگا تو تجھے کہا جائیگا کہ صرف اکیلا داخل ہو [illegible] حق ہے [illegible] اپنے سارے کپڑے کولا ڈالی سر اور تیرا دل اور ہاتھ پاؤن اور کل کا کل ثابت رہ۔ اسوقت خرید و فروخت اور مقابلہ نہیں [illegible] وہ کہ جس نے نہیں کہایا کہانا [illegible] نہیں پایا جب تو [illegible] پر صبر کیا تو جائز

Marfat.com

پانی ظاہر ہوگیا۔ سفر کرنے والے اور اترنے والے کیجائے پناہ ہوا جب تو مجاہدوں اور ہادون کی تکلیفوں پر صبر نکریگا تو کب عارف ہوگا۔ ای فقیر صبر کر عنقریب خدا تیری طرف دیکھیگا پس تجھے اٹھائیگا اور تیرے سر پر تاج رکھیگا تجھے بزرگی اور بادشاہی اور جلال کا لباس پہنائیگا۔ ای خدا اپنے سے بعید کر اور اپنی طرف نزدیک۔ ای خدا [illegible] کر اور اپنا فقیر بنا۔ ای خدا اپنے غیر سے غنی کرنیکے ساتھ حفاظت کر جب تیرا دل قریب [illegible] اور [illegible] تاریکی میں ہو تو اسپر علم کی فجر روشن ہوگی اور سحر کے [illegible] دل کی آنکھوں [illegible] سرمہ [illegible] لگایا جائیگا اور تقدیر کی فہرست تجھے مطالعہ کرائی جائیگی۔ اسوقت جنت میں جو اسکی مخلوق [illegible] اور [illegible] لیے [illegible] داخل ہونیکے بعد کھانا اور پینا شروع کر تو کھائیگا اور پئیگا اور دل [illegible] ہیں اللہ [illegible] یہ صرف آرزو کرنے سے حاصل نہیں ہوتا۔ مخلوق [illegible] برگزیدہ [illegible] کی طرف دیکھتے ہیں۔ ای اہل مجلس [illegible] کیا تم کو اسکی کچھ خبر ہے [illegible] آپنے اپنے ہاتھوں [illegible] اور اپنا چہرہ مبارک تمام اطراف کی طرف پھیرا پھر کہا جو شخص [illegible] پرہیزگاری کرنیکے بغیر اللہ عزوجل کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے جو شخص مال اور ملکیت کر [illegible] کرنیکے بغیر جنت کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے جو شخص فقراء اور [illegible] دن کیساتھ محبت رکھنے کے بغیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے [illegible] دنیا کا اور دل کی آنکھ [illegible] آخرت کا مشاہدہ [illegible]

[illegible] نہیں چڑھتا [illegible]

[illegible] اور اختیار کیا [illegible] غیرت [illegible]

[illegible] ایمان [illegible]

[illegible] اپنے باطنی اعمال علم کے شیشہ پر۔ پس اگر اسکے عمل دونوں شیشوں کے موافق ہوں انکو مالک عزوجل پر داخل کرتا اور اگر ایک شیشہ میں موافق ہو [illegible] تو داخل نہیں کرتا۔ دروازہ پر بیٹھتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے [illegible]

مضبوط کرتا کہ تیری سعی مشکور ہو اور تیرے امر کا حمد بجالاتا ہی یہ ایسا دروازہ ہی کہ جسکی طرف حکم اور علم کے دروازے
سوا کوئی رستہ نہیں پس جب ایسا ہی تو تیرے لیے بہت کام کہولے جائینگے ان کاموں کے درمیان تمیز کر تو وہ تیرے
اور رب عزوجل کے درمیان راز ہی۔ اسی عمل پر کوئی مطلع نہین ہوتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ مرسل نبی۔ اُنسے شرعی
عقلین جاتی رہیں اُنکو سب سے بالائی عقل عنایت کی گئی تہی کہ جب انکے نشہ کے دن گذر جاتے رہی تو بہو کہہ کے بعد کہانے کی
طرف اور پیاس کے بعد شراب کی طرف اور بیماری کے بعد نیند کی طرف اور رنج کے بعد راحت کیطرف رد کیے گئے
پہر اسکو کوئی شغل دیا جاتا ہے کیونکہ وہ اسرار کے خزانون پر اطلاع پاتا ہے۔ پہر یہ ولی اہل شہر اور اہل ولایت
جسپر چاہتا ہی اطلاع پاتا ہے اور جب قطب ہو تو تمام دنیا داون کے عملون اور انکے مقسوم اور انکے انجام کار پر
مطلع ہوتا ہے اور اسے اسرار کے خزانون پر واقفیت ہوتی ہے۔ اسپر دنیا کی کوئی نیکی اور بدی مخفی نہیں رہتی اسلیے
کہ وہ بادشاہ کا خاص راز دار ہی خدا کے نبیون اور رسولون کا نائب مملکت کا امین بعینہ ہی ہے اپنے زمانہ کا
اسکا دل فرشتون اور سرکار مورد ہے۔ حق عزوجل اوسکی طرف نظر کرتا ہے جب کسی بندے کو اپنی طرف کرنا
چاہتا ہے تو اول اسے بنی آدم سے وحشت میں ڈالتا ہی پہر درندون اور وحشیون اور جنون کیساتھ اسکو مانوس
کرتا ہی حتی کہ جب اس سے انسانی وحشت جنون اور درندون کیساتھ انس دلانیسے دور ہو جاتی ہی تو مختلف صورتون
میں اسکو فرشتون کے ساتھ مانوس کرتا ہے۔ وہ جنگلوں اور بیابانون اور میدانون میں انکا کلام سنتا ہے
ای کہ تو نے خدا ہی کا ہو رہنے کا پختہ ارادہ کیا ہے۔ ای حق عزوجل کے طالب کلام کو سن۔ پہر دیکہتی کہ
جب انکے کلام سے مانوس ہوتا اور اون صورتون کو دیکہنے کا مشتاق ہوتا ہے تو اُسکے اور انکے
درمیان سے پردے اُٹھائے جاتے ہین خدا کی مخلوق میں سے فرشتون سے زیادہ کسیکا کلام لذیذ تر
نہیں سب سے زیادہ خوبصورت ہیں۔ کلام میں سب سے زیادہ لذیذ پہر حجاب کیا جاتا ہی پہر اسے اسکے
رب کا انس حاصل ہوتا ہی۔ پہر بعد اسکے جو ہوتا ہے ہوتا ہے اُسکے بعد سکوت ہی دل کو وحی کیجاتی ہے جیسا کہ حضرت
موسی علیہ السلام کی ماں پر ہوئی۔ جب انکو آپ پر خوف پیدا ہوا۔ ای دل جب اس سر پر جو تجہ میں ہی خوف کرے
تو جسم کو جنگلوں اور بیابانون کے دریا میں ڈال۔ اور اپنے کنبے اور دوستون سے الگ کر دہ وہ عورت تجہسے اچہی ہے
اُسنے اپنے بیٹے کو دریا میں ڈالدیا۔ اور تو دو قدم نکل کر ڈر جاتا ہے یہ تیرے ناقص ایمان کے سبب ہے

Marfat.com

لَوْلَا اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا (اگر ہم اسکے دلکو تقویت نہ دیتے) اسیطرح جب تو اپنی مراد اور مقصود کی قطع ہونیکے
وقت جنگل میں خوف کہانیکا حتی کہ تو خلق اور سبب کی طرف بالکل رستہ پر طیار ہو وے تو اسوقت تیرے دلکو تقویت دیجائیگی
ای ناقص توحید۔ ناقص علم ناقص تقویٰ والو۔ تم ہر حال میں توبہ کر نیسے تنفر ہو۔ ای کم بخت یہ [illegible] دنیا کہانا افعال
ہے اور ہاتھ پاؤں ہلا کر کہانا سنت ہے۔ اس سنت کو اختیار کرتا کہ [illegible] تیرے [illegible] ہوا اور خلق
دروازے تیرے دلسے بند ہوں۔ اسوقت تو مختار ہی با ہمراہ یا اسکے علم کے گہر میں [illegible]
بیٹھ۔ خدا کے سوا کسیکی نہ سن۔ خدا کے فضل کے سوا کسیکو نہ دیکھ [illegible] اطراف
اطراف زمین پر سیر کر۔ ای قوم کیا یہ نہیں کہ تم میں کا ہر ایک جب کسی شئے کو پاتا ہے اسے لیتا اور [illegible] کرنا
اور خلق سے لینے کی خاطر سفر کرتا ہے۔ حالانکہ حقیقی حالت حق عزوجل سے لینا ہے اگر [illegible] درجہ ترقی پاتا اور
اسکی ولایت متحقق ہو جاتی ہے تو اسکے دلمیں اخذ (لینا) اور عطا (دینا) نہیں لذرتا۔ اسکے [illegible]
ہیں اور وہ اسنے غائب ہوتا ہے انکا تناول کرنا اسکی قسمت میں کیا جاتا ہے۔ ای موسیٰ کی ماں جب [illegible]
ہونا ہے دریا میں ڈال دے اور تو جب اپنے دین پر خوف کرے۔ تو اپنے دل کو اللہ کی طرف ڈال [illegible]
اسکے سپرد کر۔ اپنا اہل اسکے سپرد کرا اور کہہ کہ تو ہی سفر میں رفیق ہے اور اہل اور اولاد میں خلیفہ تیرے [illegible]
اللہ عزوجل کی معرفت اور اسکی محبت کمر پر تحصیل کی طرح ہے تو جس طرف متوجہ ہوگا وہ تیرے ساتھ ہولیں تو نہ [illegible]
ہوتا اور قدرت قادر سے سنتا ہے۔ خدا کی قسم پھر خدا کی قسم تحقیق اولیا کے حالات پوشیدہ [illegible] حالات [illegible]
لقب انسے جدا ہیں انبیا اور مرسلوں کی طرف منکر اور نکیر نازل نہیں ہوتے۔ اسلئے وہ خلق کے تفتیش میں [illegible]
ان لوگوں کا بھی حساب نہیں لیا جاتا۔ اسلئے کہ وہ خلق کے خاص ہیں۔ ای [illegible]
تعریف اور حمد کے بعد جن مقدمات پر قلم چل گئی اور علم سابقہ میں مقدر ہو چکا [illegible]
یہ خیال کر کہ آیا تو انکو اپنے ساتھ لیتا ہے یا اسکے ساتھ وہ تجھے پیدا کیا او [illegible] حق عزوجل
اسرار میں سے یہ ایک مرید کے دل میں [illegible] ان کو اطلاع [illegible]
فنا کے دروازے سے قرب کو طلب کر جب تو اسے راضی کرے گا وہ تجھسے محبت کریگا۔ اور جب محبت کریگا تو تجھ
اطلاع دے گا۔ تجھ [illegible] ہمراہ کریگا تو ہمیشہ اپنے علم کے ساتھ اسکی صحبت میں [illegible]

Marfat.com

اسکی صحبت میں رہتا ہی خالص مرید کو نہیں جانتا مگر عارف تو اس کا مطیع ہی پس اگر تو ہمین اللہ کا موافق ہو وے تو فبہا نہین تو تو مردود ہے ہم انکے پیچھے ذرہ کی طرح چلتے تھے تاکہ انسے ذوق کے کلمات حاصل کرین جو شخص اپنی راے پر مغرور ہوا گمراہ ہو اور بعد کچھہ کلام کے فرمایا اور وہ متابعت میں رسول کا نائب ہوتا ہے ترک کرتا ہے پھر ترک کیا جاتا ہی لیتا ہی پھر لیا جاتا ہے نہی کو چھوڑتا ہی امر کو لیتا ہے ۔ تیرے واسطے صبح کے پھوٹنے کی طرح امر واضح کر دیتا ہی ۔ خدا سے پر کبھی وجود کے کپڑے اور کبھی فنا کے کپڑے سے ننگا کرتا ہے کبھی گم ہوتا ہے پس خدا اسپر توجہ کرتا ہی اور کبھی موجود ہوتا ہے پس خدا سے خبر دیتا ہے میرے سے دل نے میرے رب سے روایت کی اپنی خلوت کے دو دروازے بنا ۔ ایک دروازہ خلق کی طرف اور دوسرا خدا کیطرف خلق کے حقوق ادا کر اور خدا کے بھی ۔ خدا کے لیے خلقت کے ہمراہ ہو تو خلقت کے شر سے بچایا جائیگا اور ہمیشہ خدا کے قرب میں رہیگا جو خدا کے سوا ہی وہ خلق ہی اور یہ معنی تمام حالات میں عام ہیں ۔ خلقت کیساتھ صحبت رکھنے کے یہ معنی ہیں کہ خدا کی صحبت کے بعد تو انکو نصیحت کر خلق کے ساتھ صحبت رکھ پس جب تو خدا کے ہمراہ ہونیکے بعد خلق کے ہمراہ ہوگا تو تو خدا کے ساتھ ہے نہ خلق کیساتھ ۔ خلق کیساتھ ہونیکی علامت یہ ہی کہ تو نفع اور ضرر خلق کی طرف سے نہ دیکھے بلکہ وہ سب تجھپر مسلط اور مسخر ہیں یہ وہ دل ہیں جنہون نے اُسکے فضل کا طعام کھایا اور اسکی بات کو سنا اس کے قرب کی خوشی دیکھی خدا دنیا میں موت سے پہلے انکے دلونکو خطاب کرتا ہے قیامت میں وہ مخاطب ہیں ۔ ایسے بہت کم ہیں جو دنیا میں خال خال بہ پیدا کیے جاتے ہیں ۔ ابو القاسم جنید رحمہ نے کہا میں نے کلام نہیں کیا مگر چالیس ابدالونکی زیارت کرنیکے بعد جنمین سے ایک سری سقطیؒ ہے ۔ اور انکے قول کے بموجب نہیں کیا حتی کہ رسول صلی اللہ علیہ سلم کو دیکھا آپنے فرمایا اے جنید لوگونکو وعظ کہہ کیونکہ اب تیرے وعظ کہنے کا وقت آگیا ۔ اگر تو خدا اور زیادتی اور ثبات کو چاہتا ہی تو قول و فعل کو مطابق بنا نہیں تو تیرے لیے افسوس ہی ۔ نماز کیوقت تو قبلہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے ۔ دنیا کے وقت ہی قبلہ کی طرف متوجہ ہو لیکن اپنے دل اور چہرے کو حق عزوجل کی طرف متوجہ کر جیسا کہ تونے اپنا ظاہر چہرہ قبلہ کی طرف متوجہ کیا ۔ اگر تو نے نماز کیوقت اپنا چہرہ خلق کی طرف متوجہ کیا تو تیرا ایمان باطل ہوا اسلیے کہ ایمان کے نزدیک بلا توڑنے والی ہے اس میں دلون کا ٹوٹنا بہت بڑا ہے لیکن عوام کے دل دنیا کے لیے ٹوٹتے ہیں اور خواص کے آخرت کے خط کے لیے اور خواص الخواص کے دل دول کے فوت ہونیکے سبب ٹوٹتے ہیں یا کسی حجاب کے باعث جو کشف کے بعد واقع ہوتا ہی ہر ایک کے دل شکستہ ہی جو اس سے خاموش ہے مگر ایسے نادر ہیں جنکی دل شکنی حق عزوجل کے لیے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم کی حدیث لا یقبل اللہ دعاء ملحوفا (اس دعا کو جو شہر سے مانگی جائے خدا قبول نہیں کرتا) کی بابت آپ سے سوال کیا گیا۔ آپنے فرمایا یہ وہ دعا ہے جو بناوٹ سے کی گئی اور جس میں سچی اور واقعی ہوں میں اور میری امت کے برگزیدہ تکلف سے بیزار اور رجا میں مومن پر امید غالب ہوتی ہے۔ اپنے گناہوں کے دفتر کو دیکھتا ہے اس میں کوئی گناہ نہیں پاتا وہ بچپن ہی سے مقدر میں منبر اور محراب کی طرف راہنما یا گیا ہے کبھی کبھی ہوتا ہے یہ نادر ہے پس وہ اپنے لیے گناہ نہیں پاتا اور امروں کے دفتر کو دیکھتا ہے اس میں کوئی امر ایسا نہیں پاتا جو اس نے ترک کیا ہو مگر اسپر کسی قدر گناہ کا حکم لیا جاتا ہے تاکہ غرور کے باعث ہلاک نہ ہو جائے پھر وہ اسکی تلافی کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے پس یہ گناہ اسکا سابقہ مقدر اسکے سر پر پہاڑ کی طرح ہوتا ہے۔ یہ گناہ اسی مومن کے حق میں آدم علیہ السلام کے گناہ کی طرح ہے مگر یہ نادر اور شاذ ہے توجہ کے لائق اور اعتبار کے قابل نہیں نفس کے دو ارادے میں دونوں ایک دوسرے کی مخالف، خدا کی خبر کا ارادہ اور خدا کا ارادہ یہ دونوں صلح کرتے اور لڑائی کرتے ہیں یہانتک کہ چالیس سال کامل ہو جائیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا یہی مطلب ہے من بلغ اربعین سنة فلم یغلب خیرہ شرہ فلیتجہز الی النار (جو شخص چالیس سال کی عمر کو پہنچگیا اور اسکی نیکی بدی پر غالب نہ ہوئی تو چاہیے کہ دوزخ کی طرف تیاری کرے) اسی اصل کی طرف اشارہ ہے۔ اے راستوں کے بیان کے انکاری ظاہر، باطن، رویت یعنی حالت فہام (دو دفعہ چھوڑا نے کا بندہ ہے) بیشک تو اسکے غیر کو چاہتا ہے اور وہ تجھے چاہتا ہے تو تو ہوس ہے کبھی تو انکا اعداء ہوتا ہے اور کبھی انکے آگے ذلیل ہوتا ہے۔ اس گھر کی طرف دو راستے ہیں ولی کا نشان ہر ایک چیز میں اللہ عزوجل کے ساتھ غنا حاصل کرنا اور ہر ایک شے میں اللہ عزوجل کے ساتھ قناعت کرنا اور ہر ایک چیز میں اوسکی طرف رجوع لانا ہے پس اگر تیرا نفس ولایت کا دعوی نہیں چھوڑ سکتا تو ان خصلتوں کو اسکی حد بنا اگر وہ نہ ٹہرے تو تو ولی نہیں۔ عالم کے بادشاہوں کے پاس جانا لائق نہیں۔ مگر اپنے ایمان اور تقوی اور اللہ پر قوی علم رکھنے اور زہد اور ... ہونے اور اللہ عزوجل کیساتھ انس پانیکے بعد پھر مضبوطی کی حالت میں انکے پاس جانے میں اور مضبوطی کیسات میں انکے باہر آتے ہیں۔ میں ایک بزرگ سے صحبت رکھتا تھا جو میرے تمام گذشتہ اور آئندہ کے حالات مجھسے بیان کر دیتا۔ انکے ہمراہ ایک شخص بصورت تاجر چلا کرتا تھا۔ وہ بادشاہوں کے پاس آمد و رفت رکھتا تھا۔ ایک روز میرے دل میں اوسکی نسبت کچھ خیال آیا پس انہوں نے کہا۔ ... یہ شخص مسافر خانہ میں رہتا ہے اور اگر ...

Marfat.com

وہاں چھوڑ دوں تو خوف ہے کہ وہاں کے رہنے والے اس سے ہلاک ہو جائینگے اور بادشاہوں کے پاس جاتے ہیں مجھ کو کوئی ضرورت نہیں میں صرف اسلیے جاتا ہوں تاکہ انکو نصیحت کروں اور اُن کے بے عدل کے وجوہات ظاہر کروں۔ تم ایسے ہو کہ تمہاری صحبت میں خلل ہو اگر ہم ادب کے ساتھ تمہاری صحبت اختیار کرتے ہیں کسی پوچھنے والے نے پوچھا جب کھانا کھاتا ہے یعنی شبہ [illegible] ہم نماز اور روزہ کچھ فکر صحیح ہو بس آپ نے فرمایا حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے شبہ اس سے بیچ بیان کر دیا اور پھر تو خوف کر [illegible] تیرا دل [illegible] نہیں تو وہ حرام ہے اور اگر کہے "ہاں" تو وہ حلال ہے اور اگر خاموش رہے نہ ہاں کہے نہ نہیں تو وہ شبہ ہے۔ اگر تو دلی خواہشوں کو نابود کرے تو اپنے نفس کو صاف بنائیگا بڑی قناعت ہے کیا تجھے معلوم ہے کہ کسقدر روزے اور نماز اور عبادتیں ہیں۔ جو کچھ قدر نہیں رکھتی صرف وہ جسکو لے دل چاہتا ہے جو کروبیوں اور اغیار سے صاف ہو منافق زاہد کا ظاہر صاف ہے اور باطن مکدر اُسکے رخساروں میں زردی اسکے کانوں میں خشوع اور صوف کا پیراہن پہنے ہوئے ہے زہد نے اسکے دونوں ہاتھوں کو روک دیا مگر اسکا باطن گدا کرتا ہے اس کا نفس تعریف اور [illegible] کی طرف راغب ہے اسکی آنکھ لوگوں کے اموال کی طرف پڑتی ہے۔ مگر عارف کا ظاہر [illegible] مقسوم یعنی فقر کے مقسوم اور [illegible] بادشاہی سے تعلق رکھتے ہیں آلودہ ہے۔ گویا کہ وہ اسکے گھر کا استاد [illegible] اپنے سر کی سلامتی۔ اپنے دل کی صفائی اور اُسکی کچہری کو دیکھنے کے ساتھ اُسکے لشکر کا ارادہ رکھتا ہے۔ علم کی موجیں اسے طمانچے مارتی ہیں۔ دنیا کے دریا اسکے دلکو نہیں بھر سکتے جو کچھ ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے درمیان ہے اور تمام موجودات اُسکے دل کی نسبت پراگندہ ہیں۔ یہ عارف کی صورت ہے اور وہ زاہد کی صورت تجھے اسکی بابت کچھ معلوم نہیں پس تو اپنی زبان خلق میں طعن رکھنے سے کیوں نہیں روکتا۔ اے آخرت کی راہ میں دنیا کے مالکوں سے دنیا کو چھیننے والو۔ اے خدا سے ناواقفوں۔ ان عوام سے تم توبہ کی زیادہ لائق ہو۔ ان لوگوں سے تم گناہوں کا اندازہ کی زیادہ مستحق ہو تمہارے پاس نہ بہتری ہے نہ فائدہ نہ آرام۔ نہ نجات۔ نہ نور اور نہ دین اور تمہاری دنیا باقی نہیں رہیگی۔ تم اپنی طبیعتوں اور ہواؤں سے لیتے ہو۔ دنیا کو دنیا کے لیے ہی لیتے ہو نہ آخرت کیلیے۔ میرا شغل تمہارے ساتھ ہے میں تمکو ہی وعظ کرتا ہوں۔ یہ آپ اپنے زمانہ اور اپنے شہر کے واعظوں کی طرف اشارہ کرتے تھے بتکلف [illegible] سنو اور سیکھو۔ تم میں سے کوئی نہ بولے۔ کلام تمہارے غیر کا حق تھا آج میری زبان مانگی گئی ہے آج میرا دل مانگ لیا گیا ہے۔ عزت اور خلوت کیساتھ انس پاتا قرب کی جانی ہے

Marfat.com

ی کہ تو اپنی خلوت میں خاموش ہو مجلس مین خاموش رہنا قابل اعتبار ہو۔ ای میرے بیٹے اول خلوت ہو پھر جلوت
دل گونگا رہنا ہے۔ پھر کلام کرنا۔ اول بادشاہ پر متوجہ ہونا پھر ملازمون پر ہو۔ بیعنے صد یقون نے فرمایا خالص حلال
ریحانیون ایعنی خدائی عنایت کا ریحان سونگھنے والے ہیں ہے اسکی مراد یہ ہے کہ تو روحانیون نہین تاکہ تیرا حال روحانیون
کے درمیان ہو۔ کہ تو حرام اور حلال کے درمیان تمیز کرسے یہ تیرے سر کا چراغ معرفت کا سورج اور رب کے قرب کا چاند ہو
رام نفس کے وجود کے وقت ہے اور شبہہ دل کے وجود کے وقت اور خالص حلال سر کی صفائی کیوقت۔ یہ قول دو بعض
جبتک ہان نفس ہو تو تو حرام کھاتا ہے اور جبتک وہان دل ہو تو تو شبہہ کو کھاتا ہے اور اگر وہان سر کی صفائی ہو تو تو حلال
طلق کھاتا ہے آپنے فرمایا یہ کس لیے کہا گیا ہے إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ (تحقیق نفس برائی کا امر کرنیوالا ہو)
سلیے کہ اسے کچھ پرواہ نہیں کہ تو نے کہان سے کھلایا اس بری عورت کی طرح جو اپنے خاوند کو کہتی ہے جو چیز کہ اور
جھے کھلا اسمیں حلال اور حرام کے درمیان تمیز نہیں کرتی۔ اسیواسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عَلَيْكَ بِذَاتِ
الدِّيْنِ (دیندار عورتون کے ساتھ نکاح کرو) تو تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہون دیندار عورت آخرت کے
امور پر تیری مدد کریگی نفس درحقیقت اس عورت کیطرح ہے تو ارادہ رکھتا ہے کہ حلال اور حرام کے درمیان
تمیز کرے اور جب تیرے سامنے حلال مطلق موجود ہوتا ہے خواہ تیری کمائی سے کیون نہ ہو تو تو نہ جا ایسا خیال کر کہ یہ کئی
روٹی بنائی گئی ہے اور نہ پکایا گیا ہے پس تیرا دل سر کی طرف وسیلہ پکڑے گا اور تیرا سر رب عزوجل کیطرف پھر حق
عزوجل تیرے دل کی طرف فرشتہ بھیجیگا۔ اگر وہ حلال ہو گا تو وہ تجھے کہیگا کُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ (کھاؤ
ان حلال چیزون سے کہ جو ہم نے تمہارے نصیب کین) جب وہ اس آیت کو تیرے دل پر پڑھے تو اوسوقت کھا اور
اگر حرام اور شبہہ کا مال ہو گا تو تجھے کہیگا وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (اور اسمین سے کہ اوسپر خدا کا
نام نہیں لیا گیا) یہ حرام ہو اسکے قریب نہ جا پس تحقیق خدا تجھے اس کیطرح حق دیکا اسکی قضا او
تسلیم اختیار کرتے ہوئے بیٹھ حتی کہ اسکے فضل کا ہاتھ آئے پھر اپنے ہون کو کھا جب اپنا ہاتھ بڑھا
نہ ایک ساعت کا عمل جو اورع دو ساعتون کا عمل ہو معرفت ہزار کا عمل ہے جب تم تیرے حالات کا پیٹے لوگون
ساتھ انداز کرین تو تجھے انکی کسی چیز میں نہ پا ئینگے تو اپنے نفس کو کھلایا پھر اسے نقصان زیادہ کیا تو نے
اسکو اسکی خواہشون پر پہونچایا پس وہ تجھہ زیادتی کرنے لگا اور اگر تو اسکے رسابہ کو پہنچا ... تو تیری

مشغول ہوتا تو اچھا ہوتا۔ تو نے تو اسکو اسکی خواہشوں پر پہنچا دیا اور اپنے شیطان کے لیے دروازہ کھولدیا۔ اسلیے کہ وہ اسے تمنا سکہاتا ہے۔ اسکی زبان نہیں ہے بلکہ شیطان لعین اسکو تعلیم دیتا ہے۔ تجہپر قدرت نہیں پاتا انسانوں کا شیطان جب وہ فضول میں حرص کرے اگر تو اسکے مادے کی بیخکنی کرے اور حرام اور شبہے اور مشتبہات سے اسے دور رکھے تو اسکا شعلہ بجہ جائیگا۔ اگر تو مباح میں سے کم کرے تو اسکے فضول کا مادہ پگہل جائیگا اس سے شہوات کی بیخکنی ہو جائیگی اسمیں خوف اور امید کے درخت اُگین گے۔ اسکے باطن کا اندھیرا روشن ہوگا وہ دل کی طرف اطمینان پکڑیگا تجھے پکارا جائیگا یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً (اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ جا بلکہ نورانی اور راضی کیا گیا ہے) عوام سوت کیوقت اس پکار سے جاتے ہیں تو قرب کے دسترخوان اور اس حضرت کے حجرے کو دور ہے وَاِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ (اور تحقیق وہ ہمارے نزدیک برگزیدوں میں سے ہیں۔ تیرا دل صاف نہیں ہوگا جبتک کہ تو اپنے دل کو مصفا نہ بنائے جب تک کہ تو اصحاب کہف کے کتے کی طرح تابع اور قرب کے دہلیز پر بیٹھنے والا نہ ہووے۔ دل حضرت الٰہی میں ہو اور وہ یعنی نفس اسکے باہر آنے کا منتظر ہو۔ ضعف ایمان کے وقت ظاہری شرع کو لازم پکڑ۔ قرآن اور حدیث کے موجب عمل کر حتی کہ جب تیرا ایمان قوی ہو جائے تو عزیمت اور قوت پر سوار ہوگا۔ اگر تو نفس پر سوار ہوگا تو رفیقانہ سیر کرے گا اور اسکا موافق بنیگا۔ حلاج سے جب اسکو سولی پر چڑہایا گیا وصیت طلب کیگئی اُسنے کہا اگر تو نے نفس کو مشغول نرکھا تو تجھے اوسکی درگاہ سے پہیر دیگا۔ ابتدا رحال مین میرے پاس ایک بیش قیمت کرتا تھا میں اسکو کئی دفعہ بازار میں لیگیا مگر اسکو کسیتے نہ خرید آخر میں ایک شخص کے پاس گیا اور اسکو ایک دینار کے بدلے گرو میں رکھا یہان تک کہ عید کا روز آگیا اتفاقاً وہ قمیص کو لے آیا اور کہا لے اسکو پہن لے میں نے تجھے دینار معاف کیا مین نے پہننے سے انکار کیا پس اُسنے کہا کہ نہین تو میں اسکو جلا دونگا اور مجھے اسکے پہننے پر مجبور کیا۔ اوسوقت میں نے جان لیا کہ یہ میرا مقسوم ہے اس سے پرہیز کرنا نہیں چاہیے۔ آپ سے ایک عالم کے قول کی بابت سوال کیا گیا جو یہ ہے کہ ایک عالم کی خدمت میں کسی نے عرض کی کہ مجھے الٰہی علم کے سوا دوسرا علم پڑہا اُسنے انکار کیا کہ نہیں مگر خدائی علم۔ پس آپ نے فرمایا کہ قول اولیاء اللہ کے حق میں مہلک ہے۔ اسلیے کہ خدائی علم کے سوا دوسرا علم پڑہنا شرک ہے اور ہم اسکی اور وجہ بتاتے ہیں یہ کہ اُس نے اس سے آخرت مراد رکھی ہوگی کہ وہ بھی نقص سے پیدا

ہمیشہ عمل کرتے رہے حتی کہ عمل انکو اللہ عزوجل اور اسکے قرب تک لے آیا۔ انہوں نے ظاہر کو باطن سے فرع کو اصل سے بدل لیا پہلے وہ عوام کے دسترخوان پر بیٹھے پھر فضل کے طعام سے خاص کیے گئے۔ انھوں نے ایک ہی حالت میں دونوں کھانے کھائے۔ وہ ان میں دن میں جو عطا کی گئی عوام سے مشارک ہوئے۔ جب تجھے کسی اور کیلیے چاہیگا اسکے لیے مہیا کر دیگا جیسے میری ابتداء حال کو پہچانا اور مجھسے دور رہا وہ درحقیقت گنہ گار ہے۔ آپکے مرید وہ ہیں جب کوئی مرید کسی خلاف عادت امر یعنی کرامت کو مشاہدہ کرتا تو آپ اسے فرماتے اپنا ہاتھ بڑھا پس آپ اس سے شہادت لیتے کہ مرنے تک اسکو ظاہر نکرنا۔ مسکین آدمی چند روز اللہ کی عبادت کرتا ہے حتی کہ جب رات کو خدائی اسرار میں سے کسی پر اطلاع پاتا ہے تو ذکر اسے بیان کر دیتا ہے خدا کرے اس سے سلب کیا جائے اللہ کی قسم مرد ایک ہو اور علم اور کرامت ایک ہی چیز ہے اسکے صاحب کو چھپانا بڑا کام ہوتا ہے تاوقتیکہ اسکے دل اور حق عزوجل کی حفاظت کیساتھ اسکے ظاہر کرنے پر قضا وقدر آتی ہے جب تیرے دل میں دنیا کا حسن اور زینت گھر کرلے تو اس سے بھاگ یقیناً وہ تیرے تابع ہوگی۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ فطام (دودھ چھڑانا) سخت ہی فرمایا۔ ہاں سخت ہے اسلیے کہ یہ صرف اس بچے پر سخت ہے جو اپنی ماں کے سوا اور کسی کو نہیں پہچانتا لیکن جو عقلمند اور کھانے پینے سے واقف ہو جاتا ہے۔ وہ اس دودھ سے جو پستانوں سے نکلتا ہے پرہیز کرتا ہے گویا کہ اسکے منہ میں سوئی سے سوراخ کیے گئے ہیں۔ خدا کی قسم بھاگ اور دروازہ کا قصد کر۔ شاید کہ تو اسکے دو ستون اور برگزیدہ بت میں سے پہنچ جائے۔ اور اللہ دنیا کو تجھسے روک لیوے تاکہ تیرا دل اس سے صفی ہو جائے اور تیرے دل سے اسکی یاد نکل جائے ورد ہا تا شہ تجھے ہاتھ سے دینے پر حسرت کھاتی رہو اور اسکی محبت کے بجائے بادشاہ کی محبت تیرے دل میں جگہ لیوے حتی کہ جب تیرا دل خدا کی محبت اور اسکے انس سے بھر جائے اور اسباب منقطع ہو جائیں تو اسکو تیری خادمہ بنا کر لایا جائےگا [illegible] محافظ اور نگہبان ہوں گے اور اسکا زہر دفع کیا گیا ہوگا وہ تیرے پاس آکر دوستی کی زبان سے کہے گی تیرا [illegible] فلانی فلانی جگہ ہے فلانی لڑکی تیرے مقسوم میں ہے تو ہر ایک لحظہ ترقی [illegible] بادشاہ ہو اسکے اختیار کرنیوالو اسکے والیو دور ہو جاؤ میرے پاس گھر میں [illegible] ہوں پہچانتا ہوں تم مجھسے بچتے رہو نہیں تو میں تم پر اپنے لشکر اور [illegible] کو جنکے روکنے کی تمکو طاقت نہیں اور [illegible] اور دینا معرفت گذشتہ بزرگوں پر عیب [illegible] زمانہ کا شیخ تھا زاہد [illegible] کا غلام [illegible] جب تک ان میں دنیا اور اسکے مال اور آخرت کی [illegible] میں کچھ بھی طمع اور ہوا [illegible]

Marfat.com

ترک کرتا ہی پس اگر اسکا دل خدا کیطرف کھینچ جائے حتی کہ یہ سب اسکے دل سے خارج ہوجائے اور انکا بالکل استیصال ہوجائے تو معرفت حاصل ہوجاتی ہی صفائی حاصل ہوتی کدورت جاتی رہی قرب اور حق اور مسبب آ گئے سبب منقطع ہوا اسوقت اسکو نہایت قدر حاصل ہوتی ہی اور وہ اسکے گھر کے دروازے پر بیٹھتا ہے خلق کو امر کرتا ہی اور منع کرتا ہی تیرے گناہ بھی معاون ہیں وہ دشمن خوش ہوتے ہیں اگر تو دشمنوں کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اسی وقت توبہ کر اور اپنی آخرت میں مشغول ہو جیسا کہ اللہ تیری طرف متوجہ ہی واللہ تجھپر شاہد اور تیرے ساتھ ہے ابن عطار دعا کرتے تھے اللھم ادخل عنی بنی دینی ادا تین اموری دینی کی آخرت ہے کی موتیں دو ہیں ایک عوام کی موت جو سبکو معلوم ہی دوسری خواص کی موت یعنی ہواؤن اور نفسون اور طبیعتون اور عادتون کا مرجانا اس سے دل زندہ ہوتا ہے اور جب دل زندہ ہوجائے قرب آتا ہی اور جب قرب حاصل ہوجاتا ہی تو ہمیشہ کی زندگانی ہے اسوقت اسکے اور موت کی یاد کے درمیان پردہ کیا جاتا ہی اسکے باطن میں ایک ایسی شی ہوتی ہی جو اسکو خاص کرتی ہے اور اسکا ظاہر لوگون کو موت یاد دلاتا ہی اور وہ بھی بحکم ظاہر انکے ساتھ اسکو یاد کرتا ہی میں دیکھتا ہون کہ تمہارے ظاہر وحدانیت کی شہادت دیتے ہین اور تمہاری باطن اسکے خلاف ہیں۔ اسی سبب سے دیکھتا ہون کہ تمہاری موتھ کعبہ کیطرف ہیں اور دل روپئے اور اشرفیون کی طرف جسکو خوف ہو رات کو چلتا ہی خوف کہان ہی ای خدا خلاصی بخش۔ دل کا شیطان اللہ تعالی کے ملاپ میں فرد کے پاس تابعدار ہاتھ جکڑے ہوئے آتا ہی جب تو اسکا یعنے خدا کا ذکر کرے تو تو محب ہی اور جب اسکو اپنا ذکر کرتے ہوئے سنے تو محبوب ہے جب تو اپنی زبان سے یاد کرے تو تائب ہی اور جب دل سے یاد کرے تو سالک ہی اور جب سر سے یاد کری تو تو عارف ہے۔ تجھپر لازم ہی کہ صالحین کی صحبت مین نہ بیٹھ بلکہ اپنے برے اخلاق کو سنوارنے کے بعد نہیں تو لقمہ اور لباس تجھے ہمیشہ تغیر دیتا رہیگا۔ پس انکی صحبت نکر کیونکہ انکی صحبت میں تیرا فساد تیری بہتری پر غالب ہوگا۔ ان رعونتون کو چھوڑدے اور اسکے غیر سے دوستی نرکھ اور نہ اسکے غیر سے صحبت کر اور نہ اسکے غیر کی صف میں کھڑا ہو۔ ای جینون کے خبیث ای احمق دور ہو تجھے یہودی یا نصرانی مجھے زیادہ پیارا ہی۔ دجال خراسان کے ملک سے آئیگا اوسکا ظاہر پاک ہوگا تجھسے زیادہ مجتہد ہوگا۔ بہرحال وہ تجھسے پیارا ہی۔ ای اللہ کے بندو دیکھو دائمی زندگانی کی طرف آؤ۔ ایسے مددگار کی طرف جو کبھی رنجیدہ نہین ہوتا ایسے دروازہ کی طرف جو کبھی بند نہوگا۔ ایسے سایہ کی طرف جو کبھی دور نہ ہوگا۔ ایسے جمال کی طرف جو کبھی ناقص نہوگا رجوع کرو۔ لا یعلم تاویلہ الا اللہ اسکی مراد نہین جانتا مگر اللہ

ورندت کی پرورش کرنیوالے ہوس پرست خیر تجھسے بعید ہے۔ ہماری سچی ارادت کی آگ سے جل حجاب اور دروازے پھٹ جائینگے ہمارے اور تیرے درمیان پردہ نہیں رہیگا تو اُسے اسطرح دیکھیگا جسطرح وہ ہمیں دیکھتا ہے اسوقت مقصود تک پہنچتا ہے ولایت کے مدعی دعوی نکر اسلیے کہ وہ علم ہے جو زندہ کرتا ہے تیرے سر پہ منادی ندا کر رہا ہے کہ ولایت افعال ہیں نہ اقوال باطن بنا ہے اور اوسکی عمارت دلی اتصال ہے۔ اسکی چابیاں ایمان ہے۔ اسکی حقیقت کی تجھے کوئی خبر نہیں کسی مرد کسی مطمئن بندیکے دامن کو پکڑ اور اسے لقمہ نہ مانگ تاکہ وہ تجھے اپنے کپڑے پہننے اور حضوری میں کھڑا ہونے پر قادر بنائے حتی کہ جب تو اسپر مداومت کرے تو شاید کہ وہ تجھے مقرب بنالے اور اپنے کلمات کا کوئی پھٹا ہوا کپڑا تجھے پہنائے اور تجھے اپنے بعض حالات کی اطلاع دے تیرا دل ثابت اور تیرا مقام عمدہ ہوجائے حتی کہ جب تو اپنے دل کی طرف خدائی انوار کو آتے ہوئے دیکھے اپنی آنکھیں بند کرے فروتنی اختیار کر غیر کے آگے اسکا بھید ظاہر نکر خدائی نور موجب انکے حالات اور مقامات کے مختلف ہونیکے انکے دلوں پر پڑتا ہے۔ اُنکے ظاہر کو بدلتا ہے تاکہ اُنکے باطن بدل جائیں اور وہ مرید جو اُنکے اسرار پر مطلع ہے۔ اندھا بہرا مست ہونیکا محتاج ہے حتی کہ جب اسکے نزدیک اسکی شرافت ظاہر ہو اور اسکے ادب کو تحقیق کرے۔ اسکے بھید کو چھپائے تو شاید وہ اُسکے دل کو اپنا کوئی کپڑا پہنائے اللہ سے اپنے ظاہر پیشوا دعا مانگے اور اسکا دل ایسا ہو جیسا کہ یوشع ابن نون کا حضرت موسیٰ کے ساتھ تھا۔ ای غلام جو تیرے ہاتھ میں ہے وہ تیری ملکت سے خارج ہے دو وجہوں سے خالی نہیں کہ تیرا ہوگا یا تیرے غیر کا اسکا مطالبہ کر تیرا مقسوم ہوگا یا تیرے غیر کا پس اگر تیرا ہوگا تو تیرے پاس آ جائیگا بحالیکہ تو سویا ہوا ہوگا۔ یہ وہ مشقت اُٹھانا ہے جس میں تیرا دین کیونکر ناس ہوتا ہے۔ اگر تو علم کے سننے اور صاحبان دین اور معرفت اور آئندہ میں فکر کرنیوالوں کی صحبت میں ہمیشگی کرے تو تجھپر اسباب اور ارباب کا ترک کرنا خلق کے لیے عمل کرنیکو چھوڑنا سہل ہو جائیگا اخلاص ... اگر وہ خلق کو دیکھنا چھوڑ دیوے تاکہ اخلاص پر فتحیاب ہو تو اسکے لیے امید نیک ہے ... تو تجھے اس حکم کو لازم پکڑنا ضروری ہے شاید کہ تیرا عمل تجھے علم تک پہنچائے تیرے دل اور ہاتھ پاؤں اور سر کو استعمال میں لاوے تجھے علم امر اور نہی کرے۔ اے خدام میں سے ہر ایک تجھے پکارتا ہے لیکن آفتیں ہم کو تجھسے روکتی ہیں۔ اللہ عزوجل کے احکام تجھپر فرض ہیں پس اگر تو انہیں اپنی قدرت کیساتھ اختیار کرے تو تو نے ظلم کیا اور اگر چھوڑ دیوے تو تو نے کفر کیا۔ دنیا سے اپنی حاجت کے موافق لے۔ نہ کھیل اور زیادتی سے بچ

Marfat.com

جب تیرا اسلام تسلیم کو ثابت کرے اور اپنا نفس اسکی قدرت کے ہاتھ مین دیدیوے تو وہ تیرے دلکو لباس پہنائیگا۔ پھر
تیرے ظاہر کو پھر باطن کو اور تو ایکدن مین کئی دفعہ مریگا پھر وہ تجھے زندہ کریگا پھر تجھسے بری باتین اور کدورتین
نکالدیگا۔ ولی جسوقت خلق کو دیکھتا ہے مرجاتا ہے اور جب خدا کو دیکھتا ہے زندہ ہوتا ہے جب خلق کو دیکھتا ہے
فقیر اور ذلیل اور خوار ہوتا ہے اسکو عادت تنگیجانی ہے پس جب حق عزوجل کو دیکھتا ہے زندہ ہوتا ہے اور خوشی مین آتا
اور بلند ہوتا ہے وہ خلق اور اپنے نفس اور وجود سے غائب ہے حق کیساتھ زندہ اور خلق سے مردہ ہے سچے مریدون کی
فرائض ہین جسوقت انکے پاس کوئی مرید آتا ہے اسی محو کا حکم کرتے ہین خلق اور نفس کے محو کرنے پھر دنیا اور آخرت کے محو
کرنیکا حکم کرتے ہین پس جب یہ کامل ہوجائے تو خدا اسے جس طرح چاہتا ہے پلٹاتا ہے۔ جب تو اس مقام تک ترقی کرنیکا
ارادہ کرے تو حرام اور شبہہ کو چھوڑ دے حتی کہ جب اسکو پورا کرلے تو حلال مشترک کو ترک پھر مباح کو ترک کر پھر
حلال مطلق کو لازم پکڑ جو حکم اور علم کا اکٹھا ہونا ظاہر اور باطن کا اکٹھا ہوتا ہے یہ وہ ہے جو اختیار رکھے ہاتھ میں
نہیں آتا چاہیے کہ بیابانون اور جنگلون اور دریا کے کنارے نہین بلکہ تیرے پاس اس حال مین آئیگا کہ تو اسکے انتظار
اور اہتمام سے غائب ہوگا۔ تقدیر مقسوم ہوکر تیرے پاس آئیگا اور تو سوتا ہوا ہوگا تو اپنے دل کی آنکھین کھولیگا اپنے گرد
فرشتون اور نبیون کی ارواح کو دیکھیگا اور علم تجھے اسکے تناول کرنیکا فتوی دیگا۔ تیرے لیے قرب کی سلامتی حاصل
ہوگا خلق سے فارغ ہو۔ انکی امید اور تعریف اور مذمت اور صورت اور معنی کو نہ دیکھ خدا کی منت تجھے آئیگی پھر قرب
اور ہمیشہ کی صحت کی دولتمندی اور خلق سے دوری اور وجود سے فنا آئیگی۔ اثبات کے بعد محو اور وجود کے بعد
عدم اور بعد کے بعد قرب اور کدورت کے بعد صفائی اور قطع کے بعد وصل اور گمنامی کے بعد ملاقات کو طلب کر
دل کی صحت بغیر زبان کے ... کی صحت بغیر دل کے دل کی صحت بغیر وجود کے ہے هنالك الولاية لله الحق اسجگہ
ولایت الله ... کیلیے ہے جب چاہتا ہے اسکو خلق کی طرف بھیجتا اور اس سے بندونکی صلاح کرتا اور اسکے ذریعہ
قریب کرتا ہے۔ اے اہل اسکے اے ہوس اسباب کو قطع کر اور ربوبیت کو چھوڑ تحقیق تو ملگیا جو تونے چھوڑا وہ تیرا استقبال کریگا
اسجگہ طبق پر ہر قسم کا طعام ہے طبیب محبوب کے قرب کے گھر مین ہے ایک شخص آپ سے ایک مسئلہ پوچھنے کیلیے اٹھا آپ نے
اوسے فرمایا خاموش رہ مین دیکھتا ہون کہ تیرا سوال طمع اور نفس کیطرف سے ہے میرے ساتھ خطرے مین نہ پڑ مین جلاد
سے ... مین ڈرایا ہون ویحذرکم الله نفسه (اور اللہ تمکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے) لیکن اے عامی تو بس خدا سے تجھے

Marfat.com

اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور ای خاص تو تجھے اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور ای خاص الخاص تو تجھے اپنے ساتھہ
ڈراتا ہے اپنی تعینات (تغیرات) سے ای عامی تجھے اس لیے ڈراتا ہے کہ تیرے کان آور آنکھین اور تو تین اور بال
اور اہل کو لے لیوے پھر تجھے آخرت کی طرف نقل کرے۔ پھر تو مواخذہ کیا جائے اور ای خاص الخاص تجھے اپنے سے ڈراتا ہے
پس درجہ بدرجہ خوف کے قدم پر کہڑا رہ غفلت نکر۔ خدا تیرے سر سے پوشیدہ راز بیان کریگا۔ اسے کہیگا انی انا اللہ لا
تخف ولا تحذر (تحقیق مین خدا ہون نہ خوف کر اور نہ ڈر) جب یہ کامل ہو جائے تو پھر جسوقت تو خوف کی طرف بڑھیگا تجھے
روکیگا جسوقت تیرا امن خوف سے مکدر ہوگا اسے صاف کریگا۔ جب دلکی صحت کامل ہو جائے تو آسمان اور زمینون کا
مالک سی ضرر نہین دیسکتا۔ یہ حالت ظاہری لباس اور آرزو کرنے اور تکلف کیسے تجھے حاصل نہیں ہوتی یہ ایسی قابلیت کیساتھ
حاصل ہوتی ہی جو آسمان کی طرف سے آتی ہے فعل تجھے ترقی دیگا اگر زہد تیرے دلمین قائم ہو تجہپر اور تیری مجلس والونپر
رحمت نازل ہوگی۔ مباہات (فخر کرنا) یعنی خدا کا فرشتون کے ساتھہ فخر کرنا اور زوائد (ترقیہا) کے ایک معنی ہین۔ ایک شخص
حکیم کی طرف آیا اسکے سامنے بیٹھہ گیا اور عرض کی کہ مین جنت مین جگہ چاہتا ہون اسکے سوا کچھہ نہین طلب کرتا۔
حکیم نے اسکو جواب دیا۔ کاش کہ تو دنیا سے اسقدر قناعت کرتا جسقدر کہ تو نے آخرت پر قناعت کی چونکہ موت حق ہی اور اسکا
آنا ضروری ہی اسلیے تو اپنی مرجامیت کے لیے (میل جول رکہنا) نہیں نہ عطا ہے نہ منع نہ امید نہ عداوت رکہنا اور نہ دوستی
پیدا کرنا سکون ہے سکوت ہی نفع کے کہینچنے اور ضرر دفع کرنے مین میت کی طرح ہوجا میت کلام نہین کرتی پہر جب وہ جا نیگا
تو تجھے بجالیگا تو میت ہوگا گویا بنا دیگا جب تو خلقت اور اپنے وجود سے مرجائیگا تو ایسے کلام کریگا جو سچ اور
حق ہونگے کیونکہ میت حق اور صدق کے سوا اور کسی امر کی خبر نہین دیتی مین نے کسی کی طرف ایک صوفی آدمی کا
لکہا ہوا خط جو کچھہ مانگتا تہا پیش کیا آپنے فرمایا یہ باطل ہے صوفی خلق سے [illegible] ہوتا ہے اسکو دیکہتا نہین [illegible]
طلب کیا جاتا ہے وہ طلب نہین کرتا۔ آپ سے ایک آدمی نے سوال کیا جب جتہے [illegible]
جائین تو کیا کرے۔ آپ نے فرمایا۔ خاموش۔ موافقت کہتے ہوئے [illegible]
کے بوجب جتہے [illegible] دیوے یا اسکی [illegible] اور [illegible] تو دروازے [illegible] تو
خلق کا بندہ ہے جب وہ تیری طرف بڑہین تو خوش ہوتا ہے اور جب وہ [illegible] تو ناخوش ہوتا ہے تو ہلاک ہونیوالا
ہی تو مشرک ہے تیرا دل توحید سے خالی ہے تو خلق کا بندہ ہے تو خیرات سے خالی ہے تو شمار سے باہر ہے [illegible]

Marfat.com

مریدوں اور محبوبوں اور صالحین میں شمار نہیں کیا جاتا اگر مجھے اس سے حیا نہوتی تو میں تم میں سے ہر ایک کے دروازے پر آتا۔ اور اس سے ضیافت طلب کرتا اور اسے گوشمالی کرتا اور مہذب بناتا اور ادب دیتا۔ اے تعجب اس طرح کی محبت پر جب وہ اپنی طرف دیکھنے والے اور اس میں پھنسنے والے کو اپنی طرف چلاتی ہے۔ تجھپر افسوس۔ تو مجھسے دنیا طلب کرتا ہے حالانکہ وہ مشرق میں ہزار میں مغرب میں ہوں میں اس سے اپنا مقسوم توحید کے ساتھ لیتا ہوں مجھسے آخرت اور حق عزوجل کا قرب طلب کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دین کی دیواریں گر رہی ہیں اور بنیادیں پراگندہ ہو رہی ہیں۔ اے زمین کے رہنے والو۔ آؤ جس قدر گر گیا اسکو مضبوط کریں جسقدر گر گراؤ کھڑا کریں کیا یہ خبر پوری نہو سکیگی۔ اے سورج اے چاند۔ اے دن۔ سب حاضرین نے کہا ہم حاضر ہیں بعض باتیں ایسی ہیں جنکو چھپانا حلال ہے۔ ہم قدر کے آنے تک آرام کریں بسم اللہ۔ پھر آپنے کرسی کیساتھ سہارا لیا اور اپنا ہاتھ اپنے سر کے نیچے رکھ لیا اور آنکھیں بند کیں اور تھوڑی دیر آرام کیا پھر بیٹھ گئے اور فرمایا تم بے وقوف ہو جاہل دیوانے ہو تمہارا عذر کے بغیر مجھسے دور رہنا اس اعمال میں خسارہ ہے۔ ہوس نکر۔ تیرا امر یعنی غرور اور اترانا تجھپر غالب نہ آئے تو جلد مر جائیگا۔ امام اعزالدین رہٹون کے رئیس کے بیٹے کے گھر کا اُستاد آپکی مجلس میں حاضر ہوا اسکے ساتھ بہت سے نوکر اور غلام تھے۔ اس سے پہلے نہ وہ کبھی آپسے ملا اور نہ آپکی مجلس میں حاضر ہوا تھا۔ پس اسکے اندر آنیکے وقت آپنے فرمایا ہم تم میں سے ہی ہر ایک ایکدوسرے کا خادم ہے۔ اللہ اُسکا ہی جو اُسکا خادم ہو تم سب عدم ہو وہی موجود ہے۔ اے مردے۔ اے مٹی تو مٹی ہو جائیگا تیری فرزندی جائیگی مٹی سے مٹی کی طرف گہوارے سے قبر کی طرف نقل کریگا۔ تجھے سب کے حال کی کوئی خبر نہیں۔ تو بہرا ہے۔ تو مخبوط الحواس ہے تو دیوانہ ہے بیدار ہو پیشتر اسکے کہ تجھے موت بیدار کرے۔ اپنے نفس کا واعظ بن۔ اور اُسے پامال کر۔ اپنے مال کو تقسیم کر۔ تو ذلت کیسا سفر کرنیوالا ہے اِذَا جَاءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ (جب اُنکی موت آئے گی ایک ساعت آگے اور پیچھے نہ ہو گی) اے [illegible] تو مالک ہے وہ تجھپر وبال ہوگی جو تجھے عظمت میں ڈالے وہ تجھپر ہے جو تجھے غرور میں ڈالے وہ تجھپر ہے۔ تیرا دوست وہ ہے جو تجھے ڈرائے اور جو تجھے دھوکہ دے وہ تیرا دشمن ہے۔ اے خدا ہمکو غافلوں کی نیند سے بیدار کر اور ہمارے بعض کو بعض سے نفع پہنچا۔ ہمیں اپنے نفس اور اپنی ذات میں مشغول رکھ تاکہ ہمارے نفس سنور جائیں اور تو انکو اپنی طرف ہدایت دے اور تمام عمر میں مشغول رکھ۔ دوسروں کو

Marfat.com

وعظ کہنے کی شرط یہ ہی کہ تو خود مومن ہووے۔ انسان کیلیئے خلق کو حق کی طرف بلانا مناسب نہیں مگر بعد اسکے کہ خود اوسکی طرف
پہنچا ہو۔ بیشک مقلد نہ بن اس خیانت کرنیوالے کیلیئے ویل ہی جسنے اپنے نفس اور اپنے رب اور اپنے نبی کی خیانت کی
کہ وہ اوروں کو امر کرتا ہی اور خود تعمیل نہیں کرتا اور اونکو منع کرتا ہی اور خود باز نہیں آتا۔ کہتا ہی اور خود اسپر عمل نہیں کرتا کانٹو
جمع کرتے اور مونچھوں کے کترانے اور چہرے کو زرد کرنیکا کوئی اعتبار نہیں۔ ایمان یہاں ہے۔ اس قوم کی طرف اشارہ کیا
جو اُستاد کے گرد تھے اُنکی صفت یہ ہے۔ اہل اللہ میں سے ہر ایک کے دلپر کو توال ہے۔ وہ نفس و طبع اور ہوا
اور خدائی راستہ کے لوٹیروں سے لڑتے ہیں۔ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رَاَیْتُ اَقْوَامًا تُقْرَضُ
شِفَاهُهُمْ بِالْمَقَارِیْضِ۔ فَقُلْتُ مَنْ هُمْ۔ قَالَ عُلَمَاءُ اُمَّتِکَ (مین نے چند قومین دیکھیں جنکے لب قینچیوں سے
کاٹے جاتے تھے۔ پس مینے پوچھا یہ کون ہیں۔ جواب ملا تیری اُمّت کے علماء) اے خدا سب کی اصلاح کر
اے خدا ہمکو نیکوکار بنا اور ہماری اصلاح کر۔ ہماری حاجتوں کا خود متکفل ہو ہمیں اپنی طرف متوجہ کر۔ استاد واردین کی طرف
اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اُٹھو اور اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے تاکہ ہم اس ویران گھر اور تیرے مال اور تیری اولاد سے
اپنے خدا کی طرف بھاگیں اور اللہ کی طرف اور عمل کیطرف جلدی کر۔ قریب ہے کہ تو خدا کی درگاہ میں حاضر ہوگا
تجھسے تیرے اعمال کی بابت دریافت کرے گا۔ اسنے تجھے اپنی توحید کے لیے پیدا کیا تجھے دنیا اور آخرت
کیلیے پیدا نہیں کیا۔ دنیا تجھے نہ سیر کریگی نہ سیراب کریگی وہ دہوکہ باز مکار ہے اپنے نفس کو دیکھنا تیرا [illegible]
دنیا کے چہرے کی طرف دیکھنا ہے نفس کی تدبیر اور تیرا اسکو اسکے پیٹ و زیر بنانا ہے۔ مومن اسے پیچھے ڈالنے والا
نہیں تدبیر کرنیوالا جب تو اپنے نفس سے خالی ہوئے تو تیرا دل تجھسے کلام کرے گا پھر تم دونوں سے [illegible]
آملیگا پھر حق عزوجل تمہارا والی ہوگا پس تو بندوں اور شہروں کا شحنہ بنجائیگا [illegible]
[illegible] جب تو شیخ کو دیکھے تو کہہ کہ اسنے مجھسے پہلے خدا کی عبادت کی اور [illegible]
اور چھوٹے تجھسے افضل ہیں اس سے نفس معزول ہو جائیگا اور دنیا تیرے دل سے نکل جائیگی۔ [illegible] تو دل [illegible]
جگہ ہووے وہ تجھے اُسکے قرب کے دروازے پر اسکے حکم کے دروازے پر اسکی بزرگی اور جلال کے دروازے پر پہنچا دیگا
پھر تیرے دل کی آنکھوں میں آخرت ذلیل ہوگی اور تو اوسکی طرف مشتاق ہوگا۔ اور اسکے دیدار سے محبت رکھیگا
دنیا کی طرف [illegible] پس اسے تمام مخلوق الٰہی سے زیادہ پائیگا۔ وہ تیرے دلسے نکل جائیگی

Marfat.com

اور اس مطلقہ عورت کی طرح ہوگی جسکے بہت سے عیب ظاہر ہونیکے بعد طلاق دیگئی ہو نفس اس سے رو دیگا پھر آخرت مزین ہو کر آئیگی اور
سابقہ اسکے عیوب اور اسحال کو کہ وہ نو پیدا اور مخلوق ہے اس مین یہود اور نصارا جب اسلام لے آئین نقدا و صاف جنت مین
تیرے شریک ہون گے تجہپر ظاہر کریگی اور کہیگی حق عزوجل کا قرب تلاش کر انس حاصل کرنا اور وصول اسکی طرف ہی
ان ہوسون مین مشغول ہو جو دنیا سے جاہل ہوئے اور اسکو طلب کیا۔ آخرت سے ناواقف ہوئے پس اسکو طلب کیا
خلق سے جاہل ہوئے پس اسکی طرف مائل ہوگئے۔ ای ہماری قوم ڈرو اللہ تعالی نے اپنے کسی نبی کیطرف وحی کی
احذر کلا اخذک علی غرۃ ڈرتا رہ تا کہ مین تجہے غفلت مین نہ پکڑون حضرت یعقوب علیہ السلام پہلے یوسف
علیہ السلام پر روتے تہے پہر اپنے نفس پر رونے لگے اسمین نبی ہونیکی علامت معلوم کی۔ اسکی خوبصورتی اور حسن کے
باعث اسکی عصمت پر خوف کیا۔ تم بہرے گونگے اندہے ہو تمہارے سرون کے کان مین دلون کے کان نہین
ای آگ کے ایندہن۔ ای حامیو۔ ای جاہلو۔ تم ہوس مین ہو الا الی اللہ تصیر الامور دیکہو اللہ کی طرف تمام
کامونکی بازگشت ہی دیکہو مین تمہارا راعی ہون تمہارا ساقی ہون تمہارا محافظ ہون مین نے یہانتک نفع اور ضرر
مین نگاہ دیکہنے سے ترقی نہین پائی بلکہ سب کو توحید کی تلوار سے کاٹنے کے بعد اس مقام کو پہنچنے لازم پکڑا!
میرے نزدیک تمہاری تعریف اور مذمت تعریف اور مذمت اور تمہارا آ رہنا اور پیٹہہ دینا مساوی ہے بہت سے لوگ ایسے
ہین جو عرصہ تک میری مذمت کرتے ہین پہر انکی مذمت تعریف سے بدل جاتی ہے یہ دونون امر اللہ کی طرف سے مین انکی
طرف سے میرا تمہاری طرف بڑہنا اللہ کے لیے ہے اور تم سے لینا ہی اللہ کے لیے مجھے تم پر اسقدر رحمت اور شفقت ہے
کہ اگر ممکن ہوسکے تو مین تم مین سے ہر ایک کیساتھ قبر مین داخل ہون اور اسکی طرف سے منکر و نکیر کو جواب دون
جب اللہ اپنے بندون مین سے کیسکے ساتھ محبت کرتا ہے تو اسکے دل مین اپنا شوق اور وجد ڈالدیتا ہے حضرت ابو یزید
بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اسکی طرف سے عجیب کلام سنا تو سات دفعہ انتظار کیا انکے دلونکی طرف قرب کے دروازے
کہولدیتا ہے انکو خلق کیساتھ سوائے پانچون نمازون اور انسانیہ بشریہ کے نقب اکہٹا نہین کرتا انکی صورتین
انسانون جیسی ہین اور انکے دل قدر کے ساتہہ اور انکے اسرار خدا کے ساتہہ تیرا یہ حال ہے کہ تیری
عبادتین تیرے چہرے اور کپڑے اور ظاہر مین ہین اور خلوت مین زندقین اور باطن مین کفر۔ تیرا دل نفاق
اور غرور خلق پر بدظنی سے پہرا ہوا ہے۔ تجہے پاک نہین کریگی مگر تلوار مگر یہ کہ تو توبہ کرے شرع نے حکم

Marfat.com

خاموشی اور پوشیدہ کرنے اور پردہ ڈالنے کا حکم دیا ہے نہین تو مین تیرے پکڑنیکا اشارہ کرتا اور تجھے آستین سے پکڑ کر نکال دیتا ہمارے کلام تمہارے ظاہر مین اثر کرتے ہین اور ہمارے تمہارے دل باطن مین جو شخص مجھے تہمت دے اور جھٹلائے خدا اسکو جھٹلائیگا اللہ اسکے اور اسکے عیال اور مال اور شہر مین جدائی ڈالے مگر یہ کہ توبہ کرے کوئی نماز نہین آتی مگر یہ کہ مین ارادہ کرتا ہون کسی ایسے کو خلیفہ پکڑ دون جو لوگونکو نماز پڑھا دے حتی کہ جب نماز کا وقت آئے تو نماز کی طرف لوٹایا جاتا ہوں اور یہی حال ہر ایک مجلس کیوقت ہے ای خدا لا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ (ہمپر وہ بوجھہ نہ ڈال جسکی ہمین طاقت نہین) ان لوگون کیساتھ جو خوش ہوتے ہین خوش نہو بلکہ انکے ساتھہ جو غم کرتے ہین غم کر۔ انکے ساتھہ جو ہنستے ہین نہ ہنس بلکہ انکے ساتھہ جو روتے ہین رو۔ بلند ہمتون کے ساتھہ چلو۔ اپنے مقسومات اسکے دروازے پر کہاؤ۔ اسکے قرب کی دہلیز پہ تجھین عقل نہین دنیا سے آنکھین جو وہ پیدا کرتی ہے اعراض کر۔ اور اگر تو عیال مین گرفتار ہوجائے تو آنکھین انکے لیے لے نہ اپنے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ لیتے اور انکو فقیرون اور مسکینون اور محتاجون پر تقسیم کردیتے پہر اپنی ازواجات مطہرات امہات المومنین کے گہر ان مین تشریف لاتے اور فرماتے کہ کیا کوئی چیز ہے کوئی چیز آئی ہے اگر جواب مین عرض کیا جاتا کہ نہین تو آپ فرماتے انی اذا صائم مین اب روزہ دار ہون اسکے کہ ہمنے اس امر کی تعلیم حاصل کرتے تم خدا نے مجھے روزہ کا ارادہ رکہا ہے اسیطرح اللہ کے دوست کا حال ہے کبھی اپنے گہر کی چہت پر چڑہنے کا ارادہ رکہتا ہے۔ تاکہ سخت گرمی کے باعث خواب کرے سیڑہی پر دروازہ کو دیکھتا ہے جان لیتا ہے کہ اس سے گہر مین خواب کرنیکا ارادہ رکہا گیا ہے پہر اپنے گہر کے دروازے کو کہلا دیکھتا ہے تو جان لیتا ہے کہ اب صحرا اور جنگل کی طرف نکلنا مراد ہے پس نکلتا ہے یہ نبوت ہے خلق مین اسکے آثار باقی ہین اسکے فائدے اور اسکی حقیقت اولیا اللہ کے دلون پر منقسم ہے نبوت طعام اور شراب ہے نبیون کا پس خوردہ باقی ہے۔ ای حرام اور سود کہانیوالے دل اور امر اسکے چلے جاؤ مین قاضی نہین ہون۔ مین توحید اور اخلاص کی تربیت کرنیوالا ہون مین تمہارے فائدہ نہین تمہارے اعمال تمہارے چہرون مین نداکر ہے ہین نیک ... اسکے منتظر ہو کہ شاید وہ تمہارے چہرون سے مٹ جائین شاید کہ وہ تمہاری شکلون مین بدل جائین اور تمہارے چہرون سے سیاہی دور ہوجائے۔ اہل شہر مین سے ایک آدمی حج سے واپس آیا اور میرے پاس آیا مین نے اس سے کہا کہ اللہ عزوجل کی طرف رجوع لا توبہ کر۔ اوسنے جواب دیا۔ مین حج مین نہا مین نے اسے کہا مجھے معلوم ہے لیکن اسکے بعد زنا اور فسق

Marfat.com

دفجور رہے مگر اسنے توبہ نہ کی پس جب وہ مرگیا مینے اسپر جنازہ پڑھنے کیوقت دیکھا کہ گویا وہ تابوت سے نکلا اور میرے دامن کو پکڑا مینے اسسے کہا مینے تجھے اسی سے ڈرایا تھا۔ تمہارے دعوؤن میں کسقدر جھوٹھ اور بہتان ہوتا ہی۔ تیرا کوئی شیخ ہو اور ضرور ہوگا اسکے آگے عرض کرتا کہ وہ تجھے ہماری کتاب دے جس سے تو عبادت اور خیر سے کمزور نہ رہجائے پس وہ موت کے وقت پڑھی جائے قرآن کے نزدیک مین امروز تمہاری شفاعت کرنیکی امید رکھتا ہون۔ اسلئے کہ بچپن سے تونے توحید میں شرک کرنیکو پالا۔ آج اسکو چھوڑ۔ دروازہ کھلا ہے اسکو بند کر۔ مینے تمکو فراموش کیا نہ تم سے تو محبت ہے نہ تمہاری کوئی عزت ہے

ایک شخص آپکی مجلس میں چیخ اٹھا اور کہا یا اللہ۔ (اے خدا) آپنے خدا آپسے راضی ہو فرمایا اسکی بابت سوال کیا جائیگا اسپر تجھسے حساب کیا جائیگا تونے کیونکر کہا آیا ریا اور نفاق سے یا اخلاص سے یا شرک سے یہ ون موہنہ پر کہدینے کا ہے جو چاہے چلا جائے اور جو چاہے بیٹھے۔ پھر آپنے چیخ ماری اور آپکی طرف بہت سے لوگ توبہ کرتے ہوئے چیخین مارتے ہوئے روتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ناگاہ ایک چڑیا آئی اور آپکے سر پر بیٹھ گئی آپنے سر اوسکے پیچھے جھکا دیا اور کچھ دیر تک اسطرح ٹھہرے رہے وہ آپکے سر پر تھی اور لوگ کرسی کے زینون پر حالانکہ بہت سے آدمی آپکے گرد پہنچتے تھے وہ نہ اڑتی تھی حتی کہ آپکے اصحاب میں سے اوسکی طرف ایک نے ہاتھ لمبا کیا پس وہ اڑ گئی پھر آپنے دعا کی اور لوگ رونے اور دعا اور توبہ میں غرق ہوگئے حتی کہ آپ اتر آئے اور ایسے حال میں مسجد جامع منڈی کی طرف نکلے اور بہت سے لوگ روتے چلاتے وجد کرتے ہوئے کپڑے پھاڑتے ہوئے آپکے پیچھے ہو لیے پھر آپنے (خدا آپسے راضی ہو) فرمایا یہ آخری زمانہ ہی۔ اے خدا ہم اسکے شر سے تیرے ساتھ پناہ لیتے ہیں کوئی شئے ظاہر ہوتی ہے پس تیری طرف بھاگ جانے کی تمنا کرتا ہون لیکن قضا اور قدر موافقت کرتی ہیں۔ دنیا تیرے دین کو نہ لیجائے۔ اپنی آبرو کی حفاظت کر کسب کرتا کہ تجھ [illegible]یت حاصل ہو۔ یہ اللہ سے لینے کا دروازہ ہے اسکے ساتھ خلق سے بے نیاز ہو سبب مسبب کو ظاہر اطاعت کر خطاب کرتا ہی رزق میں مشقت اٹھانے سے فراغت ہو چکی کیا کسی نئی چیز کا شروع ہے۔ اسکو کہا جائیگا ہماری ساتھ کھڑا ہو ہم مسبب کے پاس آئیں مددگار کے پاس اصل کے پاس قضا و قدر کے دروازے کو کھٹکھٹائیں۔ علم کے دروازے پر ٹھہرین تو وادی فضل کے سر پر جاری نہر پر چلین۔ اسکے اصل کی طرف آئیں حتی کہ جب نہر کے منبع کے پاس آئیں پانی کو دیکھین کہ فضل کی پہاڑ کی جڑ سے نکلتا ہے وہاں بیٹھ جائیں اور خیمے لگائیں کفایت اور عنایت آئی۔ ہدایت آئی معرفت آئی۔ علوم آئے۔ ہمارے لیئے

Marfat.com

مختلف دروازے ہین اُسکے ساتھ ہم اسپر داخل ہوتے ہین تو مودب ہو۔ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مین
کئی روز جنگل مین رہا اور اسمین کسیکو نہ دیکھا چلتے چلتے ایک مکان کے پاس پہونچا جس سے مجھے وحشت نے گھیر لیا ناگاہ
مین نے ایک جوان کو وہان کھڑا دیکھا مین اس سے متعجب ہوا۔ اور اس سے پوچھا تو کہان سے آیا ہے۔ اس نے جواب دیا
ھُو پھر اس سے پوچھا کہان کا ارادہ ہے اوسنے جواب دیا ھُوَ (وہ) پس مینے اس سے کہا۔ اگر تو سچا ہی تو اپنا
نفس اوسکے لیے فدا کر پھر اُسنے ایک سخت چیخ ماری اور گر پڑا۔ پس مین اسکی طرف بڑھا ناگاہ وہ مردہ تھا پس
مین اس سے غائب ہوا تاکہ اسکے لیے کفن جمع کرون اور ان مین اسکے جسم کو پوشیدہ کرون مگر جب مین اسکی طرف
آیا تو اسکو نہ پایا ناگاہ ایک غیبی آواز کرنیوالے نے آواز دی کہ ای ابراہیم یہ وہ ہی جسکو ملک الموت نے
طلب کیا اور نہ پایا جسکو جنت نے طلب کیا اور نہ پایا جسے آگ نے طلب کیا اور نہ پایا پوچھا پھر وہ کہان ہے غیبی آواز کرنیوالے نے
کہا فی جنت و نھر فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر جنتون مین اور نہرون مین صدق کی جگہ
مین طاقت والے بادشاہ کے پاس [illegible] نکہ گھرون مین انکے دروازون سے داخل ہوان
نانی شیخون کے دروازون سے [illegible] اپنی عبادتون مین فنا ہوئے وہ صاحب منزل ہو گئے قرب کر
گھر کے جلیس گئے بادشاہ کے مہمان ہوگئے صبح کیوقت کھانے کے طبق دیئے جاتے ہین اور شام کیوقت اور۔ اور انکو
طرح طرح کی خلعتین عطا کی جاتی ہین اور وہ اُنہین اپنی سلطنت کی سیر کراتا ہے اپنی زمینون اور آسمانون کا
اپنے اسرار اور معرفت کا۔ تو ایسی دیوار کے پیچھے ہے جسکا عرض ایک فرسنگ ہے اور تیرے پاس سوئی ہے
تو کیونکر سوراخ نکال سکیگا۔ اولیا جب اس دیوار تک پہونچتے ہین انکے لیے ایکہزار دروازے کھولے
جاتے ہین انمین سے ایک اندر داخل ہونیکے لیے انہین بلاتا ہی نعمت کو اور منعم کی طرف بھاگ وہ تجھے اپنا بندہ
نہ بنائے اسکو بھی اور انکو بھی جنہین وہ متغیر کرتی ہے چھوڑ۔ نعمت کے چہرے مین غور کر کہ آیا وہ نعمت
یا رحمت اسکے ظاہر سے دھوکہ نہ کہا انمین نعمت دینے والیکو نہ بھلا دا مین اور یاد [illegible] اپنے نفس کی طرف
سے نہ پھیر دنیا کے [illegible] ہان کھانا [illegible] تو اپنی دونون [illegible] دن
قرآن اور حدیث کی طرف نظر کر اگر انکے منشور سے الگ ہو تجھے فتوی دین تو توقف کر جلد باز نہ ہو غرہ نہ ہو اپنے نفس
سے فتوی طلب کر اگرچہ تجھے فتوی دینے والے فتوی دین مگر نفس جب [illegible] انکار کرے [illegible] کی لعنت [illegible]

Marfat.com

دلسے ملجائیگا۔ دونون ایک شئے ہو جائینگے۔ تجھے خطاب کیا جائیگا اور پکارا جائیگا یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (اے
نفس مطمئنہ) اسکے پاس دل کا راز ہو جائیگا اور دل سر کا راز ہے اور سر حق عزوجل کا راز۔ پرہیزگاری کا حق
ادا کر۔ پھر کہا اور کچھ پرواہ نکر۔ تقوی کا حق ادا کر۔ پھر کہا اور پرواہ نکر۔ اور آپنے (خدا آپ سے راضی ہو) فرمایا
ہم تیرا ارادہ کرنیوالے۔ تیرا قصد کرنیوالے۔ تجھے چاہنے والے۔ تجھے طلب کرنیوالے۔ تجھسے محبت کرنیوالے
تجھے طلب کرنیوالے ہین۔ ہماری اولاد اور ہماری اہل اور ملک پر توجہ کر ہمین بے مدد نہ چھوڑ۔ اللہ عزوجل
سکے غیر مین مشغول ہونا کھیل ہے اور نفس میں مشغول ہونا گناہ۔ اور خلق مین مشغول ہونا اسکے دروازے سے
پھرتا ہے اولیاؤن مین بعض ایسے ہین جنکے لیئے فرشتے سجدہ کرتے ہیں اور انکی شکلین کیسے ہین [illegible] اولیا [illegible]
فرد ہین جو فرشتون کو دیکھتے ہین کوئی نیک آدمی شام کے ملک میں ایک مسجد کے درمیان بیٹھا ہوا تھا اپنے دل مین
کہا کاش مجھے اللہ کا اسم اعظم آتا ناگاہ دو شخص نازل ہوئے اور اسکی ایک طرف مین بیٹھ گئے انمین سے ایک
نے دوسرے کو کہا کیا تو چاہتا ہے کہ اللہ کا اسم اعظم سیکھے دوسرے نے جواب دیا کہ ہان چاہتا ہون لیکن
اسنے کہا کہو [illegible] آدمی اپنے دل مین کہنے لگا کہ اسکو تو مین کہا کرتا ہون جواب ملا کہ اسطرح نہین
ہماری یہ مراد ہے کہ تو اللہ ایسی حالت مین کہے کہ تیرے دل مین اس کا غیر نہو پھر وہ اسکے سامنے آسمان کی طرف [illegible]
اپنے ظاہر کو خلق اور اپنے دل کو آخرت بنا اور اپنے سر کو اگر تجھے قدرت ہے تو دنیا اور آخرت [illegible] خدا
[illegible] پھر اگر نہیں تو تو سلامتی سے نہ پھریگا جنگلون اور بیابانون کی طرف بھاگ [illegible] اور جنگلون اور بیابانون
[illegible] بیابان کو [illegible] خلق کی طرف [illegible] خلق کی طرف [illegible] چلنے سے پہلے اپنی خلوتون [illegible]
[illegible] اپنے غیرون کو [illegible] تقرب [illegible] کرتے ہین [illegible] تجھسے پیکر
تجھپر [illegible] اللہ عزوجل [illegible] اور [illegible] تعلق سے پیدا ہوتا ہے [illegible] اسلیئے بینائی [illegible] حاصل
اور مدبر اور بادشاہ [illegible] وہ خلق سے اپنے غیر کے پیچھے لیتا ہے اور اس کا طبق بادشاہ کے ساتھ اسکے سامنے
[illegible] دروازون اور پہرہ دارون کے پیچھے ہے۔ اسکی [illegible] اسکے [illegible] کے پیچھے ہیں اور خلق اسکے قدم کے نیچے۔ حضرت
موسیٰ علیہ السلام کا عصا سب کو نگلجاوے اور نہ تغیر پکڑے اور نہ بدلے۔ اگر تو میرے ہاتھ [illegible] تو تجھے
کبھی ہرگز فلاح حاصل نہوگی۔ میں تجھے تیرے طبق (طعام) کے لیئے تعلیم نہین دیتا اور نہ تیرے خلیہ اور دبدبے

Marfat.com

ڈر کر تجھسے الٰہی اٹھا دیگا ... جو تجھکو تجھسے دور کر دیوے وہ تجھپر شوم ہے قریب ہے کہ تیرے عیال کو ... آن لگی پس وہ مصیبت میں پڑا ہے ... آدمی اپنا عیال اللہ کے سپرد کرتا اور اسکو سونپتا ہے اور ... اپنے عیال کو ... اور دینار اور ... اور ... کے سپرد کرتا ہے اسیلیے ناچار آخرکار وہ فقیر ہو جاتا ہے ... کہا گیا ... دنیا کے بچہڑے کی محبت تیرے دلمین ملائی ... اور ... دنیا کو دین پر مدد لینے کے لیے طلب کرتا ہے اور اسکو جو آخرت کو تیری ذات کیواسطے طلب کرتا ہو اور جو شخص آخرت کو بے دیکھے طلب کرتا ہو اسے رزق ... اور ... اسکو جو دنیا کو دنیا کیلیے طلب کرتا ہے ... دونون تجھسے حجاب ہین کاش تم مین کوئی فلاح یاب ہوتا ہم کل اُسکے دامن پکڑتے جب ... نیک آدمی میرے پاس آتا ہے تو مین اُسے کہتا ہون۔ اگر کل قیامت کو تجھے کوئی درجہ ملا تو ہمین اپنے ساتھ لیجیو اور اپنی دعوت مین مجھکو بھی شریک بنائیو۔ اور اگر ہمکو کچھ ملا تو اُسمین ہم تجھکو بھی ... کسی اور طمع کیساتھ عمل کرو تحقیق تم نجات پا گئے پس اگر یہ صحیح نکلا تو مین بھی ... ہوا اور تم بھی ... اگر ... برخلاف ہوا تو تم نجات پا گیے اور ... ہمارے بڑا المخلوق تین ہین فرشتہ اور شیطان اور انسان فرشتہ بالکل خیر ہی خیر ہے اور شیطان تمام شر۔ اور انسان ملا جلا خیر اور شر سے مرکب ہے اگر ... خیر غالب آئے تو فرشتے سے ملگیا۔ اور اگر شر غالب ہوا تو شیطانون سے ملا۔ ای قوم۔ اسلام روتا اور فریاد کر رہا ہے ... فاسقون۔ ان بدعتیون ... اور گمراہون۔ ان ظالمون ... کے سبب پیٹ رہا ہے انکی طرف جو تجھ سے پہلے گذر چکے اور انکی طرف جو تیرے ساتھ ... بیٹھے ہے ... گویا وہ بالکل نہین نہی تیرا دل کسقدر سخت ہو گیا اپنے مالک ... مین ... اور اسکے ... اسکو رات کیوقت ایک لقمہ ... اسے اس کا مطلوب ادا نہیں کرتا اسکا حق ... نہین ... اسکی حدود کی حفاظت نہین کرتا ای غلام ... صبر اور ... کیساتھ ... جان۔ اپنے ... مین خدا کے ساتھ غنا طلب کر اسلیے ... گمراہ ... اور اپنے رب کو فراموش کرتا ... دنیا کی حیات کو اختیار کیا ... اور نفس اور طبع کو

الٰہی احکام پر فضیلت دینے کیلیے روزہ رہنے کو روزہ رکہنے پر حرام کو حلال پر غفلت کو بیداری پر گناہ کو توبہ پر ترجیح دے تجہپر افسوس تیری برائیان ظاہر ہین شرم کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی آپنے فرمایا لان تسمع برجل خیر من ان تانیہ ولان تاتیہ خیر من ان تخبرہ فاذا خبرتہ مقتہ و مقت عملہ (انسان کے حالات کا سننا اسکے پاس جانیسے اچہا ہے اور اسکے پاس جانا اسکو آزمانیسے اچہا ہے کیونکہ جب تو اسے آزمائیگا اوسکو برا جانیگا اور اسکے عمل سے کراہت کریگا) یہ زمانہ موذی ہے لوگونکی کثرت وبال کا باعث ہی وہ ظاہر و باطن کے جاہل ہین ویرانہ پر قفل کی طرح ہین۔ خشک بوسیدہ چوب ہین جو جلانیکے سوا کسی کام کی نہین مومن دنیا مین بادشاہ ہے اور آخرت مین بہی بادشاہ اسنے اسکی عبادت کی۔ اوسکی نافرمانی کو چہوڑا اپنی خلوت اور جلوت مین اسکو واحد مانا۔ دنیا سے بیزار ہوا اسکو طلاق دی اور وہ اسکے پیچہے سوال کر رہی ہے ای میرے بیٹے اپنے طعام اور شراب کو لے وہ جواب دیتا ہے۔ مین جبتک آخرت کے دروازے پر نہ پہنچون گا نہین کہاؤن گا۔ ایسا نہو کہ وہ زہر مین ملا ہوا ہو۔ ای ماجو کچہ تیرے پاس ہی رکہدے حتی کہ آخرت کا داروغہ آئے جب آئیگا اور تیرے طعام کی تلاشی لیگا اور پسند کریگا اور سونگہیگا۔ اسوقت مین اسکے ہاتہ سے کہاؤن گا۔ آخرت تجہے اسکی طرف لیجائیگی اور اسکے طعام سے کہلائیگی۔ اسکے شراب سے پلائیگی اور تیرے اور اپنے درمیان سے دنیا کو روک دیگی تو اسی حال مین ہوگا کہ تجہے غیرت کا ہاتہ اس عزت کے ہاتہ کی تسبیح مین جو تجہ مین ہی آئیگا کہ یہ میرے غیر کی طرف مائل ہوتا کیا۔ کیا وہ مخلوق نہین کیا وہ مصنوع نہین۔ تو اس گہر سے پہلے ہماری طرف کیون نہ آیا تاکہ جیسے وہ تجہے تعلیم دیتا اور لباس پہناتا اور تجہ سے انس کرتا اور تجہے تریاق کہلاتا اور توفیق اور پرہیزگاری اور حفاظت کی ذرہ پہناتا پہر تجہے اپنی حمایت سے دنیا کی طرف بہیجتا۔ تیرے لیے مسند بناتا جسپر بیٹہکر تو اہل دنیا اور آخرت [illegible] ہوتا تجہے کیا ہوا تو اس سے کیا کریگا کیا یہ تجہسے ایک ساعت کے لیے بخار دور کرسکتی ہی [illegible] آگئی کیا اسکو تجہسے دفع کریگی اور اکثر دفعہ ایک ساعت کے بعد آجائیگی۔ خدا کے لوگون سے تعلق رکہ تم انکے نزدیک دلی اسلئے اور دنیا کے دریا مین ڈوبے ہوئے ہو وہ بیمارون کا علاج کرتے ہین اور ڈوبے ہوؤن کو نجات دیتے ہین اور اہل عذاب پر رحم کرتے ہین جب تو ایسے کو پہچان لیوے تو اسکے پاس رہ اور اگر نہ پہچانے تو اپنے نفس پر رو۔ قدر انکے ساتہ ہنستی ہے جو قضا پر رضا ظاہر کرتے ہین اور ہاتہ سے پکڑ کر ان کو

Marfat.com

انکو بادشاہ کی طرف بیجاتی ہے انکے لیے دروازہ کہولا جانے کی درخواست کرتی ہے انکو بادشاہ کا مقرب بناتی ہے پس اسوقت وہ اللہ کے گروہ سے ہو جاتے ہین۔ یہ ہوس نہیں اسکی اصل کامل ہر قدر کی موافقت کرو اس سے نہ لڑو۔ اس سے مقابلہ نکرو۔ اس سے رفق اور موافقت کو لازم پکڑو تیحیٰ ابن معاذ نے فرمایا۔ ان ہمدیقون کا کلام جو رسولون کے قائم مقام اور اپنے اسرار پر انکے بدل ہین۔ اللہ کی طرف سے وحی ہو انکا کلام اللہ سے اور لیکسا تہہ اور اللہ مین ہر کبھی قبرستان مین بیٹہہ۔ مردون سے پوچہہ۔ تم نے کسکو پایا تمہارا کیا حال ہوا۔ اہل اور اولاد گہر۔ مال جوانی۔ قوت۔ حکومت لینا۔ دنیا۔ دوست اور شہوتین کہان ہیں وہ تجہے جواب دینگے کہ ہم اسپر جو ہیچہے چہوڑا ہے نادم ہوئے اور جو آگے بہیجا اس سے خوش ہوئے اسی طرح جبکہ تو قبرونکی زیارت کر نیکا ارادہ کرے جالیکہ رفیق سے خالی ہو۔ اور وہ عورتون اور مردون سے خالی ہون عقلمند ہو۔ تم عنقریب مرجاؤگے۔ ایکدفعہ آپکی مجلس مین ایک جنازہ لایا گیا۔ یا مین ایکدفعہ آپکے ساتھ ایک جنازہ میں شامل ہوا پس آپنے فرمایا۔ کیا تم اس مردے کو نہین دیکھتے جب اسپر موت وارد ہوئی تو اُسنے اُسے حیران کر دیا اور بیہوش بنا دیا حتیٰ کہ وہ اپنے رشتہ دارون مین سے کسی کو نہ پہچان سکا۔ اسیطرح جب معرفت مومن کے دل پر وارد ہوتی ہے اوسے حیران کرتی ہے اور بیہوش بنا دیتی ہے حتیٰ کہ وہ سوائے اپنے رب عزوجل کے اور کو نہین پہچانتا۔

(آپ کی وفات کا ذکر۔ (خدا آپ سے راضی ہو)

آپکے صاحبزادے عبدالوہاب صاحب نے اپنے باپ شیخ رضی اللہ عنہ سے آپکے مرض موت مین طلب وصیت کی پس آپنے فرمایا خدا آپ سے راضی ہو۔ اللہ کے تقوے اور عبادت کو لازم پکڑ کسی اور سے نڈر اور نہ امید رکھ۔ تمام حاجتین اللہ عزوجل کے سپرد کر۔ اور اسی سے مانگ سوائے اللہ عزوجل کے کسی [illegible] نکر اور نہ اعتماد کر مگر اسی پر [illegible] پاک ہو۔ توحید کو لازم پکڑ توحید کو لازم پکڑ [illegible] اور آپنے مرض موت میں فرمایا جب دل اللہ عزوجل کیساتھ ٹہیک [illegible] وہ کامل ومکمل ہے مین مغز ہون نہ چہلکا اور اپنی اولاد [illegible] کو فرمایا میرے گرد سے ہٹ جاؤ [illegible] تمہارے ساتہہ ہون اور باطن مین تمہارے غیر کیساتھ میرے اور تمہارے اور تمام خلق کے درمیان اسقدر دوری ہے جسقدر کہ آسمان اور زمین کے درمیان میں ہے۔ مجہے کسی پر قیاس نکرو [illegible]

Marfat.com

اور اپنے اللہ آپ سے راضی ہو فرمایا میرے پاس تمہارے سوا اور لوگ حاضر ہیں جگہ چھوڑ دو اور انکا ادب کرو یہاں بڑا ازدحام ہے۔ اور مکان کو تنگ نہ کرو۔ اور آپ ایک صاحبزادے نے مجھے خبر دی کہ آپ کہتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غفر اللہ لی ولکم وتاب اللہ علی وعلیکم بسم اللہ غیر مودعین (اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ہوں اللہ مجھے اور تمکو بخشے اور میری اور تمہاری توبہ قبول فرما [illegible]) [illegible] کسی [illegible] دن آپ کو رخصت کیے گئے ایکدن اور ایک رات اور اسلام کو فرمایا اور فرمایا تمہارے لیے افسوس [illegible] کی پرواہ نہیں نہ فرشتوں کی اور نہ ملک الموت کی [illegible] ملک الموت [illegible] سوا ہمارے [illegible] ہے جو ہمارا [illegible] ہوگا اور ایک بڑی چیخ ماری یہ اس دن کا ذکر ہے جس شام کو آپ نے انتقال فرمایا [illegible] کسی صاحبزادے نے آپ سے آپکی اسوقت کی حالت کی بابت سوال کیا آپ نے فرمایا کوئی مجھ سے کسی امر کی بابت سوال نہ کرے میں [illegible] ہوں اللہ عزوجل کے علم میں پلٹا کھاتا ہوں اور آپ کے صاحبزادے عبدالجبار صاحب کو فرمایا تو سویا ہوا ہے یا بیدار ہے مجھے [illegible] پھر تم بیدار ہوگئے اور میں آپکی خدمت [illegible] حاضر ہوا حالیکہ آپکے صاحبزادے آپکے پاس تھے۔ اور آپکا صاحبزادہ عبدالعزیز آپکی [illegible] آپ نے فرمایا عقیدہ کرو تاکہ [illegible] پس [illegible] لیا اور کہا استعین [illegible] اللہ [illegible] [illegible] ہے کہ خدا [illegible] تنگی [illegible] فرض کرے گا۔ [illegible] حکم بدلتا ہے اور علم نہیں بدلتا حکم منسوخ ہوتا ہے اور علم منسوخ نہیں ہوتا [illegible] [illegible] نہیں۔ اور جب آپ کے دو صاحبزادوں عبدالرزاق صاحب اور موسیٰ صاحب نے جتلایا کہ آپ اپنا ہاتھ اٹھاتے اور [illegible] تھے اور فرماتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (اور تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتیں [illegible] توبہ کرو اور صف میں داخل ہو جاؤ وہ ابھی تمہاری طرف [illegible] اور آپ فرماتے [illegible] کرو [illegible] آپ پر طاری ہوئی پس آپ فرماتے تھے [illegible] اللہ لا الہ الا اللہ الحی القیوم الذی [illegible] الموت [illegible] سبحان [illegible] لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ [illegible] [illegible] زندہ ہے۔ قائم ہے نہ کبھی [illegible] اور [illegible]

Marfat.com

لوٹ ہونے کا ڈر ہے مین اوسکی پاکی بیان کرتا ہون - جو طاقت مین سب سے غالب ہی - اور اس نے اپنے بندون پر موت کو غالب کیا کوئی معبود نہین مگر اللہ محمد اللہ کا رسول ہے) اور آپکے صاحبزادہ موسی صاحب نے مجھے خبر دی کہ جب آپ لفظ تعزز پر پہونچے تو آپ کی زبان سے لفظ صحت کے ساتھہ ادا نہو سکا پس آپ دوہراتے رہے حتی کہ آپ نے تعزز بلند آواز سے کہا اور تشدید پر زور دیا اور آپ کی زبان صحیح ہوگئی - پہر فرمایا - اللہ - اللہ - اللہ - پہر آپکی آواز پست ہوگئی - اور آپکی زبان بالائی حصہ حلق سے جا ملی - اور انتقال فرما گئے - خدا آپ سے راضی ہو - اور آپ کو راضی کرے - اور ہم کو آپسے ملا دے فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر (یعنی مجلس مین زبردست حاکم کے نزدیک)

والحمد للہ رب العالمین وصلوٰۃ اللہ علی سید الانبیاء ومقدم الشفعاء محمد خیر البریۃ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین - اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو عالمین کا رب ہے اور اللہ کی رحمت پیغمبرون کے سردار شفیعون کے پیشوا محمد پر جو تمام خلق سے بہتر ہے - آپ پر اور آپکی آل پر اور تمام اصحاب پر اللہ کی رحمت ہو -

تمت بعون اللہ سبحانہ

خاتمہ کتاب

منجانب خاکپائی درویشان فقیر غلام احمد خان بریان حنفی چشتی سلیمانی مترجم کتب تصوف

الٰہی اندا و ثنا آسمان و زمین	تیری رحمت کی انتہا ہی نہین	کی عطا تونے نعمت کیا کیا	تونے حامی کیے رسول خدا
سروران رسول اللہ	ہے محمد نبی خدا ہے گواہ	آپکی آل پاک اور اصحاب	ہین ملائک رکاب عرش جناب
غوث و ابدال مین قطب ہین تمام	سب پہ نازل ہو حقکی رحمت عام	خاص اس نور مصطفائی پر	یعنی محبوب کبریائی پر
وہ جو روح روان حیدر ہے	وہ جو حسنین کا دلاور ہے	وہ جو چشم علی کی عینک ہے	وہ جو زہرا کے دل کی ٹھنڈک ہے
فخر کون و مکان محی الدین	افتخار جہان محی الدین	حامی دین ہر مسلمان کا	فخر دارین شاہ جیلان کا
اوسکی ہر بات حکم یزدان ہے	اوسکا ہر قول نور ایمان ہے	سارے دلو نپہ کرم اوس کا	سب کے سر پر ہوا قدم اس کا
فضل یزدان کا ہے وہی منبع	سارے ولیونکا ہے وہی مرجع	نور جیلان سے سربسر آباد	مثل باغ جنان ہوا بغداد
اوسکی سنت تمام ہو تو وہ ہے	ظاہر اوسکا مقام ہو تو وہی	فیض مقدم سے نور آگین ہے	نور سے اوسکے اوسکو تزئین ہے
جامع مسجد وسرا اوسکی	ہر گلی کوچہ پر بنا اوسکی	فیض ارشاد سے مفخر ہے	نور ایجاد سے موقر ہے
فیض پاتے تہے طالبان خدا	سنکے احکام دین سراپا	حاضرین مجالس عالی -	نور ایمان کے بہرتے تہے والی
چار سے بھی زیادہ اہل قلم	لکھتے جاتے ہوا ن مستحکم	سامعین حضور والا سے	حاضرین حضور والا سے
خادمان جناب اقدس سے	واصل درگہ مقدس سے	تہے جناب عفیف نیک آئین	ان پہ رحمت خدا کی ہووے قرین
لکھتے جاتے تہے آپکے ارشاد	کرتے جاتے جمع پھر فواد	جمع جب ہوگیا بہت سا کلام	صورت نسخہ بہر نفع عوام
نام رکھا بالفضل یزدانی	فتح ربانی فیض رحمانی	الداد مدکیا ہین ارشادات	الدالدکیا ہین ملفوظات
اسکا ہر لفظ جامع انوار	فقرہ فقرہ ہے مخزن اسرار	ہند مین آئی جبکہ یہ دولت	تہی عرب کی زبان مین باحکمت
اوسکا اردو زبان ہین صاف تمام	پھر ارباب ہند نیک انجام	اپنی کوشش سے فکر سے اچہا	ترجمہ کرکے بہرہ یاب کیا
دل بریان کو پھر کہان تہا چین	اسکو سمجھا سعادت دارین	طبع کر کے یہ نسخہ نادر	پیش کرتا ہے ہدیہ وافر
چھپکے تیار ہے بفضل کریم	نسخہ پاک واجب التعظیم	بہیجے بہیجے اسے بہیجے	نور ایمان کو جلا دیجیے
اہل اسلام سے دعا ہے یہ	مومنو تم سے التجا ہے یہ	پڑہکے اسکو خدا سے دعا	خاتمہ ہو بخیر بریان کا

Marfat.com

دین دُنیا میں کامیاب رہی	رحمتِ حق سے فیضیاب رہی عیسوی سال اختتام ہوا	ہو مبارک مدام اسکی سیر خضر رہنما بفضل خدا	للہ الحمد خاتمہ بالخیر

تقریظ و تاریخ طبع اوّل از عالیجاہ شرافت پناہ لیاقت دستگاہ شاعر مفتخر اخی معظم حافظ محمود حسین خاں صاحب نازاں رئیس جھجر سلمہ اللہ الاکبر

الحمد للہ الذی سلطانہ نعت الازل + الواحد الفرد الذی غفر انہ محی الذلل + رب تعالیٰ شانہ مستوجب غفرانہ + لا ینبغی رضوانہ الا باخلاص العمل ؛ اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ضعیف اللسان انسان سے ادا ہونا محال ہے لا احصی ثناء کے آگے نہ یارائے گفتگو نہ کلام کی مجال ہے سبحان اللہ ہم ایسے سیہ کاروں کی ہدایت کیواسطے جناب رسالت مآب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ اور آپکے اصحاب کرام و اولیائے عظام کو ہماری نجات کا وسیلہ بنایا چنانچہ سلالۂ دودمان آدم فخر عالم۔ امام الاتقیا غیاث الوریٰ فرد الحقیقہ قطب الطریقت غوث الاعظم سیدنا و مولانا پیر دستگیر شیخ الاسلام و المسلمین شیخ عبد القادر ابو محمد محی الدین جیلانی ؎ فخر کون و مکان محی الدین + قدوۂ انس و جاں محی الدین + صدر ایوان بارگاہ ازل + شمع بزم جہان محی الدین + رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات مجمع صفات کو حاجت روائے خاص و عام کیا آپکے ارشادات عالیات اور مبارک ملفوظات کو کلام الملوک ملوک الکلام کیا ذرہ ذرہ ارشادات عالی کے نور سے منور ہوکر خورشید تاباں کی برابری کا دم بھرتا ہے حضور والا کا ادنیٰ سے ادنیٰ غلام شاہان روئے زمین کی ہمسائگی کا دعویٰ کرتا ہے عاصی کے دعوے کی دلیل نسخہ جلیل القدر فتح الربانی و فیض الرحمانی ہے جسکا ترجمہ یہ مبارک صحیفہ تحفۂ سبحانی ہے ؎ بارک اللہ ہے عجب تحفہ + نور اللہ کا ہے یہ ہدیہ + صفحہ صفحہ ہے اسکا عالم نور + اسکی سطریں ہیں رشک عارض حور + اس کا ہر حرف آئینہ روشن ہے + نقطہ نقطہ ہے مہر نور افگن + یہ عجب نسخہ اکرم ہے + فیض جسکا اس سے ایک عالم ہے + سبحان اللہ جیسا کہ یہ نسخہ بینظیر ہے ویساہی ترجمہ بھی دلپذیر ہے اور کیوں نہو جبکہ عزیز الوجود گرامی منش جویائی اہل اللہ برادرم عالیجاہ انیس درویشاں **مولوی غلام احمد خاں بریاں مترجم کتاب** زاد اللہ علمہ و عملہ نے ترجمے اور صحت کتاب میں کوشش بلیغ اور عجلت فرمائی اور اپنے خاص ... مطبع کرکے کارپردازان مطبع کی ہمت بڑہائی۔ خداوندا اس بزرگ آیۂ رحمانی یعنی عزیزم بریاں حنفی چشتی سراجی کا ہمیشہ ایسے امور خیر میں ساعی رکھکر نہانی قوم سے معزز بنا اور عمر دراز اور علم و عمل و عطائے ... نازاں دعائے خیر کے ساتھ قطعۂ تاریخ ہدیۂ ناظرین والا تمکین کرتا ہے و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؎

قطعہ تاریخ از نازاں

ہے سراسر یہ لطفِ یزدانی	فتح ربانی فیضِ رحمانی	یعنی ارشاد پاک ملفوظات	من کلام حبیب یزدانی
حامی انس و جاں محی الدین	غوث ثقلین شاہ جیلانی	ہو مبارک غلام احمد خاں	تمکو محبوب حق کی مہمانی
بارک اللہ مرحبا شاباش	والہ عزت مسلمانی	طبع کر دینے اس صحیفہ کے	دور دل کی ہوئی پریشانی
صرف زر اور برائے نفع انام	کام اچھا کیا یہ لاثانی	چھاپ کر جلد کر دیا شائع	کیا تری طبع میں ہے جولانی
	فکر نازاں سے ہوئے سال تمام	تحفۂ عطریات سبحانی ۱۳۱۴ھ	

تقریظ و تاریخ از طبع عالی خاندان و الا دودمان شاعری کی جان شیریں سخن شیریں زبان جناب جمیل احمد صاحب آریسٹ ملازم محکمہ پولیس ریاست بیکانیر

حمد برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم + وز ہرچہ دیدہ ایم و شنیدہ ایم و خواندہ ایم + ہزاروں احسان اوس خلاق زمین و آسمان کے جسنے آفرینش عالم امکاں کو انبیاء علیہم السلام کی ذات ستودہ صفات سے رونق بخش کر ہمارے نبی اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم المرسلین بنایا اور لاکھوں شکر اوس منتظم حقیقی کے جسنے کارگاہ ہستی میں اپنے احکام نافذہ پر اہل عالم بالخصوص پیروان رسول محترم کو عمل کرنے کے سبب اولیاء کبار رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ذات مبارک کو اصل الاصول شرع و رکن رکین دین قرار دیکے اور ہی رنگ میں اپنی قدرت کاملہ کا ظہور دکھایا جل جلالہ شان اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کو دیکھیے خصوصاً سردار دو جہان سرور دو عالم محبوب الاولیا فخر الاصفیا بعد الانبیا واقف اسرار خفی و جلی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو زیور رشد و ہدایت سے آراستہ کر کے مخزن علوم باطنی و خلعت ولایت سے پیراستہ فرمایا۔ اور دوسرے پیرایہ میں اظہار شان ید الٰہی کے لیے مسلسل طرح مقرر فرمایا کہ مادران پسران [illegible] لت کو آئینہ تصوف دکھا کر محو تحیر بنایا اسیطرح اس سلسلہ مقدس کا پیشوا اور ہادی نیر سپہر ولایت مہر سپہر کرامت حبیب خدا رونق بزم ہدا خیر الامم سراپا کرم محتشم و معظم حضرت پیران پیر غوث الاعظم دستگیر قطب کونین غوث الثقلین محبوب سبحانی شاہ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کو ٹھہرایا جن کی روح پرفتوح نے شب معراج علیہ محبت رسول مقبول میں حاضر ہو کر گردن نیاز شہ لولاک کے زیر قدم رکھدی اور براق برق رفتار پر سوار کرایا اور اس صلے میں حامی اولیا و غلام کے شرف تفرق پایا چنانچہ عالم شہود میں اگر جو حرف اُنکی زبان فیض

Marfat.com

جہاں سے نکلا وہ خلاصۂ دفتر معرفت بنا اور جس لفظ نے اس چمنستان شریعت کے غنچۂ دہن سے نکل کر شگفتگی کی وہ معطر نام جان حقیقت ہوا۔ اللہ اکبر کیا علو پایۂ امت محمدی ہے کہ خاصان خدا نے باوصف تقرب واختصاص نبوت بہزار تمنا اس نبی اکرم کی اُمت ہونے کی خواہش کی الحمد للہ والمنة کہ ان ایام فرحت انجام میں مجمع کمالات صوری ومعنوی جامع فضائل دانش ودانشوری مصدر ارباب سخن مرکز تکمیل فن شاعری بے نظیر عاشق پیران پیر باغ بہار معانی زیب بزم سخندانی مورد الطاف رحمانی جناب مولوی غلام احمد خاں صاحب تخلص بہ بریاں نے استفادۂ عالم کے لیے کمر ہمت چست باندھکر طبع ترجمہ ملفوظات حضور ممدوح میں اس خوبی سے سعی کی اور وہ کام کیا کہ پایۂ تحقیق کو عرش اعظم پر پہنچایا رہروان طریق قادریہ کو مژدہ ہو کہ اس راہ خوش اسلوب سے منزل مقصود آسان ہو گئی اور یہ کتاب احباب پیروان سلسلۂ موصوف کی جان ہو گئی۔ الٰہی جبتک جہاں رہے اس کا مؤلف خوش بیان شادمان رہے اور یہ نسخۂ بے بہا معتقدین صدق آگین کی جان رہے۔

قطعۂ تاریخ

ہے ملفوظات سے یہ نسخۂ اہرام جاں	صاف دیکھو سرچشم تصوف ہو گیا	قدر ہو کیونکر نہ اس اجمال کی تفصیل کی	عرض نے جو کہا تھا کر دیا گویا سوا
سالکوں کے واسطے خضر طریقت ہے یہی	منزل مقصود کا سیدھا راستہ ملگیا	غوث الاعظم کی مدد سے ختم ہو کر شکر ہے	یادگار حضرت بریاں یہ مجموعہ ہوا
	پوچھتے ہو تم جو صابر کو یہ تاریخ ہے	چھپ چکا اب مخزن اسرار گنج اولیا	

قطعات تاریخ طبع اوّل

از نتیجۂ طبع عالی اخی معظم والاشان مولوی احمد حسین خاں تخلص احمد رئیس جھجر سپرنٹنڈنٹ پولیس ریاست بستر ضلع رائپور

چون بافضال خداوند کریم	شد مطبوع دل خلق اسد این گرانمایہ مطاع قدسی	گو مست ز الذ...
طبع بنمود غلام احمد خاں	صاحب در حقیقت آگاہ بہر تاریخ زد ز احمد	... مقبول آمد

از نتیجۂ فکر سرآمد شعرائے زمن اخی معظم جناب منشی مسعود حسین خاں صاحب احسن رئیس جھجر شاگرد حضرت نازاں سلمہ الرحمن

ہوا مطبوع جو دلکش یہ حیرت نسخہ	خریدا کیجیو جو ہو شوق ہر طالب فن جو دیکھا ہاتف غیبی نے اسکو کہا مجھ سے	... نور رحمت سال ہجری ...

Marfat.com

ولہ

ای بحر کرم غلام احمد — دریای کمال و جود و احسان
جب چھاپ چکے یہ آپ ملفوظ — ہاصرف کثیر و طبع شادان
سن عیسوی لکھا یہ سال — جمعیت خاطر پریشان ۱۸۹۹

از نتیجہ فکر سید والا تبار گرامی منش عالی وقار میر حافظ وزیر علی صاحب عاجز جھجری تحصیلدار ناہر ریاست دوجانہ

دید عاجز چوں ایں صحیفہ نور — رشک فردوس حور جنت گفت
از پے سال طبع ہاتف غیب — آیہ مستقیم رحمت گفت ۱۳۱۴

ولہ

ای صوفی زمانہ مخدوم بندہ برآیاں — ملفوظ غوث اعظم چھاپا بجد و کد ہی
عاجز نے جبکہ دیکھا از رو انس بولا — تاریخ سال فصلی نخجانہ ابد ہے ۱۳۱۴

از کلام سراپا تمیز منشی عبد العزیز خاں عزیز تلمیذ حضرت نازاں سلمہ الرحمان

فخر عالم غلام احمد خاں — فتح ربانی چھاپکر دل شاد
جب ہوئے تب عزیز نے یہی کہا — سال ہے ماہ انور بغداد ۱۳۱۴

از عزیز از جان منشی محمد یعقوب خاں تخلص حیران جھجری شاگرد حضرت نازان

عجب ملفوظ عالی ہے کلام پاک ہیں تیرے — حبیب خاص یزدانی محی الدین جیلانی
ہوئے جب طبع حیراں نے سن ہجری لکھا بابا — مسرت مند ربانی محی الدین جیلانی ۱۳۱۴

طبع زاد فقیر حقداد خاں عطا نائب منیجر مطبع از اضعف شاگردان حضرت نازان

بفضل خالق ہے چھپ چکا صد شکر — یہ صحیفہ بکوشش موفور
ای عطا انطباع کا ہجری — سال ہے نسخہ تجلی نور ۱۳۱۴

از نتیجہ طبع منشی عبد الحکیم خاں صاحب تخلص حاذق ساکن جھجر

چھپ چکا یہ نسخہ عالی — ہو گئے روشن باطن و ظاہر
حاذق سال تمام یہ لکھا — نقد ولی ربیع الآخر ۱۳۱۴

از خاکسار ہیچمداں بندہ محمد سعید خاں سعید جھجری کاتب الحروف کتاب طبع اول

چوں بافضال ایزد متعال — طبع شد نسخہ ہمایوں فال
ہجری و عیسوی نگاشت سعید — در ۱۳۱۴ شیخ بے مثل و دال ۱۸۹۹

قطعہ تاریخ طبع ثانی نسخہ متبرکہ تحفہ ربانی از خاکسار محمد سعید خاں سعید

کاتب الحروف کتاب طبع دوم — واہ دام جاجز اک اللہ
حضرت بر آیاں آپکی ہمت — ناظریں کا جو شوق حد سے بڑھا
طبع کر کے دوبارہ با تکاست — خدمت اہل دین میں از رہ دین
کردیا پیش تحفہ حضرت ۱۹۰۱ — تمت تمام شد

Marfat.com

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہ

الحمد للہ الحمید کہ رسالہ علم توحید من تصنیف جناب شیخ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

مسمی بہ

رسالہ تحفہ

[illegible] ۱۲۷۳

در سنہ [illegible] ء

بتصحیح و تحشیہ و ترجمہ جناب مولوی محمد [illegible]

در مطبع [illegible]

Marfat.com

Marfat.com

رسالہ تحفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبۃ للمتقین

والصلوۃ علی المظہر الاتم محمد وآلہ اجمعین

وبعد فیقول العبد المذنب المحتاج الی شفاعۃ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم سید محمد مبارک

المشہور بمیر سعید ابن سید تقی المعروف

بفضل اللہ الحسینی ابن سید رضی

Marfat.com

الدين ابي خالد ابن الشيخ مهران الطوسي

رضی الدین ابو خالد کے جو بیٹے ہیں شیخ مہران طوسے کے

هذه نبذة من الكلمات في علم الحقائق

یہ تھوڑے سے باتیں ہیں علم حقایق میں

جمعها للولد الصالح الروحاني عبد القادر

جمع کیا ہے میں نے ان کو واسطے بیٹے نیک روحانی عبد القادر

الجيلاني ليتنبه على الحقيقة الجامعة بمحض

جیلانی کے تاکہ آگاہ ہووے وہ حقیقت جامعہ کا صرف

فضل الله وكرمه وجعلت ثوابها الروح

خدا کے فضل اور کرم سے اور گذرانا میں نے ثواب ان کا روح پاک

رسول الله صلى الله عليه وسلم وسميتها

رسول خدا کو رحمت بھیجی خدا ان پر اور سلام اور نام رکھا میں نے

بالتحفة المرسلة الى النبي صلى الله عليه

تحفہ مرسلہ جو تحفہ کہ رسول کریم کی خدمت میں بھیجا گیا ہے علیہ السلام

وسلم واسئل الله ان يبلغ ثوابها اليه

اور چاہتا ہوں خدا تعالے سے کہ پہنچا وے ثواب ان کا ان کو

عليه الصلوة والسلام انه على كل شئ

جن پر درود اور سلام ہے کیونکہ خدا سب کاموں پر

قدير وبالاجابة جدير اعلموا اخواني

قادر ہے اور قبولیت دعا کے لایق جان تو میرے بھائیو

Marfat.com

۳

سعد کم اللہ تعالی وایانا ان الحق سبحانہ

نیک دیوے تمکو اللہ تعالے اور ہمکو یہ پاک اور بلند

تعالی ھو الوجود المطلق وان ذلک

صرف وجود مطلق ہے اور یہ بات کہ

الوجود لیس لہ شکل ولا حد ولا

اس وجود کو نہ شکل ہے اور نہ حد اور نہ

حصر ومع ھذا اظہر وتجلی بالحد

اندازہ باوجود اس کے ظاہر ہوا اور تجلی کی حد

والشکل ولم یتغیر عما کان من

اور شکل اور نہیں فرق آیا اس

عدم الشکل وعدم الحد بل الان کما کان

بے شکلی اور بیحدی میں بلکہ اب تک ویسا ہی ہو جیسا

وان الوجود واحد والالباس مختلفۃ ومتعددۃ

اور یہ بات کہ وہ وجود ایک ہے اور لباس اس کے رنگارنگ اور بہت ہیں

وان ذلک الوجود حقیقۃ جمیع الموجودات

اور یہ بات کہ وہ وجود اصل ساری جان کا

وباطنھا وان جمیع الکائنات لا یخلو عن ذلک

اور باطن اس کا ہے اور یہ بات کہ سب جہان نہیں خالی اس

الوجود وان ذلک الوجود لیس بمعنی التحقق و

وجود سے اور یہ بات کہ وہ وجود معنے تحقق اور

Marfat.com

حصول لانهما من المعاني المصدرية ايضا

من الموجودين في الخارج ولا يصلح الوجود

بمعنى حصول الحق الموجود في الخارج تعالى عن ذلك

علوا كبيرا بل هما بذاك الوجود الحقيقة

المتصفة بهذه الصفات اعني وجوبها بذاته

ووجود الموجودات به وامتناع غيرها في

العدم وان ذلك الوجود من حيث الكنه

منكشف لاحد لا يدركه العقل ولا الوهم ولا

ولا بيان في القياس لان كلهن محدثات لا يحيط

الا بمحدث تعالى ذاته وصفاته عن ذلك علوا كبيرا

Marfat.com

ومن اراد معرفته من هذا الوجه وسعى

اور جو کوئی چاہے پہچان اس کی اس طرح اور کوشش کرے

فيه فقد ضيع وقته وان لذلك الوجود

اس میں ضرور ضائع کرے گا اوقات اپنی اور یہ بات کہ اس وجود کے

مراتب كثيرة المرتبة الاولى مرتبة اللاتعين

مرتبے کئے ہیں پہلا مرتبہ لاتعین

والاطلاق والذات البحت لا بمعنى ان قيد

اور اطلاق اور ذات بحت کا ہے یہ معنے نہیں کہ قید

الاطلاق ومفهوم سلب التعين ثابتان في تلك

اطلاق کے اور معنے سلب تعین کے پائے جاویں اس

المرتبة بل بمعنى ان ذلك الوجود في تلك المرتبة

مرتبے میں بلکہ یہ معنے ہیں کہ یہ وجود اس مرتبے میں

منزه عن اضافة النعوت ومقدس عن كل

بری ہے نسبت نعتوں اور صفتوں کی سے اور پاک ہے ہر

قيد حتى قيد الاطلاق ايضا وهذه المرتبة

قید سے یہاں تک کہ قید لفظ اطلاق سے بھی پاک ہے اور اس مرتبے

تسمى بالمرتبة الاحدية وهي كنه الحق سبحانه

کا نام مرتبہ احدیت کا ہے اور یہ کنہ خدا پاک

تعالى ليس فوقها مرتبة اخرى بل

اور بلند کی ہے اور نہیں اس کے اوپر کوئی مرتبہ بلکہ

Marfat.com

كُلُّ الْمَرَاتِبِ تَحْتَهَا وَالْمَرْتَبَةُ الثَّانِيَةُ

سب مرتبے اس کے نیچے ہیں اور مرتبہ دوسرا

مَرْتَبَةُ التَّعَيُّنِ الْاَوَّلِ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ

مرتبہ تعین اول کا ہے اور اس سے مراد ہے

عِلْمِهٖ تَعَالٰی لِذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَلِجَمِيْعِ

جان لینا خدائے تعالے کا ذات اور صفات اور تمام

الْمَوْجُوْدَاتِ عَلٰی طَرِيْقِ الْاِجْمَالِ مِنْ

موجودات کو بطور اجمال اکٹھا ہے

غَيْرِ امْتِيَازِ بَعْضِهَا عَنْ بَعْضٍ

جس سے ایک دوسرے میں فرق نہو

وَهٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ تُسَمّٰى بِالْوَحْدَةِ

اور اس مرتبہ کا نام وحدت

وَالْحَقِيْقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور حقیقت محمدی ہے رحمت کرے خدا ان پر

وَسَلَّمَ وَالْمَرْتَبَةُ الثَّالِثَةُ مَرْتَبَةُ التَّعَيُّنِ

اور سلام اور تیسرا مرتبہ مرتبہ تعین

الثَّانِيْ وَهِيَ عِبَارَةٌ عَنْ عِلْمِهٖ تَعَالٰی

ثانی کا ہے اور اس سے مراد ہے جان لینا خدا تعالے کا

لِذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَلِجَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ

ذات اور صفات اپنی کو اور سب موجودات

Marfat.com

علیٰ طریق التفصیل وامیّنا بعضها

دا بجدا اور اپاپ دور

ن بعض وهذه المرتبة تُسمّٰی با

فرق کرے اور اس مرتبہ کا نام

واحدیة والحقیقة الانسانیة

حدیت اور حقیقت انسانیہ ہے

هذه ثلث مراتب کلّها قدیمة والتقدّم

یہ تینوں مرتبے قدیمی ہیں اور ان کا

التأخر عقلی لا زمانی والمرتبة

گے پیچھے ہونا صرف عقلی ہے زمانی نہیں اور مرتبہ

الرابعة مرتبة الارواح وهی عبارة

تھا ارواح کا ہے اور یہ مراد ہے

ن الاشیاء الکونیة المجردة البسیطة +

ن شیوں سے جو عالم کون سے ہیں اور مجرد غیر مرکب

التی ظهرت علی ذواتها وعلی امثالها والمرتبة

ہیں جو کہ ظاہر ہوتی ہیں اپنے آپ پر اور اپنے جیسیوں پر اور مرتبہ

الخامسة عالم المثال وهی عبارة عن الاشیاء الکونیة

پانچواں عالم مثال کا ہے اور وہ مراد ہے اشیاء کونیہ

المرکبة اللطیفة التی لا تقبل التجزی ولا التبعیض ولا

مرکبہ لطیفہ سے جو نہ ٹکڑے ہو سکتی ہیں اور نہ جدا جدا اور نہ

Marfat.com

الخرق ولا الالتيام والمرتبة السادسة مرتبة

پھٹنے میں اور نہ جڑنا ہوتے ہیں اور مرتبہ چھٹا

عالم الاجسام وهي عبارة عن الاشياء الكونية

عالم اجسام ہے اور وہ مراد ہے اشیاء کونیہ

المركبة الكثيفة التي تقبل التجزي والتبعيض

مرکبہ کثیفہ سے جو ٹکڑے ٹکڑے ہو سکتی ہیں اور جدے جدے

والمرتبة السابعة مرتبة الجامعة لجميع المراتب المذكورة

اور مرتبہ ساتواں جامعیت مراتب مذکورہ کا

الجسمانية والنورانية والروحانية

کیا جسمانی کیا نورانی کیا روحانی

والواحدة والواحدية وهو التجلي

کیا وحدت کیا واحدیت اور وہ

الاخيرة واللباس الاخيرة وهي الانسان

پچھلا تجلی ہے اور لباس آخر کا ہے جس کو انسان کہتے ہیں

الاولى منها هي مرتبة اللاظهور والستة

پہلا ان میں سے مرتبہ لاظہور کا ہے اور مرتبہ

الباقية منها هي مراتب الظهور كلها

باقی کی ان میں سے مراتب ظہور کلیہ کے ہیں

والاخيرة منها اتمي الانسان

اور مرتبہ اخیر ان میں سے جو انسان

Marfat.com

إذا عرج ظهر فيه جميع مراتب المذكورة مع

جب حصول کمال میں عروج کرے ظاہر ہو جاویں اس میں سب مراتب جو ذکر ہوئے ساتھ

انبساطها يقال له الانسان الكامل

اپنے اپنے پھیلاؤ کے تو اس کو انسان کامل کہتے ہیں

والعروج والانبساط على الوجه الاكمل

اور عروج کمالات اور پھیلاؤ سب مراتب کا اچھی طرح پورا

كان في نبينا صلعم ولهذا كان صلعم خاتم

ہمارے نبی علیہ السلام میں تھا اسی واسطے پیغمبر علیہ السلام خاتم

النبيين وان اسماء مراتب الالوهية

النبیین تھے اور یہ بات کہ جو اسماء مراتب الوہیت کے ہیں

لا يجوز اطلاقها على مراتب الكون و

نہیں جائز بولنا اور برتنا ان کا مراتب کونی اور

الخلق وكذا لا يجوز اطلاق مراتب

خلقیہ پر اور اسی طرح نہیں درست بولنا مراتب

الكون والخلق على مراتب الالوهية

کونی اور خلقی کا مراتب الٰہیہ پر

وان لذلك الوجود كمالين احدهما

اور یہ بات کہ اس وجود میں دو طرح کا کمال ہے ایک

كمال ذاتي وثانيهما كمال اسمائي

کمال ذاتی اور دوسرا کمال اسمائی

٩

Marfat.com

أَمَّا الْكَمَالُ الذَّاتِيُّ فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ ظُهُورِهِ

جو کمال ذاتی ہے وہ مراد ہے ظہور حق

تَعَالٰى عَلٰى نَفْسِهِ بِنَفْسِهِ فِي نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ بِلَا

تعالے سے اپنے آپ پر خود بخود اپنے آپ میں اپنے لئے بدون

اِعْتِبَارِ الْغَيْرِ وَالْغَيْرِيَّةِ وَالْغِنَاءُ الْمُطْلَقُ

لحاظ غیر اور غیریت کے اور غناء مطلق

لَازِمٌ بِهٰذَا الْكَمَالِ وَمَعْنَى الْغِنَاءِ

لازم ہے اس کمال کو اور معنے غناء کے

الْمُطْلَقِ مُشَاهَدَتُهُ تَعَالٰى فِي نَفْسِهِ جَمِيعَ

مطلق کے دیکھنا خدائے تعالے کا اپنے آپ میں سب

الشُّيُونِ وَالْاِعْتِبَارَاتِ الْاِلٰهِيَّةِ وَالْكِيَانِيَّةِ

شانوں اور اعتباروں کا ہے خواہ الٰہیہ ہوں یا کونیہ

مَعَ اَحْكَامِهَا وَلَوَازِمِهَا وَمُقْتَضِيَاتِهَا

مع احکام کے اور لوازم اور مقتضیات اُن کے

وَجْهٍ كُلِّيٍّ جُمْلِيٍّ لِانْدِرَاجِ الْكُلِّ فِي

بطور کلیت اور اجمال کے بسبب مندرج ہونے سب کے

بُطُونِهِ وَوَحْدَتِهِ كَانْدِرَاجِ جَمِيعِ الْاَعْدَادِ

اپنی بطون ذات میں اور بسبب وحدت اسی کی کہ جیسے کہ مندرج ہوتے ہیں

فِي الْوَاحِدِ الْعَدَدِيِّ فَمَا سُمِّيَتْ غِنَاءً مُطْلَقًا

تمام اعداد واحد عددی میں اور اس لئے نام رکھا گیا اس کا غناء مطلق

Marfat.com

لَانَّهُ تَعَالٰى بِهٰذِهِ الْمُشَاهَدَةِ مُسْتَغْنِيٌّ عَنْ

خداے تعالے بسبب اس مشاہدہ کے مستغنی ہے

ظُهُوْرِ الْعَالَمِ عَلٰى وَجْهِ التَّفْصِيْلِ لَاحَاجَةَ

ظہور عالم سے بطور تفصیل ہو نہیں حاجت

فِيْ حُصُوْلِ الْمُشَاهَدَةِ اِلَى الْعَالَمِ وَمَا فِيْهِ

کو اس مشاہدہ کی حصول میں جہان اور جہان کی چیزوں کے

لِاَنَّ مُشَاهَدَةَ جَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ حَاصِلَةٌ

مشاہدہ سب موجودات کا حاصل ہے

تَعَالٰى عِنْدَ اِنْدِرَاجِ الْكُلِّ فِيْ بُطُوْنِهِ وَ

بسبب مندرج ہونے کل کے اس کے بطون اور

وَحْدَتِهِ وَهٰذِهِ الْمُشَاهَدَةُ تَكُوْنُ شُهُوْدًا

وحدت میں اور یہ مشاہدہ ہوتا ہے شہود

عِلْمِيًّا كَشُهُوْدِ الْمُفَصَّلِ فِي الْمُجْمَلِ

علمی مثل شہود مفصل کے مجمل میں

الْكَثِيْرِ فِي الْوَاحِدِ وَالنَّخْلِ مَعَ الْاَغْصَانِ

شہود کثیر کے واحد میں اور مثل شہود درخت اور شاخوں

تَوَابِعِهَا فِي النَّوَاةِ الْوَاحِدَةِ وَاَمَّا الْاِسْتِجْلَاءُ

اور پھل وغیرہ کے ایک گٹھلی میں اور استجلا

تَعَالٰى فَهُوَ عِبَارَةٌ عَنْ ظُهُوْرِهٖ تَعَالٰى

سو اس سے مراد ہے ظہور خدائے بزرگ

Marfat.com

نفسه وشهود ذاته في التعينات الخارجية

اپنی آپ پر اور شہود اس کی ذات کے سی تعینات خارجیہ میں

أعني العالم وما فيه وهذا الشهود يكون

جو جہاں اور اس کی چیزیں ہیں اور یہی شہود ہے

شهودا أعيانيا وجوديا كشهود المجمل

شہود اعیانے وجودی مثل شہود مجمل ہے

في المفصل والواحد في الكثير والنواة في

مفصل میں اور شہود واحد کے کثیر میں اور شہود تخم کے

النخلة وتوابعها وهذا الكمال الأسمائي

درخت اور پھول اور پھل وغیرہ میں اور یہ کمال اسمائی

من حيث التحقق والظهور موقوف على

باعتبار تحقق اور ظہور کے موقوف ہے

وجود العالم وما فيه لأن

ہستی عالم اور عالمیاں پر کیونکہ

معناه السابق لا يحصل إلا بظهور

وہ معنی اس کے جو ذکر ہوئے نہیں حاصل ہو سکتی بدون ظہور

العالم على وجه التفصيل وان

عالم کے جو بطور تفصیل ہو اور یہ بات

ذلك الوجود ليس بحال في الموجودات

کہ وہ وجود نہ موجودات میں گھسنے والا ہے

۱۲

Marfat.com

وَلَا مُتَّحِدًا بِهَا لِأَنَّ الْحُلُولَ وَالِاتِّحَادَ

اور نہ اس میں ملکے ایک ہو جانے والا کیونکہ گھسنے اور مل جانے کے لئے

لَا بُدَّ لَهُمَا مِنَ الْمَوْجُودَيْنِ حَتَّى يَحُلَّ

ضرورت دو وجود کی ہوتی ہے تب ایک

أَحَدُهُمَا فِي الْآخَرِ وَيَتَّحِدَ أَحَدُهُمَا

دوسرے میں گھس سکتا ہے اور تب ہی ایک دوسرے میں

بِالْآخَرِ وَالْمَوْجُودُ وَاحِدٌ لَا تَعَدُّدَ لَهُ

مل سکتا ہے حالانکہ وجود ایک ہی ہے بہت نہیں ہیں

أَصْلًا وَإِنَّ التَّعَدُّدَ فِي الصِّفَاتِ عَلَى

اور جو بہت نظر آتے ہیں وہ تعدد صفات ہیں

مَا يَشْهَدُ بِهِ ذَوْقُ الْعَارِفِينَ وَوِجْدَانُهُمْ

کی طرف گواہی دیتا ہے ذوق عارفوں کا اور وجدان ان کا

وَإِنَّ الْعُبُودِيَّةَ وَالتَّكَالِيفَ وَالرَّاحَةَ

اور یہ بات کہ بندگی اور تکلیفیں اور راحت

وَالْعَذَابَ وَالْآلَامَ كُلُّهَا رَاجِعَةٌ

اور عذاب اور [illegible] سب [illegible] اسلئے

إِلَى التَّعَيُّنَاتِ وَهِيَ ذَاتُ الْعَيْنِ بِاعْتِبَارِ

تعینات [illegible] میں اور [illegible] باعتبار

[illegible] الْإِطْلَاقِ [illegible]

مرتبہ اطلاق [illegible]

۱۳

Marfat.com

الاشياء كلها وان ذلك الوجود محيط بجميع

باتوں سے اور یہ بات کہ وہ وجود حاوی ہے

الموجودات كاحاطة الملزوم باللازم و

سب موجودات پر مثل احاطہ ملزوم کے لازم پر اسی

الموصوف بالصفات لا كاحاطة الظرف

احاطہ موصوف کی صفات پر نہ مانند احاطہ ظرف کی

بالمظروف او الكل بالجزء تعالى عن

مظروف پر یا احاطہ کل کی جزو پر بلند ہے ایسے

ذلك علوا كبيرا وان ذلك الوجود كما

باتوں سے ذات بزرگ خدا کی اور یہ بات کہ وہ وجود جس طرح

انه باعتبار محض اطلاقه سار في ذوات

باعتبار صرافت اطلاق کے ساری ہے ذوات

جميع الموجودات بحيث يكون ذالك

جمیع موجودات میں چنانچہ یہ

الوجود في تلك الذوات عين تلك الذوات

وجود ان ذاتوں میں عین ان ذاتوں کا ہے

كما كانت تلك الذوات قبل الظهور في

اسی طرح یہ ذاتیں ظہور سے پہلے

تلك الوجود عين ذلك الوجود كذالك

اس وجود میں عین وجود کا نہیں اسی طرح

صفات الكاملة لذلك الوجود باعتبار

ات كاملہ اس وجود کے اعتبار

يتها واطلاقها سار في جميع الموجودات

يت اور اطلاق کے سارے ہیں تمام موجودات میں

جودات بحيث تكون تلك الصفات

انجہ یہ صفات کاملہ

كاملة في ضمن صفات الموجودات عين

ن صفات موجودات میں عین

صفات الموجودات كما كانت

ات موجودات کے ہیں جیسے کہ

ات الموجودات قبل الظهور

ات موجودات کے ظہور سے پہلے

ن تلك الصفات الكاملة عين تلك

ن صفات کاملہ میں عین ان

صفات الكاملة وان العالم بجميع

فات کاملہ کے نہیں اور یہ بات کہ عالم

جزائه اعراض والمعروض هو الموجود

اجزائہ اعراض ہیں اور معروض صرف وہی وجود سے

ان للعالم ثلث مواطن احدها

اور یہ بات کہ اس عالم کے تین موطن ہیں پہلا

Marfat.com

التَّعَیُّنُ الْاَوَّلُ وَیُسَمّٰی فِیْہِ شُیُوْنًا

تعین اولے اور اس مواطن میں نام عالم کا شیون

ثَانِیْہَا التَّعَیُّنُ الثَّانِیْ وَیُسَمّٰی فِیْہِ اَعْیَا[نًا]

دوسرا تعین ثانی اور اس میں نام اس کا اعیا[ن]

ثَابِتَۃً وَثَالِثُہَا فِی الْخَارِجِ وَیُسَمّٰی

ثابتہ تھا تیسرا خارج میں جس

فِیْہِ اَعْیَانًا خَارِجِیَّۃً وَاَنَّ الْاَعْیَانَ

اعیان خارجیہ کہلاتا ہے اور یہ بات کہ ان اعیا[ن]

الثَّابِتَۃَ مَا شَمَّتْ رَائِحَۃَ الْوُجُوْدِ

ثابتہ نے بو وجود کے کبھی نہیں سونگھی

وَاِنَّمَا الظَّاہِرُ اَحْکَامُہَا

اور جو ظاہر ہوتا ہے صرف احکام

اٰثَارُہَا وَاِنَّ الْمُدْرَکَ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ ھُوَ

آثار ان کے ہیں اور جو ادراک میں آتا ہے ہر شے میں

الْوُجُوْدُ وَلَا وَاسِطَتِہٖ یُدْرِکُ ذَاتَہٗ

وہی وجود ہے اور اسی کے ذریعہ سے وہ شے ادراک [illegible]

[illegible] النُّوْرِ بِالنِّسْبَۃِ اِلٰی سَائِرِ

[illegible] نور نسبت تمام

الْاَلْوَانِ [illegible] الْاَجْسَامِ [illegible] الظُّہُوْرِ

[illegible] اور [illegible] ظہور

ا؎ جیسا کہتے ہیں کہ فی الحقیقت الوان کچھ وجود نہیں رکھتی بلکہ بسبب شعاع نور کی رنگ سب نظر آتی ہیں بس اسی طرح جو کچھ [illegible] وجود نہیں رکھتا وہی ہستی مطلق [illegible] ہے

Marfat.com

وَشِدَّتِهٖ لَا يَعْلَمُ هٰذَا الْاِدْرَاكَ

اور غیبی اسکے اس ادراک کو سوا

اِلَّا الْخَوَاصُّ وَاِنَّ الْقُرْبَ قُرْبَانِ قُرْبُ

خاص لوگوں کے کوئی نہیں جانتا اور یہ بات کہ قرب دو طرح کا ہوتا ہے

النَّوَافِلِ وَقُرْبُ الْفَرَائِضِ اَمَّا قُرْبُ النَّوَافِلِ

ایک قرب نوافل اور دوسرا قرب فرائض قرب نوافل اس کو

فَهُوَ زَوَالُ صِفَاتِ الْبَشَرِيَّةِ وَظُهُوْرُ صِفَاتِهٖ

کہتے ہیں کہ صفات بشری سب دور ہو جاویں اور صفات ربانی

تَعَالٰی بِاَنْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِاِذْنِهٖ تَعَالٰی وَ

ظاہر ہو ویں اور زندہ کر سکے اور مار سکے خدا کے حکم سے اور

يَسْمَعُ وَيُبْصِرُ مِنْ جَمِيْعِ جَسَدِهٖ لَا مِنَ الْاُذُنِ

سن سکے اور دیکھ سکے سب جسم اس کا صرف کانوں

وَالْعَيْنِ فَقَطْ وَكَذَا يَسْمَعُ الْمَسْمُوْعَاتِ مِنْ

اور آنکھوں سے پر منحصر نہو اور اسی طرح سن سکے آواز دور کی

بَعِيْدٍ وَعَلٰی هٰذَا الْقِيَاسِ وَهٰذَا مَعْنٰی فَنَاءِ

دور سے اور سب صفات بھی ایسی ہی ہو جاویں اور یہی ہیں معنے

الصِّفَاتِ فِيْ صِفَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی فَهُوَ ثَمَرَةُ النَّوَافِلِ

اپنی صفات کو صفات ربانی میں فنا کر دینے کے اور یہ ثمرہ نوافل سے

وَاَمَّا قُرْبُ الْفَرَائِضِ فَهُوَ فَنَاءُ الْعَبْدِ بِالْكُلِّيَّةِ

اور قرب فرائض اس کو کہتے ہیں کہ بندہ بالکل فنا ہو جاوے

۱۷

Marfat.com

عَنْ شُعُوْرِ جَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ حَتّٰى عَنْ

شعور جمع موجودات سے یہاں تک کہ

نَفْسِهِ اَيْضًا بِحَيْثُ لَمْ يَبْقَ فِيْ نَظَرِهِ اِلَّا وُجُوْدُ

اپنے آپ سے بھی اس درجہ تک کہ کچھ باقی نہ رہے اس کی آنکھوں میں

الْحَقِّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى هٰذَا مَعْنٰى فَنَاءِ

سوائے وجود خدا پاک کے یہی معنے ہیں فناء بندہ کی

الْعَبْدِ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ ثَمَرَةُ الْفَرَائِضِ

ذات ربانی میں اور یہ نتیجہ فرائض کا ہے

وَاِنَّ مِنَ الْقَائِلِيْنَ بِوَحْدَةِ الْوُجُوْدِ مَنْ

اور یہ بات کہ ایک فرقہ ایک توحید وجودی کا وہ ہے جو

يَعْلَمُ اَنَّ الْحَقَّ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى حَقِيْقَةُ

علم الیقین سے جانتا ہے کہ خدائے پاک حقیقت

جَمِيْعِ الْمَوْجُوْدَاتِ ظَاهِرِهَا وَبَاطِنِهَا

سب موجودات کی ہے کیا ظاہر میں کیا باطن میں

عِلْمًا يَقِيْنًا وَلٰكِنْ لَا يُشَاهِدُ الْحَقَّ سُبْحَانَهٗ

از روئے علم اور یقین کے لیکن وہ دیدار خدائے پاک کا

وَتَعَالٰى فِي الْخَلْقِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُشَاهِدُ الْحَقَّ

خلق میں نہیں کر سکتا اور ایک فرقہ وہ ہے جو دیکھتا ہے

فِي الْخَلْقِ شُهُوْدًا بِالْقَلْبِ وَهٰذِهِ الْمَرْتَبَةُ

خدا کو خلق میں دیدار قلبی سے اور یہ مرتبہ

Marfat.com

اَوْلٰی وَاَعْلٰی مِنَ الْمَرْتَبَۃِ الْاُوْلٰی وَمِنْہُمْ

چنگا اور بڑا ہے پہلے مرتبہ سے اور ایک فرقہ وہ

مَنْ یُشَاهِدُ الْحَقَّ فِی الْخَلْقِ وَالْخَلْقَ فِی الْحَقِّ

ہے جو دیکھتا ہے خدا کو خلق میں اور خلق کو خدا میں

بِحَیْثُ لَا یَکُوْنُ اَحَدُهُمَا مَانِعًا عَنِ الْاٰخَرِ

اس طرح کہ ایک کا دیدار دوسرے کے دیدار سے مانع نہ ہووے

وَهٰذِهِ الْمَرْتَبَۃُ الْاٰخِیْرَۃُ اَوْلٰی وَاَعْلٰی مِنَ

اور یہ مرتبہ پچھلا چنگا اور بڑا ہے

الْمَرْتَبَتَیْنِ السَّابِقَتَیْنِ وَهِیَ مَقَامُ الْاَنْبِیَاءِ

پہلے دونوں مرتبوں سے اور یہ مقام انبیا کا ہے

وَالْاَقْطَابِ بِمُتَابَعَتِهِمْ وَمِنَ الْمُحَالِ اَنْ

اور قطبوں کا بسبب متابعت انبیا کے اور ہرگز نہیں حاصل

یَحْصُلَ الْمَرْتَبَۃُ الْمُتَوَسِّطَۃُ مِنْ تِلْکَ الْمَرَاتِبِ

ہو سکتا مرتبہ میانہ ان تینوں میں سے

الثَّلٰثِ لِمَنْ خَالَفَ الشَّرِیْعَۃَ وَالطَّرِیْقَۃَ فَضْلًا

جو حق الیقین ہے اس شخص کو جو مخالف شریعت اور طریقت کے ہو

عَنِ الْمَرْتَبَۃِ الْاٰخِیْرَۃِ الَّتِیْ هِیَ اَعْلٰی مِمَّا

پھر کیونکر حاصل ہو سکے مرتبہ اخیرہ جو بڑا ہے اور سب

سِوَاهَا مِنَ الْمَرْتَبَتَیْنِ وَاَنَّ جَمِیْعَ الْمَوْجُوْدَاتِ

مرتبوں سے اور یہ بات کہ سب موجودات

۱۹

Marfat.com

مِنْ حَيْثُ الْوُجُودِ عَيْنُ سُبْحَانَهُ تَعَالَى وَ

ازروے جود کے عین خدا پاک کی ہے اور

مِنْ حَيْثُ التَّعَيُّنِ غَيْرُ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

ازروے تعین کے غیر خدا پاک کے

وَالْغَيْرِيَّةُ اعْتِبَارِيَّةٌ وَأَمَّا مِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهِ

اور یہ غیریت بھی صرف اعتباری ہے اور ازروے تحقق کے

فَالْكُلُّ هُوَ الْحَقُّ سُبْحَانَهُ تَعَالَى وَمِثَالُهُ

سب کے سب خدا پاک ہے ہیں اور مثال اس کے

الْحُبَابُ وَالْمَوْجُ وَكُوزُ الثَّلْجِ فَإِنَّ كُلَّهُنَّ

حباب اور موج اور کوزہ برف ہے کیونکہ یہ سب

مِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهِ عَيْنُ الْمَاءِ وَمِنْ حَيْثُ التَّعَيُّنِ

ازروے تحقق کے عین پانی کا ہیں اور ازروے تعین کے

غَيْرُ الْمَاءِ وَكَذَا السَّرَابُ مِنْ حَيْثُ تَحَقُّقِهِ عَيْنُ

غیر پانی کے اسی طرح سراب ازروے تحقق کے عین

الْهَوَاءِ وَمِنْ حَيْثُ التَّعَيُّنِ غَيْرُ الْهَوَاءِ وَالسَّرَابُ هُوَ

ہوا ہے اور ازروے تعین کے غیر ہوا کا اور سراب ایک ہوا ہے

ظَهَرَ بِصُورَةِ الْمَاءِ فِي الْحَقِيقَةِ وَالدَّلَائِلُ الدَّالَّةُ

جو پانی کی صورت میں ظاہر ہوئی حقیقت میں اور دلیلیں دالہ

عَلَى وَحْدَةِ الْوُجُودِ كَثِيرَةٌ وَأَمَّا مِنَ الْقُرْآنِ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ

وحدت وجود پر بہت ہیں سو جو قرآن میں سو ہیں ان میں سے یہ قول خدا کا

٢٠

Marfat.com

۲۱

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ

اور مشرق اور مغرب خدا کی ہے جدھر منہ کرو ادھر ہی ذات

اللّٰهِ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ وَهُوَ

خدا کی ہے اور ہیں بہت نزدیک بندہ کے ہوں شاہ رگ سے بھی اور

مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ وَلٰكِنْ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ

خدا ساتھ تمہارے ہی ہے جہاں رہو تم اور ہیں نزدیک تر ہوں بندہ کے تم

وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا

سے پر تم نہیں دیکھ سکتے وہ لوگ جو بیعت کرتے ہیں اے محمد تیرے

يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ هُوَ الْاَوَّلُ

ہر دو وہ بیعت کرتے ہیں خدا کی خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر ہے وہی اول ہے

وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

وہی آخر ہے اور وہی ظاہر اور وہی باطن اور وہ ہر شے کو خوب

عَلِيْمٌ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَاِذَا

جانتا ہے اور وہ تمہیں میں ہے کیا تم نہیں دیکھ سکتے اور جب

سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ وَمَا رَمَيْتَ

پوچھیں تجھے اے محمد بندے میرے کہ خدا کہاں ہے تو تحقیق نزدیک ہوں

اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ

اور نہیں چلائی تو نے مشت خاک جب ظاہر میں چلائی تھی بحقیقت میں خدا نے چلائی تھی

شَيْءٍ مُّحِيْطًا اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ الْاٰيٰتِ الْكَرِيْمَةِ

اور خدا ہر شے پر محیط ہے اور بہت آیات کریمہ بھی اسی طرح کی ہیں

Marfat.com

وَاَمَّا مِنْ اَقْوَالِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصْدَقُ

اور اقوال پیغمبر یعنی حدیثوں میں سے بھی ایک ان میں سے بہت

كَلِمَةٍ قَالَتْهُ الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلَا

کلمہ جس کو عرب آپس میں کہتے ہیں یہ قول لبید کا ہے

كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ وَقَوْلُهُ صَلْعَمْ

ہر شے سوائے ذات خدا کے باطل نہیں اور یہ قول حضرت کا

اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يُنَاجِيْ

کوئی تم سے جب کھڑا ہوتا ہے نماز کو تو حضور بلاتا ہے

رَبَّهُ فَاِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَقَوْلُ

وہ اپنے خدا کو سو ضرور خدا اس کا کے اور قبلہ کے بیچ میں ہوتا ہے

صَلْعَمْ لَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِ

یہ قول حضرت کا ہمیشہ بندہ میرا میرے نزدیک ہوتا ہے بذریعہ نوافل

حَتّٰى اُحِبَّهُ فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ

یہاں تک کہ میں اس کو اپنا پیارا جانتا ہوں اور جب میں پیار کرتا ہوں تو ہو جاتا ہوں

يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّذِ

جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھیں اس کی جس سے وہ دیکھتا ہے اور ہاتھ اس

يَبْطِشُ بِهٖ وَلِسَانَهُ الَّذِيْ يَنْطِقُ بِهٖ وَرِجْلَهُ

جس سے وہ پکڑتا ہے اور زبان اس کی جس سے وہ بولتا ہے اور پاؤں اس

الَّذِيْ يَمْشِيْ بِهٖ فَبِيْ يَسْمَعُ وَبِيْ يُبْصِرُ

جس سے وہ چلتا ہے پس گویا میرے ساتھ ہی سنتا ہے اور میرے ساتھ دیکھتا ہے

۲۲

Marfat.com

بی یمشی الی غیر ذلک وقوله صلعم ان الله

میرے ساتھ ہی چلتا ہے آخر حدیث تک اور یہ قول حضرت کا کہ تحقیق

یقول مرضت ولم تعدنی الی آخره وروی

خدا کہتا ہے کہ میں مریض ہوا اور تو نے عیادت نہ کی آخر حدیث تک اور روایت کی

الترمذی فی حدیث طویل والذی نفس

ترمذی نے ایک بڑی لمبی حدیث میں کہ قسم ہے اس خدا کی جس کے

محمد بیده لو انکم دلیتم بحبل الی الارض

قبضہ میں ذات محمد کی ہے کہ اگر تم ڈالو رسی زمین پر

لهبط علی الله تعالی ثم قرأ علیه السلام

تو پڑے اوپر خدا تعالے کے پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت کلام اللہ

هو الاول والآخر والظاهر و

کہ وہی اول ہے اور وہی آخر اور وہی ظاہر اور

والباطن وهو بکل شیء علیم الی

وہی باطن اور وہ ہر شے کو خوب جانتا ہے اور ایسے

غیر ذلک من الاحادیث الصحیحة

ہی بہت حدیثیں صحیح ہیں

وقال علی ابن المرتضی رضی الله عنه

اور فرمایا ہے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے

التوحید اسقاط الاضافات واما الاقوال

کہ وحدت دور کر دینا نسبتوں کا ہے اور جو قول

Marfat.com

اَئِمَّۃَ الْعَارِفِیْنَ بِاللّٰہِ مِنَ الدَّلَائِلِ الدَّالَّۃِ عَلٰ

بزرگوں کی خدا کی عارفوں میں سے بطور دلیلوں کے جو وحدت وجود

وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ فَاَلْتَرْکُثُرَ الْحَیْثُ لَا یَاْتِیْ

دلالت کرتی ہیں وہ نہایت ہی بہت ہیں اس درجہ تک کہ

فِی الْعَدَدِ وَالْحَصْرِ وَلِذَا لَمْ اَذْکُرْھَا وَاِنْ شِئْتَ

گنتی اور شمار میں نہیں آسکتیں اسی واسطے میں ان کو ذکر نہیں کرتا اگر تم دیکھنی چاہو

فَعَلَیْکَ بِمُطَالَعَۃِ کُتُبِھِمْ تَجِدُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ

تو انکی کتابیں پڑھو ضرور ان میں پاؤگی اگر خدا نے چاہا

تَعَالٰی اَیُّھَا الطَّالِبُ اِنْ اَرَدْتَ الْوُصُوْلَ اِلَی اللّٰہِ

اے طالب اگر تو چاہے واصل ہونا خدا سے پس

فَالْتَزِمْ مُتَابَعَۃَ النَّبِیِّ صلعم اَوَّلًا وَفِعْ

تو پکڑ متابعت نبی کریم کی پہلے کیا کہتے ہیں کیا کرنے

ظَاھِرًا وَبَاطِنًا ثُمَّ افْعَلْ مُرَاقَبَۃَ وَحْدَۃِ الْوُجُ

کیا ظاہر میں کیا باطن میں پھر کر مراقبہ وحدت وجود کا

ثَانِیًا اَلَّتِیْ ھِیَ عِلْمُ مَعْنَی الْکَلِمَۃِ الطَّیِّبَۃِ مِنْ غَ

بعد اس کے مراقبہ صرف سوچنا معنی کلمہ طیبہ کا ہے بدو

اِشْتِرَاطِ الْوُضُوْءِ وَاِنْ وُجِدَ فَھُوَ اَوْلٰی وَلَا خُصُ

ضرورت وضو کے لیکن اگر وضو ہو تو بہتر ہے اور بدون خصوص

وَقْتٍ وَّمِنْ غَیْرِ مُلَاحَظَۃِ النَّفَسِ دُخُوْلًا وَخُرُو

وقت کے اور بلا لحاظ سانس کے کہ اندر جاتی ہے یا باہر آتی

عہ بعضے لوگ کہا کرتے ہیں کہ دفع سے ذکر کو فرض کرنے وقت کرنا چاہیے اور یہ شرطیں ہیں اور بعضے کہا کرتے ہیں کہ سانس بند کرکے ذکر کلمہ کا بطور نفی و اثبات کے کرے اور بعضے کہا کرتے ہیں کہ سانس کے اندر جاتے ایک لفظ اور باہر آتے ایک لفظ کہی سو جناب مصنف رحمہ ان سب قیدوں کو غیر ضروری

Marfat.com

بِلَا مِنْ مُلَاحَظَةِ حُرُوفِ كَلِمَةِ الطَّيِّبَةِ

ور بغیر لحاظ حروف کلمہ طیب کے

بَلْ لَا يُلَاحِظُ اِلَّا الْمَعْنٰى فَقَطْ فِىْ كُلِّ حَالٍ قَائِمًا

بلکہ صرف معنیٰ کا ہی خیال رکھا جاتا ہے ہر حالت میں خواہ کھڑا ہوئے

اَوْ قَاعِدًا اَوْ مَاشِيًا اَوْ مُضْطَجِعًا اَوْ مُتَحَرِّكًا اَوْ

یا بیٹھا یا چلتا یا لیٹا ہوا یا ہلتا یا

سَاكِنًا اَوْ شَارِبًا اَوْ اٰكِلًا وَطَرِيْقُ الْمُرَاقَبَةِ

ٹھیرا ہوا یا پیتا یا کھاتا اور طریق مراقبہ کا

اَنْ تَنْفِىَ اِنِّيَّتَكَ اَوَّلًا وَالْاِنِّيَّةُ عِبَارَةٌ عَنْ

یہ ہے کہ دور کر دو انیت اپنے کو پہلے پہل وانیت بالکل تو ہی

اَنْ يَكُوْنَ حَقِيْقَتُكَ وَبَاطِنُكَ غَيْرَ الْحَقِّ

اپنی حقیقت اور باطن کو غیر خدا پاک کا

سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى وَلَا يَبْقٰى لَا هٰذِهِ الْاِنِّيَّةُ وَهُوَ

جانے اور سوا اس کے اور کچھ دور نہیں کرنا اور صرف

عَيْنُ مَعْنٰى لَا اِلٰهَ فَاِنْ قُلْتَ اِذَا كَانَ الْوُجُوْدُ

یہی معنے لا الہ کے ہیں اگر تجھے یہ شبہ ہو کہ جب وجود

وَاحِدًا غَيْرُهٗ لَيْسَ بِمَوْجُوْدٍ فَاَىُّ شَىْءٍ يُنْفٰى

ہی وجوب ہے اور غیر اس کا کوئی موجود نہیں تو کس چیز کو دور کرے

وَاَىُّ شَىْءٍ يُثْبَتُ قُلْتُ وَهْمُ الْغَيْرِيَّةِ وَالْاِثْنَيْنِيَّةِ

اور کس چیز کو ثابت کرے تو میں بتلاتا ہوں کہ وہم غیریت اور دوئی کا

Marfat.com

نشاء للخلق وهذا الوهم باطل فلك ان تنفي

مخلوق کو پیدا ہو گیا ہے اور یہی وہم باطل ہے اور ضرور ہے تجھکو چاہیے کہ

هذا الوهم اولا ثم يثبت الحق سبحانه وتعالى

ایسی وہم کو پہلے دور کرے پھر ثابت کرے خدا پاک کو

في باطنك ثانيا ايها الطالب اذا غلب الحال

اپنے آپ میں بعد اس کے ای طالب جب غلبہ کرے تجھ پر حال

عنك بفضل الله تعالى لا تقدر على نفي

خدا کے فضل سے تب تجھے حاجت نرہے کے دور کرنے

انيتك الوهمية بل لم يبق فيك الا اثبات

نیست وہمی کے بلکہ کچھ باقی نرہیگا تجھ میں سوا ے

الحق سبحانه وتعالى وفقنا الله واياكم هذا

ثبات حق تعالے توفیق دے خدا ہمکو اور تمکو اس

المقام بحرمة النبي عليه السلام

مقام بلند کے بطفیل بنی پاک سینے کے سلام ہو اسپہ

خاتمة الطبع

تمت رسالة التي هي لعنح عروس التصوف كالمرسلة والمسماة من مصنفها عليه الرحمة بالتحفة المرسلة واضح ہو کہ یہ رسالہ عجیبہ اور غریبہ علم توحید جو نہایت معتبر اور صحیح ہے شائقین کو باوصف تلاش کے دستیاب نہیں ہوتا تھا اور اگر ملتا تھا تو اکثر فقرا اس زمانہ کے جو بےعلم ہیں اس کے پڑھنے

Marfat.com

و سمجھنے سے لاچار تھے اور اگر کسی کم علم سے پڑھتے تھے تو معانی غلط اور مضامین
بے ربط سے خراب کرتے تھے اور اکثر الفاظ کے بولنے اور کہنے سے نوبت بکفر
پہنچتی تھی **محمد رکن الدین مکمل** نے باوصفیکہ کچھ علم
نہیں رکھتا علی الخصوص اس علم سے بالکل بے بہرہ ہے اور اگر کچھ سنی
سنائی یا پڑھی پڑھائی باتیں یاد ہیں تو صرف وہ قالی ہیں اور اس علم
کو مکاشفہ حالی چاہیئے کچھ کچھ صحیح کرکے عبارت صاف اردو ہندی میں
ترجمہ کیا اور بعض بعض جگہ پر کچھ کچھ فوائد حسب فہم ناقص اپنے کے لکھے
مگر پھر بھی جیسا کہ چاہیئے تھا ویسا درست نہیں ہوا کیونکہ واسطے تحقیقات
مسائل اس کے کتب مبسوطہ علم الٰہیات و مسائل معتبرہ علم توحید
و تصوف درکار تھے سو اس جگہ ان کتابوں اور رسالوں کا تو کیا ذکر یہ اصل نسخہ
بھی نہیں ملتا تھا جس طرح جلدی میں بعین حالت طبع درست ہو سکا
کیا گیا اور منقول عنہ بھی نہایت غلط تھا مگر یقین ہے کہ یہ رسالہ بھی بھی
ہزاروں رسالہائے قیمتی سے جو لوگوں کے پاس ہوتے ہیں صحیح اور
بہتر ہوگا اور سب سے زیادہ فائدہ بخشیگا۔ اللّٰھم اغفر مصنفھا و مصححھا
و مترجمھا و کاتبھا و لمن سعی فی طبعھا و اھل من طالعھا بمتابعۃ الرسول
علیہ الصلوٰۃ والسلام و علی اٰلہٖ و اصحابہ الکرام الی یوم القیام ؏

Marfat.com

تحفہ مرسلہ

ہر خاص و عام کو واضح ہو کہ یہ کتاب خاکسار نے سہ بارہ بغرض
افادہ شائقین نہایت صحت اور صفائی کے ساتھ چھپوائی
ہے اس لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو ضرورت ہو ۳
مع محصولڈاک بھیجکر خاکسار اکبر علی کتب فروش
ہوشیارپور متصل سنہری مسجد کی دکان سے طلب فرماوے

احسن القصص

یہ کتاب نایاب احسن القصص معروف بہ قصہ یوسف زلیخا تصنیف
مولانا مولوی غلام رسول صاحب ساکن عالم پور کوٹلہ نہایت صحت و
خوشخطی و صفائی کے ساتھ خاکسار نے چھپوائی ہے - لہذا
جس صاحب کو ضرورت ہو قیمت عہ مع محصول ڈاک بھیجکر
خاکسار کی دکان سے طلب کرے

راقم

اکبر علی کتب فروش ہوشیارپور متصل سنہری مسجد

Marfat.com